م کا غذات مگئے تھے جو کہ یہ ثابت
بنے تھے کہ میجر بار ٹولومیو
بول کنٹی آلواکو سی بارل
بنتا ہے۔ اب وہ پیرس کی سوسائٹی
ب جو کہ اجنبیوں کی بڑی قدر
منزلت کرتی ہے اچھی طرح
ے داخل ہوگیا تھا پیرس میں
رت پانے کے لیے بہت سی
یاقت کی ضرورت نہیں ہوتی
اتنا ضروری ہے کہ آدمی وہاں
ی زبان اچھی طرح سے بول
سکے۔ ظاہری وضع خوب رکھے
جوا اچھا کھیلے اور نقد ادا کرے
اینڈریا میں یہ سب لوازمات
موجود تھے سو قریب پندرہ روز
ہی روز کے عرصہ میں اس نے
اچھی خاصی عزت پیدا کرلی۔ لوگ
اسے کونٹ کے خطاب سے
پکارا کرتے تھے اور خیال کرتے
کہ اس کی پچاس ہزار ماہوار
کی آمدنی ہے۔ اکثر لوگ اس کے
باپ کی دولت کی بابت گفتگو
کرتے رہتے تھے اور ایک عام
آدمی کے بیان سے جس نے کہ
اٹلی اور ان کے خاندان کو دیکھا
تھا ان کا اعتقاد اور بھی پختہ
اور مضبوط ہوگیا۔

پیرس کی یہ حالت تھی جبکہ مانٹی کرسٹو
ایک شام مسٹر ڈینگلرس کی
ملاقات کے واسطے گیا مسٹر ڈینگلرس
تو باہر گیا ہوا تھا اور میڈیم ڈینگلرس
گھر ہی میں تھی۔ اس نے کونٹ کو
اندر بلایا۔ کونٹ نے اس کی درخواست
کو منظور کیا آئیل کی ضیافت کے
بعد میڈیم ڈینگلرس جب کونٹ
کا نام سن پاتی تھی تو اس کا بدن
کانپ جاتا تھا اور اگر وہ اسے
نہ دیکھے تو اسکی دہشت اور بھی
بڑھ جاتی تھی میڈیم ڈینگلرس ناممکن
جانتی تھی۔ کہ ایسا خوش وضع اور
خوش خلق آدمی اس کے نقصان
پہونچانے کی فکر میں ہو۔ خیر جب
مانٹی کرسٹو کمرے میں داخل ہوا
تو اس وقت بیرولنس کچھ نقشے
دیکھ رہی تھی۔ کہ اسکی بیٹی اور اینڈریا
کیول کنٹی نے دیکھ کر اس کی طرف
کئے تھے جب کونٹ داخل ہوا تو
بیرولنس نے مسکراتے ہوئے اس
کا استقبال کیا۔ کونٹ نے سارا
نظارہ ایک ہی نگاہ میں تاڑ لیا۔
بیرولنس ایک پلنگ پر تکیہ لگائے
ہوئے لیٹی تھی۔ یوجین اس کے
پاس بیٹھی تھی۔ اور کیول کنٹی کھڑا
تھا۔ اس نے سیاہ پوشاک پہنی ہوئی

اور اس کی انگلی میں ایک لعل تھا جو
کونٹ کے منع کرنے کے باوجود
اس احمق نے پہن لیا تھا" اینڈریا
نے میڈیم یوجین نے اسکی آہوں
کو سنا مگر اسکی طرف ویسی ہی بے
پرواہی اور سرد مہری سے دیکھا
جیسے کہ وہ دوسروں کی طرف دیکھنے
کی عادی تھی - یوجین نے کونٹ
کو بھی ویسی ہی بے پرواہی سے
سلام کی - اور جونہی کہ کونٹ
اور میڈیم ڈینگلرس کے مابین گفتگو
شروع ہوئی وہ موقعہ پاکر اپنے
مطالعہ کے کمرے کیطرف چلی گئی
تھوڑی دیر کے بعد دوسری اور
میٹھی - آوازیں سنائی دیں جنسے
معلوم ہوا کہ یوجین ڈینگلرس کیول
کنٹی کی صحبت سے میڈیم لوئس
آرمیلی کی صحبت کو بہت زیادہ
پسند کرتی ہے اور اب اسکے ساتھ
گا رہی ہے"

کونٹ ظاہرا تو میڈیم ڈینگلرس
کی گفتگو سننے میں محو تھا - مگر
اندر سے وہ مسٹر اینڈریا کیطرف
دیکھ رہا تھا جو کہ بڑی توجہ اور
شوق سے باجے کی آواز کو سن رہا
تھا اور بڑی تعریف کر رہا تھا -
اتنے میں مسٹر ڈینگلرس بھی
آ گیا - اس نے پہلے پہل نظر تو
کونٹ پر ڈالی - مگر دوسری ضرور
مسٹر اینڈریا کیطرف دوڑائی
انجی بی بی کو اس نے صرف رسمی
طور پر سلام کی آخر وہ اینڈریا
کی طرف مخاطب ہو کر بولا" کیوں
جی کیا لیڈیوں نے آپ کو راگ
میں شامل کرنے کے لئے نہیں
بلایا"

اینڈریا نے ایک آہ سرد کھینچی
اور کہا" جی نہیں ہمیں کون بلاتا
ہے"

ڈینگلرس فوراً دروازہ کیطرف
گیا اور اس نے اسے کھولا
دو نوجوان لیڈیاں ایک ہی کرسی
پر بیٹھی ہوئی تھیں ان کے سامنے
باجا پڑا ہوا تھا - اور بجانے اور
گانے میں محو تھیں - میڈیم لوئس
آرمیلی کا یوجین کے ساتھ بڑا
دوستانہ تعلق تھا وہ کچھ
کچھ خوبصورت تھی اور ظاہراً
بڑی حیادار معلوم ہوتی تھی
اس کے گھنگھری دار بال اسکی
گردن پر پڑے رہتے تھے جو کہ معمول
سے زیادہ لمبی تھی - اس کی آنکھیں
بسبب کثرت استعمال کے کچھ
سست اور کمزور ہو گئی تھیں

کہا جاتا تھا۔ کہ اس کا سینہ کمزور ہے اور شاید وہ کسی روز گاتی گاتی ہی مرجاوے۔ کونٹ نے دروازہ کھینے پر ایک سرسری نگاہ سے اس کمرے کیطرف دیکھا اور اب اس نے پہلی مارولس آربیلی کو دیکھا جسکی بابت اسنے بہت کچھ سنا ہوا تھا۔
ڈینگلرس (اپنی لڑکی سے مخاطب ہوکر) خوب پھر ہم سب باہر ہی رہیں۔ یہ کہکر وہ اینڈریا کو اندر لے گیا اسکے داخل ہونے کے بعد اتفاق سے یا چالاکی سے دروازہ بند ہوگیا۔ اب نہ تو کونٹ کی نظر اندر پڑ سکتی تھی اور نہ بیرولنس کی۔ مگر چونکہ مسٹر ڈینگلرس اینڈریا کے ساتھ گیا تھا اسنے میڈیم ڈینگلرس نے اس طرف توجہ ہی نہ کی۔
کونٹ نے تھوڑی دیر کے بعد اینڈریا کو ایک کارسیکینی گیت گاتے ہوئے سنا۔ اسے بینڈریا تو بھول گیا اور بینی ڈیٹو یاد آگیا اور وہ مسکرایا میڈیم ڈینگلرس پر لافنیں مار رہی تھی۔ کہ میرا خاوند بڑے مضبوط دل والا ہے۔ اس کا آج صبح تین چار لاکھ کا شہر ملان میں نقصان ہوگیا ہے اور اسے خبر تک نہیں اس تعریف کا بیرن مستحق بھی تھا۔ کیونکہ اگر کونٹ اس واقعہ کو میڈیم ڈینگلرس سے نہ سنتا تو وہ ہرگز ڈینگلرس کے چہرہ پر رنج کے آثار معلوم نہ کرسکتا (کونٹ منہ میں) "ہوں" اب وہ اپنے نقصان کو مخفی رکھتا ہے۔ ایک مہینہ پہلے تو وہ شیخی مارا کرتا تھا (اونچی) اور میڈیم مسٹر ڈینگلرس بڑا دانا اور ہوشیار آدمی ہے۔ وہ جلدی اس نقصان کی کہیں اور جگہ سے کسر نکال لے گا"
میڈیم ڈینگلرس "میں دیکھتی ہوں کہ آپ بہت سے اور اشخاص کی مانند ایک غلط خیال میں پڑے ہوئے ہو"
کونٹ "وہ غلط خیال کونسا ہے
میڈیم ڈینگلرس۔ آپکا خیال ہے کہ مسٹر ڈینگلرس جوا کھیلتا ہے حالانکہ اسے یہ عادت نہیں ہے
کونٹ۔ بیشک آپ سچ فرماتی ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ لیوسین ڈباری نے بھی مجھے کہا تھا بابت میں بات آگئی ہے بہہ تو بتاؤ کہ لیوسین ڈباری کا کیا حال"

میں نے چار پانچ روز سے اسکی بابت
کچھ نہیں سنا۔"

میڈیم ڈینگلرس "مجھے بھی کچھ
معلوم نہیں ہے۔ مگر آپ کچھ کہنے
لگے تھے"

کونٹ "نہیں"

میڈیم ڈینگلرس "مسٹر لیوسین
نے آپ سے کہا تھا۔ **کونٹ** اس
نے مجھے کہا تھا۔ کہ آپ جوا کھیلنے کی
عادی ہیں۔ اور کچھ نہیں"

میڈیم ڈینگلرس "میں پہلے
بہت کھیلا کرتی تھی مگر اب تو نہیں
مدت سے چھوڑ بیٹھی ہوں"

کونٹ "آپ اپنے واسطے بھی
کچھ بناتی ہیں یا نہیں"

میڈیم ڈینگلرس "کیا بنانا ہے
میرے خاوند کا اور میرا کوئی دو نہیں"

کونٹ "نہ پھر آپ غلطی پر ہیں
دیکھو قسمت کا کوئی اعتبار نہیں
ہے۔ اگر میں عورت ہوتا اور ساتھ
ہی ایک ساہوکار کی بی بی ہوتا تو ضرور
اپنے لئے اپنے خاوند سے علیحدہ
سرمایہ جمع کر بیٹھتا۔ کیونکہ فی الحال
آپ کا خاوند خواہ کیسا خوش نصیب
ہو مگر آپ جانتی ہیں کہ ایسی تجارت
کے ہونے میں بڑا خطرہ ہوتا ہے"

میڈیم ڈینگلرس یہ بات سنکر
کچھ شرما گئی اور گھبراہٹ کے آثار
اسکے چہرہ پر ظاہر ہوئے۔

کونٹ "ٹھیرو۔ میں نے سنا ہے
کہ کل نیلپنز والی راس المال میں
بڑا منافع ہوا"

میڈیم ڈینگلرس "کچھ بھی نہیں
جی بس جانے دو روپیہ کی بابت
بہت باتیں کی ہیں۔ اب اور باتیں
کرتے ہیں۔ کیا آپنے سنا ہے کہ بیر
فلک کس طرح غریب ولفرٹ
کے پیچھے پڑا ہے"

کونٹ "اسطرح سے کہ گویا اسکو
کچھ خبر نہیں ہے"

میڈیم ڈینگلرس "آپکو معلوم
نہیں کہ مارکوئس سینٹ مران پیرس
کی طرف روانہ ہونے کے چند ہی دن
بعد گزر گیا تھا۔ اور میڈیم سینٹ مران
پیرس میں پہونچنے کے تھوڑے دن
بعد فوت ہو گئی ہے"

کونٹ "میں نے یہ سنا ہے۔ اس
میں انوکھی بات کونسی ہے۔ ان سے
پہلے ان کے باپ دادا کیا نہیں مرگئے
اور انہوں نے کیا قیامت تک
جینے کا ٹھیکہ لے رکھا تھا"

میڈیم ڈینگلرس "آگے بھی
سنو"

کونٹ "آگے کیا"

میڈیم ڈینگلرس ۔ وہ اپنی پوتی کی شادی کرنے کی نیت سے آئی تھی ۔

کونٹ ۔ فرنز کے ساتھ ۔ کیا وہ رشتہ قطع ہوگیا ہے ۔

میڈیم ڈینگلرس ۔ سنا ہے کہ کل فرنز نے شادی کرنے سے انکار کر دیا ۔

کونٹ ۔ خوب آپکو سبب معلوم ۔

میڈیم ڈینگلرس ۔ نہیں ۔

کونٹ ۔ عجیب بات ہے ۔ اچھا ولفرٹ پر اس کا کیا اثر ہوا ہے ۔

میڈیم ڈینگلرس ۔ معمول کی مانند ۔ اس نے اس مصیبت اور مایوسی کو ایک حکیم کی طرح برداشت کیا ہے ۔

اسوقت مسٹر ڈینگلرس اکیلا اپنی بیٹی کے پاس سے واپس آیا ۔

میڈیم ڈینگلرس ۔ کیا آپ مسٹر کیول کنٹی کو اپنی بیٹی کے پاس چھوڑ آئے ہیں ۔

ڈینگلرس ۔ یوجین اور آرملی دونوں کے پاس ۔ کیا آپ آرملی کو نہ ہونے کے برابر خیال کرتی ہیں (کونٹ سے) شاہزادہ کیول کنٹی ایک بڑا خوش وضع اور خوش طبیعت جوان ہے ۔ کونٹ صاحب ہے نہ ۔ مگر کیا وہ سچ مچ شاہزادہ ہے

کونٹ ۔ میں اس بات کا جواب نہیں دے سکتا ۔ جب اسکے باپ کی میرے ساتھ ملاقات ہوئی تو میں نے سنا کہ وہ مارکوئس ہے سو بیٹے کو کونٹ ہونا چاہیئے ۔ مگر میرا خیال ہے کہ اس خطاب کے بھی قابل نہیں ہے ۔ اگر وہ شاہزادہ ہے تو کیوں شاہانہ تجمل سے نہیں رہتا ۔ اگر وہ حقیقتاً شاہزادہ ہے تو ایسا بن کر رہئے ۔

ڈینگلرس ۔ یہ اور بات ہے ۔ مگر اس کے شاہزادہ ہونے میں تو کوئی انکار نہیں کرسکتا ۔

کونٹ ۔ مگر کیا آپکو معلوم نہیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں ۔ اگر اتفاقاً مسٹر البرٹ آجاوے تو وہ کیا کہیگا جب وہ دیکھے گا کہ اسکی موعودہ بی بی کے ساتھ جس کے پاس بیٹھنے کا آجتک اُسے کبھی موقعہ نہیں ملا ایک نامحرم بیٹھا ہوا ہے ۔

ڈینگلرس ۔ آپ مطمئن رہیں ۔ وہ اس جگہہ بہت کم آیا کرتا ہے ۔

کونٹ ۔ لیکن اگر وہ آجاوے تو وہ مسٹر کیول کنٹی کو یوجین کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھ کر بہت ناراض ہوگا ۔

ڈینگلرس ۔ آپکو غلطی لگتی ہے

مسٹر البرٹ ہرگز خفا نہیں ہوگا۔ وہ میڈیم یوجین کو پسند نہیں کرتا۔ علاوہ ازیں مجھے اسکی ناراضگی کی پرواہ ہی کیا ہے"۔

کونٹ "مگر حالات کو دیکھنا چاہیئے"۔

ڈینگلرس "آپکو نہیں معلوم کہ حالات کیسے ہوتے ہیں میڈیم مارسرف کے بال میں البرٹ یوجین کے ساتھ ایک دفعہ ناچا اور مسٹر کیول کنٹی تین دفعہ تاہم البرٹ نے اسکی کچھ پرواہ نہ کی اور اسپر کوئی ناراضگی کا اظہار نہ کیا"۔

اتنے میں نوکر نے کہا "کہ مسٹر البرٹ تشریف لائے ہیں"۔

بیرولنس جلدی سے اٹھی اور مطالعہ کے کمرے کی طرف روانہ ہوئی۔ ڈینگلرس نے اُسے روک لیا اور کہا "ٹھیرو"۔ اس نے اس کی طرف حیرانی سے دیکھا۔ کونٹ نے جتایا کہ گویا اسکی بالکل اسکی طرف توجہ نہیں ہے"۔ البرٹ داخل ہوا۔ وہ بہت بنا ٹھنا اور خوش خوش نظر آتا تھا۔ آتے ہی اس نے بیرولنس کو ادب سے ڈینگلرس کو دوستانہ طور سے اور کونٹ کو بڑی محبت سے سلام کی اور اسپر بیرولنس کی طرف مخاطب ہو کر بولا "میڈیم یوجین کا کیا حال ہے"

ڈینگلرس "بخیر و عافیت ہے وہ مسٹر کیول کنٹی کے ساتھ باجا بجا رہی ہے۔ البرٹ نے اس بات کو سن کر اپنے چہرہ کی سنجیدگی کو ہاتھ سے نہ دیا اور ویسی ہی بے پرواہی ظاہر کی۔ دل میں تو شاید اس کو رنج ہوا مگر وہ جانتا تھا کہ کونٹ کی نظر اسپر ہے پھر وہ بولا "مسٹر کیول کنٹی کی آواز بڑی اچھی ہے اور میڈیم یوجین کی سر بڑی عمدہ ہے۔ امید ہے کہ ملکر وہ دونو خوب گاتے ہوں گے"۔

ڈینگلرس "وہ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوئے خوب سمجھتے ہیں"

یہ بات بڑی جاہلانہ تھی۔ اور میڈیم ڈینگلرس سنکر پانی پانی ہو گئی مگر البرٹ نے ایسا جتلایا کہ گویا اس کو کچھ بھی پرواہ نہیں۔ پھر وہ بولا "میں بھی راگ باجا جانتا ہوں اور میرے استاد میری بڑی تعریف کیا کرتے تھے مگر مزے کی بات ہے کہ میری آواز کسی کے ساتھ نہیں لگتی"۔

ڈینگلرس مسکرایا اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ کہتا ہے کہ کوئی بری بات نہیں ہے۔ پھر اپنا مطلب پورا کرنے کے لئے وہ بولا "شہزادے اور میری

بیٹی کی تو کل ہر خاص و عام نے تعریف
کی تھی۔ مسٹر البرٹ آپ شامل نہیں
تھے۔"

البرٹ "شاہزادہ کون؟"

ڈینگلرس۔ شاہزادہ کیول کنٹی۔"

البرٹ "معاف فرماویں مجھے
معلوم نہ تھا کہ وہ شہزادہ ہے اچھا
تو شاہزادہ کیول کنٹی نے کل میڈیم
یوجین کے ساتھ گایا تھا۔ بہت اچھا
گیت ہوا ہوگا۔ مگر میں آپکی دعوت
میں نہ آسکا میری ماں کی کونٹس
آف جیبٹورناڈ کے ہاں دعوت
تھی اور مجھے وہاں جانا پڑا تھا۔"

اسکے بعد کچھ دیر خاموش رہی۔ آخر
البرٹ بولا "کیا مجھے بھی اجازت
ہے کہ میں میڈیم یوجین کی قدم
بوسی حاصل کروں؟"

ڈینگلرس (اسکو ٹھہرا کر) ذرا صبر
کرو۔ اس عجیب و غریب گیت کو سن
رہے ہو کہ تا تی تو تو۔ دیکھو کیا
مزیدار ہے۔ ٹھیرو انہیں ختم کر لینے
دو۔ برلیوا۔ برلیو دا۔ واہ! واہ کیا
لطیف ہے۔"

البرٹ "بیشک بہت عمدہ ہے
مسٹر کیول کنٹی کے ملک کا راگ
بڑا ہی لطیف ہے۔ آپنے کہا ہے
کہ وہ شاہزادہ ہے۔ کیوں نہیں
کہا۔ لیکن اگر نہیں ہے تو بھی آسانی
سے بن سکتا ہے۔ اٹلی میں یہ کوئی
بڑی بات نہیں ہے۔ مسٹر ڈینگلر
ذرا کچھ سنو اور مگر انہیں خبر نہ کرنا
کہ کوئی اجنبی ہے کیونکہ جب راگی
اپنے خیال میں گاویں تو بہت اچھا
گاتے ہیں۔"

ڈینگلرس البرٹ کی اس بے توجہی
اور بے پرواہی سے بڑا جلا اور
کونٹ کو ایک طرف لیجا کر بولا۔"
ہمارے عاشق کی بابت آپکا کیا
خیال ہے؟"

کونٹ "معلوم تو وہ بے پرو
ہوتا ہے۔ مگر آپنے اقرار کیا ہوا ہے

ڈینگلرس۔ میں نے اپنی بیٹی اس
شخص کو دینے کا اقرار کیا ہوا ہے
جو اسکو محبت کرتا ہو نہ اس کو
جو اس کی پرواہ ہی کچھ نہ کرے
اگر البرٹ کے پاس شاہزادہ کیول
کنٹی سے زیادہ بھی روپیہ ہوتا تو
میں اسکے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی
نہ کرتا کیونکہ وہ بڑا بے محبت اور مغرور
ہے۔"

کونٹ۔ شاید میری محبت مجھے
اندھا کردے مگر میں تو یہ خیال
کرتا ہوں کہ البرٹ کیول کنٹی
سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور اس کے

باپ کی وجاہت بھی بہت زیادہ ہے۔"
ڈینگلرس "ہوں۔"
کونٹ "کیا آپکو میری باتوں میں شک ہے؟"
ڈینگلرس "آپ کو ان کا اصل معلوم ہے کہ نہیں۔"
کونٹ "مگر اس کا بیٹے پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ ایک مہینہ اب سے پہلے آپ اسکی بڑی تعریف کرتے تھے۔ اور میں اس کیول کنٹی کی بابت کچھ بھی نہیں جانتا تو آپ کیا جانتے ہونگے حالانکہ میرے گھر میں آپکی اس سے ملاقات ہوئی ہے۔"
ڈینگلرس "اجی میں جانتا ہوں میں اسے خوب جانتا ہوں۔"
کونٹ "کیا آپ نے تحقیق کی ہے۔"
ڈینگلرس "ہاں۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ بڑا دولتمند ہے۔"
کونٹ "آپ کے خیال میں وہ کتنے کا آدمی ہے۔"
ڈینگلرس "اسکی آمد پچاس ہزار سالانہ ہے اور وہ خاصہ تعلیم یافتہ ہے۔"
کونٹ "ہوں۔"

ڈینگلرس "وہ راگ بھی جانتا ہے"
کونٹ "اٹلی کے تمام لوگ راگ راگ جانتے ہیں۔"
ڈینگلرس "کونٹ صاحب آؤ۔ آپ اس جوان شاہزادے کی قدر نہیں سمجھتے۔"
کونٹ "میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے البرٹ بڑا اچھا لگتا ہے۔ آپکا اسکے ساتھ تعلق مجھے بڑا پسند ہے اور میں اس کو اچھا نہیں سمجھتا کیونکہ یہ خواہ مخواہ بیچ میں ٹانگ اڑاتا ہے"
ڈینگلرس۔ قہقہہ مار کر ہنسا اور بولا۔ خیر یہہ روزمرہ کی باتیں ہیں۔"
کونٹ "آپ رشتہ کو اس طرح دیکا یک تو قطع نہیں کر سکتے۔ مارسرف کو تو اس رشتہ کے ہوجانیکا پورا اعتماد ہے۔"
ڈینگلرس "ہاں۔"
کونٹ۔ "ہاں۔"
ڈینگلرس "اچھا تو پھر وہ بات چلاتے کیوں نہیں آپ تو اس کے بڑے گہرے آشنا ہیں۔ آپ ہی کچھ ترغیب دیں۔"
کونٹ "میں آپکو یہ کسطرح معلوم ہوا ہے۔"
ڈینگلرس کہنا کس نے تھا میں خود دیکھا ہے۔ وہ مغرور مادام مارسرف

بیٹی کی توکل ہر خاص وعام نے تعریف
کی تھی۔ مسٹر البرٹ آپ شامل نہیں
تھے۔"
البرٹ "شاہزادہ کون"
ڈینگلرس۔ شاہزادہ کیول کنٹی"
البرٹ "معاف فرماویں مجھے
معلوم نہ تھا کہ وہ شہزادہ ہے اچھا
توشاہزادہ کیول کنٹی نے کل میڈیم
یوجین کے ساتھ گایا تھا۔ بہت اچھا
گیت ہوا ہوگا۔ مگر میں آپکی دعوت
میں نہ آسکا۔ میری ماں کی کونٹس
آف چیٹو رناڈ کے ہاں دعوت
تھی اور مجھے وہاں جانا پڑا تھا"
اسکے بعد کچھ دیر خاموش رہی آخر
البرٹ بولا "کیا مجھے بھی اجازت
ہے کہ میں میڈیم یوجین کی قدم
بوسی حاصل کروں"
ڈینگلرس (اسکو ٹھیرا کر) ذرا صبر
کرو۔ اس عجیب غریب گیت کو سن
رہے ہوگے تا۔ ٹی تو لو۔ دیکھو کیا
مزیدار ہے۔ ٹھیرو انہیں ختم کرلینے
دو۔ بریوا۔ بریو دا! واہ کیا
لطیف ہے"
البرٹ "بیشک بہت عمدہ ہے
مسٹر کیول کنٹی کے ملک کا راگ
بڑا ہی لطیف ہے۔ آپنے کہا ہے
کہ وہ شاہزادہ ہے۔ کیوں نہیں

کہا۔ لیکن اگر نہیں ہے تو بھی آسانی
سے بن سکتا ہے۔ اٹلی میں یہ کوئی
بڑی بات نہیں ہے۔ مسٹر ڈینگلر
ذرا کچھ سنواو مگر انہیں خبر نہ کرنا
کہ کوئی اجنبی ہے کیونکہ جب راگی
اپنے خیال میں گاویں تو بہت اچھا
گاتے ہیں"
ڈینگلرس البرٹ کی اس بے توجہی
اور بے پرواہی سے بڑا جلا اور
کونٹ کو ایک طرف لیجا کر بولا"
ہمارے عاشق کی بابت آپکا کیا
خیال ہے"
کونٹ "معلوم تو وہ بے پرو
ہوتا ہے۔ مگر آپنے اقرار کیا ہوا ہے
ڈینگلرس۔ میں نے اپنی بیٹی اس
شخص کو دینے کا اقرار کیا ہوا ہے
جو اسکو محبت کرتا ہو نہ اس کو
جو اس کی پرواہی کچھ نہ کرے
اگر البرٹ کے پاس شاہزادہ کیول
کنٹی سے زیادہ بھی روپیہ ہوتا تو
میں اسکے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی
نکرتا کیونکہ وہ بڑا بے محبت اور مغرو
ہے"
کونٹ۔ شاید میری محبت مجھے
اندھا کروے مگر میں تو یہ خیال
کرتا ہوں کہ البرٹ کیول کنٹی
سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور اس کے

باپ کی وجاہت بھی بہت زیادہ ہے"

ڈینگلرس " ہوں "

کونٹ " کیا آپکو میری باتوں میں شک ہے "

ڈینگلرس " آپ کو ان کا اصل معلوم ہے کہ نہیں "

کونٹ " مگر اسکا بیٹے پر کیا اثر پڑ سکتا ہے - ایک مہینہ اب سے پہلے آپ اسکی بڑی تعریف کرتے تھے - اور میں اس کیول کنٹی کی بابت کچھ بھی نہیں جانتا تو آپ کیا جانتے ہونگے حالانکہ میرے گھر میں آپکی اس سے ملاقات ہوئی ہے "

ڈینگلرس " اجی میں جانتا ہوں میں اسے خوب جانتا ہوں "

کونٹ " کیا آپ نے تحقیق کی ہے "

ڈینگلرس " ہاں - اور میں جانتا ہوں کہ وہ بڑا دولتمند ہے "

کونٹ " آپ کے خیال میں وہ کتنے کا آدمی ہے "

ڈینگلرس " اسکی آمد پچاس ہزار سالانہ ہے اور وہ خاصہ تعلیم یافتہ ہے "

کونٹ " ہوں "

ڈینگلرس " وہ راگ بھی جانتا ہے "

کونٹ " اٹلی کے تمام لوگ راگ راگ جانتے ہیں "

ڈینگلرس " کونٹ صاحب آو - آپ اس جوان شاہزادے کی قدر نہیں سمجھتے "

کونٹ " میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے البرٹ بڑا اچھا لگتا ہے - آپکا اسکے ساتھ تعلق مجھے بڑا پسند ہے اور میں اس کو اچھا نہیں سمجھتا کیونکہ یہ خواہ مخواہ بیچ میں ٹانگ اڑاتا ہے

ڈینگلرس - قہقہہ مار کر ہنسا اور بولا - خیر یہہ روزمرہ کی باتیں ہیں "

کونٹ " آپ رشتہ کو اس طرح یکایک تو قطع نہیں کرسکتے - مارسرف کو تو اس رشتہ کے ہو جانیکا پورا اعتماد ہے "

ڈینگلرس " ہاں "

کونٹ - ہاں "

ڈینگلرس " اچھا تو پھر وہ بات ہلاتے کیوں نہیں آپ تو اس کے بڑے گہرے آشنا ہیں - آپ ہی کچھ ترغیب دیں "

کونٹ " میں آپکو یہ کسطرح معلوم ہوا ہے "

ڈینگلرس کہتا کس نے تھا میں خود دیکھا ہے - وہ مغرور میڈیم مارسرف

وہ متکبر مارسی ڈیس بال کے روز کسی اور کیطرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھتی تھی حالانکہ آپکو وہ باغ میں لیگئی اور وہاں کوئی آدھ گھنٹہ آپ سے علیحدہ باتیں کرتی رہی۔ مگر کیا آپ کونٹ [illegible] سے بات کریں گے"

کونٹ "آپکے کہے پر کرونگا"

ڈینگلرس "مگر کرنی ضرور پڑیگی ہے۔ دوبارہ کہنے کی ضرورت نہ پڑے اگر اس نے میری لڑکی لینی ہے تو دن مقرر کرے۔ شرائط قائم کرے۔ الغرض معاملہ فیصل کردے۔ سمجھا۔ دیر نہ لگانی"

کونٹ "کچھ فکر نہ کرو۔ میں اس کام کو اپنا کام سمجھتا ہوں اور فکر کے ساتھ کرونگا"

ڈینگلرس "میں نہیں کہہ سکتا کہ میں خوشی کے ساتھ اس کی امید کرتا ہوں۔ مگر تاہم میں امید کرتا ہوں آپ جانتے ہیں۔ یہ کہہ کر ڈینگلرس نے ایک آہ بھری جیسے کہ کیول کنٹی نے آدھ گھنٹہ پہلے بھری تھی جب نظارہ ختم ہوا تو البرٹ چلا آیا"

شاباش "ڈینگلرس شک کی نگاہ سے اسکی طرف دیکھنے لگا جبکہ کوئی شخص آیا اور اس کے کان میں کچھ کہہ گیا"

ڈینگلرس "کونٹ صاحب میں ابھی آتا ہوں آپ ذرا انتظار کریں شائد میں نے آپ سے کوئی بات کرنی ہو"

میڈیم ڈینگلرس نے جب دیکھا کہ اس کا خاوند چلا گیا ہے تو اس نے اپنی بیٹی کے مطالعہ خانے کا دروازہ کھولا۔ مسٹر اینڈریا جو کہ میڈیم یوجین کے ساتھ بیٹھا باجا بجا رہا تھا۔ گھڑی کی سپرنگ کی طرح چونک اٹھا۔ البرٹ نے میڈیم یوجین کو جھک کر سلام کی جس کا کہ اس نے بغیر کسی اضطراب کے اپنی معمولی سرد مہری کے ساتھ جواب دیا۔ کیول کنٹی کچھ بے تاب سا ہوا اس نے البرٹ کو سلام کی جس نے کہ بڑی گستاخانہ ادا سے اسکی سلام کا جواب دیا۔ پھر البرٹ نے میڈیم یوجین کی آواز کی تعریف کرنی شروع کی۔ اور پہلے روز دعوت کی شرکت سے محروم رہجانے پر افسوس کا اظہار کیا۔ کیول کنٹی چونکہ اب اکیلا رہ گیا اس لئے وہ کونٹ کی طرف متوجہ ہوا"

میڈیم ڈینگلرس "آؤ اب آگے اور تعریفیں چھوڑو۔ آؤ چلیں اور چائے پئیں"

یوجین (اپنے دوست سے) "آرمیلی تم بھی آؤ"

وہ پاس کے کمرے میں چلے گئے
جہاں چاء تیار تھی ٹھیک جبکہ وہ
انگریزی طرز میں چمچ پیالیوں میں رکھہ
کر اٹھنے کو تھے۔ کہ ڈنیگلرس آموجود
ہوا۔ مگر وہ کچھہ مضطرب سا تھا۔ مانٹی
کرسٹو نے تاڑ لیا اور اشارے
سے اس کا مطلب پوچھا۔"
ڈنیگلرس " ابھی میرا قاصد یونان
سے آیا ہے۔
کونٹ " خوب اسلیئے آپ ہم سے
بھاگ کر چلے گئے تھے "
ڈنیگلرس " ہاں "
البرٹ " شاہ اوتھو۔ کیا حال ہے "
ڈنیگلرس نے ایک اور شکی نگاہ اسکی
طرف ڈالی اور اسکی بات کا کچھہ
جواب نہ دیا "
البرٹ " کونٹ صاحب ہم اکٹھے
چلیں گے کیوں نہ "
کونٹ " جیسے آپکی مرضی البرٹ
نے ڈنیگلرس کی نگاہ کا مطلب
نہ سمجھا اور کونٹ کیطرف مڑکر جو اسے
خوب سمجھتا تھا بولا " کیا آپنے دیکھا
کہ وہ میری طرف کس نگاہ سے
دیکھتا تھا "
کونٹ ۔ ہاں۔ مگر کیا آپ خیال
کرتے ہیں کہ اسکی نگاہ میں کوئی
خاص بھید تھا "

البرٹ " ہاں کیوں نہیں بھلا
یونان کی خبر آنے سے اسکی کیا مراد ہے
کونٹ ۔ مجھے کیا معلوم "
البرٹ " معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے
اس ملک کارسپانڈنٹ ہیں "
کونٹ مسکرایا۔
البرٹ ۔ لو وہ آتا ہے۔ لو آپ
اس سے بات کرو۔ میں ذرا میڈیم
یوجین کی تعریف کرلوں "
کونٹ ۔ اگر تعریف کرنی بھی
ہو تو صرف آواز کی تعریف کرنا۔
البرٹ ۔ نہیں جی یہ تو ہر ایک
شخص کرتا ہے۔
کونٹ میرے پیارے البرٹ
آپ بڑے گستاخ ہیں
البرٹ ۔ یوجین کی طرف گیا۔
اس اثناء میں ڈنیگلرس نے کونٹ
کی طرف جاکر اسکے کان میں کہا۔
آپ کی نصیحت بڑی اچھی تھی۔
فرننڈ اور جینا کے نام کے
ساتھہ تو ایک بڑا تاریخی واقعہ
وابستہ ہے۔
کونٹ " بے شک "
ڈنیگلرس ۔ ہاں ہے۔ آپکو سب
کچھہ بتلا دونگا۔ مگر اس وقت آپ دیکھتے
ہیں اسکا منہ دیکھنے کی بھی برداشت
نہیں کرسکتا تھا

کونٹ ۔ وہ جاتا ہے۔ کیا میں اس کے باپ کو آپکے پاس بھیج دوں

ڈینگلرس ۔ فوراً ۔

کونٹ ۔ بہت خوب ۔

کونٹ نے البرٹ کی طرف اشارہ کیا انہوں نے لیڈیوں کو سلام کی اور رخصت لی مسٹر کیول کنٹی اکیلا میدان کا مالک رہ گیا ۔

چھہترواں باب

ہیڈی

جونہی کہ کونٹ کے گھوڑے گلی میں داخل ہوئے البرٹ نے کونٹ کی طرف مڑکر ایک زور کا قہقہہ مارا جو اتنا بلند تھا کہ بناوٹی معلوم ہوتا تھا پھر وہ بولا لوجی میں آپ کو آج وہی سوال کرتا ہوں۔ جو کہ چارلس نہم نے مارتھو لومیو کے قتل عام کے بعد کیتھرین سے کہا تھا یعنی یہ کہ میں نے اپنا پارٹ کیسا ہنسایا ہے ۔

کونٹ ۔ آپ کس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں

البرٹ ۔ اسبات کیطرف کہ میرا رقیب ڈینگلرس کے ہاں میری بجائے متمکن ہوگیا ہے ۔

کونٹ وہ کونسا رقیب ۔

البرٹ ۔ کونسا رقیب ۔ وہی آپکا پیدا کردہ اینڈریا کیول کنٹی ۔

کونٹ ۔ آپ بھی تو بڑے مسخرے ہیں ۔ میں تو اینڈریا کا مربی نہیں ہوں ۔ اور کم سے کم ڈینگلرس کے معاملے میں تو میرا اس سے کوئی سروکار نہیں ہے ۔

البرٹ ۔ اور اگر اس جوان آدمی کو اس معاملے میں آپکی مدد کی ضرورت ہوتی اور آپنے اسکی امداد نہ کی تو یاد رکھو آپ پر ضرور الزام آئیگا مگر امید ہے کہ اسے آپکی امداد کی ضرورت ہی نہ پڑیگی ۔

کونٹ ۔ ہیں کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ شادی کی درخواست کر رہا ہے ۔

البرٹ ۔ مجھے تو اسبات کا یقین ہے جب وہ یوجینی سے خطاب کرتا ہے ۔ تو اسکی آواز نرم اور آہستہ ہوتی ہے ۔ اور جب وہ اسکی طرف دیکھتا ہے تو اس کی

آنکھوں میں غریب اور عاشقانہ
التماس پائی جاتی ہے۔ جس سے اسکے
ارادے صاف ظاہر ہوتے ہیں۔
وہ ضرور اس متکبر یوجین کے ساتھ
شادی کرنے ارادہ رکھتا ہے"

کونٹ "مگر جب یوجین کے
والدین آپکے ساتھ اسکی شادی کرنے
پر راضی ہوں تو ان سب باتوں
سے کیا ہو سکتا ہے"

البرٹ "وہی تو راضی نہیں۔ میں
بدقسمت ہر طرف سے دھکے کھاتا
ہوں"

کونٹ۔ کیا"

البرٹ "جو میں نے کہا ہے بالکل
سچ ہے۔ میڈیم یوجین تو میری سلام
کا کبھی ہی جواب دیتی ہو گی اور میڈیم
آرمیلی اسکی دوست مجھسے کبھی بھی
بات نہیں کرتی"

کونٹ "مگر اسکا باپ تو آپسے
بڑا پیار کرتا ہے"

البرٹ "اسکو ہرگز نہیں۔ اس نے
ہزاروں تیر میرے سینے میں گاڑے
ہیں۔ اور سیکڑوں زہر آلود خنجر میرے
کلیجے میں مارے ہیں۔ اس نے تو ان
خنجروں کو مہلک خیال کیا تھا۔ مگر خدا
کا شکر ہے وہ مجھپر موثر نہیں ہوئے"

کونٹ "جب کسی کو غیرت آئے
تو معلوم ہوتا ہے کہ اس سے محبت
بھی ہے"

البرٹ۔ بیشک۔ مگر مجھے کسیکی
غیرت نہیں ہے"

کونٹ "آپکو نہیں۔ مگر اسکو تو ہے"

البرٹ "ڈباری کے آنے کی اسے
غیرت آتی ہوگی"

کونٹ "نہیں آپ باتیں بھی اسے
آپ سے ہمدردی اور الفت ہے"

البرٹ "میرا تو خیال ہے کہ ایک
ہفتے سے پہلے پہلے مجھے وہ اپنے
گھر میں گھسنے بھی نہ دیگا"

کونٹ "میرے دوست البرٹ
آپ کو غلطی لگ رہی ہے"

البرٹ "اچھا مجھے ثابت کر دو"

کونٹ۔ ثابت کر دوں"

البرٹ "ہاں"

کونٹ "اچھا سنو۔ میرے ذمے
مسٹر ڈینگلرس نے یہ کام ڈالا ہے
کہ میں جاؤں اور آپ کے باپ
کونٹ مارسرف کو سمجھاؤں کہ شادی
کا جلدی فیصلہ کر لیوے۔

البرٹ (تمسخر سے) امید ہے
کہ آپ ایسا کام ہرگز نہ کرینگے"

کونٹ "میں تو ضرور کرونگا کیونکہ
کیونکہ اپنی زبان دیدی ہے"

البرٹ (آہ بھر کر) معلوم ہوتا ہے

کر اپنے میری شادی کر دینے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے "

کونٹ " میرا تو یہ ارادہ ہے کہ ہر کسی کے ساتھ صلح اور آشتی سے رہنے کی کوشش کروں۔ بات میں بات آتی ہے یہ بتاؤ کہ کیا سبب ہے کہ میں نے لیوسین ڈباری کو چند دنوں سے بیرن ڈینگلرس کے مکان پر نہیں دیکھا "

البرٹ " کچھ ناراضگی سی ہوگئی ہوئی ہے "

کونٹ " میڈیم کے ساتھ "

البرٹ " نہیں ڈینگلرس کے ساتھ "

کونٹ " کیا بیرن نے کچھ معلوم کیا ہے "

البرٹ " وہ یہ خوب تمسخر ہے "

کونٹ " کیا آپکا خیال ہے کہ اُسے کچھ شک ہوگیا ہے "

البرٹ " کونٹ صاحب آپ کہاں سے آرہے ہیں "

کونٹ " ملک نسکانگو سے سمجھ لو "

البرٹ - نہیں اس سے بھی کہیں دور سے "

کونٹ " مگر مجھے آپ کے پیرس کے خاوندوں کا حال کیا معلوم "

البرٹ " او میرے پیارے کونٹ خاوند ہر جگہ قریباً یکساں ہوتے ہیں۔ اور کسی ملک کا ایک واحد خاوند باقی تمام قوم کا ایک نمونہ ہوتا ہے "
مشتے نمونہ از خروارے "

کونٹ " مگر ڈینگلرس اور لیوسین ڈباری کی تو بڑی دوستی تھی۔ اُن کے درمیان نزاع کیسے واقع ہوگئی۔

البرٹ " آپ مجھسے ایسے بھید دریافت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جن کا مجھے خود کچھ پتہ نہیں تسلی رکھو جب مسٹر کیول کنٹی اس خاندان کا ایک ممبر بن جاویگا۔ تو وہ آپکے سارے سوالوں کا جواب دیا کریگا
اتنے میں گاڑی کھڑی ہوگئی "

کونٹ " لو جی آپہنچے ہیں ساڑھے دس بجے ہیں۔ آپ ضرور اندر آویں "

البرٹ ضرور آؤنگا "

کونٹ " میری گاڑی آپ کو مکان پر چھوڑ آویگی "

البرٹ - مہربانی۔ مگر میں نے اپنی گاڑی کے لئے بھی حکم دید یا ہوا ہے
دونو گاڑی سے باہر نکلے۔ اور مکان کے اندر گئے ڈرائینگ روم میں خوب روشنی کی ہوئی تھی وہ اسمیں داخل ہوگئے "

کونٹ " بپٹسٹن چاء تیار کرو "

بیپاٹسن جواب دینے کے بغیر فوراً چلا گیا اور کوئی دو سکنڈ میں واپس آگیا۔ اس کے پاس ایک طشتری تھی جس میں چاء وغیرہ اور اس کے دیگر لوازمات تیار رکھے ہوئے تھے۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ زمین سے نکل پڑا ہے۔"

البرٹ "میرے دوست کونٹ میں آپکی دولت کی بڑی تعریف نہیں کرتا کیونکہ ممکن ہے کہ آپسے زیادہ دولت مند آدمی بھی ہوں اور نہ ہی آپ کی ظرافت کی تعریف کرتا ہوں کیونکہ اور دنیا میں اس سے بڑھ کر بھی ہوسکتی ہے مگر جس بات کی بے اختیار میرا تعریف کرنے کو جی چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ آپکی اطاعت عجیب ہوتی ہے۔ آپکے نوکر بغیر کسی سوال کے ایک لحظہ میں آپکا کام کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر چیز تیار رکھتے ہیں اور آپکے گھنٹہ بجانے کی طرز سے سمجھ جاتے ہیں کہ آپکو فلاں چیز کی ضرورت ہے اور وہی فوراً حاضر کر دیتے ہیں۔"

کونٹ۔ جو کچھ آپنے کہا ہے سچ ہے۔ وہ میری عادات کو جانتے ہیں اچھا میں آپکو ابھی دکھاتا ہوں چاء پیتے وقت اور کیا شغل کرنا چاہتے ہو۔"

البرٹ "حقہ پینے کو دل چاہتا۔

کونٹ نے گھنٹہ لیا اور اُسے ایک دفعہ بجایا۔"

ایک لحظہ میں ایک پوشیدہ دروازہ کھلا اور نوکر حقہ لیکر آگیا۔ اسکے پاس دو بڑے لطیف حقے تھے جن میں اعلیٰ درجہ کا تُرکی تمباکو بھرا تھا۔"

البرٹ۔ حیرت انگیز بات ہے۔"

کونٹ۔ بات تو بالکل سادہ ہے۔ علی جانتا ہے کہ جب میں چاء یا کافی پیتا ہوں تو ساتھ ہی حقہ بھی پیتا ہوں۔ اس نے مجھے چاء کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔ اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ آپ میرے ساتھ آئے ہوئے ہیں۔ جب میں نے اُسے بلایا اس نے فوراً قیاس کر لیا۔ کہ میں نے اُسے کیوں بلایا ہے اور چونکہ وہ ایک ایسے ملک سے آیا ہے جہاں کہ مہمانوں کی خاطر حقے ہی سے کی جاتی ہے اس نے قدرتاً یہ نتیجہ نکال لیا کہ ہم دونو اکٹھے حقہ پئیں گے اور اس لئے وہ ایک کے بجائے دو حقے لے آیا۔ بس اب بات کھل گئی ہے کہ نہ۔"

البرٹ "آپ اس بات کو

بہت سادہ اور صاف کہتے ہیں۔
خیر ایسی ہی ہو گی ۔ مگر یہ
آواز کیا آرہی ہے" یہ کہکر
البرٹ نے دروازہ سے
ساتھ اپنا سر لگایا۔
جس میں سے کہ ستار
کی آواز آرہی تھی"
کونٹ " مسٹر البرٹ آپ
کی قسمت میں آج رات باجا
بھی سننا لکھا ہے ۔ یوجین
کے راگ نے آپ کا پیچھا
چھوڑا تھا ۔ یہاں آکر ھیڈی
کا ستار آپ کے پیچھے پڑ
گیا ہے"
البرٹ " ہیڈی ۔ کیا ہی
خوب صورت نام ہے اچھا
ایسی بھی عورتیں ہوتی ہیں۔
جن کے ہیڈی نام ہوں"
کونٹ " کیا نہیں ھیڈی
فرانس میں ایک غیر
معمولی نام ہے ۔ مگر البانیا
اور **امی راس** میں تو
یہ بالکل عام ہے ۔ یہ ایسا
ہی نام ہے ۔ جیسے عفت عصمت
حیا ۔ یہ ایک قسم کے بپتسمہ کا
نام ہے"
البرٹ " کاش کہ میری ہم ملک
عورتوں کے بھی ایسے نام ہوتے
جیسے **میڈیم نیکی ۔ میڈیم
ناموشی میڈیم عیسائی
افلاق** ۔ ذرا خیال کرو ۔ کہ
یوجین کے ساتھ شادی
کرنے کا نام سنکر میں
کیسا خوش ہوتا اگر اس
کا نام یوجین کی بجائے ۔
**میڈیم عصمت حیا
ڈینگلرس** ہوتا"
کونٹ " اجی اتنی بلند آواز
میں تمسخر نہ کرو **ہیڈی**
سن رہی ہو گی"
البرٹ " کیا وہ اس
سے خفا ہوتی ہے"
کونٹ " نہیں خفا کیوں
ہو گی"
البرٹ ۔ اچھا تو بڑی
حلیم طبع ہے"
کونٹ ۔ خوش طبع کیا ہوتی
ہے ۔ یہ اس کا فرض ہے
غلام کا یہ کام نہیں ہوتا ۔ کہ
وہ اپنے آقا پر حکم چلائے
البرٹ " جی بس اب
آپ خود تمسخر کر رہے ہیں

کیا اس نام کے اور بھی غلام مل سکتے ہیں؟

کونٹ: کیوں نہیں بہت ہیں۔

البرٹ: کونٹ صاحب آپ کی کوئی بات بھی لوگوں سے نہیں ملتی۔ آپ ہر بات میں نرالے ہیں۔ فرانس میں تو کونٹ آف مانٹی کرسٹو کا غلام ہونا بھی ایک عہدہ ہے اور آپ کے روپیہ خرچ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عہدہ ایک لاکھ سالانہ کی قیمت کا ہے۔

کونٹ۔ ایک لاکھ! اس غریب لڑکی کی دولت کی انتہا ہی نہ تھی۔ وہ ایسے خزانوں میں پیدا ہوئی تھی۔ جن کے مقابلے میں الف لیلہ کے خزانہ ہیچ ہیں۔

البرٹ۔ اچھا تو وہ کوئی شاہزادی ہوگی۔

کونٹ: آپ نے سچ کہا ہے۔ وہ اپنے ملک کی سب سے بڑی شہزادی ہے۔

البرٹ: مگر اتنی بڑی شہزادی غلام کس طرح سے ہوگئی؟

کونٹ: اسی طرح سے کہ دیانوس ظالم ایک راست گو الٰہی قسمت کا انقلاب اور نصیبہ کی شامت اور کیا ہوتا ہے۔

البرٹ: مگر کیا اس کا نام لوگوں کو معلوم نہیں ہوسکتا؟

کونٹ: اور ان کو تو ہرگز معلوم نہیں ہوسکتا۔ مگر آپ تو میرے بڑے پکے دوست ہیں اور آپ کی عزت داری پر مجھے بڑا وثوق ہے اور امید ہے کہ آپ بات ظاہر بھی نہ کریں گے۔

البرٹ: بیشک آپ مجھ پر اعتماد رکھیں۔

کونٹ: آپ کو علی پاشا آف جینا کی تاریخ معلوم ہے؟

البرٹ: اوہ! علی پاشا۔ ہاں اسی کی خدمت میں تو میرے باپ نے اپنا نام پیدا کیا تھا۔

کونٹ: بیشک میں بھول گیا تھا بس یہ اس کی بیٹی ہے۔

البرٹ " علی پاشا کی بیٹی

کونٹ " علی پاشا اور خوبصورت ویسی لیکی کی "

البرٹ " اور یہہ آپکی غلام ہے "

کونٹ " میں ایک دفعہ قسطنطنیہ کی منڈی میں سے گزر رہا تھا۔ وہاں میں نے اُسے خرید لیا "

البرٹ " کونٹ صاحب آپ تو کوئی جادوگر ہیں آپکی باتیں سننے سے دنیا کی حقیقت نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایک خواب معلوم ہوتی ہے۔ اچھا میں اب تک ناعاقبت اندیش درخواست کرنے کو ہوں "

کونٹ " فرمائیں "

البرٹ " بس میری یہ تمنا ہے کہ آپ اس سے میری ملاقات کرادیں "

کونٹ " بڑی خوشی سے۔ مگر دو شرطیں ہیں "

البرٹ " مجھے منظور "

کونٹ " پہلی یہ ہے کہ آپ کسی کو اس ملاقات کا خیال نہ تبلائیں گے "

البرٹ " بہت اچھا میں قسم کھاکر کہتا ہوں کہ میں کسی کو نہ بتاؤنگا

کونٹ " دوسری یہہ ہے کہ تم ہیڈی کو یہ نہ بتاؤ گے کہ آپکے باپ نے اسکے باپ کے ماتحت نوکری کی تھی۔

البرٹ " مجھے قسم ہے کہ یہہ بھی نہ کہونگا "

کونٹ " بس بس۔ امید ہے کہ آپ ان دونو قسموں کو یاد رکھیں گے کونٹ نے پھر گھنٹہ بجایا۔ علی آیا۔

کونٹ " علی ہیڈی کو میری طرف سے کہو کہ میں آج اس کے ساتھ کافی پینا چاہتا ہوں اور اپنے ایک دوست کی اس سے ملاقات کرانا چاہتا ہوں۔ علی نے تسلیم کی اور چلا گیا "

کونٹ " مسٹر البرٹ ایک بات اور یاد رکھیں اگر آپنے کوئی بات دریافت کرنی ہو تو بید ہے۔ اس سے سوال نہ کریں بلکہ میری وساطت سے دریافت کریں "

البرٹ " بہت بہتر۔ میں ایسا ہی کروں گا۔ علی پھر آگیا اور اس نے دروازہ کے آگے سے پردہ اٹھایا جسکے یہہ معنے تھے۔ کہ آپکو جانے کی اجازت ہے "

کونٹ " آؤ چلیں۔ البرٹ نے اپنے سر کے بال بنوارے اور اپنی موچھوں کو خوب تاؤ دیا اور ہر طرح سے اپنا چہرہ نیا سنوار کر

کونٹ کے پیچھے ہولیا کونٹ نے اپنی
ٹوپی اور دستانے اٹھائے وہ
کمرے میں داخل ہوئے علی پیچھے
کھڑا رہا دروازہ پر تین لونڈیں کھڑی
تھیں۔ ھیڈی کونٹ اور البرٹ
کا اپنے پہلے کمرے میں جو ڈرائنگ روم
کا کام دیتا تھا انتظار کر رہی تھی اسکی
آنکھوں میں حیرانی اور تحیر کے آثار
نمایاں تھے کیونکہ یہ پہلی ہی دفعہ تھی
کہ کونٹ کے علاوہ اس نے کسی اور
غیر کے ساتھہ ملاقات کی وہ ایک
پلنگ پر جو کہ کمرے کے ایک گوشے
میں بچھا ہوا تھا۔ دستور کے موافق
دوزانو بیٹھی تھی۔ اور اس نے اپنے
گرد ریشمی کپڑوں کا ایک قسم کا گھونسلا
بنایا ہوا تھا۔ اس کے پاس ستار رکھی
ہوئی تھی۔ جس کو وہ تھوڑی دیر پہلے
بجا رہی تھی۔ کونٹ کو دیکھ کر وہ
اٹھی اور اس نے ایسے انداز سے
اس کا استقبال کیا جس سے
معلوم ہوتا تھا۔ کہ نہ صرف وہ
اس کی بڑے درجہ کی عزت کرتی ہے
بلکہ اسکے ساتھہ بڑی گہری محبت
رکھتی ہے۔ کونٹ نے اس کی طرف
بڑھکر اسے اپنا ہاتھہ دیا۔ جسکو اس
نے معمولی کی طرح بوسہ دیا البرٹ
دروازہ سے آگے نہیں بڑھا تھا۔
ایسے حسن وجمال شمالی ملکوں میں
کم پائے جاتے ہیں۔ اس نے جو
نظارہ پہلی بار دیکھا تو اپنی جگہہ پر
گڑ گیا کہ گویا کہ کسی نے اسپر جادو
کر دیا ہے"

ہیڈی (کونٹ سے رومی زبان میں) آپکے ساتھہ کون ہیں۔ یہ دوست ہیں۔ یہ دوست ہیں یا بھائی ہیں یا ایک معمولی آشنا یا دشمن"

کونٹ (اسی زبان میں) دوست ہیں"

ہیڈی "ان کا نام کیا ہے"

کونٹ "وائی کونٹ البرٹ یہ وہی صاحب ہیں جن کو میں نے روم میں راہزنوں کے ہاتھہ سے چھڑایا تھا"

ہیڈی "میں کس زبان میں ان سے گفتگو کروں"

کونٹ " (البرٹ سے) کیا آپکو جدید یونانی زبان آتی ہے"

البرٹ "افسوس مجھے جدید یونانی نہیں آتی" اور نہ میں پرانی یونانی جانتا ہوں"

ہیڈی نے ثابت کر دیا کہ اس نے کونٹ کے سوال اور البرٹ کے جواب دونو سمجھ لیا ہے اور وہ بولی "اچھا تو میں آپکی کی زبان یا

فرانسیسی میں بول لونگی جیسے آپ
فرمائیں۔"

کونٹ:- دیکھو میں متفکر رہ کر اچھا
اٹلی کی زبان میں بولو۔ (البرٹ سے)
افسوس ہے کہ آپ یونانی زبان
جہاں بولتے اب آسے زبان اٹلی
میں بولنا پڑیگا۔" مگر اس سے
آپ اسکی قوت بیانیہ کا کیا اندازہ
کر سکتے ہیں۔" کونٹ نے ہیڈی
سے بات شروع کرنیکا اشارہ
کیا۔"

ہیڈی:- آپ میرے آقا
کے دوست ہیں۔" سو میں آپ
کو خوش آمدید کہتی ہوں۔" یہ بات
اس نے زبان شکنی میں کی۔
پھر علی کی طرف مڑ کر اس نے
اُسے کافی اور حقہ لانے کا حکم
دیا۔ جب وہ چلا گیا۔ تو اس نے
البرٹ کو نزدیک آنے کے لئے
اشارہ کیا۔ کونٹ اور البرٹ نے
اپنی کرسیاں ایک میز کے
نزدیک کھینچ لیں۔ جسپر کہ باجے
تصویریں اور گلدستے باترتیب
رکھے ہوئے تھے علی حقہ اور
کافی لے کر آگیا۔ میں لشٹن
کو اس کمرہ میں آنے کی بلکل
ممانعت تھی۔ علی نے البرٹ
کی طرف حقہ کیا مگر اس نے پینے
سے انکار کر دیا۔"

کونٹ:- پیچھے ہیڈی پیرس کے
لوگوں سے کچھ کم شائستہ نہیں
ہے۔ ھوانا کے تمباکو کو تو اس
کو بھی بہت بری لگتی ہے۔ مگر
یہ مشرقی ملکوں کا تمباکو تو بالطیف
ہوتا ہے۔"

علی چلا گیا۔ کافی کے پیالے
بالکل تیار رکھے تھے علاوہ ان
کے ایک چینی والا پیالہ بھی تھا۔"
جس میں کہ البرٹ کے واسطے
چینی لائی گئی تھی کونٹ اور ہیڈی
عربی فیشن میں کافی بغیر میٹھے
کے نوش کیا کرتے تھے۔" ہیڈی
نے پیالہ اٹھایا اور بڑی نزاکت
سے اسے منہ کے ساتھ لگا کر
پینا شروع کیا۔ اس وقت
دو عورتیں آئیں"

جن کے پاس شربت اور
برف کے پیالے تھے انہوں نے
وہ پیالے دو چھوٹے میزوں
پر جو اس غرض سے رکھے ہوئے
تھے رکھ دیئے۔"

البرٹ:- میرے پیارے
میزبان اور آپ لیڈی صاحبہ
مجھے معاف فرماویں۔ میری

عقل قایم نہیں رہی۔ میں پیرس میں بیٹھا ہوا تھا۔ ابھی سوڈا واٹر بیچنے والوں کی آواز اور گاڑیوں کے چلنے کا شور کانوں کو بہرہ کئے دیتا تھا۔ اور ابھی میں ایسا سمجھتا ہوں کہ گویا میں ایشیا میں بیٹھا ہوا ہوں جغرافیہ کا ایشیا نہیں بلکہ وہ ایشیا جسکی تصویر میری قوت متخیلہ کھینچا کرتی تھی۔ افسوس لیڈی صاحبہ اگر میں یونانی زبان سمجھ سکتا تو آپکی گفتگو اور اس عالیشان نظارے سے جو اس وقت میرے سامنے ہے تجھے وہ مزا آتا کہ تمام عمر نہ بھولتا۔"

ہیڈی۔" میں اٹلی کی زبان میں گفتگو کر سکتی ہوں اور اگر آپ ایشیائی باتوں کو پسند کرتے ہیں تو میں آپ کو بہت کچھ بتاؤنگی اور آپ کی خواہش پوری کرونگی۔"

البرٹ (کونٹ) اس کے ساتھ کس مضمون پر گفتگو کروں۔"

کونٹ۔" جس پر آپکی طبیعت چاہے۔ آپ اس کے ملک کی بابت اور اسکے بچپن کے واقعات کی بابت اس سے پوچھ سکتے ہیں۔ یا اگر آپ کا دل چاہے تو روم نیپلیز اور فلارنس کے حالات پوچھیں۔"

البرٹ۔" روم اور فلارنس کا کیا پوچھنا ہے۔ کیونکہ وہ یونان کی رہنے والی ہے سو اس سے مشرقی ہی باتیں دریافت کرنا چاہییں۔"

کونٹ۔" یہی سہی۔ وہ اپنے ملک کی باتوں کو سب باتوں سے زیادہ پسند کرتی ہے۔"

البرٹ۔" (ہیڈی سے) لیڈی صاحبہ کس عمر کی تھیں جب آپنے یونان کو چھوڑا۔"

ہیڈی۔ پانچ برس کی۔"

البرٹ۔ کیا آپکو اپنے ملک کا کچھ حال یاد ہے۔"

ہیڈی۔" جب میں اپنی آنکھیں بند کرتی ہوں تو میرا ملک میری آنکھوں کے سامنے پھرنے لگ جاتا ہے۔ دل کا بھی جسم کی مانند ایک دیکھنے کا آلہ ہے اور اس میں جسم کے آلہ باصرہ سے یہ کمال زیادہ ہے کہ جن چیزوں کو وہ ایکدفعہ دیکھ لیتا ہے۔ انکو پھر وہ بھولتا نہیں"

البرٹ اچھا آپکو کتنی دیر کی باتیں یاد ہیں۔

ہیڈی۔" متکبرانہ لہجہ میں سر بلند کر کے " میں ابھی چل بھی نہیں سکتی تھی جبکہ میری ماں جس کا نام ولیسی ہلکی تھا اور جسکے معنے شاہانہ

یں مجھے ہاتھ سے پکڑا کرتی تھی اور
ور ہم دونو برقعے پہن کر قیدیوں
ے واسطے یہہ کہتے ہوئے خیرات
انگتی پھرتی تھیں جو غریبوں کو دیتا
ہے وہ خدا کو دیتا ہے۔ پھر جب
ہماری جھولی بھر جاتی تھی تو ہم محل
کی طرف واپس آجاتی تھیں اور
اپنے باپ کو کچھہ بتانے کے بغیر ہم
روپیہ کو خانقاہ میں بھیجدیا کرتی
تھیں جہانکہ یہ قیدیوں میں تقسیم
کیا جاتا تھا۔"

البرٹ " اسوقت آپکی کیا
عمر تھی؟"

ہیڈی " میں اسوقت کوئی
تین برس کی ہونگی۔"

البرٹ " اچھا تو اس عمر میں
جو کچھہ آپکے گرد و پیش ہوتا تھا وہ
اب سارا آپ کو یاد ہے؟"

ہیڈی " سارا یاد ہے۔"

البرٹ " کونٹ صاحب
لیڈی صاحبہ کو اجازت دیں کہ
مجھے اپنی تاریخ سنادے۔ آپنے
آپنے مجھے اسکے پاس اپنے باپ
کا نام لینے سے منع کردیا ہوا ہے
مگر شاید وہ خود ہی اپنے واقعات
سناتی ہوئی اسکا نام لیوے۔ آپکو
معلوم نہیں ہے کہ مجھکو ایسے خوب

ہونٹھوں سے اپنے باپ کا حال سنکر
کیسی خوشی ہوگی۔"

کونٹ نے ہیڈی کی طرف متوجہ
ہوکر اور اس طرح سے کہ گویا وہ اسکی
پوری توجہ چاہتا ہے اسے یونانی
زبان میں کہا " اچھا انہیں اپنے
باپ کی سرگذشت سناؤ۔ مگر
نہ ہی اس دغا باز کا نام لو اور نہ
ہی اس کے دغا اور غداری کا بیان کرو"

ہیڈی نے ایک سرد آہ بھری
اور اس کے چہرہ پر اداسی کا ابر چھا گیا

البرٹ " آپنے اسکو کیا کہا ہے؟"

کونٹ " میں نے اسے یہہ یاد
دلایا ہے کہ آپ دوست ہیں اور آپ
سے کسی چیز کا چھپاؤ نہیں ہے۔"

البرٹ " اچھا پہلی بات تو آپکو
یاد ہے وہ یہ ہے کہ آپ غریب قیدیوں
کی خاطر بھیک مانگا کرتی تھیں۔ بھلا
کوئی اور بات؟"

ہیڈی " او پھر مجھے یہہ بھی ایک
بات معلوم ہوتی ہے کہ میں جھیل کے
کنارے پر ایک درخت کے نیچے جس
کے پتے اس کے پانی میں ایسے
منعکس ہوتے تھے جیسے ایک مصفا
شیشے میں بیٹھا کرتی تھی۔ اور میں
بچوں کیطرح اپنے باپ کی لمبی
سفید داڑھی کے ساتھہ جو کہ انکا

کمر تک لٹکتی تھی یا اسکی تلوار کے مرصع قبضے کے ساتھہ کھیلا کرتی تھی پھر مجھے یاد پڑتا ہے کہ اسکے پاس البانیا کا ایک باشندہ آیا کرتا تھا جسکی طرف میں کچھہ خیال نہ کرتی تھی مگر جس کو میرا باپ ہمیشہ یہی کہا کرتا تھا کہ یا موت یا معافی "

البرٹ - مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں کونٹ کے مکان میں ہیڈی کی باتیں نہیں سن رہا تھیٹر میں بیٹھا تماشا دیکھ رہا ہوں آپکی آنکھیں تو ان جادو خیز نظاروں کے دیکھنے کی عادی ہیں بھلا فرانس آپکو کیسا معلوم ہوتا ہے "

ہیڈی " فرانس ایک اچھا ملک ہے مگر میں اس کو جیسا کہ یہہ ہے ویسا ہی دیکھ رہی ہوں میں اسے ایک عورت کی نگاہ سے دیکھتی ہوں حالانکہ میں اپنے ملک کا اندازہ صرف انہی اثروں سے کر سکتی ہوں جو میرے طفلان دل پر اس نے کیا تھا - اگر کوئی خوشی کی بات یاد آجاوے تو میرا ملک مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے - اور اگر کوئی تیرگی یاد آجاوے تو پھر وہ بہی برا معلوم ہوتا ہے "

البرٹ - اس بات پر بھول گیا کہ کونٹ نے اُسے براہ راست غلام سے سوال کرنیسے منع کیا تھا اور وہ اس سے مخاطب ہوکر بولا " ممکن ہے کہ آپ جیسی خورشنہ لڑکی نے مصیبتیں دیکھی ہوں ہیڈی نے کونٹ کی طرف دیکھا جس نے کچھہ بے معلوم اشارہ کر کے کہا " چلو چلو "

ہیڈی " بچپن کے نظارے دلپر نقش کالحجر ہو جاتے ہیں - ان دو واقعات کے سوا جو میں نے آپکو سنائی ہیں باقی جسقدر واقعات مجھے یاد ہیں وہ سب غم و اندوہ کی کہانیاں ہیں "

البرٹ " بولئے - میں بڑے دل سے اور بڑے شوق سے سن رہا ہوں

ہیڈی " سنو " میں ابھی چار برس کی تھی کہ ایک رات اچانک میری ماں نے مجھے جگایا ہم اس وقت جینینا کے محل میں تھے اس نے مجھے فوراً بستر خواب سے اٹھایا اور جب میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو میں نے دیکھا کہ وہ رو رہی ہے وہ بولنے کے بغیر مجھے لیگئی اور جب میں نے اُسے روتے دیکھا تو میں بھی رونے لگی

میری ماں نے مجھے گھرک کر چپ
کرا دیا۔ دیگر موقعوں پر باوجود
اس کی دھمکیوں اور پیاروں کے
میں جتنا چاہتی تھی رو لیا کرتی تھی
مگر اسوقت جب اس نے مجھے چپ
رہنے کے لئے کہا تو اسکی آواز
میں کچھ ایسی دہشت تھی کہ جوں
ہی وہ بولی میں فوراً خاموش
ہو گئی وہ مجھے جلدی جلدی اٹھا کے
لے گئی میں نے دیکھا کہ وہ ایک
سیڑھی پر سے اتر رہی ہے ہمارے
گرد میری ماں کے تمام نوکر تھے
جو کہ بہت سے زیورات اور
روپیوں کی تھیلیاں بڑی تباہی
کی حالت میں لئے جا رہے تھے
ان عورتوں کے پیچھے بیس آدمیوں
کی ایک گارد آئی۔ انہوں نے لمبی
بندوقیں اور پستول اٹھائے ہوئے
تھے اور اسطرح کی پوشاک پہنی
ہوئی تھی جسطرح کہ یونانیوں نے
اپنے آزاد ہونے کے بعد اختیار
کی ہے۔ اتنے میں برآمدہ کے دوسرے
سرے پر سے آواز آئی جلدی کرو
اس آواز کے آگے سب اسطرح
جھک گئے جیسے کہ گندم کی بالیاں
زور کی آندھی کے آگے جھک
جاتی ہیں۔ میں خود کانپ

ابھی یہ میرے باپ کی آواز تھی
وہ سب سے پیچھے تھا۔ اس کی
بندوق اس کے ہاتھ میں تھی اور
اس نے وہ پوشاک پہنی تھی۔
جو آپ کے شہنشاہ نے اسے
تحفہ دی تھی۔ وہ اپنے عزیز غلام
سلیم کے کاندھوں پر سہارا لئے
ہوئے تھا اور ہمکو ایسا ہانکے جاتا
تھا جیسے کہ گڈریا اپنے گلے کو
ہانکتا ہے (اپنا سر اٹھا کر) میرا
باپ وہ مشہور و معروف آدمی
تھا جس کو یورپ کے لوگ علی پاشا آف
جنینا کہا کرتے تھے اور جس کے سامنے
رعایا کانپتی تھی"

جب ہیڈی نے یہ لفظ متکبرانہ لہجے
میں کہے تو البرٹ چونک پڑا۔ ہیڈی
آنکھوں میں غیر معمولی دہشت کے
آثار نمایاں تھے اور ایسا معلوم ہوتا
تھا کہ گویا وہ پاگل ہو گئی ہے۔ آخر
اپنے آپ کو سنبھال کر وہ پھر بولی"
اس کے تھوڑی دیر بعد ہم ٹھہر گئے
اور میں نے دیکھا کہ ہم ایک جھیل کے
پر ہیں۔ میری ماں نے مجھے اپنے سینے
کے ساتھ لگا لیا اور کچھ فاصلہ پر میں
نے اپنے باپ کو دیکھا جو کہ بڑی تردد
سے ادھر ادھر دیکھ رہا ہے جھیل کے
کنارے پر چار سنگ مرمر کی سیڑھیاں

نبی تھیں اور ان کے آگے ایک کشتی
لہروں پر تیر رہی تھی جس جگہ کھڑی
تھی وہاں سے جھیل کے وسط میں
ایک بہت بڑا ڈھیر نظر آتا تھا یہ ہمارا
گرمی بسر کرنے کا مکان تھا جس کی
طرف ہم جا رہے تھے رات کی تاریکی
کے سبب یہ بہت دور معلوم ہوتا
تھا۔ہم کشتی میں بیٹھے مجھے خوب
یاد ہے۔کہ چپوؤں وغیرہ کا ذرا شور
نہ ہوتا تھا۔جب میں اس کا سبب
دریافت کرنے کے لئے جھکی تو میں
نے دیکھا کہ انپر ہمارے سپاہیوں
کی چادریں باندھ دی ہوئی ہیں چلانے
والوں کے علاوہ کشتی میں کچھ عورتیں
میری ماں۔میں میرا باپ اور سلیم
تھے۔سپاہی جھیل کے کنارے پر ہی
رہے تھے تاکہ تعاقب کو روکیں وہ
پانی کے ساتھ والی سیڑھیوں پر گھٹنوں
کے بل بیٹھے تھے اور انکا ارادہ
تھا کہ اگر تعاقب ہوا تو باقی تین شخص
ہیں وہ فصیل کا کام لیں گے اور
لڑینگے ہماری کشتی ہوا کے بھی آگے
جا رہی تھی۔میں نے اپنی ماں سے
پوچھا کہ کشتی تیز کیوں جاتی ہے۔
وہ بولی " لڑکی چپ رہو ہم بھاگ
رہے ہیں۔میں نے اس بات کا
مطلب نہ سمجھا۔میرا باپ وہ مرد
میدان وہ بہادر تھا جس کے آگے
ہزاروں بھاگتے تھے اور جس نے
اپنی ڈھال پر یہ فقرا لکھا ہوا تھا
وہ مجھ سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ
وہ مجھسے ڈرتے ہیں " بھلا وہ بھاگے
مجھے کچھ سمجھ نہ آئی مگر حقیقت میں
میرا باپ بھاگ رہا تھا مجھے بعد
میں خبر لگی کہ جینا کے اہل قلعہ نے
لمبی لڑائی سے تنگ آکر " یہاں
ہیڈی نے کونٹ کی طرف دیکھا
جس کی آنکھیں اس کے چہرہ پر
گڑی ہوئی تھیں جوان لڑکی نے
پھر اپنا بیان شروع کیا مگر اب پہلے
سے آہستہ آواز میں گویا کہ وہ سوچ
رہی ہے کہ کچھ واقعات چھوڑ دے
اور کچھ اپنے پاس سے بنا دے

البرٹ " لیڈی صاحبہ آپ کہہ
رہی تھیں کہ جینا کے اہل قلعہ نے
لمبی لڑائی سے تنگ آکر ....

ہیڈی جینا کے اہل قلعہ نے تنگ
آکر سرعسکری خورشید پاشا سے
جسکو کہ سلطان نے میرے باپ
کی گرفتاری کے لئے بھیجا ہوا تھا۔
کچھ بات بنالی اسوقت علی پاشا نے
ایک فرانسیسی افسر کو جس پر اسکو
بڑا اعتماد تھا سلطان کے پاس
بھیجا اور اس جائے پناہ کی طرف

چلا جانے کا مصمم ارادہ کر لیا جو اس نے پہلے سے تیار کر رکھی تھی "

البرٹ " آپ کو اس فرانسیسی افسر کا نام یاد ہے "

کونٹ نے ہیڈی سے اپنی آنکھیں دو چار کیں جنکو البرٹ بالکل نہ سمجھا جس سے اس کا یہ مطلب تھا کہ اس کا نام نہ بتانا "

ہیڈی " نہیں مجھے بھول گیا ہے لیکن جب یاد آویگا تو آپ کو بتاؤں گی " البرٹ اپنے باپ کا نام لولنے کو تیار تھا۔ کہ کونٹ نے منع کرنے کے لئے انگلی اٹھائی البرٹ کو اپنی قسم یاد آگئی اور وہ خاموش رہا۔

ہیڈی " اب ہم اس موسم گرما کے مکان کی طرف جا رہے تھے۔ ایک نچلی منزل جو کہ پانی کے ہم سطح تھی اور دوسری منزل صرف ہمیں نظر آ رہی تھیں بلکہ نچلی منزل کے فرش کے نیچے ایک بڑی زمین دوز غار تھی اس غار میں میں میری ماں عورتیں اور لیجائی گئیں۔ اس جگہ کوئی ساٹھ ہزار تھیلیاں تھیں کوئی ڈھائی کروڑ روپیہ ہوگا۔ اور دو سو بارود کے تھیلے تھے جنہیں پندرہ سو سیر کے قریب بارود کے ان تھیلوں کے پاس میرے باپ کا غلام سلیم کھڑا تھا۔ اس کے سپرد یہ کام تھا کہ دن رات کھڑا رہے اسکے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جسکے سرے پر ایک جلتی مشعل تھی۔ اور اسکو حکم تھا۔ کہ جب نشان دیا جاوے وہ بارود کو آگ لگاوے اور عورتوں مردوں روپیہ وغیرہ اور خود علی پاشا کو اڑا دیوے مجھے خوب یاد ہے کہ نوکر اپنی موت کے ڈر سے تمام روز و شب رونے اور دعائیں مانگنے میں بسر کرتے تھے۔ میں اس جوان سپاہی کے زرد رنگ اور سیاہ آنکھوں کو کبھی نہ بھولوں گی اور جب موت کا فرشتہ مجھے بھی دوسرے جہان میں لیجاویگا تو میں سلیم کو ضرور شناخت کر لونگی۔ میں آپکو نہیں بتلا سکتی کہ ہم کتنی مدت اس حالت میں رہے کیونکہ اسوقت مجھے پتا ہی نہ تھا کہ وقت کیا ہوتا ہے میرا باپ کبھی کبھی مجھے اور میری ماں کو اوپر بلاتا تھا۔ اور اس وقت میں سیر کیا کرتی تھی۔ میرا باپ ہمیشہ آسمان کیطرف دیکھتا رہتا اور ہر ایک سیاہ داغ کیطرف جو جھیل پر ظاہر ہوتا تھا خود اشارہ کرتا تھا۔ جبکہ میری ماں اسکے کندھے کے ساتھ تکیہ لگائے بیٹھا کرتی تھی اور میں پاؤں پر بیٹھی کھیلا کرتی تھی اور ہر ایک چیز کی جو میرے آگے

آتی بچپن کی سی سادہ لوحی سے تعریف کرتی تھی ہمارے سامنے عجیب نظارہ ہوا کرتا تھا جھیل کے نیلے پانی ہمارے سامنے بچھے ہوئے ہوتے تھے اور اس کی پرلی طرف بلند بلند کوہ بینڈی جس کے پہلوؤں پر گھنی سبزی اگی ہوئی تھی اپنی بہار دیکھا یا کرتا تھا۔"

ایک صبح ہمارے باپ نے ہمیں بلا بھیجا۔ میری ماں تمام رات روتی رہتی تھی اور اسکی حالت بہت بری ہوگئی تھی۔ ہم گئیں اور ہمنے دیکھا کہ بادشاہ بڑی سنجیدگی سے بیٹھا ہوا ہے مگر اسکا رنگ معمولی کی نسبت کچھ زرد ہے۔ جب اس نے ہمیں دیکھا تو وہ بولا "ویسی لیکی حوصلہ کرو۔ آج سلطان کا فرمان آنیوالا ہے۔ اور اس سے ہماری قسمت کا فیصلہ ہوجاویگا۔ اگر مجھے معافی ملگئی تو ہم منظفر منصور جتیا کو واپس جاوینگے اگر خبر ناموافق نکلی تو ہم اسی رات بھاگ جاوینگے۔

میری ماں "اگر بالفرض دشمن نے ہمیں بھاگنے سے روکا تو"

میرا باپ مسکراتے ہوئے "مطمئن رہو۔ اس حالت میں سلیم اور اس کی مشعل سب کچھ فیصلہ کردیں گے

میری ماں نے اس بات کے جواب میں صرف آہ سرد کھینچی۔ پھر اس نے برف لگاپانی جسکے پینے کا میرا باپ عادی تھا تیار کیا۔ اسکے بعد اس نے اس کی داڑھی کو خوشبودار تیل ملا۔ اور اسکا حقہ تیار کیا جسکو وہ گھنٹوں تک پیا کرتا تھا اور اسکے سیاہ دہوئیں کو دیکھتا رہتا تھا۔ اچانک اس نے ایک ایسی حرکت کی کہ میں دہشت کی ماری کانپ اٹھی پھر اسی چیز کیطرف نظر لگا کر جس نے پہلے اسکی توجہ کو مائل کیا تھا اس نے اپنی دوربین مانگی میری ماں نے اسے دوربین دی اور دیوار کے سہارے کھڑی ہوگئی اور اس کا رنگ فق ہوگیا میں نے دیکھا کہ میرے باپ کے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ اور وہ منہ میں بولتا ہے ایک دو تین چار کشتیاں پھر وہ اپنی بندوق پکڑ کر اٹھا اور میری ماں سے بولا اب وقت آگیا ہے کہ سب کچھ فیصلہ ہوجاویگا کوئی آدھ گھنٹہ کے عرصہ میں ہمیں سلطان کا حکم معلوم ہوجاویگا۔ تم ہیڈی کو لیکر غار میں اتر جاؤ۔"

میری ماں "میں تو آپکو نہیں چھوڑونگی جہاں آپ مریں گے وہیں میں بھی مرونگی میرا باپ چلایا۔ سلیم کے پاس جاؤ۔ میری ماں سلام کرکے رخصت ہوئی۔ اور موت کا آرام سے انتظار کرنے لگی۔ میرے باپ نے سپاہیوں

کو میری ماں کے لیجانے کے لئے حکم دیا مجھے تو اس گھبراہٹ میں سب کچھ بھول گئی تھا سو میں اپنے باپ کی طرف دوڑی گئی اس نے مجھے اپنے ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے دیکھا وہ نیچے جھکا اور اس نے میری پیشانی پر ایک بوسہ دیا۔ یہ آخری بوسہ تھا۔ جو اس نے میرے چہرہ کا لیا اور مجھے یہ اب تک یاد ہے نیچے اترتے ہوئے میں نے کھڑکیوں میں سے کشتیاں دیکھیں جو کہ اب صاف نظر آنے لگ گئیں تھیں پہلے تو صرف سیاہ داغ معلوم ہوتی تھیں مگر اب ایسی معلوم دیتی تھیں کہ گویا وہ پرندے ہیں جو پانی کی سطح پر اڑ رہے ہیں۔ اسوقت میرے باپ کے پاس بیس سپاہی بیٹھے تھے یہ دیوار کے کونے کے سبب آنکھ سے اوجھل تھے۔ اور بڑے اشتیاق سے کشتیوں کے آنیکے منتظر تھے انہوں نے ہاتھوں میں بندوقیں پکڑی ہوئی تھیں جن پر کہ سنگین چڑے ہوئے تھے۔ بہت سے کارتوس زمین پر ان کے پاس پڑے تھے۔ میرا باپ گھڑی کی طرف بار بار دیکھتا تھا۔ اور بڑی بیتابی سے ادھر ادھر ٹہلتا تھا۔ میں اور میری ماں تنگ اور تاریک راستہ کو طے کر کے غار کیطرف گئیں۔ سلیم ابھی اپنی مقررہ جگہہ پر کھڑا تھا۔ اور جب ہم داخل ہوئیں تو وہ غمزدہ چہرہ بنا کر مسکرایا ہم نے اپنے بستر سلیم کے پاس بچھائے اور بیٹھ گئیں۔ حالانکہ میں ابھی لڑکی ہی تھی مگر میں خوب سمجھتی تھی کہ ہمارے سروں پر کیا مصیبت آنے والی ہے"

البرٹ نے علی پاشا کے آخری وقت کے حالات اپنے باپ سے تو نہیں مگر بہت سے اجنبیوں سے اکثر سنے ہوئے تھے اس نے اسکی موت کے متعلق بھی بہت سے واقعات سنے ہوئے تھے مگر اس جوان لڑکی کے طرز بیان اور ادا نے ان واقعات کو ایک اور ہی رنگ میں دکھایا کبھی تو وہ اسکی باتیں سنکر تڑپ جاتا تھا ہیڈی کو تو ان دہشت ناک واقعات کی یاد نے بالکل مغلوب کر دیا اور وہ ایک ایسے پھول کیطرح جو کہ باد صرصر کے تیز جھونکے آگے جھک جاتا ہے سرنگوں ہو گئی اور اس کے چہرہ پر ایک مردنی چھا گئی۔ کونٹ نے بڑی رحم بھری نگاہ سے اسکی طرف دیکھا۔ اور رومی زبان میں کہا "چلو بیان کرو"

ہیڈی نے فوراً اوپر دیکھا گویا کونٹ

نے ہماری آواز سے اُسے خواب
بیدار کر دیا ہے۔ اور اُس نے اپنا
قصہ پھر شروع کیا " اسوقت شام
کے چار بجے تھے۔ اور اگرچہ باہر
دھوپ نکل رہی تھی مگر ہم بالکل
غار کی تاریکی میں بیٹھی ہوئی تھیں۔
صرف سلیم کی مشعل جل رہی تھی
اور ایسی معلوم ہوتی تھی کہ گویا یہ ایک
ستارا ہے جو ابر سیاہ آسمان
میں چمک رہا ہے میری ماں مذہب
کی عیسائی تھی اور وہ دعائیں مشغول
تھی۔ سلیم الہ اکبر کی پاک آواز بلند
کر رہا تھا۔ میری ماں کے دل میں
کچھ امید تھی۔ جب وہ نیچے آرہی
تھی تو اُس نے دیکھا کہ وہی فرانسیسی
افسر آیا ہے جو قسطنطنیہ کی طرف
بھیجا گیا تھا۔ اور جسپر اس گمان میں
کہ فرانس کے لوگ بڑے شریف اور
فراخ دل ہوتے ہیں میرے باپ
کو بڑا اعتماد تھا۔ وہ چند قدم ٹہر کر
سیڑھیوں کی طرف گئی اور سنکر بولی
وہ آرہے ہیں شاید وہ ہمیں صلح
اور آزادی کا پیغام لاتے ہیں سلیم
نے جو میری آواز سُنی تو وہ بولا " دیسی
لیکی ڈرتی کیا ہو۔ اگر وہ ہمارے لئے
صلح اور آزادی کا پیغام نہیں لاتے
تو ہم ان کے ساتھ لڑینگے اگر وہ
ہمارے لئے زندگی نہیں لاتے تو ہم
انہیں موت دینگے" یہہ کہکر اس
نے اپنی جلتی مشعل کو پھر خوب روشن
کیا میں ابھی لڑکی ہی تھی مگر اس
مضبوط حوصلہ کو دیکھ کر جس سے
کہ وحشت کی بو آتی تھی میں کپکپا گئی
اور موت کا خیال کر کے میرے رونگٹے
کھڑے ہو گئے میری ماں کا بھی یہی
حال ہوا کیونکہ میں نے دیکھا کہ وہ
بھی کانپ رہی ہے میں چلائی اماں
جان کیا ہم سچ مچ مارے جاوینگی
میری آواز سنتے ہی غلاموں نے
اپنی گریہ وزاری اور بھی زیادہ کردی
میری ماں بولی۔ میری بچی خدا تیری
عمر دراز کرے اور تجھے اس موت
سے بچاوے جس سے تو اتنی ڈرتی
ہے پھر سلیم کی طرف مڑ کر اس نے
پوچھا کہ تمہارے آقا کا کیا حکم ہے

سلیم نے " اگر وہ مجھے اپنا خنجر
بھیجے تو اسکا یہ مطلب ہوگا کہ
سلطان کا حکم ناموافق ہے اور
میں اُسے دیکھتے ہی بارود کو آگ
لگا دونگا۔ اگر وہ اپنی انگشتری
بھیجے تو اُس سے یہہ مطلب ہوگا۔
کہ سلطان نے معافی دیدی ہے۔
اور میں مشعل بجھا دونگا۔ اور بارود
کو یونہی پڑا رہنے دونگا "

میری ماں " میرے دوست اگر میرا آقا تمہیں خنجر بھیجے تو اس دہشت ناک موت سے ہمیں مارنے کی بجائے ہمارا کام اس خنجر سے تمام کر دینا اسمیں تمہارا ہمپر بڑا رحم ہوگا "

سلیم " بہت بہتر ایسا ہی کرونگا اچانک ہمیں بلند نعروں کی آواز آئی یہ خوشی کے نعرے تھے اس فرانسیسی افسر کا نام جسکو قسطنطنیہ بھیجا ہوا تھا ہر طرف گونج رہا تھا ۔ اور معلوم ہوتا تھا ۔ کہ وہ سلطان کا جواب لے آیا ہے جو خاطر خواہ اور موافق ہے "

البرٹ " کیا آپکو اس فرانسیسی کا نام یاد نہیں ہے ۔ فرماویں تو میں ہی اسکے یاد کرنے میں کچھہ مدد دوں "

کونٹ نے اس کو چپ رہنے کا اشارہ کیا "

ہیڈی " مجھے یاد نہیں آتا شور زیادہ ہوگیا پاؤں کی آہٹ سنائی دی اور ایسا معلوم ہوا کہ کوئی غار کی طرف آرہا ہے ۔ سلیم نے اپنا نیزہ تیار کر لیا تھوڑی دیر میں غار کے سرے پر ایک شکل نمودار ہوئی ۔

سلیم " تم کون ہو ۔ خبردار آگے مت بڑھو "

وہ شکل " خدا سلطان کی عمر دراز کرے اس نے علی پاشا کو پوری ازادی دیدی ہے اور نہ ہی صرف اسکی جان بخشی کی ہے بلکہ اسکے تمام مقبوضات بھی بحال رکھے ہیں میری ماں نے خوشی کا نعرہ بلند کیا اور مجھے اپنے سینہ سے لگایا اور باہر چلی "

سلیم " ٹھیرو مجھے ابھی انگشتری نہیں ملی "

میری ماں " ہاں سچ ہے ۔ وہ واپس پڑی اور اس نے مجھے آسمان کی طرف اٹھایا ۔ گویا کہ وہ دعا کرتی ہے کہ خدا مجھے اپنی طرف اٹھالے "

اسوقت سخت درد و رنج کے جوش سے مغلوب ہوکر ہیڈی پھر ٹہیر گئی اسکی زرد پیشانی پر پسینے کے قطرے کھڑے ہوگئے اور اس کے ہونٹ اور گلا ایسا خشک ہوگیا کہ اسکی آواز نہ نکل سکتی تھی کونٹ نے تھوڑا برف لگا شربت گلاس میں ڈالا ۔ اور اُسے دیا ۔ اور ایک آواز میں جس میں حکم اور نرمی دونو پائے جاتے تھے کہا " حوصلہ کرو " ہیڈی حوصلہ کرو " ہیڈی نے اپنے آنکھیں خشک کیں اور اپنا قصہ پھر شروع کیا "

ہماری آنکھیں تاریکی کی عادی ہوگئی ہوئی تھیں اور اگرچہ اندھیرا تھا ہمنے پاشا کے قاصد کو پہچان لیا وہ ایک

دوست تھا سلیم نے بھی اُسے پہچان
لیا مگر وہ بہادر جوان صرف ایک ہی
بات جانتا تھا اور وہ فرمانبرداری
تھی پھر وہ اس قاصد کیطرف مخاطب
ہوکر بولا "تم کسکی طرف سے آئے ہو"

قاصد "میں اپنے آقا علی پاشا
کی طرف سے آیا ہوں"

سلیم "اگر تم علی کی طرف سے
آئے ہو تو تمھیں معلوم ہوگا۔ کہ تمنے
مجھے کیا چیز دکھانی ہے"

قاصد "مجھے معلوم ہے اور میں
اسکی انگشتری لایا ہوں" یہ
لفظ بول کر اسنے اپنا ہاتھہ انگشتری
دکھانے کے لئے اٹھایا مگر وہ بہت دور
تھا اور روشنی کافی نہ تھی اسلئے سلیم
اُسے دیکھ نہ سکا۔ اور بولا "جو کچھ
تم دکھا رہے ہو مجھے نظر نہیں آتا"
قاصد نزدیک آکر دیکھ جاؤ۔ اور اگر
کہو تو میں نزدیک آجاؤں"

سلیم "میں ان دونوں باتوں
کو نہیں مانتا۔ انگوٹھی کو روشنی میں
رکھو اور جب تک میں اُسے خوب
ملاحظہ کرلوں پرے رہو"

ہمارے دل مارے خوشی کے دھڑکنے
لگے کیونکہ جو چیز اس نے ہمارے
سامنے رکھی وہ انگوٹھی ہی معلوم
ہوتی تھی۔ لیکن سوال تو یہ تھا کہ
آیا وہ میرے باپ کی انگشتری
ہے۔ سلیم اپنے ہاتھہ میں اپنی مشعل
پکڑے ہوئی اس جگہ کی طرف گیا
جہاں یہہ پڑی تھی اور اس نے
اُسے زمین پر سے اُٹھالیا۔ اور
اُسے بوسہ دیکر کہا "ٹھیک ہے
یہہ میرے آقا کی انگوٹھی ہے"

یہہ کہہ کر اس نے مشعل زمین پر
پھینکدی اور اُسے پاؤں سے لتاڑ
کر بجھا دیا۔ قاصد نے خوشی کا ایک
نعرہ بلند کیا اور تالی بجائی۔ اس کے
اس نشان دینے پر سر عسکر خورشید
کے چار سپاہی نکل آئے اور فوراً
سلیم زخموں سے چور ہوکر نیچے گر پڑا
ہر ایک نے اُسے علیحدہ علیحدہ
زخم مارے اور پھر اس خون سے
بدمست ہوکر اگرچہ ان کے رنگ
ڈر کے مارے زرد تھے انہوں نے
تمام غار کی تہہ تہہ معلوم کرنے کے
لئے تلاش کی کہ کہیں آگ وغیرہ
کا تو کوئی خطرہ نہیں۔ اس سے
مطمئن ہوکر انہوں نے روپیوں کی
تھیلیوں کے اوپر لیٹنا شروع کیا۔
اسوقت میری ماں نے مجھے اٹھایا
اور بہت سے پیچدرپیچ رستوں
سے ہوتے ہوئے جو صرف ہمیں
ہی معلوم تھے۔ وہ مکان کی ایک

پوشیدہ سیڑھی میں پہونچی۔ مکان میں ایک خوفناک سماں بندھا ہوا تھا۔ نچلے کمرے ہمارے دشمن خورشید پاشا کے سپاہیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ میری ماں ایک چھوٹے سے دروازہ کو کھول کر کھولنے کے قریب ہی تھی کہ ہمنے پاشا کی آواز سُنی جو کہ بڑی بلند اور قدآور نی آواز میں بول رہا تھا۔ میری ماں نے اپنی آنکھیں اس سوراخ پر لگائیں جو تختوں کے درمیان تھے مجھے بھی ایک سوراخ مل گئی جس میں سے کہ سارا ماجرا صاف صاف نظر آتا تھا۔ میں نے سُنا کہ میرا باپ بعض آدمیوں سے کہ ایک سنہری عبارت والا کاغذ پکڑا ہوا تھا۔ کہتا ہے تم کیا چاہتے ہو۔ انہیں سے ایک آدمی بولا ہم تمہیں حضور اعلیٰ کا فرمان دکھانا چاہتے ہیں۔ اُسے پڑھ کر دیکھ لو۔ تمہارا سر مانگتے ہیں۔ میرا باپ قہقہہ مار کر ہنسا جس میں کہ دھمیوں سے بھی زیادہ دہشت بھری تھی فوراً ہی بعد پستولوں کے چلنے کی دو آوازیں سُنی گئیں میرے باپ ہی نے ان کو چلایا تھا۔ اور دو آدمیوں کو مار دیا تھا۔ وہ سپاہی جو میرے باپ کے پاؤں پر لپٹے ہوئے تھے اب اُٹھے اور انہوں نے بندوقیں چلانی شروع کیں۔ کمرہ آگ اور دھوئیں سے پر ہوگیا۔ میرا باپ ہاتھ میں شمشیر جانستان لئے ہوئے اپنے دشمنوں کو بھگاتا تھا اور دہشت کے مارے ان کا دم نکلتا تھا۔ اس وقت وہ عجیب پرہیبت اور باجلال نظر آتا تھا۔ وہ اچانک چلایا۔ سلیم سلیم آگ کے محافظ اپنا فرض ادا کرو زمین کے نیچے سے ایک آواز آئی " علی سلیم مر گیا ہے اور تمہارا بھی خاتمہ ہے۔ اس کے بعد فوراً ایک پر دہشت آواز آئی۔ فرش جس پر میرا باپ کھڑا تھا اڑ گیا۔ اور ذرہ ذرہ ہوگیا۔ خورشید کے سپاہی نیچے سے بندوقیں مار رہے تھے۔ اور تین چار میرے باپ کے سپاہی زخموں سے قیمہ قیمہ ہوگئے۔ میرا باپ شیر کی طرح گرجا۔ اس لئے سوراخوں میں سے جو گولیاں لگنے سے ہوگئے تھے انگلیاں ڈال کر تختوں کو اکھاڑ پھینکا۔ مگر فوراً ان سوراخوں میں سے ہمیں گولیاں آئیں۔ آگ آتش خیز پہاڑ کے شعلوں کی طرح پردوں تک پہونچ گئی اور جلدی انہیں بھسم کر گئی اس تمام دہشت ناک نظارہ

یکے درمیان بندوقکی دو آوازیں آئیں اور ان کے بعد دو چیخیں سنائی دیں جنہوں نے دہشت سے یہ آخری منجمد کردیا۔ ان دو گولیوں نے میرے باپ کو سخت زخمی کردیا تھا اور اس نے یہ خوفناک چیخیں ماری تھیں۔

تاہم وہ ایک کھڑکی کو پکڑے کھڑا تھا۔ میری ماں نے بہت کوشش کی کہ دروازہ کو توڑ کر اس کے پاس پہنچ جائے اور اس کے پہلو میں جان دے۔

مگر دروازہ مضبوط تھا اور اندر کیطرف سے بند تھا میرے باپ کے بہت سپاہی موت کی گود میں پڑے تڑپ رہے تھے۔ اور دو تین کو خفیف سے زخم لگے تھے جو کھڑکیوں سے چھلانگ مار کر بھاگنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس نازک وقت میں تمام فرش اچانک گر پڑا۔ میرا باپ بھی ایک زانو پر گرا اور اسیوقت بیس ہاتھ جنہوں نے تلواریں خنجر وغیرہ پکڑی ہوئی تھیں۔ اس کے سامنے ظاہر ہوئے۔ فوراً ہی اس مظلوم پر بیس بیس گولیوں کی ایک بوچھاڑ پڑی اور میرا باپ آگ اور دھوئیں کے ایک طوفان میں غائب ہوگیا میں زمین پر گر پڑی اور میری ماں کو غش ہوگیا ہیڈی ماری رنج کے سرنگوں ہوگئی اور اس نے ایک آہ سرد کھینچی۔ پھر اس نے کونٹ کی طرف دیکھا۔ گویا کہ وہ اس سے یہ پوچھنا چاہتی ہے۔ کہ آیا وہ اس بیان کے سننے سے راضی ہوگیا ہے کونٹ اٹھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر رومی بولی میں اسے کہا "میری پیاری لڑکی حوصلہ کرو۔ وہ قادر مطلق خدا جسکی بادشاہی آسمانوں اور زمینوں میں ہے دغا بازوں کو ضرور اپنا پاداش دے گا"

البرٹ ہیڈی کے رنگ کی زردی دیکھ کر بولا "کونٹ صاحب بڑی دہشت ناک کہانی ہے جو ہیڈی کو بیان کرنی پڑی ہے اور میں افسوس کرتا ہوں کہ میں نے اسے یہ نامعقول درخواست کرکے اتنی تکلیف کیوں دی"

کونٹ "نہیں کوئی بات نہیں (پھر ہیڈی کے سر پر پیار دیکر) ہیڈی بڑی مستقل مزاج لڑکی ہے اور بعض اوقات اسے ان کہانیوں کے بیان کرنے ہی میں تسلی ملتی ہے"

ہیڈی "میرے آقا اس کا سبب

یہہ ہے کہ میری مصیبتیں آپکی نیکی مجھے یاد دلا دیتی ہیں"

البرٹ نے پھر اسکی طرف دیکھا کیونکہ ابھی تک اس نے وہ بات جس کے جاننے کی اسے بہت تمنا تھی۔ بیان نہیں کی تھی۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ کونٹ آف مانٹی کرسٹو کی غلام کسطرح سے بن گئی ہیڈی نے دیکھا کہ البرٹ اور کونٹ دونو اسکے منہ سے یہ ماجرا سننے کے مشتاق ہیں تو وہ بولی "جب میری ماں کو ہوش آیا تو ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ہم سرعسکر کے سامنے کھڑے ہیں میری ماں نے سرعسکر کے پاس عرض کی۔ کہ مجھے مار بیشک چھوڑو مگر میری عزت آبرو پر داغ نہ آوے سرعسکر بولا" مجھسے یہہ درخواست نہ کرو"

میری ماں" اور کس سے کروں"

سرعسکر" اپنے نئے مالک سے"

میری ماں" وہ کون ہے"

سرعسکر" وہ یہیں ہے"

یہ کہکر سرعسکر نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا جس نے سبسے زیادہ میرے باپکی موت اور ساری تباہی میں حصہ لیا تھا"

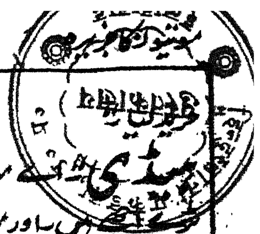
البرٹ" اچھا تو پھر آپ اس شخص کی ملکیت ہوگئیں"

ہیڈی" نہیں اسکی یہہ خیرات کہاں تھی کہ ہمیں اپنے پاس رکھے۔ سو اس نے ہمیں ایک بردہ فروش کے ہاتھ بیچڈالا۔ یہہ بردہ فروش قسطنطنیہ کی طرف جارہا تھا۔ ہم یونان میں سے ہوتے ہوئے نیم مردہ سلطان کے دروازہ پر پہنچے۔ وہاں لوگوں کا بڑا ہجوم تھا۔ سب لوگ ہمارے آگے سے ہٹ گئے میری ماں نے جب اس چیز کی طرف نظر اٹھائی جس کی طرف سب کی نظر لگی ہوئی تھی تو اس کے منہ سے ایک چیخ نکلی اور وہ بیہوشی زمین پر گرپڑی۔ دروازہ کے اوپر ایک سر لٹک رہا تھا اور اس کے نیچے موٹے حرفوں میں یہ الفاظ لکھے تھے"

"یہہ سر جینینا کے علی پاشا کا ہے"

میں چلائی اور میں نے اپنی ماں کو زمین سے اٹھانے کی کوشش کی مگر اسکی روح پرواز کرگئی تھی" میں ایک منڈی میں لیجائی گئی جہاں مجھے آرمینا کے ایک دولتمند سوداگر نے خرید لیا۔ اس نے مجھے خوب تعلیم دی اور جب میں تیرہ برس کی ہوئی تو مجھے سلطان محمود کے پاس فروخت کردیا"

کونٹ" اور اس سے آنکے میں نے



ہیڈی نے میرے آقا آپ
بہت اچھے ہیں۔اور میری بڑی خوش
نصیبی ہے کہ میں ایسے آقا کے پاس
ہوں" یہہ کہکر اس نے کونٹ کا ہاتھ
چوم لیا۔البرٹ اس واقعہ کو سنکر
حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھا
جبکہ کونٹ نے اس کو کہا" لو بھی
یہ کافی کا پیالہ تو ختم کرلو۔کہانی ختم
ہوچکی ہے۔

ستتر واں باب

(رجینا)

اگر ویلینٹین فرنز کے مضطرب
چہرہ اور کانپتے ہوئے قدموں کو
جبکہ لوٹیر کے کمرہ سے نکلا دیکھ
لیتی تو اسکو بھی اسپر رحم آجاتا۔
ولفرٹ نے چند بے جوڑ جملے بولے
اور اپنے مطالعہ خانے کی طرف
چلا گیا جہانکہ دو گھنٹہ بعد اُسے
مفصلہ ذیل رقعہ ملا" ان بھیدوں
کے ظاہر ہونے کے بعد جنہیں سے آج
صبح برو... ہوئے مسٹر ولفرٹ
سمجھ سکتا ہے کہ اس کے خاندان
اور فرنز اسپینی کے خاندان
کے درمیان کسی قسم کا رشتہ قائم نہیں
ہوسکتا۔ایم ڈی اسپینی کو
اسبات سے کمال رنج ہے حالانکہ
ایم ڈی ولفرٹ ان تمام
واقعات سے جو آج منکشف ہوئے
ہیں خوب واقف تھا تاہم اس نے
ان کو پہلے ظاہر نہ کیا کوئی شخص جس
نے کہ میجسٹریٹ (ولفرٹ) کو ان ناموافق
اور نامبارک واقعات کے استماع
سے ایسا مضطر اور پریشان ہوتا ہوا
دیکھا یہ قیاس نہیں کرسکتا کہ اُسے
اسبات کی آگاہی تھی کہ یہ باتیں ایسی
رنج دہ ثابت ہونگی۔اور نہ ہی اسے
یہہ خیال تہا کہ اس کا باپ اپنی سادگی
یا یوں کہو کہ اپنے گنوارپن کو اس
حد تک لیجاویگا۔کہ فرنز کے پاس
اس تاریخ کو بیان کرو ے۔یہ بات
کہدینا بھی نامناسب نہوگا کہ ایم
لوٹیر نے کبھی بھی اپنے بیٹے کی رائے
کی پرواہ نہیں کی تھی اور نہ کبھی اسکو
یہ معاملہ بتلایا تھا بس ولفرٹ کا
بھی یہی اعتقاد تہا کہ جرنل ڈی
اسپینی ڈوول میں نہیں مرا
بلکہ قاتلوں کی ضرب کا نشانہ بنا ہے
یہ سخت سست رقعہ ایسی شخص کی
طرف سے آیا تہا جو بڑا خوش اخلاق

امدث لُستہ تھا اسلئے اس نے
ولفرٹ کے تکبر اور بُرائی پر ایک
مہلک چوٹ لگائی ابھی وہ خط کو
ختم بھی نہ کرنے پایا تھا کہ اسکی بی بی
آگئی۔ نوشیر کے پاس بلایا جانے کے
بعد فرنتر نے ناگہاں کہیں چلا جانے
سے ہر ایک کو حیران کر رکھا تھا اور
میڈیم ڈی ولفرٹ نوشیر اور گواہوں
کے ساتھہ اکیلا رہ جانے سے اور
بھی گبھرا گئی تھی آخر وہ اٹھی اور
یہہ کہتی ہوئی کمرے سے نکلی تھی۔ کہ
میں جاکر اس کے اچانک غائب
ہو جانے کا سبب دریافت کرتی
ہوں"

ولفرٹ نے اُسے مختصر الفاظ
میں سب ماجرا سنا دیا اس لئے
اُسے کہا کہ فرنتز نوشیر اور میرے
درمیان کچھہ مشورہ ہوا تھا جس کا
نتیجہ یہی ہے کہ ویلنٹین اور فرنتز کا
رشتہ قطع کر دیا جاوے۔ ان
اشخاص کو جو اسکے محل کے کمرہ
میں اس کے آنے کا انتظار کر رہے
تھے ایسی بُری خبر سنانا نامناسب
تھا۔ اس لئے اس نے صرف اتنا
کہنے پر کفایت کی "کہ مشورے کے
آغاز ہی میں میرے سسر (نوشیر)
کو صرعہ کی بیماری کا دورہ ہو گیا تھا
اس لئے یہہ معاملہ اب کچھہ دن تک
ملتوی رکھا گیا ہے" اس خبر نے
اگرچہ یہہ چھوٹی تھی سننے والوں کو
حیران کر دیا اور وہ فوراً بغیر بات
کرنے کے اُٹھ کر چلے گئے۔ اس اثنا
میں ویلنٹین نے جو اس واقعہ کے
ظہور میں آنے سے دہشت زدہ
بھی ہوئی تھی اور خوش بھی ہوئی تھی
بوڑھے آدمی کا بڑا شکریہ ادا کیا
کہ اس نے ایک ایسے رشتہ کو
جس کو وہ ناقابل انقطاع خیال
کرتی تھی ایک ہی بات میں قطع کر دیا
ہے اور اپنے دلکو سنبھالنے کے
لئے اپنے کمرے کی طرف جانے کی
اجازت مانگی۔ نوشیر نے مطلوبہ
اجازت دی۔ مگر اپنے کمرے میں
جانے کے بجائے ویلنٹین نے
ایک چھوٹا سا دروازہ کھولا فوراً
باغ میں داخل ہوئی۔ وہ عین مناسب
وقت پہونچی کیونکہ **موریل**
میکسی میلین دیر سے اسکا
انتظار کر رہا تھا۔ اس نے کچھہ قیاس
کر لیا ہوا تھا جبکہ اس نے فرنتز اور
ولفرٹ کو قبرستان سے نکلتے ہوئے
دیکھا تھا۔ اس کو صلاح و مشورے
کے بارے میں کسی قسم کا شک نہ تھا
اور اسکو یقین تھا کہ جونہی معاملہ فیصلہ

ہوجاویگا۔ ویلنٹین جلدی اسکے پاس آئے گی اور تمام معاملہ اسکے پاس بیان کریگی اسکو اسمیں غلطی نہ لگی تھی کیونکہ اسکی آنکھوں نے جو سوراخوں کیطرف لگی ہوئی تھیں فوراً ویلنٹین کو آتے دیکھا۔ موریل پہلی نظر اس پر ڈالنے سے بالکل مطمئن ہوگیا اور پہلے الفاظ نے جو ویلنٹین کے منہ سے نکلے اس کے دل کو خوشی سے اچھال دیا ؟

ویلنٹین " ہم بچ گئے ہیں "

موریل " بچ گئے ہیں۔ ہمیں کس نے بچایا ہے "

ویلنٹین " میرے دادا نے ! موریل اس سے محبت کرو۔ کہ اس نے ہمارے ساتھہ بڑی نیکی کی ہے "

موریل " مجھے قسم ہے کہ میں اس سے بڑی محبت کرونگا۔ اور نہ صرف اسے ایک دوست جانونگا بلکہ باپ کی طرح اس کی عزت کرونگا مگر بتاؤ توسہی کہ یہ بات بن کیسے گئی ہے یہ مبارک کامیابی حاصل کسطرح کی گئی ہے "

ویلنٹین " سب معاملہ بیان کرنے کو تھی کہ اسے اچانک خیال آگیا کہ یہ ایک دہشت ناک راز ہے جس کا اوروں ہی کے ساتھہ تعلق نہیں بلکہ اسکے دادا کے ساتھہ بھی ہے۔ سو اس نے کہا " کہ میں کسی اور موقعہ پر سب کیفیت مفصل بیان کرونگی "

موریل " مگر پھر ایسا موقعہ کب آئے گا "

ویلنٹین جب میں تمہاری بی بی بن جاؤنگی اب گفتگو ایک ایسے مضمون پر شروع ہوئی جو موریل کے لئے بڑی ہی خوشی کن تھے۔ سو اس نے ویلنٹین کی بات کو فوراً منظور کر لیا۔ اور خیال کیا کہ جو خبر آج سنی ہے وہی آج کے لئے کافی ہے۔ جب وہ جدا ہونے لگے تو موریل نے پھر ملاقات کا پکا اقرار لے لیا ویلنٹین نے اقرار دیدیا کیونکہ اب اُسے موریل کے ساتھہ شادی کرنا کچھہ مشکل نہیں معلوم ہوتا تھا "

ہم بیان کرآئے ہیں کہ ولفرٹ کے پاس سے ہوکر میڈیم ولفرٹ نوٹیر کے پاس چلی گئی تھی جب وہ اس کے پاس جاکر کھڑی ہوئی تو بوڑھے نے اسکی طرف اسی قہر آلود نگاہ سے دیکھا جس کا وہ عادی تھا "

میڈیم ولفرٹ " آپ اس بات سے تو واقف ہی ہیں کہ ویلنٹین کا رشتہ ٹوٹ گیا ہے کیونکہ آپ ہی کے پاس یہ معاملہ فیصل ہوا تھا

مگر ایک بات سے شاید آپ واقف نہیں ہیں اور وہ یہ ہے کہ میں اس رشتے سے ہمیشہ سے مخالفت کرتی رہی ہوں اور جب یہہ کیا گیا تھا اس وقت بھی میں راضی نہ تھی "

نوٹیر نے اسکی طرف اس طرح سے دیکھا کہ گویا وہ کہتا ہے کہ ذرا وضاحت سے بیان کرو "

میڈیم ولفرٹ " اب چونکہ یہ نامراد رشتہ قطع ہو گیا ہے میں آپ کے پاس ایک پیغام لے کر آئی ہوں جس کو کوئی دوسرا اچھی طرح سے ادا نہیں کر سکتا تھا میں آپکے پاس التجا کرنے کے لئے آئی ہوں۔ اور مجھے ہی اس بات کا خیال ہے۔ کیونکہ اس سے (میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے) کہ آپ اپنی تمام جائداد اپنی پوتی (ویلنٹین) کے نام بحال کر دیں۔ اور آپ محبت تو اُسے کرتے ہی ہیں "

نوٹیر کی آنکھوں میں کچھ شک کے آثار نمایاں ہوئے اور اس نے بہتیری کوشش کی کہ اسکے دل کے خیالات کو تاڑے کہ اس نے یہہ درخواست کیوں کی ہے مگر یہہ نہو سکا "

میڈیم ولفرٹ " کیا جناب کا ارادہ میری خواہش کے ساتھ مطابق ہے۔

نوٹیر (اشارے سے ہاں "

میڈیم ولفرٹ " آپ نے میری درخواست کو منظور فرمایا ہے اسکے عوض میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ خدا آپکو بڑا خوش رکھے یہ کہہ کر اس نے سلام کی اور چلی گئی۔ دوسرے روز **ایم نوٹیر** نے نوٹری کو بلوایا۔ پہلا وصیت نامہ پھاڑ دیا گیا اور ایک اور مرتب ہوا جسکے رو سے نوٹیر کی ساری جائداد ویلنٹین کے نام ہو گئی بشرطیکہ وہ کبھی اس سے جدا نہو۔ اب یہہ خبر عام طور پر مشتہر ہو گئی۔ کہ ویلنٹین سینٹ میران کی وارث نے اپنے دادا نوٹیر کی مہربانی پھر حاصل کر لی ہے اور اب اسکی جائداد اتنی ہو جاوے گی۔ کہ جس سے اسکو تین لاکھ سالانہ کی آمدنی آتی رہے گی "

ادہر ولفرٹ کے گھر میں تو یہہ معاملہ ہو رہا تھا ادہر کونٹ آف مانٹی کرسٹو کونٹ مارسرف کے ہاں گیا اور اسے ڈینگرس کا پیغام جا سنایا کونٹ مارسرف نے یہ پیغام سنتے ہی اپنے لفٹننٹ جرنل کی وردی پہنی او تمام تمغے وغیرہ لگا کر اپنے سب سے اچھے گھوڑے تیار کرائے اور سراوڈی

چاسی اسٹیشن کی طرف روانہ
ہوا۔"

ڈینگلرس اپنے ماہانہ حساب
کی پڑتال میں لگا ہوا تھا اور ایسے
وقت میں وہ عموماً زندہ دل اور
بشاش نہیں ہوا کرتا تھا۔ جونہی کہ اس
نے اپنے پرانے دوست کونٹ مارسرف
کو دیکھا وہ متکبرانہ وضع بنا کر ایک
آرام چوکی میں ہو بیٹھا۔"

کونٹ نے اس گمان سے کہ اسکی
ساری درخواستیں قبول ہونگی بڑی
خوش خلقی اور ہنستے ہوئے سلام کی
اس نے یہ خیال کیا کہ مطلب پورا
کرنیکے لئے کسی ہیچ پیچ داؤ کی ضرورت
نہیں ہے سو اس نے فوراً مطلب
کی بات شروع کردی اور بولا۔"
بیرن صاحب لو میں آگیا ہوں۔ کچھ
مدت ہوئی ہے کہ ہمنے اپنی تجاویز پختہ
کی تھیں مگر اب تک وہ پوری نہیں
ہوئیں۔" مارسرف نے یہہ الفاظ
بولے اور اب انتظار کرنے لگا کہ وہ
رنج و غبار جو ڈینگلرس کے چہرہ پر
آشکارا ہے کم ہو جاوے مگر بجائے
کم ہونیکے وہ اور بھی بڑھ گیا اور وہ
بولا۔" آپ کیا فرما رہے ہیں۔"

مارسرف۔" آہ آپ رسومات
کے گرویدہ ہیں۔ اور آپنے مجھے یاد
دلایا ہے کہ رسومات کی فروگذاشت
نہ ہونی چاہئے تھی۔ مگر میں معذور
ہوں (میرا ایک ہی بیٹا ہے اور
میں ان معاملات میں ایک نوآموز
مبتدی سے بڑھکر نہیں۔ اچھا اب
میں اپنی غلطی کی اصلاح کرلیتا ہوں
(پھر سلام کرکے) مسٹر ڈینگلرس صاحب
میں بصد عجز و ادب اپنے بیٹے البرٹ
کے واسطے آپکی صاحبزادی میڈیم
یوجین کی منگنی کی درخواست کرتا
ہوں۔"

مگر ڈینگلرس نے اسبات کو مہربانی
سے قبول کرنے کے بجائے مارسرف
کی امید کے برخلاف اپنی ناک
چڑھائی اور کونٹ کو جو ابھی تک
کھڑا ہی تھا کرسی دینے کے بغیر خود
اٹھ کر کہا۔" کونٹ مارسرف
صاحب اسبات کا قطعی جواب
دینے سے پیشتر کچھ تفکر ضروری ہے

مارسرف (حیران ہو کر) تفکر
ضروری ہے۔ آٹھ برس گزر گئے
ہیں جب پہلے ہم دونو نے اس شادی
کی تجویز محکم طور پر کی تھی۔ کیا یہہ
اتنا وقت سوچنے اور تفکر کے
لئے کافی نہ تھا۔"

ڈینگلرس۔" کونٹ صاحب ساعت
وہر گھڑی دنیا میں ایسے واقعات

اور اسباب رونما ہوتے رہتے ہیں جنسے
ہمیں اپنی بڑی مضبوط اور محکم ارادے
کو بالائے طاق رکھنا پڑتا ہے۔"
اور یہ اسباب بعض اوقات واقعات
کو ایسی روشنی میں دکھاتے ہیں کہ انسان
کے لیے ایک تغیر کلی واقعہ ہو جاتا ہے"
مارسرف "مسٹر ڈینگرس میں
آپکی بات کو نہیں سمجھا"
ڈینگرس "کونٹ صاحب میرا
یہ مطلب ہے کہ گذشتہ پندرہ روز
میں بعض ایسی باتیں واقع ہوئی ہیں
جنکی ہرگز امید نہیں کیجا سکتی تھی"
مارسرف "معاف فرماویں معلوم
ہوتا ہے کہ ہم یہاں ناٹک کر رہے
ہیں"
ڈینگرس "ناٹک"
مارسرف "ناٹک تو ہے مہربانی
کرکے مطلب کی بات کرو۔ اور اپنا
مافی الضمیر کھول کر بیان کرو"
ڈینگرس "میرا بھی ایسا ہی جی
چاہتا ہے"
مارسرف "کیا آپ کونٹ آف
مانٹی کرسٹو سے ملاقات رکھتے
ہیں"
ڈینگرس (سر اونچا کرکے) کہا
"ہیں - وہ میرا بڑا ایکا دوست ہے"
مارسرف "اچھا - کیا آپنے دیکھے

ساتھہ بات چیت کرتے ہوئے
نہیں کہا کہ میں (مارسرف)
کو بھول گیا ہوں"
ڈینگرس "ہاں میں نے
مارسرف "اچھا تو لو میں
یہاں موجود ہوں اور زور سے
کہتا ہوں کہ نہ ہی میں متلون مزاج
ہوں اور نہ میں نے اپنے اس شادی کے
والے معاہدے کو فراموش کیا"
ڈینگرس نے اسبات کا کچھہ جواب نہ
مارسرف پھر بولا "کیا آپکا دل اتنا
جلدی بدل گیا ہے یا کیا آپ نے
یہ درخواست میرے منہ سے اسواسطے
نکلوائی ہے کہ مجھے عاجز اور ذلیل
کرکے خوش ہوا"
ڈینگرس نے دیکھا کہ اگر گفتگو اس
طرز سے جاری رہے اسکی کچھہ جیت
نہ پڑے گی - سو اس نے روش بالکل
بدل کر مارسرف کو کہا "کونٹ صاحب
آپ اس بارے میں میری خاموشی
پر ضرور حیران ہوئے ہونگے مگر
آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خود
آپکے ساتھہ اس طرح برتاؤ کرنے
سے بڑی شرمندگی ہے اور شدید
ضرورت نے یہہ پر درد کام مجھہ پر
ڈالا ہے"
مارسرف "اجی یہ سب فضول

اور خالی باتیں ہیں ایک نئے آشنا کی ان سے تسلی ہو جاوے تو ہو جاوے مگر کونٹ مارسرف کی ہرگز نہیں ہو سکتی وہ آپکی حجتوں سے واقف ہے اگر وہ کسی ایسے شخص کے پاس آتا ہے جس نے کہ اس کے ساتھہ کسی معاملے میں اقرار کیا ہوا ہے اور وہ شخص اپنا اقرار پورا کرنے سے کوتاہی کرتا ہے تو کونٹ کو قانوناً یہ حق حاصل ہے کہ اس سے اقرار کے نہ پورا کرنے کا سبب دریافت کرے "

ڈینگلرس تھا تو بزدل ہی مگر وہ ایسا ظاہر ہونا نہیں چاہتا تھا اس کو مارسرف کی ان باتوں سے چوٹ تو لگی مگر کچھ نہیں سکتا تھا۔ آخر اپنے آپکو سنبھال کر بولا " میرے پاس ان باتوں کی کافی وجوہات ہیں "

مارسرف " کیا آپنے کیا بولا ہے

ڈینگلرس " میں یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس وجوہات تو کافی ہیں مگر میں انہیں بیان نہیں کرسکتا

مارسرف - اتنا تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ میں ان وجوہات سے آگاہی نہیں پا سکتا جبتک کہ آپ خود انہیں بیان نہ کریں مگر بات صاف ہے آپکی مرضی میرے خاندان کے ساتھہ رشتہ قائم کرنے کی نہیں ہے "

ڈینگلرس " یہ آپکی غلطی ہے میں نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ میں پھر فیصلہ کر کے بتاؤنگا "

مارسرف " کیا آپکے دل میں یہ سمائی ہوئی ہے کہ میں آپ کی تمام بیوقوفیوں کو مان جاؤنگا اور آرام سے انتظار کرتا رہونگا جبتک کہ میں پھر آپکی مہربانی حاصل نہ کروں "

ڈینگلرس " خیر پھر اگر آپ انتظار نہیں کرسکتے سمجھ لیں کہ گویا یہ تجاویز کبھی ہوئی ہی نہ تھیں۔

مارسرف نے غضب سے اپنے ہونٹوں کو کاٹا یہانتک کہ ان سے خون نکلنے کے قریب ہو گیا اور قریب تھا کہ اس کے غیض وغضب کا طوفان ڈینگلرس کے سر پر پڑے مگر وہ سمجھ گیا کہ موجودہ حالت میں اسکا غصہ اور طیش کسی کام نہ آئیگا۔ بلکہ اسے خود شرمندہ ہونا پڑیگا سو دروازہ کیطرف سے مڑکر جس کی طرف وہ جا رہا تھا وہ پھر بنکر کے مقابل کھڑا ہوا

بولا میرے عزیز ڈینگلر تمہاری
یت کچھ آج کی نہیں ہم پرانے
ست ہیں اور ہم کو ایک دوسرے
طاؤں سے درگذر کرنا ہی ضروری
۔ آپ نے کہا ہے کہ کئی باتیں
ع میں آئی ہیں جنہوں نے
پ کے ارادہ کو ملتوی کر دیا ہے
ی فرماؤ تو سہی کہ وہ کونسی وجوہات
جنہوں نے کہ میرے بیٹے البرٹ
پ کی مہربانی سے محروم کر دیا ہے
یگلرس نے جب دیکھا کہ
سرف کچھ نرم ہو گیا ہے تو اس
وہی گستاخانہ وضع پھر اختیار
ی اور بولا "بس میں صرف اتنا
دینا کافی سمجھتا ہوں کہ مسٹر البرٹ
ے میری کسی قسم کی ذاتی مخالفت
یں ہے"
سرف "اچھا تو پھر آپ کی
لفت کس سے ہے۔ یہ بات
تے ہی مارسرف کا رنگ غصّے
مارے سُرخ ہو گیا۔ اس بات
ڈینگلر بھی تاڑ گیا اور بولا" آپ
ں پر کفائیت کریں جو میں نے
ایا ہے۔ بات کو زیادہ پھولنے
کیا ضرورت ہے مارسرف کا
م جسم غصّے سے کپکپا اٹھا مگر اپنے
ذبات کو ضبط کر کے اس نے

کہا "میرا حق ہے کہ میں ایسی ساری وجوہات معلوم کروں۔ کیا آپ مسٹر مارسرف پر خفا ہیں۔ کیا آپ کو میری دولت کم معلوم ہوتی ہے یا آپ کی ملکی رائیں میری راؤں سے مختلف ہیں"

ڈینگلرس۔ ان باتوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے اور اگر ہوتی بھی تو پھر میں ہی ملزم تھا کیونکہ جب میں نے اقرار کیا تھا اس وقت بھی تو مجھ ان باتوں کا پتا تھا بس اب آپ جانے دیں اور ان باتوں کی کُنہ تک پہنچنے کی کوشش نہ کریں۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ میں نے آپکو اتنی تکلیف دی ہے مگر کیا کروں معاملہ مجبوری کا ہے میں اب ایک ہی بات میں ختم کر دیتا ہوں کہ نہ میری طرف سے اقرار ہے نہ انکار آپ ابھی ذرا توقف کریں۔ اتنی جلدی کیا پڑ گئی ہے"

میری لڑکی کی عمر ابھی سترہ برس کی ہے اور آپ کے بیٹے کی صرف اکیس سال کی ہمارے اس توقف میں شائید حالات بدل جاویں بعض باتیں صبح کو سیاہ اور تاریک نظر آتی ہیں

اور شام کو انکی کیفیت کھل جاتی ہے اور وہ بڑی عمدہ معلوم ہونے لگ جاتی ہیں۔ مگر برخلاف اس کے بعض اوقات ایک لفظ ہی سے بڑے بڑے راز فاش ہو جاتے ہیں"

مارسرف - (غصے سے سرخ ہو کر) راز فاش ہو جاتے ہیں۔ یہ آپنے کیا کہا ہے۔ کیا کوئی شخص مجھے بدنام کرنے کی جرات کرتا ہے"

ڈینگلرس " اسواسطے تو میں نے کہا تھا کہ بات بند ہی رہنے دو کیونکہ بات کھلنے سے پھر خرابی ہو جاتی ہے۔

مارسرف " اچھا خیر تو پھر آپ کی طرف سے قطعی انکار رہے"

ڈینگلرس " جی ہاں مجھے انکار کرنے سے رنج ہے" اور آپکو بھی تکلیف ہی ہوگی۔ مگر کیا کریں مجبوری ہے اور ایسے رشتہ کے قطع ہو جانے سے لڑکے والوں کا تو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ بدنامی تو لڑکی والوں کی ہوتی ہے۔ اور لڑکی ہی کی عزت پر حرف آتا ہے"

مارسرف " بس جی بس۔ اس مضمون کو اب اسی جگہہ پر ختم کرو۔ یہہ کہہ کر کونٹ نے اپنی چھڑی اٹھائی اور کمرے سے نکلا۔ ڈینگلرس نے گفتگو کے اثنا میں غور سے دیکھا تھا کہ مارسرف نے اسکی ناراضگی کا سبب پوچھتے ہوئے سب کا نام لے لیا ہے مگر اپنا نام نہیں لیا"

اس شام دوستوں کے درمیان بڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ کیول کنٹی لیڈیوں کے ساتھ ڈرائنگ روم میں بیٹھا رہا اور سب کے آخر بنکر کے گھر سے نکلا"

دوسری صبح جونہی ڈینگلرس بستر خواب سے اٹھا اس نے اخبار منگوائی تین چار تو اس نے اٹھا کر ایک طرف رکھہ دیں اخبار **لا امپارشل** کو کھولا ورقوں کو الٹ پلٹ کرتے [illegible] نظر ایک مضمون پر جس کا سرنامہ **جینتا** " تھا۔ جا ٹھیری۔ اس نے اس مضمون کو پڑھا اور اپنے دلمیں کہا خوب اسمیں مسٹر **فرننڈ** پر ایک چھوٹا سا مضمون ہے اور اگر پھر کونٹ مارسرف مجھہ سے وجوہات پوچھیگا تو یہ مضمون اس کے پیش ہو جاویگا اسی وقت یعنے نو بجے صبح کے البرٹ مارسرف سیاہ لباس پہنے کونٹ آف مانٹی کرسٹو کے گھر کیطرف بڑا گھبرایا ہوا گیا۔ جب وہ دروازہ پر پہونچا تو دربان نے اسے اطلاع دی کہ کونٹ کو بھی آدھہ گھنٹہ پیشتر سے کہیں چلا گیا ہے"

البرٹ۔ کیا بیپ لسٹن بھی اسکے ہمراہ ہے؟

دربان: نہیں۔

البرٹ: اچھا اسے بلاؤ۔ میں اس کے ساتھ بات کرنی چاہتا ہوں

دربان بیپ لسٹن کو بلانے کے واسطے اندر گیا اور تھوڑی دیر میں اسے لے آیا۔

البرٹ: دوست بیپ لسٹن میں معافی چاہتا ہوں کہ میں نے تمہیں تکلیف دی ہے مگر میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں کہ آیا کونٹ درحقیقت باہر ہی گیا ہوا ہے۔

بیپ لسٹن۔ کونٹ صاحب درحقیقت باہر گئے ہوئے ہیں۔

البرٹ: میرے لئے بھی باہر گیا ہے؟

بیپ لسٹن: مجھے خوب معلوم ہے کہ میرے آقا کو آپکا نام سنکر کتنی خوشی ہوا کرتی ہے اسلئے میں ہرگز آپکو عام لوگوں کی فہرست میں داخل نہیں کر سکتا۔

البرٹ: تم سچ کہتے ہو مجھے کسی کے ساتھ ایک بڑا ضروری کام ہے۔ کتنی دیر میں آئیگا۔

بیپ لسٹن بہت دیر نہیں لگے گی کیونکہ اس نے دس بجے گھوڑا تیار کرنیکا حکم دیا ہوا ہے۔

البرٹ: اچھا میں جاتا ہوں اور **جمپ الی سیس** میں ذرا گشت کرتا ہوں دس بجے واپس آجاؤنگا اور اگر میں دس بجے تک نہ پہنچ سکوں تو آپنے عرض تو کر دینا کونٹ صاحب مجھ سے ملاقات کئے بغیر کسی اور جگہ نہ جاویں۔

بیپ لسٹن: بہت بہتر۔ میں ضرور ہی عرض کر دونگا۔

البرٹ نے اپنی گاڑی کونٹ کے دروازہ پر چھوڑی اور خود پیدل سیر کیواسطے روانہ ہوا جبکہ وہ **الی ڈس ولیوس** کے پاس سے گزر رہا تھا۔ اس نے کونٹ کے گھوڑوں کو گاسٹ کے بندوق چلانے والے مکان کے آگے کھڑا دیکھا وہ گھوڑوں کے نزدیک گیا اور اس نے **کوچوان** کو پہچان لیا اور اس سے پوچھا۔ کیا کونٹ صاحب گیلری میں بندوق چلانے کی مشق کر رہے ہیں

کوچوان: جی ہاں۔ جب وہ کوچوان سے دریافت کر رہا تھا اس نے پستول کے چلنے کی دو آوازیں سنیں وہ جھٹ گیلری میں داخل ہوا۔ اور راستے میں اسے اس جگہ کا خادم ملا۔

خادم "جناب ذرا ایک دو منٹ توقف کریں"

البرٹ "کیوں۔میں ہمیشہ یہاں آیا ہوں آج کیا خصوصیت ہے"

خادم "اسلئے کہ جو صاحب آج اندر مشق کر رہے ہیں وہ اکیلا رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں"

البرٹ "وہ تمہارے سامنے بھی مشق نہیں کرتا"

خادم "نہیں"

البرٹ "اسکے پستول کون بھرتا ہے"

خادم "اس کا اپنا نوکر"

البرٹ ایک حبشی "

خادم "جی ہاں"

البرٹ "پھر وہ وہی ہے

خادم "کیا آپ اس صاحب کو جانتے ہیں"

البرٹ ہاں۔وہ میرا دوست ہے۔اور اسی کو تلاش کرتے ہوئے میں یہاں آیا ہوں"

خادم "خیر یہ بات ہے۔میں جاتا ہوں اور آپکے آنے کی اُسے خبر دیتا ہوں" یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ایک ہی لحظہ بعد کونٹ آ گیا"

البرٹ "کونٹ صاحب میں آپ سے معافی چاہتا ہوں کہ میں اس جگہ آپکے پیچھے آیا ہوں۔اور پہلے آپکو یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ میں آپ کے نوکروں کے بتلانے سے اس جگہہ نہیں آیا۔یہ میری اپنی بے تمیزی ہے اور آپکے نوکروں پر اس کا کوئی الزام نہیں میں آپکے مکان پر گیا اور انہوں نے صرف اتنا کہا کہ آپ باہر ہیں اور دس بجے کھانا کھانے کو آئینگے۔میں دس بجنے کے انتظار میں ادھر اُدھر ٹہل رہا تھا جبکہ میں نے آپکے گھوڑے اس جگہ کھڑے دیکھے"

کونٹ "جو بات آپنے ابھی کہی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ آپ میرے ساتھ کھانا کھانا چاہتے ہیں"

البرٹ میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں مگر اس وقت میرے سر میں اور خیال سمائے ہوئے ہیں اور مجھے کھانا کھانے کی نہیں سوجھتی۔

کونٹ "کیا بول رہے ہو"

البرٹ "میں نے آج ڈول لڑنی ہے"

کونٹ "کس لئے"

البرٹ "میں لڑنے لگا ہوں"

کونٹ "اتنا تو میں سمجھتا ہوں مگر جھگڑا کیا ہے لڑنے کی بھی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔آپکو کونسی وجہ پیش آئی ہے"

البرٹ: "میں عزت کی خاطر لڑتا ہوں"

کونٹ: "بات تو خطرناک ہے"

البرٹ: "بڑی خطرناک۔ اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرا ایک کام کریں"

کونٹ: "کیا"

البرٹ: "آپ میرے سیکنڈ (معاون) بنیں"

کونٹ: "یہ بڑی خطرناک بات ہے۔ یہاں رہنے دو گھر چل کر اس پر سوچیں گے (علی سے) علی میرے لئے کچھ پانی لاؤ"

کونٹ نے اپنے کپڑے سنبھالے اور اس غسل خانہ میں چلا گیا جہاں کہ لوگ بندوق بازی کے بعد اپنے ہاتھ دھویا کرتے تھے۔

خادم: "وائے کونٹ البرٹ صاحب آپ آیئے میں آپکو عجیب بات دکھاؤں"

مدسرف اسکے ساتھ اندر گیا مگر معمولی چاند کی بجائے وہاں اس نے تاش کے پتے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے دیکھے۔ البرٹ نے دیکھا کہ چھکا تاش ہے اور وہ بولا "آہ آہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ تاش کھیلنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں"

کونٹ: "نہیں میں نے ان کو صرف نشانوں کے طور پر رکھا ہوا ہے"

دیکھو جس پر اصل میں ایک نشان تھا۔ اس پر اب دو ہیں اور جس پر دو تھے اس پر تین ہیں علیٰ ہٰذالقیاس

البرٹ نے نزدیک جا کر پتوں کو دیکھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ان پر اس طرح برابر فاصلوں پر گولیوں کے نشان ہیں کہ گویا ناپ کر لگائے ہیں

کونٹ فرصت کا وقت کسی طرح گزارتا ہوا تھا۔ اتنے میں اس نے تولئے سے اپنے ہاتھ پونچھ لئے اور البرٹ کو چلنے کے لئے کہا۔ پھر وہ دونوں کونٹ کی گاڑی میں بیٹھ گئے جو چند ہی منٹ میں نمبر ۳ کے دروازہ کے آگے جا ٹھہری کونٹ البرٹ کو لیکے کتب خانہ میں لے گیا اور اس کو ایک کرسی پر بٹھا کر آپ اسکے مقابل دوسری پر بیٹھ گیا۔ پھر اسکو مخاطب کر کے بولا "آؤ جی اب آرام سے باتیں کریں"

البرٹ: "آپ دیکھتے ہیں کہ میں بالکل جوش کی حالت میں نہیں ہوں"

کونٹ: "آپنے لڑنا کس سے ہے"

البرٹ: "بیو چیمپ سے"

کونٹ: "وہ تو آپ کے دوستوں میں سے ہے"

البرٹ: "بیشک اور دوستوں

ہی سے کو لڑائی بھی ہوتی ہے"
کونٹ" جھگڑے کی کوئی بنا بھی
ہوگی"
البرٹ" اسکے اخبار میں گذشتہ
رات ایک آرٹیکل مگر شہیر و۔ خود ہی
پڑھ لو" یہ کہہ کر اس نے کونٹ کے
ہاتھہ میں اخبار پکڑا دیا جس نے پڑھنا
شروع کیا وہ یوں تھا"
ہمارے جینیا کے کارسپانڈنٹ
نے ہمیں ایک ایسے امر کی اطلاع
دی ہے۔ جو اتنک ہماری نظر سے
بالکل نہاں رہا ہے اس قلعہ کو جیسپر
جینیا کی حفاظت کا بڑا مدار تھا۔ ایک
فرانسیسی افسر فرننڈ نامی نے
جیسپر کہ علی پاشا کو بڑا ہی اعتماد تہا
بے ایمانی سے ترکوں کے حوالہ کر دیا
تھا۔ اور اسی سبب سے غریب علی
پاشا برباد ہوا تھا"
کونٹ" اچھا تو اس میں کونسی
بات ہے جس سے آپ کو رنج ہوا
ہے"
البرٹ" اسمیں کون سی بات ہے"
کونٹ۔ اگر جینیا کے قلعہ کو ایک
فرانسیسی افسر نے ترکوں کو
دیدیا تھا۔ تو اس سے آپ کا کیا
تعلق"
البرٹ" اجی یہ میرے باپ
کونٹ مارسرف کی طرف اشارہ ہے
جس کا پہلا نام فرننڈ تھا"
کونٹ" کیا آپکا باپ علی پاشا
کا نوکر تھا"
البرٹ" ہاں۔ وہ یونانیوں
کی آزادی کی حمایت میں لڑتا رہا
اور یہی بات اس الزام کی بنا ہے"
کونٹ" البرٹ صاحب عقل کی
بات کرو"
البرٹ" اسمیں کیا بے عقلی ہوئی"
کونٹ بھلا یہ تو بتاؤ۔ کہ اب فرانس
میں کسکو معلوم ہے کہ فرننڈ اور
مارسرف ایک ہی آدمی کے نام
ہیں۔ اور اب جینیا کی کون پرواہ
کرتا ہے جس کو واقع ہوئے سات
آٹھہ سال گذر گئے ہیں"
البرٹ" اسی سے تو اس حرامکار
کی زیادہ برائی ثابت ہوتی ہے۔
انہوں نے اتنی مدت چپ چاپ
گزار دی ہے۔ اور اب اچانک
مخفی باتوں کو ظاہر کر دیا ہے تاکہ
ہمارے اعلیٰ رتبہ اور بلند نام پر
بٹہ لگے۔ میں اپنے باپکے خطاب
اور نام کا وارث ہوں۔ اور میں
نہیں برداشت کر سکتا۔ کہ اسپر
کسی ذلت اور بدنامی کا سایہ تک
بھی پڑے میں اب بیوچیمپ کے

وس جاتا ہوں اس کے اخبار میں
یہ آرٹیکل نکلا ہے اور میں اسکو اس
سے کہونگا کہ اپنے الفاظ کو گواہوں
کے روبرو واپس لیجئے"
کونٹ "بیوچیمپ کبھی ایسا
نہیں کریگا"
البرٹ "نہیں۔ تو اسے لڑنا پڑیگا"
کونٹ۔ "وہ لڑے گا بھی نہیں
کیونکہ وہ آپکو بتا سکتا ہے!
کہ یونانی لشکر میں بیسیوں فرنینڈ
تھے"
البرٹ "کوئی پرواہ نہیں میں
پھر بھی لڑونگا میں اپنے باپ کے
نام سے اس داغ کو ضرور دھوؤنگا
میرا باپ جو ایک ایسا بہادر سپاہی
تھا۔ اور جسکی رفتار ترقی ایسی تیز
تھی"
کونٹ "یا وہ کہہ سکتا ہے کہ یہ
فرنینڈ جسکا ذکر ہے اسنے جو کیا تھا
شہرہ ہوا ہے وہ فرنینڈ کونٹ مارسیرف
نہیں ہے"
البرٹ "اجی میں ایسی باتوں سے
خوش نہیں ہوا کرتا۔ جب تک وہ
اپنے الفاظ کو بالکل واپس نہ لیلے
میں راضی نہیں ہونگا"
کونٹ "آپکا ارادہ ہے کہ وہ
دو گواہوں کے روبرو ایسا کرے"

البرٹ "ہاں"
کونٹ "یہ آپکی غلطی ہے"
البرٹ "بس ان سب باتوں
سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آپ میری
امداد نہیں کرنا چاہتے"
کونٹ "آپکو معلوم ہے کہ ڈوئل
کی بابت میرا کیا خیال ہے مجھے یاد
ہے کہ روم میں اس مضمون پر میں
نے آپ سے گفتگو کی تھی"
البرٹ "مگر آج تو آپ ایک
ایسی مشق میں لگے تھے جس سے معلوم
ہوتا تھا کہ آپکے خیالات بدل گئے ہیں"
کونٹ "کیا کروں۔ جب بیوقوفوں
سے پالا پڑے تو بیوقوفی سیکھنی
پڑتی ہے۔ شاید مجھے بھی کبھی کوئی
ایسا احمق ملجاوے جیسے میرے ساتھ
بھی ایسا ہی جھگڑا پڑ جاوے جیسا کہ
آپکو بیوچیمپ سے پڑ گیا ہے وہ مجھے
کسی بیوقوفی کے سبب لڑنے کے لئے
بلاوے یا دو گواہوں کے روبرو میری
بے عزتی کردے تو ایسی صورت میں
مجھے اسکو ضرور مارنا پڑیگا۔
البرٹ "اتنا تو پھر آپ مانتے
ہیں کہ آپ لڑیں گے ضرور اچھا تو پھر
آپ میرے لڑنے پر کیوں اعتراض
کرتے ہیں"
کونٹ "میں یہ نہیں کہتا کہ آپکو

کبھی بھی لڑنا نہ چاہیئے۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ ڈوئل کا معاملہ ذرا خطرناک ہوتا ہے اور بڑی غور و فکر کے بعد اختیار کرنا چاہیئے۔

البرٹ "کیا اس نے میرے باپ کی ہتک کرنے سے پہلے سوچ لیا تھا"

کونٹ "اگر اس نے جلدی کی ہے اور وہ اس بات کو تسلیم بھی کر لیوے تو پھر تمہیں اسکی تسلی کرنی ہوگی"

البرٹ "آپ بڑی رعائیت کرتے ہیں۔"

کونٹ "اور آپ بہت سختی کرتے ہیں۔ اچھا فرض کرو۔ جو کچھ میں کہنے لگا ہوں اسپر خفا نہ ہونا"

البرٹ "اچھا بولئے۔"

کونٹ فرض کرو۔ یہ جو بات اسنے لکھی ہے وہ سچ ہے"

البرٹ "بیٹا ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ اسکے باپ کی عزت پر حرف آوے"

کونٹ ۔ "اجی ہم ایسے زمانے میں رہتے ہیں کہ ہمیں بہت سی باتیں برداشت کرنی چاہئیں"

البرٹ "یہ زمانے کا قصور ہے"

کونٹ "کیا آپ اسکی اصلاح کرنا چاہتے ہیں"

البرٹ "ہاں۔ جتنا میرا ذاتی تعلق ہے اسکی اصلاح تو کرونگا"

کونٹ "آپ بہت سخت آدمی ہیں"

البرٹ ۔ "ہاں میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں"

کونٹ "کیا آپ کسی کی نصیحت نہیں مانا کرتے"

البرٹ "اگر نصیحت دوست کی طرف سے آوے تو ضرور مانتا ہوں"

کونٹ "کیا آپ مجھے دوست سمجھتے ہیں"

البرٹ "کیوں نہیں"

کونٹ "اچھا تو پھر سنو گواہ لیکر نیو جیک کے پاس جانے کے پہلے اور زیادہ حالات دریافت کرو"

البرٹ "وہ کس سے"

کونٹ "ہیڈی سے"

البرٹ "ایک عورت کو اس معاملے میں لینے کی کیا ضرورت ہے۔ اور اس کو کیا خبر ہو سکتی ہے"

کونٹ "وہ کم سے کم اتنا آپکو بتلا سکتی ہے" کہ اس کے باپ کے قتل اور تباہی میں آپکے باپ کا کوئی تعلق نہ تھا۔ اور اگر اتفاق سے اس کا تعلق تھا بھی تو"

البرٹ "کونٹ صاحب میں نے

آپکو ابھی کہنا ہے کہ میں اس بات
کو فرض کرنے کی بھی اجازت نہیں
دے سکتا۔

کونٹ۔ اچھا تو پھر آپ بیٹی
سے دریافت نہیں کرنا چاہتے۔

البرٹ۔ ہاں۔ میں نہیں چاہتا۔

کونٹ۔ اچھا تو میں آپ کو
ایک اور نصیحت دینا چاہتا ہوں

البرٹ۔ اچھا۔ مگر یہ آخری
نصیحت ہووے۔

کونٹ۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ
اُسے سننا نہیں چاہتے۔

البرٹ۔ برخلاف اس کے
میں منت کرتا ہوں کہ آپ ضرور
سنا دیں۔

کونٹ۔ میری یہ نصیحت ہے
کہ اگر آپ بیوچیمپ کے پاس جانے
پر آمادہ ہو۔ تو کوئی گواہ اپنے ساتھ
نہ لیجاؤ۔

البرٹ۔ یہ دستور کے خلاف ہی

کونٹ۔ آپکی حالت عام کی سی
نہیں ہے۔

البرٹ۔ آپ مجھے اکیلے جانیکی
لئے کیوں کہتے ہیں۔

کونٹ۔ اس لئے کہ اس صورت
میں معاملہ تمہارے اور بیوچیمپ
کے ہی درمیان رہے گا۔

البرٹ۔ ذرا واضح کرکے بیان کرو

کونٹ۔ بات یہ ہے کہ اگر بیوچیمپ
اپنی بات واپس لینا چاہے تو اس
طرح کوئی رکاوٹ نہ ہوگی اور اگر
آپ گواہ لیجاویں اور وہ آپکے دعوے
کو نہ مانے تو پھر بات مشتہر ہوجاویگی
اور آپکو زیادہ شرمندہ ہونا پڑیگا

البرٹ۔ جن کو میں ساتھ لیجاؤنگا
وہ دوست ہوں گے اجنبیوں
کو میں ساتھ لیجانے ہی کیوں لگا۔

کونٹ۔ مگر جو آج دوست ہوتا
ہے۔ وہی کل دشمن بن جاتا ہے
بیوچیمپ ہی کو دیکھ لو۔ میں چاہتا
ہوں کہ آپ سوچ سمجھ کر جائیں

البرٹ۔ اچھا آپ کہتے ہیں
کہ میں اکیلا جاؤں۔

کونٹ۔ بیشک میں یہ نصیحت
کرتا ہوں اور میرے پاس ایسا
کرنیکے لئے دلیل ہے جب آپ
چاہیں کہ کسی شخص سے کوئی ایسی
بات کرائیں جو اسکی مرضی کے
برخلاف ہو تو اسپر ہرگز حکم
نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اس کا تکبر
جوش میں آجاوے۔

البرٹ۔ بیشک آپکی بات
حق ہے میں ایسا ہی کرونگا

کونٹ۔ جاؤ۔ لیکن اگر آپ

بالکل ہی نہ جاویں تو اور بھی بہتر ہو"
البرٹ "یہ تو بالکل ناممکن ہے"
کونٹ "اچھا پھر جاؤ"
البرٹ "اگر ساری پیشبندیوں کے
باوجود پھر بھی مجھ کو لڑنا پڑا تو
کیا آپ میرے سیکنڈر (موئیڈ)
بنینگے"
کونٹ "البرٹ صاحب آپ
جانتے ہیں کہ اس وقت تک میں نے
آپکے آگے کبھی کان تک نہیں ہلایا
اور جو کچھ کبھی آپنے کہا ہے میں نے
اُسے بلا عذر قبول کیا ہے۔ مگر
میں افسوس سے کہتا ہوں کہ جس
کام کی آپ فرمائش کرتے ہیں وہ میرے
مقدور سے باہر ہے"
البرٹ۔ وہ کیوں"
کونٹ "اس بات کا آپ کو پھر
پتا لگ جائیگا فی الحال مجھے معاف
فرماویں"
البرٹ "اچھا میں فرینز
(چیٹو رانا) کو لے لونگا
وہ عین اس کام کے مناسب
ہیں"
کونٹ "یہ تجویز بہت مناسب
ہے"
البرٹ۔ اچھا شاید مجھے لڑنا
پڑ جاوے آپ مجھے بندوق چلانے
اور تلوار مارنے میں کچھ ہدایات کر
دیویں"
کونٹ "یہ بھی ناممکن ہے"
البرٹ۔ آپ تو بڑے عجیب
آدمی ہیں۔ آپ کسی بات میں
مداخلت نہیں کرتے"
کونٹ "آپنے سچ کہا ہے۔ میں
اسی اصول پر کاربند رہنا چاہتا ہوں"
البرٹ "اچھا پھر چلتا ہوں۔
سلام" البرٹ نے ٹوپی اٹھائی
اور کمرے سے نکلا۔ اسکی گاڑی
دروازہ پر تیار تھی۔ وہ بیٹھ گیا اور
بیوچیمپ کے مکان کیطرف روانہ ہوا
بیوچیمپ اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا
تھا۔ اس کا دفتر اسی قسم کا تنگ
اور تاریک کمرہ تھا جیسے کہ دفتر اکثر
ہوا کرتے ہیں نوکروں نے فوراً
البرٹ کے آنے کی خبر دی۔ بیوچیمپ
سنکر پہلے سوچتا رہا۔ اور اس نے
اسکے اندر بلانیکا حکم دیا۔ البرٹ
نے آتے ہی اخباروں اور کاغذات
کے ڈھیروں کو جو دفتر میں پڑے
ہوئے تھے۔ پاؤں کے نیچے روندنا
اور لتاڑنا شروع کر دیا۔ بیوچیمپ
نے اس وحشیانہ حرکت کو دیکھ کر
حیرانی سے کہا "واہ! واہ مسٹر
البرٹ کیا معاملہ ہے یہاں تشریف

رکھے ہیں کیا آپ پاگل ہو گئے ہیں یا میرے ساتھ کھانا کھانے کیلئے آئے ہیں "

البرٹ " مجھے آپکی اخبار کی نسبت کچھ کہنا ہے۔

بوجمپ " فرمایئے "

البرٹ " میں چاہتا ہوں کہ اسکی ایک خبر کی تصحیح کر دیجاوے "

بوجمپ " وہ کونسی بات ہے مگر بیٹھ تو جاؤ "

البرٹ (بڑی سرد مہری کا ہی) " میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں آپکے اخبار میں ایک ایسی بات شائع ہوئی ہے جس سے میرے خاندان کی ایک شخص کی ہتک مقصود ہے "

بوجمپ " وہ کیا ہے آپکو غلطی تو نہیں لگتی "

البرٹ " آپکے اخبار میں ایک آرٹیکل نکلا ہے جس کا سرنامہ جینٹ ہے۔

بوجمپ - جینا۔ ہاں۔

البرٹ " معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس بات سے بالکل بے خبر ہیں جو مجھے اس جگہ کھینچ کر لائی ہے "

بوجمپ نے اخبار اٹھایا اور وہ آرٹیکل جسپر البرٹ نے اتنا شور مچایا ہوا تھا آہستہ سے پڑھا جب اس نے ختم کیا تو البرٹ بولا دیکھتے ہو۔ یہ کیسا تکلیف دہ ہے "

بوجمپ " کیا فرنٹنڈ آپکا کوئی رشتہ دار ہے "

البرٹ (شرماکر) ہاں "

بوجمپ (حلم سے) اچھا تو آپ پھر مجھ سے کیا کرانا چاہتے ہیں "

البرٹ " میرے دوست بوجمپ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اپنے آئندہ پرچہ میں اس کے برخلاف لکھدیں "

بوجمپ نے البرٹ کیطرف حیرانی سے دیکھا اور کہا دیکھو یہ معاملہ بڑا نازک ہے سچی بات کے برخلاف کاہنا کوئی معمولی بات تو نہیں ہے تم ذرا بیٹھ جاؤ میں اسے پھر پڑھتا ہوں "

البرٹ بیٹھ گیا۔ اور بوجمپ نے پھر ان سطروں کو پڑھنا شروع کیا۔ جنہوں نے البرٹ کو اتنا مضمحل کیا ہوا تھا جب اس نے پڑھنا ختم کیا تو البرٹ بولا " دیکھا آپ کے اس پرچہ نے میرے ایک قریبی رشتہ دار کی بے عزتی کی ہے اب

میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنی بات کو واپس لیلیں اور یہ بات آپ کو ضرور کرنی پڑے گی"۔

بوچمپ ۔ ضرور کرنی پڑیگی"

البرٹ "ضرور کرنی پڑیگی"

بوچمپ "مسٹر البرٹ میں آپکو بتا دوں کہ آپ اسوقت چیمبر میں نہیں ہیں"

البرٹ (اٹھکر) "میں وہاں جانا چاہتا بھی نہیں میں پھر کہتا ہوں کہ آپکو اپنی بات کا انکار کرنا پڑیگا"

ہم تم آپسمیں بہت دیر سے دوست ہیں اور آپ کو معلوم ہوگا کہ میں اپنی بات سے ٹلا نہیں کرتا"

بوچمپ "شاید میں آپکا دوست ہونگا" مگر آپکی موجودہ طرز تقریر تو صاف بتلا رہی ہے کہ آپ میں اور مجھہ میں کبھی دوستی نہ تھی ۔ مگر ٹھیرو غصے نہ ہو ۔ یہ بتلاؤ کہ اس فرننڈ کا آپ کے ساتھہ کیا رشتہ ہے"

البرٹ "وہ میرا باپ ہے ۔ ایم فرننڈ کونٹ ڈی مارسرف وہ بوڑھا سپاہی جس نے بیسیوں لڑائیوں میں نام پایا ہے اور جس کے پر عزت زخموں کے نشان بعزتی کے دہبوں کو صاف جھوٹا بتلا رہے ہیں"

بوچمپ "خیر وہ آپ کا باپ ہی

اب میں سمجھہ گیا ہوں کہ آپ اتنے جوش میں کیوں ہیں ۔ اچھا پھر پڑھتا ہوں (اس نے پھر غور سے آرٹیکل کو پڑھا) مگر اس تحریر میں یہ کہیں نہیں پایا جاتا کہ یہ فرننڈ جس کا یہاں ذکر ہے آپکا باپ ہی ہے ۔

البرٹ "پایا تو کہیں نہیں جاتا ۔ مگر میرے باپ کے نام کے ساتھہ اس کا تعلق تو ہے ۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اس کے برخلاف آپ اپنی دوسری اخبار میں چھپوادیں" میں کہتا کے الفاظ پر بوچمپ نے اپنی آنکھیں البرٹ کے چہرہ کی طرف اٹھائیں اور پہران کو نیچے کر کے کچہہ دیر متفکر رہا"

البرٹ (پھر غصے میں بھر کر) کیوں جی آپ اس بات کو واپس نہیں لیتے گویا نہیں"

بوچمپ "جی ہاں"

البرٹ "فوراً"

بوچمپ "نہیں جب مجھے یقین ہوجاویگا کہ جو کچہہ میں نے لکھا ہے غلط ہے"

البرٹ "ہیں"

بوچمپ "بات کچہہ تحقیق طلب ہے اور میں اس کی اچھی طرح سے چہان بین کرونگا"

البرٹ۔ مگر تحقیق کس بات کی کرنی
ہے اگر آپ کو یقین نہیں ہے کہ فرنینڈ
میرے باپ کا نام نہیں تو فوراً کہہ
دو اور اگر آپ کو یقین ہے کہ یہ
اسی کا نام ہے تو اس کی وجوہات بیان
کرو۔ بوچمپ نے ان باتوں کے سننے
کے بعد البرٹ کیطرف اس خاص قسم کی
مسکراہٹ سے دیکھا جو اسکے دل
کے مختلف خیالات ظاہر کیا کرتی تھی
اور پھر کہا "اگر آپ صرف تسلی کرنے
کے لئے آئے تھے۔ تو اس فضول گفتگو
کے کیا معنے تھے۔ جس سے آدھ گھنٹے
سے آپنے میرے کان کھالئے ہیں
اگر آپ تسلی چاہتے ہیں تو بولو"

البرٹ "اچھا اگر آپ اسے واپس
نہیں لیتے تو میری تسلی ہی کرو"

بوچمپ "دیکھو دھمکی وغیرہ نہ
دو۔ میں تو دھمکیاں اپنے دشمنوں
سے نہیں کہا کرتا"
بھلا دوستوں سے کہاں۔ آپ
اصرار کرتے ہیں کہ میں اس اپنے
آرٹیکل کو واپس لیلوں۔ سو میں
قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اسکے تحریر
کرنے میں میرا ذرا بھی دخل نہیں ہے"

البرٹ کا دماغ اب جوش کے سبب
بگڑنے کو تیار تھا اور وہ بڑی غضب
ناک آواز میں بولا "ہاں میں اصرار
کرتا ہوں"

بوچمپ "اچھا اگر میں واپس نہ
لوں تو کیا آپ مجھ سے لڑیں گے"

البرٹ "ہاں"

بوچمپ "اچھا تو میرا جواب یہ
ہے کہ اُس آرٹیکل کو میں نے خود نہیں
لکھا اور نہ ہی اسکی مجھے کچھ خبر تھی۔
اب جو آپ نے اسکے منسوخ کرنے
پر اتنا زور دیا ہے تو یہ اسی طرح قائم
رہے گا جبتک کہ کوئی دوسرا شخص
اسکی تردید نہ کرے جسکو کہ ایسا کرنے
کا حق ہو۔

البرٹ (اٹھکر) دیکھو جی میں اپنے
سیکنڈ آپکے پاس بھیجوں گا۔ اپنے
براہ مہربانی ان کے ساتھ لڑنے کے
مکان اور ہتھیار کا جنکے ساتھ لڑنا ہو
فیصلہ کر دینا سمجھا۔

بوچمپ "جی سمجھ لیا ہے"

البرٹ "اس شام یا زیادہ سے
زیادہ کل"

بوچمپ "نہیں نہیں۔ ابھی وقت
نہیں ہے دینا اور چونکہ چیلنج کرنے والے
آپ ہیں اسلئے میرا حق ہے کہ شرائط
پیش کروں) نشانہ مارنے میں ہم
دونو برابر ہیں۔ مگر تلوار مارنے میں
آپ بڑے ہوشیار ہیں حالانکہ میں
اس میں بہت سست ہوں۔ میرے

اور آپکے درمیان لڑائی کچھہ معمولی
نہیں ہے کیونکہ ہم دونو بہادر ہیں
اسلئے میں نہیں چاہتا کہ اپنے آپ
کو یا آپ کو کسی کافی سبب کے بغیر مار ڈالوں
اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں
اور سوال بڑا پر مطلب ہے۔ کیا
آپ ابھی تک اس بات پر مصر ہیں
کہ میں اپنی بات کو واپس لیلوں
حالانکہ میں نے حلف اٹھا کر کہا ہے
کہ تیں نے یہہ آرٹیکل لکھا ہے اور نہ
مجھے معلوم ہے کہ آپ کے باپ کا
نام فرننڈ ہے"

البرٹ جی میں اپنی بات پر قایم
رہونگا"

بوچمپ" بہت خوب۔ پھر میں
بھی آپ کے ساتھہ گلا کاٹنے
لڑوانے کو تیار رہوں۔ مگر میں تین
ہفتہ کی مہلت لونگا۔ تاکہ تیار رہونگا
اس مدت کے بعد میں آپ کے
پاس آونگا۔ اور کہونگا۔ کہ جو بات
میں نے لکھی تھی وہ غلط تھی اور میں
اسے واپس لیتا ہوں۔ یا وہ بالکل
سچ اور حق ہے اور میں آپ سے
اس کی سچائی ثابت کرنے کے لئے لڑنا
چاہتا ہوں چاہے آپ تلوار سے
چاہیں چاہے پستول سے"

البرٹ تین ہفتہ یہ تین ہفتہ تین
صدیوں کی طرح سے گزریں گے
اور میں اتنی مدت ذلیل ہی رہونگا

بوچمپ" اگر آپ میرے دوست
رہتے تو میں آپ کو کہتا میرے دوست
صبر کرو۔ مگر اب آپ میرے دشمن
ہیں اس لئے میں کہتا ہوں کہ اس
بات کی مجھہ کے کیا پرواہ ہے"

البرٹ" اچھا تین ہفتہ ہی سہی
مگر یاد رکھو کہ اس میعاد کے بعد
پھر کوئی عذر نہیں ہوگا"

بوچمپ (اٹھکر) مسٹر البرٹ
اس میعاد کے درمیان میرا کوئی
حق نہیں ہوگا کہ میں آپکو کوٹھے
پر سے گرا دونگا۔ اور آپکا کوئی حق نہیں
ہوگا۔ کہ آپ میری کھوپری کو توڑیں
آج اگست کی ۲۹ ہے اور ستمبر کی
۲۱ کو ہماری مہلت ختم ہوجاویگی۔
اسوقت تک (یہ شریفوں کی نصیحت
ہے) ہمیں نہیں چاہیے کہ ایک دوسرے
پر ایسے بھونکتے رہیں جیسے کہ دو کتے
کرتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے
سامنے بندھے ہوں۔ جب بوچمپ
نے یہ بات ختم کرلی۔ تو وہ البرٹ
کو سلام کرکے چپکے سے اپنے چھاپہ
خانہ کی طرف چلا گیا۔ البرٹ
نے اپنا غصہ کاغذوں کے ایک
ڈھیر پر نکالا۔ جنکو اس نے اپنے

ہاتھ کے ساتھ کہیں کا کہیں پھینکدیا
اپ غضب اسطرح نکالکر وہ کئی
ارچیا پہ خانہ کے دروازہ تک گیا مگر
اسمیں نامناسب نہ جانکر وہ باہر نکلا
اور اپنی گاڑی میں بیٹھکر روانہ ہوا
راستہ میں اس نے موریل
کو دیکھا جو تیز قدم جا رہا تھا اور
اس کے چہرہ پر سفیدی کے نشان
تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ
پورٹ سینٹ مارٹن کی
طرف سے آیا ہے اور میگڈیلین کی
طرف جا رہا ہے " البرٹ نے اسے
دیکھتے ہی کہا - آہ! وہ ایک خوش
قسمت آدمی جاتا ہے " البرٹ
کی یہ رائے بالکل سچی تھی "

اٹھتروان باب

لیمونیڈ

موریل درحقیقت خوش قسمت تھا
ایم نوشیر نے اسکو بلوا بھیجا تھا
اور اسکو اسکے بلوانیکا سبب
دریافت کرنے کے لیئے اس قدر
جلدی پڑی کہ اس نے گاڑی کے لیئے
بھی توقف نہ کیا بلکہ پیدل روانہ ہوا
وہ ایک سپاہی آدمی تھا - اور اسکی
ٹانگیں بڑے بڑے مشکل سفروں
کی عادی تھیں اس لیئے وہ بڑا تیز
چلتا تھا - غریب بیروئش بھی
جو اس کو بلانے کے لیئے گیا ہوا تھا
حتی الامکان اس کے ساتھ ساتھ
جانیکی کوشش کرتا - مگر کہاں موریل
کی عمر اکتیس سال کی تھی - اور بیروئش
ساٹھ سے گزر گیا ہوا تھا - موریل ایسے
جاتا تھا - جیسے ریل گاڑی بیروئش
بیچارہ ایک تو بوڑھا - دوسرے
تھکا ماندہ اس کے پیچھے پیچھے بھاگتا
تھا جب موریل گھر پہونچا تو اسے
دم بھی نہ چڑھا ہوا تھا - کیونکہ وہ اپنی
محبوبہ کے گھر آ رہا تھا اور محبت انسان
کو دوگنی طاقت دیدیتی ہے غریب
بیروئش جو کہ محبت و عشق مدت
سے بھول چکا تھا - اس دوڑ دھوپ
کے سبب تھککر چور ہو گیا خیر
بوڑھے نوکر نے موریل کو ایک پوشیدہ
دروازہ میں سے اندر داخل کیا آواز
سے معلوم ہوا کہ ویلنٹین بھی آ گئی
ہے اس نے ماتمی لباس پہنا ہوا تھا
اور اس سے اسکا حسن خدا داد دوبالا
ہو گیا ہوا تھا - موریل نے جب اسکی

طرف نظر ڈالی۔ تو اسکے دل میں
خیال گزرا کہ چلو بوڑھے کی ملاقات
کو اب چھوڑو اور اسی پریزاد کے ساتھ
محو تماشا رہو۔ مگر فوراً بوڑھے کی
آواز چوکی کے کھڑکھڑانے سے
سنائی دی اور وہ کمرے میں نمودار
ہوا۔ موریل نے اس کا شکریہ ادا
کیا کہ اس نے ویلنٹین کو اور اس کو
اپنی مبارک وساطت سے تباہی
اور مایوسی سے بچا لیا ہے۔ بوڑھے
نے اپنی نگاہوں سے موریل پر
ثابت کر دیا کہ وہ اسیر بڑا مہربان ہے
موریل نے تب بوڑھے پر ایک ایسی
طرز سے دیکھا جس سے وہ گویا پوچھنا
چاہتا ہے کہ وہ اسیر اور کونسی عنایت
کرنی چاہتا ہے ویلنٹین تھوڑے فاصلہ
پر بیٹھی انتظار کر رہی تھی کہ اسے بات
کا کب موقعہ ملتا ہے۔ نوٹیر نے اسکی
طرف آنکھیں لگائیں ویلنٹین "
دادا جان کیا میں کہوں جو آپ نے مجھے
فرمایا تھا"

نوٹیر۔ (اشارے سے) ہاں"

ویلنٹین "ایم موریل میرے دادا
نے سینکڑوں باتیں کہنی تھیں۔
جو اس نے تین دن گزرے ہیں مجھے
کہہ دی تھیں۔ میں انہیں آپکے پاس
بیان کرتی ہوں اور چونکہ اس نے
مجھے اپنا ترجمان مقرر کیا ہے اسلئے
میں اس کے ارادوں کا حرف حرف
بیان کرتی ہوں"

موریل "او میں بڑا بیتاب ہوں
جلدی کریں مہربانی کر کے جلد ہی
بیان کریں"

موریل کیواسطے یہ بڑا اچھا شگون
تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ آنکھیں
نیچے کرانیکی طاقت خوشی کی امید کے
سوا اور کسی چیز میں نہیں ہوتی"

ویلنٹین "میرے دادا کا ارادہ
ہے کہ وہ اس مکان کو چھوڑ دے
اور بیروٹس اسکے واسطے اور گھر
تلاش کر رہا ہے"

موریل "مگر آپ پیاری ویلنٹین
آپ اس کی آسودگی کے واسطے
ضروری ہیں۔ آپ کہاں رہینگی"

ویلنٹین۔ میں میں تو اپنے دادا
کے قدموں میں رہونگی۔ یہ بات ہمارے
درمیان فیصلہ شدہ ہے۔ میرا کمرہ
اسکے کمرے کے ساتھ ہوگا۔ اب
ایم ڈی ولفرٹ یا تو اس بات کو
منظور کریگا۔ یا نا منظور۔ پہلی صورت
میں فوراً چلی جاؤنگی اور دوسری
میں میں اپنے قانونی سن بلوغ کا
انتظار کرونگی جو دس ماہ تک پورا
ہونیوالا ہے تب میں آزاد ہو جاؤنگی

بیرولس (لڑکھڑاتے ہوئے) ڈاکٹر آور گنی ہے۔

ویلنٹین بیرولس تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ بوڑھے آدمی نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور اپنی آنکھیں خوب کھول کر اس نے اپنے آقا کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ وہ پھر لڑکھڑایا اور قریب تھا کہ وہ گر جاوے۔

موریل اوہو۔ وہ تو گرنے لگا بیرولس کی لڑکھڑاہٹ زیادہ ہو گئی اسکا چہرہ بالکل متغیر ہو گیا۔ اسکی رگیں پھول گئیں جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکو کوئی سخت پٹھوں کی بیماری ہونیوالی ہے۔ نوٹیر نے اپنے بوڑھے نوکر کی اس دردناک حالت کو بڑی محبت بھری نگاہ سے دیکھا۔ اور اس کے چہرہ کی طرز سے معلوم ہوتا تھا کہ اس کے دل میں ہمدردی اور رنج کا ایک دریا جوش زن ہے۔ بیرولس چند قدم اپنے آقا کی طرف گیا اور بولا ہائے مجھے کیا ہو گیا ہے میں دیکھ نہیں سکتا۔ میرے دماغ میں ہزاروں خنجر لگ رہے ہیں آہ مجھے ہاتھ نہ لگاؤ۔ مجھے نہ چھیڑو اسوقت معلوم ہوتا تھا کہ اسکی آنکھیں اپنے چشم خانوں سے باہر نکل پڑنے کو ہیں۔ اس کا سر پیچھے کیطرف گر پڑا اور اسکے جسم کے نچلے اعضا اکڑ اٹھے۔

ویلنٹین نے ایک چیخ ماری بعویل نے اس کو اپنے بازوؤں میں لیلیا گویا کہ وہ اُسے کسی آنیوالے خطرے سے بچانا چاہتا ہے آخر وہ چلائی آور گنی! آور گنی جلدی پہنچو جلدی پہنچو۔

بیرولس مدد۔ مدد پہنچو میں مرا میرے آقا میرے آقا۔

شور غل سنکرایم ولعزٹ بھی آگیا موریل نے ویلنٹین کو چھوڑ دیا اور کمرے کے پرلے گوشے کی طرف جاکر ایک پردہ کے پیچھے نیم پوشیدہ ہو رہا۔

نوٹیر اپنے پرانے نوکر کو ایک دوست کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا اور اب اس نے اپنے آپکو اسکی مدد کرنے کے بالکل ناقابل دیکھا تو اسکے چہرہ پر بڑے درد و غم کے آثار نمایاں ہوئے۔ اسکے چہرہ کی طرف دیکھنے سے معلوم ہوجاتا تھا کہ اسکے دل میں کیا ہو رہا ہے۔ بیرولس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا اس کا سر پیچھے گرا ہوا تھا۔ اور فرش پر لیٹا ہوا

بیہوش اپنے ہاتھ زمین پر مارتا تھا اس کی ٹانگیں اکڑ گئیں تھیں۔ اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی اور اسکا دم بڑی مشکل سے نکلتا تھا ولفرٹ نے جو یہ وحشت ناک نظارہ دیکھا تو وہ کھڑے کا کھڑا رہ گیا اسکا چہرہ زرد ہو گیا اور اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے مگر موریل کی طرف گیا اور پکارا۔ ڈاکٹر مہربانی کر کے جلدی آؤ اور مدد کرو"

ویلنٹین" باہر نکل کر) میڈیم ولفرٹ میڈیم مہربانی کر کے جلدی آؤ اور اپنی سونگھنے والی بوتل لاؤ"

میڈیم ولفرٹ (کرخت آواز میں) ہوا کیا ہے اتنا شور مچایا ہے"

ولفرٹ" ڈاکٹر کہاں ہے ڈاکٹر کہاں ہے" میڈیم ولفرٹ اب آہستہ آہستہ آئی۔ ایک ہاتھ سے وہ رومال کے ساتھ اپنا منہ پونچھ رہی تھی اور دوسرے میں اس نے اپنی بوتل پکڑی ہوئی تھی آتے ہی اس نے نوشیر کیطرف دیکھا مگر اسکی تیز نظر نے ثابت کر دیا کہ وہ بالکل تندرست ہے۔ وہ زرد ہو گئی اور اسکی آنکھ آقا سے اٹھکر فوراً خادم پر جا ٹھہری"

ولفرٹ" میڈیم خدا کے لئے بتاؤ ڈاکٹر کہاں ہے۔ وہ ابھی آپکے ساتھ تھا۔ اس بچارے کو سکتہ ہو گیا ہے اور اگر اسکا خون نکالا جاوے تو یہ ابھی اچھا ہو جاویگا"

میڈیم ولفرٹ (ویلنٹین سے بغیر اپنے خاوند کے سوال کا جواب دینے کے) کیا اس نے کچھ کھایا ہے"

ویلنٹین۔ اس نے تو صبح کی حاضری بھی نہیں کھائی۔ اس کو میرے دادا نے ایک پیغام دیکر کہیں بھیجا تھا۔ اسکو دوڑ دھوپ بہت ہوئی تھی اور واپس آتے ہی اس نے لیمونیڈ کا ایک گلاس پیا ہے۔

میڈیم ولفرٹ۔ بس لیمونیڈ تو اس کے لئے بہت زبون تھا اسے شراب دینا چاہیئے تھا"

ویلنٹین" دادا صاحب کی لیمونیڈ کی بوتل ان کے سرہانے پڑی تھی۔ غریب بیرولس بیمار تھا اس لئے اس نے ایک گلاس اس میں سے پی لیا" میڈیم ولفرٹ چونک پڑی نوشیر نے اس کی طرف دیکھا گویا کہ وہ اس کے اندرونی

خیالات کو تاڑنا چاہتا ہے"
میڈیم ولفرٹ ۔ اسکی گردن
بڑی چھوٹی ہے ۔
ولفرٹ " میڈیم میں پوچھتا ہوں
کہ ڈاکٹر اورگنی کہاں ہے ۔ برائے
خدا جواب دو"
میڈیم ولفرٹ (جواب دینے
پر مجبور ہوکر) اُدھر ۔ وہ کچھ بیمار ہے اور وہ
اس کے پاس ہے"
ولفرٹ ڈاکٹر کو بلانے کیلئے دوڑا
گیا ۔
میڈیم ولفرٹ " ویلنٹین یہہ
سونگھنے والی بوتل کو ۔ ڈاکٹر ضرور خون
نکالیگا ۔ اور میں خون نکلتا دیکھ
نہیں سکتی اسلیئے میں جاتی ہوں
موریل اب اپنی جگہ سے نکلا اسکا
گھبراہٹ میں اسے کسی نے نہ دیکھا
تھا ۔ سو ویلنٹین نے جب اُسے دیکھا
تو بولی " موریل اب آپ جائیں جلدی
جائیں اور جب تک کہ میں نہ بلاؤں نہ
آویں " موریل نے نوئیر کی طرف
اجازت مانگنے کے لئے دیکھا بوڑھے
نے اشارے سے اجازت دی ۔ موریل
نے ویلنٹین کا ہاتھ چوما اور روانہ ہوا
جونہی کہ وہ نکلا دوسرے دروازہ
سے ولفرٹ داخل ہوا ۔ بیرولٹس کو
اب ہوش آرہی تھی ۔ معلوم ہوتا
تھا کہ خطرہ گزر گیا ہے ولفرٹ اور
ڈاکٹر نے اسے اٹھا کر چارپائی پر لٹا
دیا"
ولفرٹ " ڈاکٹر صاحب کیا تجویز کرتے
ہیں"
ڈاکٹر " کچھ پانی اور تھوڑا ۔ ایتھر دو
اور کچھ **ٹرپنٹائن** اور **ٹارٹار ایمیٹک**
منگواؤ ۔ ولفرٹ نے فوراً ایک شخص
کو بھیجا"
ڈاکٹر " اب سارے آدمی باہر چلے جاویں
ویلنٹین " (شرماتے ہوئے) میں بھی
چلی جاؤں"
ڈاکٹر (جلدی سے) ہاں میڈیم
آپکو ضرور جانا ہوگا" ویلنٹین نے
حیرانی سے ڈاکٹر کی طرف دیکھا اپنے
دادا کا ہاتھ چوما اور چلی گئی ڈاکٹر نے
اسکے پیچھے دروازہ بند کردیا"
ولفرٹ " دیکھو ڈاکٹر صاحب اُسی
پھر ہوش آگئی ہے ۔ معلوم ہوتا ہے
کہ کوئی خطرناک بات نہیں ہے"
ڈاکٹر (مسکرا کر) بیرولٹس تم خود کیا
معلوم کرتے ہو"
بیرولٹس " صاحب کچھ اچھا ہوں"
ڈاکٹر " کیا تم اس پانی اور ایتھر میں
سے کچھ نوش کروگے"
بیرولٹس " میں کوشش کرتا ہوں
مگر مجھے ہاتھ نہ لگاؤ"

ڈاکٹر "کیوں؟"

ہیرولڈس "کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر تم پھر مجھے انگلی بھی لگاؤ گے تو مرض کا حملہ پھر عود کر آئیگا"

ڈاکٹر "اچھا لو اور پی جاؤ"

ہیرولڈس نے ڈاکٹر کے ہاتھ سے پیالہ لیا اور قریب نصف کے پیا"

ڈاکٹر "تمہیں کس جگہ تکلیف ہو رہی ہے"

ہیرولڈس ہر جگہ۔ میرا تمام جسم دکھ رہا ہے"

ڈاکٹر "کیا تمہاری آنکھوں کے آگے کچھ اندھیرا سا آرہا ہے"

ہیرولڈس "ہاں"

ڈاکٹر۔ کیا تمہارے کانوں میں کچھ شور سنائی دیتا ہے"

ہیرولڈس بڑا سخت وحشتناک شور

ڈاکٹر "تمہیں یہ کب سے معلوم ہونے لگا ہے"

ہیرولڈس تھوڑی ہی دیر سے"

ڈاکٹر "اچانک یا رفتہ رفتہ"

ہیرولڈس "اچانک بجلی کی چوٹ کیطرح"

ڈاکٹر "کیا تمہیں اسی قسم کا احساس کل یا پرسوں ہوا"

ہیرولڈس بالکل نہیں"

ڈاکٹر "آج تم نے کیا کھایا ہے"

ہیرولڈس "کھایا تو میں نے کچھ نہیں صرف میں نے اپنے آقا کی بوتل سے کچھ تھوڑا لیمونیڈ پیا ہے اور بس"

یہ کہکر اس نے نوشیرہ کیطرف دیکھا جو سب کچھ دیکھ اور سن رہا تھا"

ڈاکٹر "یہ لیمونیڈ کہاں ہے"

ہیرولڈس "نیچے پیالے میں پڑا ہے"

ڈاکٹر "نیچے کس جگہ"

ہیرولڈس "باورچی خانہ میں"

ولفرٹ "ڈاکٹر صاحب میں جاؤں اور لے آؤں"

ڈاکٹر "نہیں میں خود جا کر لے آتا ہوں۔ آپ ٹھہریں اور اسے باقی پانی اور اتھیر ملا دیں" ڈاکٹر یہ کہتے ہی دوڑا اور اتنا جلدی گیا کہ راستے میں میڈیم ولفرٹ کو جو باورچی خانہ کی طرف جا رہی تھی گرا گیا مگر ڈاکٹر نے اسکی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور ایک ہی چھلانگ میں باورچی خانہ میں جا داخل ہوا وہاں اس نے دیکھا کہ پیالہ قریب تین چوتھائی کے بھرا ہوا ابھی تک طشتری میں رکھا ہے اس نے اسے ایسے جھپٹا جیسے کہ عقاب اپنے شکار کو پکڑتا ہے اور ہانپتے ہوئے کمرے کو واپس آیا۔ میڈیم ولفرٹ آہستہ آہستہ اپنے کمرے کیطرف جا رہی تھی"

ڈاکٹر "کیوں یہی وہ بھی پیالہ ہے جس کا تم ذکر کرتے تھے"

ہیرولڈ۔ "جی ہاں یہی ہے"

ڈاکٹر۔ "اور یہی لیمونیڈ بھی جو تم نے پیا ہے"

ہیرولڈ۔ "یہی معلوم ہوتا ہے"

ڈاکٹر۔ "اس کا مزا کیا تھا"

ہیرولڈ۔ "تلخ سا تھا" ڈاکٹر نے چند قطرے لیمونیڈ کے اپنی ہتھیلی پر ڈالے اور اسے چکھ کر جلدی میں تھوک دیا۔ اور پھر کہا۔ "یہ وہی ہے۔ مسٹر نوٹیر کیا اس میں سے آپ نے بھی پیا ہے"

نوٹیر۔ "ہاں"

ڈاکٹر۔ "آپکو بھی یہ تلخ معلوم ہوا تھا"

نوٹیر۔ "ہاں"

ہیرولڈ۔ "او ڈاکٹر بیماری کا حملہ پھر ہونے لگا ہے برائے خدا میری مدد کرو۔ میں مرا میں مرا"

ڈاکٹر فوراً اپنے مریض کے پاس گیا اور پکارا "ولفرٹ ابھی ایمیٹک آیا ہے یا نہیں جلدی منگواؤ۔ جلدی جلدی"

ولفرٹ فوراً باہر دوڑا اور چلایا کسی نے جواب نہ دیا۔ تمام گھر میں وحشت پھیلی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر۔ "اگر میرے پاس کوئی چیز ہوتی جس سے میں اسکے پھیپھڑوں کو پھونک چڑھا سکتا تو شاید اسکو کچھ افاقہ ہو جاتا۔ مگر کیا کروں کوئی ایسی چیز نہیں ملتی۔ کیا کیا جائے"

ہیرولڈ۔ "اجی کیا آپ مجھ کو یونہی مار دیجئے اور میں مر چلا ہوں ہائے مجھے بچاؤ"

ڈاکٹر۔ "ایک قلم لاؤ۔ ایک قلم لاؤ" میز کے اوپر ایک قلم پڑی تھی۔ ڈاکٹر نے اسے اٹھایا اور مریض کے منہ میں داخل کرنے کی کوشش کی مگر اسکے جبڑے ایسے ملگئے تھے کہ قلم اندر نہ جا سکی یہ دوسرا حملہ پہلے کی نسبت زیادہ شدید تھا۔ مریض چارپائی سے زمین پر گر پڑا اور وہاں تڑپنے لگا۔ ڈاکٹر نے دیکھ کر کہ اب کچھ نہیں بن سکتا۔ اسے چھوڑا اور نوٹیر کیطرف جا کر جلدی سے کہا "آپکا کیا حال ہے"

نوٹیر۔ "بہت اچھا"

ڈاکٹر۔ "کیا آپکے سینہ پر بوجھ سا تو معلوم نہیں ہوتا"

نوٹیر۔ "نہیں"

ڈاکٹر۔ "اچھا تو آپکا وہی حال ہے جو اکثر میری والی دوائی کھانے کے بعد ہوا کرتا ہے"

نوٹیر۔ "ہاں"

ڈاکٹر۔ "آپ نے یہ لیمونیڈ ہیرولڈ کیطرف تھا

نوشیر: "نہیں"

ڈاکٹر: "ایم ڈی ولفرٹ نے"

نوشیر۔ "نہیں"

ڈاکٹر: "تو پھر آپکی پوتی نے پلایا ہوگا"

نوشیر: "ہاں۔ اتنے میں بیرولش نے ایک چیخ ماری اور اس طرح منہ بند کیا کہ معلوم ہوتا تھا کہ اس کے جبڑوں کی ہڈیاں چور چور ہو جاوینگی

ڈاکٹر نوشیر کو چھوڑ فوراً اس کے پاس گیا۔ اور اس نے اس کو پوچھا کیا تم بول سکتے ہیں"

بیرولش نے چند بے معنے الفاظ منہ سے نکالے"

ڈاکٹر: "بولنے کی کوشش کرو۔ اور میری باتوں کا جواب دو!"

بیرولش: نے اپنی آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھا"

ڈاکٹر: "یہ لیمونیڈ کس نے بنایا تھا"

بیرولش: "میں نے!"

ڈاکٹر: "کیا تم اسے بناتے ہی اپنے آقا کے لئے لے آئے!"

بیرولش: "نہیں!"

ڈاکٹر: "اچھا تو تم نے اسے کہاں رکھا تھا"

بیرولش: "میں نے اسے نیچے رکھا تھا۔ اور اسی جگہ پھر میں [illegible] وطنیٹین لائی تھی"۔ ڈاکٹر نے یہ سنتے ہی اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور وہ چلایا "اللہ اکبر عجیب معاملہ ہے"

بیرولش: "ڈاکٹر! ڈاکٹر دیکھو [illegible]"

ڈاکٹر: "کیوں کیا ایمیٹک ابھی نہیں آئی"

ولفرٹ: "یہ لو تیار ہے"

ڈاکٹر: "اسے کس نے تیار کیا ہے"

ولفرٹ: "اسے عطار نے جو میرے ساتھ یہاں آیا ہے!"

ڈاکٹر: "بیرولش یہ پی لو"

بیرولش: "ڈاکٹر صاحب اب پینا ناممکن ہے۔ اب وقت نہیں ہے میرا گلا ملا جلا جاتا ہے ہائے میرا دل۔ ہائے میرا سر ہائے کیا دکھ ہے کیا میں ایسا ہی مرجاؤنگا"

ڈاکٹر۔ "نہیں میرے دوست تمہارا دکھ تھوڑی دیر میں ختم ہو جاویگا"

بیرولش: "آہ میں آپکی بات کو سمجھ گیا ہوں" اور ایک خوفناک چیخ مار کر وہ پیچھے کی طرف گر گیا گویا کہ اسے بجلی کرنٹ سے [illegible] ڈاکٹر نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا۔ اور گلاس اس کے منہ کے ساتھ لگایا اور ولفرٹ کو مخاطب کر کے کہا: "ولفرٹ صاحب آپ جانتے ہیں [illegible]

ڈاکٹر "ایم نوٹیر صاحب درست
میں اپنے مریض کو دوسرے کمرے
میں لیجاتا ہوں" اس نے بیرولس
کو اپنے بازوؤں میں پکڑا اور اسے
گھسیٹتے ہوئے ساتھ کے کمرے
میں لیگیا مگر فوراً ہی پھر لیمونیڈ لینے
کے لئے آیا۔ نوٹیر نے اپنی دائیں
آنکھ بند کی"

ڈاکٹر "آپ ولفنٹین کو بلاتے ہیں
بہتر میں اُسے بھیجتا ہوں" اتنے میں
ولفرٹ واپس آیا اور اس نے ڈاکٹر
سے بیرولس کا حال پوچھا"

ڈاکٹر "آہ۔ وہ بیچارہ تو گزر گیا
ہے" ولفرٹ پیچھے ہٹ گیا۔ اور
ہاتھ مل کر بولا "ہیں اتنی جلدی
مر گیا ہے"

ڈاکٹر "جی ہاں۔ مگر آپ حیران
کیوں ہوتے ہیں۔ میڈیم اور مسٹر
سینٹ مران بھی تو اتنی ہی جلدی
مرگئے تھے۔ آپ کے گھر میں لوگ
بہت جلد مر جاتے ہیں"

ولفرٹ کی رگوں میں خون جم
گیا اور وہ چلایا "ہیں ڈاکٹر صاحب
آپ ابھی تک اسی خیال کو لئے
جاتے ہیں"

ڈاکٹر "ابھی میں اس خیال کو
ہمیشہ لئے جاؤنگا یہ مدت سے
میرے دل میں تھا۔ اور اب مجھے
پورا یقین ہوگیا ہے کہ یہ بے بنیاد
نہ تھا۔ ولفرٹ صاحب جو کچھ میں
کہنے کو ہوں ذرا غور سے سننا (ولفرٹ
گھبرا اٹھا) ایک اس قسم کا زہر ہے
جو جان کو تو فوراً برباد کر دیتا ہے۔
مگر اس کا اثر پیچھے کچھ نہیں رہتا۔ میں
اسے خوب جانتا ہوں" اور میں نے
اسکے خواص اور تاثیرات کا خوب
مطالعہ کیا ہے۔ جب میڈیم سینٹ
مران مری تھی تو اسوقت بھی میں نے
اس زہر کے آثار معلوم کئے تھے اور
اب بیرولس میں بھی صاف وہی نشان
معلوم ہوتے ہیں۔ یہ زہر شربت
انار کو سبز کر دیتا ہے اور لٹمس
کاغذ کو نیلا کر دیتا ہے لٹمس کاغذ
تو ہمارے پاس ہے مگر وہ لو شربت
انار آگیا ہے (سچ مچ آگیا) ڈاکٹر
نے عورت کے ہاتھ سے پیالی پکڑی
اور دروازہ بند کر کے کہا" یہ دیکھو
یہ شربت ہے اور اس پیالہ میں
لیمونیڈ ہے جس میں سے بیرولس
نے پیا تھا۔ اگر لیمونیڈ خالص ہوا
تو شربت کا رنگ نہیں بدلے گا
اور اگر اس میں وہ زہر ہوا تو شربت
کا رنگ سبز ہو جاویگا۔ غور سے
دیکھنا۔ ڈاکٹر نے اب چند قطرے

لیمونیڈ کے شربت والے پیالے
میں ڈالے۔ شربت کا رنگ فوراً
نیلا سا ہوگیا۔ اور پہر ہوتے ہوتے
گہرا سبز ہوگیا۔ اب اس تجربہ نے
خوب یقین دلادیا کہ جو کچھ ڈاکٹر نے
کہا تھا وہ بالکل سچ ہے۔ ڈاکٹر نے
کہا غریب بیرونس زہر سے مارا
گیا ہے۔ اور میں اس بات کی خدا
اور انسان دونو کے آگے گواہی
دونگا"

ولفرٹ کے منہ سے کوئی بات
نہ نکلی حیران وپریشان رہگیا۔ اس
کی آنکھیں دیوانوں کی طرح ہوگئیں
اور وہ بیہوش ہوکر ایک کرسی پر گرپڑا

اناسی باب

الزام

ولفرٹ ہوش کے کمرے میں سچ
سچ دوسری لاش کیطرح ہو چلا تہا
مگر ڈاکٹر آوریا گنی اسے ہوش میں
لایا ہوش میں آتے ہی وہ چلایا "میرے
میرے گہر میں موت ہے"

ڈاکٹر "موت نہ کہو بلکہ جرم
کہو"

ولفرٹ "میں آور کچہ نہیں بتلا
نہیں سکتا کہ اس وقت میرے
دل میں کیا گذر رہی ہے غم واندوہ
کے دریا امڈ رہے ہیں۔ وحشت
کا طوفان بپا ہورہا ہے۔ یہ غریب
دل بری بلا کا شکار بن رہا ہے"

ڈاکٹر (سنجیدگی سے) "ہاں مگر
اب کام کرنیکا وقت ہے۔ میں
خیال کرتا ہوں کہ اب موقعہ ہے
کہ موت کے طوفان کو روکا جاوے
میرے دلمیں بہت سے خوفناک
بہید جمع ہوگئے ہیں اور اب میں
زیادہ صبر نہیں کرسکتا۔ جب
تک کہ مجرموں کو اپنے گناہوں
کی سزا بھگتتے ہوئے نہ دیکھ لوں

ولفرٹ (اوداسی سے اپنے
گرد دیکھ کر) میرے گہر میں! میرے
گہر میں! میرے گہر میں"

ڈاکٹر "مجسٹریٹ صاحب
مرد بنو۔ آپ قانون پیشہ آدمی
ہیں۔ سو آپ خود غرضیوں کو قانون
کی حدود پر قربان کرو۔ اور ہمیشہ کی
عزت حاصل کرو"

ولفرٹ "بہت بہتر میں ایسا
ہی کرونگا۔ مگر کیا آپ کو کسی پر شک ہے"

ڈاکٹر۔ "مجھے ابھی کسی پر شک نہیں ہے موت تمہارے دروازے کو کھولتی ہے۔ اندر داخل ہوتی ہے یہ اندر ہی داخل نہیں ہوتی۔ بلکہ بلکہ کمرہ بکمرہ پھرتی ہے۔ اچھا میں اسکا کھوج لگاتا ہوں مگر میں پرانوں کے طریقے پر عمل کر کے بڑی غور سے راستہ کو دیکھتا ہوں۔ کیونکہ مجھے آپکی عزت اور حرمت کا بڑا پاس ہے۔ اچھا"

ولفرٹ "ڈاکٹر صاحب بولئے میں سنتا ہوں"

ڈاکٹر "اچھا سنو آپکے خاندان میں یا یوں کہو کہ آپکے گھر میں ان شخصوں میں سے ایک ہے جس کی مثال ہر گذشتہ صدی میں ملتی ہے۔ رومی سلطنت کی تباہ کرنے والی کون تھیں۔ میرث ھالٹ اور فریڈی گانڈی۔ یہ عورتیں خوبصورت اور حسین تھیں۔ انکی پیشانی پر بھی ویسا ہی معصومیت کا گل کھل رہا تھا۔ جیساکہ آپکے گھر والی مجرم کی پیشانی پر ہے۔ آپکا مجرم حسین بھی ہے۔ ظاہرا معلوم بھی پاک ہوتا ہے مگر اسکے باطن میں خوبصورت سانپ کے باطن کی طرح زہر قاتل بھرا ہوا ہے۔ وہ ان خوبصورت جنگلی پودوں کیطرح سے ہے جنکا پھل زہر ہوتا ہے آپنے سنا نہیں کہ ظاہر صورتیں اکثر دھوکا دینے والی ہوتی ہیں"

ولفرٹ نے ایک چیخ ماری اس نے اپنے ہاتھ ملے اور ڈاکٹر کیطرف ایک ملتجی نگاہ سے دیکھا۔ مگر ڈاکٹر نے اس کی ان باتوں کیطرف توجہ بھی نہ کی اور کہا شروع ہوا قانون کا ایک مقولہ ہے۔ دیکھو جرم مفید کس کے حق میں ہے"

ولفرٹ "افسوس ہے۔ ڈاکٹر کتنی دفعہ اس مقولے نے انسانی عدل و انصاف کو گمراہ کر دیا ہے میں نہیں جانتا کہ کیوں مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ جرم"

ڈاکٹر "تو پھر آپ تسلیم کرتے ہیں کہ جرم موجود ہے۔"

ولفرٹ "ہاں مجھے بھی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جرم ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس جرم کا حملہ مجھ پر بھی کبھی نہ کبھی آئے گا"

ڈاکٹر "او آدمی بھی کیسا خودغرض ہے اس کو دوسروں کا خیال گزرتا نہیں فوراً اپنی پڑ جاتی ہے کیا ان شخصوں کا جن کی جانیں گئیں ہیں کچھ نقصان نہیں ہوا۔ کیا ایم نوٹیر

کا زیاں نہیں ہوا"

ولفرٹ" ایم نوشیر کا کس طرح سے

ڈاکٹر" کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ قاتل کی نظر اس مطلوب نوکر کی جان پر تھی نہیں نہیں۔ وہ بیچارہ تو ایک اور کے بدلے میں ہلاک ہو گیا ہے یہ اس لیمونیڈ کو نوشیر کے لئے تیار کیا گیا تھا منطقی طور سے دیکھو تو نوشیر نے ہی اسے پیا ہے اس نے تو اتفاق سے چکھ لیا۔ اور اگرچہ مرا تو بیرولس ہے مگر ارادہ نوشیر ہی کو مارنے کا کیا گیا تھا"

ولفرٹ" مگر پیا تو میرے باپ نے بھی ہے۔ وہ کیوں نہیں مرا"

ڈاکٹر" میڈیم سینٹ مران کی وفات کے بعد میں نے ایک شام آپکو باغ میں کہا تھا کہ نہیں کہ نوشیر کو اس زہر کے کھانے کی عادت ہو گئی ہے اور جو مقدار کہ اور کو ہلاک کر دے گی اس کے حق میں دوائی کا کام کرے گی اس بات سے قاتل بھی ناواقف ہے کہ میں نوشیر کو کوئی ایک سال سے یہی زہر دے رہا ہوں جس کو میں نے اس کے حق میں بڑا مفید دیکھا ہے۔ مگر قاتل اس بات سے بے خبر نہ تھا کہ یہ زہر قاتل ہے کیونکہ بیرولس کی موت نے اسے ثابت کر دیا ہے"

ولفرٹ۔ ہاتھ ملتے ہوئے ڈاکٹر صاحب رحم کرو۔ رحم کرو"

ڈاکٹر" اچھا مجرم کے نقش قدم پر چلو پہلے پہل اس نے ایم ڈی سینٹ مران کو ہلاک کیا"

ولفرٹ" اچھا ڈاکٹر کیا کہتا ہے"

ڈاکٹر" میں اسپر حلف اٹھانے کو تیار ہوں (جو آثار میں نے اس کی موت اور بیماری کے سنے وہ بالکل ان آثار کے مطابق ہیں جو میں نے اور صورتوں میں مشاہدہ کئے ہیں۔ (ولفرٹ نے چیخ ماری اور چپ کر رہا) اچھا پہلے اس نے ایم سینٹ مران کو مارا پھر دوہری جائداد حاصل کرنے کے لئے میڈیم سینٹ مران کو دوسرے جہان میں پہونچایا ولفرٹ نے اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا ڈاکٹر غور سے سنو"

ولفرٹ" افسوس میں ایک لفظ بھی جلنے نہیں دیتا"

ڈاکٹر۔ (ویسی ہی آواز میں) ایم نوشیر نے ایکدفعہ آپکے خاندان کے برخلاف وصیت کی تھی اور اس کا منشا تھا کہ اس کا مال غریبوں کو ملے۔ اسوقت تو بچ رہا۔ کیونکہ اس کی وصیت ہو چکی تھی۔ اور اس سے کچھ حاصل ہونیکی

ید نہ تھی۔ مگر جونہی کہ اس نے پہلی
ـصیت منسوخ کر دی اور دوسری
ـریر کرائی تو اس ڈر سے کہ کہیں
ـبھی منسوخ نہ ہو جاوے اس نے
ـں کا کام تمام کرنا چاہا۔ وصیت پر دسـ
ـو گئی تھی نہ۔ دیکھو ذرا وقت نہیں
ـے دیا قاتل بڑا ہوشیار ہے"

ولفرٹ " ڈاکٹر صاحب!
رحم! رحم

ڈاکٹر "۔ ابھی رحم کا نام نہ لیں طبیب
دنیا میں ایک فرض کام سپرد کیا
ـیا ہے۔ اس فرض کے پورا کرنے
ـہ واسطے وہ زندگی کے منبع سے
شروع کرتا ہے اور قبر کی تاریکی
ـت برابر چلا جاتا ہے جب کوئی
ـرم صادر ہووے تو خدا اپنا منہ
پھیر لیتا ہے اسوقت طبیب ہی
کا کام ہوتا ہے کہ مجرم کو سزا پہنچاوے

ولفرٹ " ڈاکٹر صاحب میری
ـبی پر رحم فرماویں ہاں آپ ضرور
رحم کریں"

ڈاکٹر " دیکھا آپ ہی نے پہلے
ـسکا نام لیا ہے آپ نے جو اس
ـے باپ ہیں۔

ولفرٹ "ویلنٹین پر رحم کرو
ـسکو یہ ناممکن ہے۔ ویلنٹین کا دل
ایک پھول کیطرح پاک ہے یہ
الزام ہرگز اسیر نہیں آسکتا۔

ڈاکٹر منصف صاحب۔ اب رحم کا
وقت نہیں ہے۔ جرم صریح ہے۔ ویلنٹین
نے اپنے ہاتھوں سے وہ دوائی بندکی
تھی۔ جو سینٹ مران کو بھیجی گئی"
اور اپنے دیکھا کہ وہ مرگیا۔ ویلنٹین
نے بیرولس کے ہاتھ سے وہ لیمونیڈ
لیا جو نوٹیر کے واسطے تیار کیا گیا تھا
نوٹیر تو حکمت الٰہی سے بچ گیا۔ مگر
جس نے پیا وہ دیکھو کس حالت میں
پڑا ہے۔ سو ویلنٹین ہی مجرم ہے
وہی زہر دینے والی ہے۔ منصف
صاحب میں اسیر الزام لگاتا ہوں
آپ اپنا فرض ادا کریں"

ولفرٹ " ڈاکٹر صاحب میں
آپکی بات کو جانتا ہوں میں زیادہ
مقابلہ نہیں کرسکتا۔ مگر خدا کے
واسطے میری جان میری عزت کو
بچاؤ"

ڈاکٹر۔ ولفرٹ صاحب بعض
موقعے ایسے ہوتے ہیں جن میں کہ
فضول منت سماجت کچھ کام نہیں
آتی۔ اگر آپکی لڑکی نے صرف ایک
ہی جرم کیا ہوتا اور میں اُسے دوسرے
کی تیاری کرتے دیکھتا تو کہتا اُسے
تنبیہ کرو۔ اُسے سزا دو اُسے گرجے
میں بھیجو کہ وہ اپنی باقی عمر روتے

اور توبہ کرتے گزارے۔ اگر وہ دوگنا
کر لیتی تو میں کہتا۔ ولفرٹ صاحب
یہہ ایک زہر ہے جس کی تاثیر سے
زہر دینیوالے واقف نہیں ہے
اس کا کوئی تریاق نہیں ہے یہ فوراً
ہی کام تمام کر دیتا ہے۔ سو زہر دینے
والے کو بھی دیدو اور اس کی روح
خدا کے حوالہ کرو۔ اور اس طرح اپنی
جان اور اپنی عزت کو بچاؤ۔ کیونکہ
وہ آپکی جان کا بھی ارادہ رکھتی ہے
بس میں یہ کہتا اگر اس نے صرف دو
ہی مارے ہوتے۔ مگر اس نے تین کی
جان لی ہے اس نے تین مردے دیکھے
ہیں۔ زہر دینے والی کو پھانسی لیجاؤ
پھانسی پر لٹکاؤ۔ آپ عزت کی بابت
کہتے ہیں۔ جو کچھہ میں کہتا ہوں کرو اور
ہمیشہ کا نام لیجاؤ۔

ولفرٹ "نیچے گر پڑا اور بولا"
سنو میرا دل اتنا مضبوط نہیں ہے
جتنا کہ آپ کا ہے۔ اور شاید آپکا
بھی اتنا مضبوط نہ ہوتا اگر میری لڑکی
کے بجائے آپکی لڑکی پر یہ جرم لگتا
سنو ڈاکٹر صاحب ہر ایک عورت کے
قتل پر مصیبت کاٹتہ ہے۔ میں راضی
ہوں۔ اور موت کا انتظار کرتا ہوں

ڈاکٹر "آپکی طرف موت آہستہ
آہستہ آئے گی پہلے آپکے باپ کے
پاس آئیگی۔ پھر آپکی بی بی کے پاس
اور بعد شائد آپکے بیٹے پر اور آپکا
نمبر جو نکلا ہے"

ولفرٹ کا گلا بند ہوگیا۔ اور وہ
چلایا۔ دیکھو مجھپر رحم کرو۔ میری
مدد کرو۔ میری لڑکی مجرم نہیں ہے
اگر آپ ہمیں عدالت میں لیجاوینگے
تو میں صاف کہونگا۔ کہ میری لڑکی
مجرم نہیں ہے میرے گھر میں کوئی
جرم نہیں ہوا۔ اچھا اگر میں مارا
جاؤں تو آپکا کیا نقصان۔ کیا آپ
میرے دوست ہیں۔ کیا آپ آدمی
ہیں۔ کیا آپ میں دردِ دل ہے نہیں
آپ ایک ڈاکٹر ہیں۔ اچھا میں آپکو
بتاتا ہوں۔ کہ میں اپنی لڑکی کو عدالت
میں لیجاؤنگا اور اُسے جلاد کے
حوالہ کرونگا۔ مگر اس سے میں پاگل
ضرور ہوجاؤنگا۔ میں اپنے دل کو
سینہ کو پھاڑ کر انگلیوں سے نکال
ڈالونگا۔ اور اگر آپکو غلطی لگتی
ہے اور سچ مچ میری لڑکی مجرم نہیں
ہے تو پھر ایک روز میری روح
آپکے سرہانے آویگی۔ اور کہے گی
قاتل تو نے میری لڑکی کا خون کیا
ہے۔ دیکھو آدرگنی اگر یہ ہوگیا تو اگرچہ
میں عیسائی ہوں۔ مگر میں خودکشی
کرلونگا"

ڈاکٹر نے سر فکر کی جیب میں ڈالا اور آخر کہا۔ اچھا میں انتظار کرونگا۔ ولفرٹ نے اس کی طرف دیکھا کہ گویا کہ اس کو اسکے الفاظ پر کچھ شک ہے مگر ڈاکٹر بہ سنجیدگی سے بولا۔ مگر شرط یہہ ہے کہ اگر آپکے گھر میں کوئی بیمار ہو۔ یا آپ خود بیمار ہوں تو براہ مہربانی مجھے نہ بلائیں۔ کیونکہ میں ہرگز نہیں آؤنگا میں آپ کے اس خطرناک بھید میں شامل ہونگا۔ مگر میں یہ نہیں روا رکھونگا کہ غم و غصہ میرے ضمیر پر اتنا بڑھ جاوے جتنی کہ آپکے گھر میں تباہی پڑنیوالی ہے "

ولفرٹ " ڈاکٹر صاحب تو آپ مجھکو فراموش کر دینگے "

ڈاکٹر " ہاں میں آپکے ہمراہ اور زیادہ نہیں جا سکتا اور پھانسی کے دامن ہی میں ٹھیرنا چاہتا ہوں۔ اچھا سلام "

ولفرٹ " ڈاکٹر صاحب میں آپکی منت کرتا ہوں۔

ڈاکٹر " ان تمام جرایم اور حادثات نے گھر کو میرے لئے دوزخ بنا دیا ہے بس سلام "

ولفرٹ " ڈاکٹر صاحب صرف ایک بات سنو آپ مجھے ایسی حالت میں چھوڑ چلے ہیں جس کے ہر طرف وحشتیں اور مصیبتیں منڈلا رہی ہیں اتنی بات تو بتلا جاؤ۔ کہ اس غریب نوکر کی ناگہانی موت کی بابت رپورٹ میں کیا لکھا جاوے "

ڈاکٹر " اچھا لو۔ یہ بھی بتا دیتا ہوں " یہ کہکر وہ باہر نکلا اور ولفرٹ بھی اس کے پیچھے ہو لیا۔ دہشت زدہ نوکر اور خادم اس راستہ میں کھڑے تھے جس سے کہ ڈاکٹر نے گزرنا تھا جب اسنے نوکروں کو دیکھا تو وہ اتنی آواز میں کہ سارے سن سکیں بولا غریب بیرولٹس سواری اور دوڑ دھوپ کرنے کا بڑا عادی تھا۔ اب جو اسکو مدتوں سے بیٹھنا ہی بیٹھنا پڑا تھا۔ اور بوڑھے نوشیر کی چوکی کے پاس ہی وہ ہر وقت رہتا تھا تو اس سبب سے اس کی موت واقع ہوگئی ہے۔ اس کا خون بہت غلیظ ہوگیا تھا۔ وہ بڑا پھول گیا تھا اسکی گردن بہت چھوٹی تھی مرگی کا اسپر حملہ ہوا اور مجھے دیر میں اطلاع ہوئی (اونچی آواز میں) دیکھو وہ شربت والا جام ضرور رکھیں ڈلوا دینا " یہ کہکر ڈاکٹر ولفورٹ سے ہاتھ ملانے کے بغیر وہاں سے چلا گیا۔ تمام گھر میں شور

غوغا برپا تھا اسی شام ولفرٹ کے سارے نوکر جنہوں نے کہ خوب صلاح و مشورہ کر لیا ہوا تھا میڈیم ولفرٹ کے پاس آئے اور بولے "کہ ہم استعفا دینا چاہتے ہیں میڈیم ولفرٹ نے ان کی منت سماجت کرنے کے علاوہ ان کو زیادہ تنخواہ دینے کا وعدہ کیا اور بھی بہتیرے جتن کئے مگر تاہم ہر ایک دلیل کا وہ یہی جواب دیکر ٹالدیتے تھے "کہ صاحب اس گھر میں موت ہے ہم نہیں رہیں گے" آخر وہ چلے گئے مگر جاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "ہمیں ایسے نیک مالکوں اور خاص کرکے میڈیم ویلنٹین کے چھوڑنے کا بڑا افسوس ہے" جب انہوں نے یہہ کہا تو ولفرٹ نے ویلنٹین کی طرف دیکھا وہ رو رہی تھی۔ یہہ عجیب بات تھی کہ اس نے میڈیم ویلنٹین کو تو روتے دیکھا۔ مگر جب اس نے میڈیم ولفرٹ کو دیکھا تو ایک تاریک سی مسکراہٹ اس کے ہونٹھوں پر آئی جیسے کہ طوفانی ایام میں دو بادلوں کے درمیان ایک نامبارک اور بدفال ستارہ چمکتا ہے"

باب اسّی

نابینائی کا کمرہ

جس روز کہ کونٹ ڈی مارسرف نے ڈینگلرس کے اس سے مجوزہ شادی کا انکار کرنے کے سبب غم و غصہ سے لبریز ہو کر اس کے مکان کو چھوڑا۔ اسی روز مسٹر اینڈریا کیول کنٹی اپنی موچھوں کو خوب تاؤ دیتے ہوئے اپنے بالوں کو سنوارے ہوئے اور سفید دستانے پہنے بنکر کے مکان کے صحن میں داخل ہوا ڈرائینگ روم میں وہ کوئی دس منٹ سے زیادہ نہ بیٹھا ہو گا جبکہ وہ ڈینگلرس کو اٹھا کر ایک علیحدہ کمرے میں لے گیا اور وہاں اس نے ان تمام تفکرات و ترددات کا ذکر کیا جو اسکے باپ کے چلے جانے کے بعد اسکے دل میں پیدا ہو گئے تھے اس نے ڈینگلر کے خاندان کے

اپنے حال پر بڑی شفقت کو تسلیم کیا اور کہا کہ میری بھی اس گھر میں ایسی ہی خاطر ہوتی ہے جیسے بیٹوں کی ہوا کرتی ہے اور سب سے بڑھکر مجھے ایسا بندہ مل گیا ہے جس پر کہ میں اپنی محبت لگاؤں۔ اور جسکو اپنا قبلہ اور سجدہ گاہ سمجھوں۔" ڈینگلرس نے اسکی باتوں کو بڑی گہری توجہ سے سنا۔ اس کو اس پچھلی بات کے سننے کی کئی روز سے امید لگی ہوئی تھی۔ اور جب آخر اسکے کانوں تک پہنچا تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں مگر اس نے جوان آدمی کی خواہشات کو بغیر اعتراض اٹھائے اور بغیر بیہودگی طرح سے اپنی تسلی کیلئے کے نہ مانا۔ اور اس سے سوال کیا "آپ شادی کی فکر میں ہیں۔ کیا آپکی عمر بہت چھوٹی تو نہیں ہے"

اینڈریا۔ میرا تو خیال ہے کہ میری عمر کافی ہے اٹلی میں امرا کے بیٹے اکثر اسی عمر میں شادی کرتے ہیں اس ناپائیدار زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہے ہمیں خوشی کو اٹھا لینا چاہیے جب وہ ہماری پہونچ میں ہو۔"

ڈینگلرس۔ اچھا فرض کیا کہ آپکی درخواست جس میں ہماری عزت ہے اگر میری بیٹی اور بیوی نے منظور کرالی جاوے۔ تو تمہیدی رسومات آپکی طرف سے کون ادا کریگا۔ میں تو خیال کرتا ہوں کہ آپکے والد ماجد کی موجودگی کے بغیر کام ٹھیک نہیں ہوگا۔"

اینڈریا۔" جناب میرا باپ بڑا دوراندیش اور سوچنے والا آدمی ہے صرف اس خیال پر کہ شاید میں فرانس میں اقامت پذیر ہو جاؤں وہ مجھکو کاغذات بھی دیگیا ہے جو ثابت کرتے ہیں کہ میں اسکا بیٹا ہوں اور وعدہ کرگیا ہے کہ جب ہی میں شادی کرلوں اس وقت سے ڈیڑہ لاکھ سالانہ وہ مجھے دیا کریگا۔ اور یہ رقم میرے باپ کی آمدنی کے چہارم حصے سے زیادہ نہیں ہے۔"

ڈینگلرس۔" میرا ارادہ ہے کہ اپنی بیٹی کو جہیز میں پانچ لاکھ نقد دوں۔ اور اس کے سوا میرا ہے کون۔ میری وارثہ بھی وہی ہے

اینڈریا۔ اگر بیرولس اور آپکی بیٹی راضی ہیں تو سب کچھہ بڑی جلدی نپٹ سکتا ہے۔ ہمیں ڈیڑہ لاکھہ سالانہ مل جایا کریگا۔ اور ممکن ہے کہ میرا باپ مجھے ساری مایہ دیدے اگر ہمیں دس بیس لاکھہ بھی مل گئے تو میں انہیں آپ ہی کے پاس رکھونگا

اور اُمید ہے کہ آپ اپنی عقل اور دانائی سے ان سے دس فیصدی نفع حاصل کرینگے"

ڈینگلرس " میں عموماً ساڑھے تین فیصدی اور زیادہ سے زیادہ چار فیصدی دیا کرتا ہوں مگر اپنے داماد کو میں پانچ فیصدی بھی خوشی سے دونگا۔ اور نفع میں سے بھی آدھ آپکو دیا کرونگا"

کیول کنٹی کا کمینہ پن اکثر اس شرافت کے پردہ سے جو اس نے پہنا ہوا تھا۔ ظاہر ہو جایا کرتا تھا اور اتنی بڑی رقم کے آنے کی امید سے مخمور ہوکر وہ بولا" آپ تو بڑے اچھے سُسر ہیں معاف فرماویں امید تو مجھے دیوانہ کر دینے لگی ہے اور حصول پر میرا کیا حال ہوگا"

ڈینگلرس۔ مگر اپنی دولت کا ایک حصہ دینے سے تو آپکا باپ انکار نہ کریگا"

اینڈریا" کونسا حِصّہ"

ڈینگلرس " جو آپکو ماں کی طرف سے آتا ہے"

اینڈریا" ہاں میری ماں لیونورا کارسن ناری کی طرف سے"

ڈینگلرس " یہ کتنا ہوگا"

اینڈریا" میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے اس بارے میں کبھی خیال تک نہیں کیا۔ مگر میں قیاساً کہتا ہوں کہ یہ بیس لاکھ سے کم نہ ہوگا"

ڈینگلرس کو اس بات کے سننے سے اتنی خوشی ہوئی جتنی ایک بخیل کو اسوقت ہوتی ہے جبکہ اس کا گم شدہ خزانہ اُسے پھر مل جاوے"

اینڈریا" (ادب سے) کیوں جناب کیا مجھے امید کرنی چاہیئے"

ڈینگلرس " اجی امید کیا بلا ہوتی ہے۔ آپ کام ہوا سمجھیں ہماری طرف سے عذر کوئی نہیں ہے ہاں آپ کی طرف سے کوئی موانع نہ اٹھیں"

اینڈریا۔ میں تو ان باتوں کے سننے سے باغ باغ ہو رہا ہوں"

ڈینگلرس " مگر کیا وجہ ہے کہ آپکے مربی کونٹ آف مانٹی کرسٹو نے آپکے واسطے یہ درخواست نہ کی"

اینڈریا" (شرمندہ سا ہوکر) میں ابھی کونٹ کے پاس سے آیا ہوں وہ بڑا خوش باش آدمی ہے۔ مگر اس کے خیالات بالکل نرالے ہیں۔ وہ میری بڑی قدر کرتا ہے اور اسی نے مجھے یہ امید دلائی ہے کہ میرا باپ مجھے سرمایہ دیدے گا۔ مگر وہ کہتا تھا کہ وہ اپنے اوپر ذمہ داری

نہیں لے سکتا کہ کسی کے واسطے
درخواستیں کرتا پھرے۔ اور علاوہ
ازیں اگر آپ دوستانہ طور پر اس
سے میری بابت کچھ دریافت کرنا
چاہیں تو وہ بڑی خوشی سے جواب
دیگا" (مسکراکر) اچھا میں نے
اتنی دیر آپ اسے بحیثیت سسر کے
باتیں کی ہیں اب میں بحیثیت سب
بنک کے آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں"
ڈینگلرس (قہقہہ مارکر) بولے
کیا کہنا ہے"
اینڈریا" میرا ارادہ تھا کہ کل
آپ سے اپنے حساب میں چار ہزار
روپیہ لوں۔ مگر کونٹ نے یہہ دیکھ
کر کہ چار ہزار میرے اخراجات
کے لئے کافی نہوگا مجھے آپکے نام
بیس ہزار کی ہنڈوی دی ہے یہ
دیکھو اس کے دستخط موجود ہیں"
ڈینگلرس نے ہنڈوی لیکر جیب
میں ڈالی اور کہا مجھے ایسی ہزار لادو
تو ادا کردوں۔ کونٹ کی ہنڈوی ہمیشہ
بڑی کھری ہوتی ہے۔ اچھا بتلادو
کہ کل کس وقت آؤ گے۔ میرا خزانچی
روپیہ تیار رکھیگا اور آتے ہی آپکے
حوالہ کریگا"
اینڈریا" اچھا میں دس بجے آؤنگا
مجھے بہت ضرورت ہے کیونکہ میں
نے کل دیہات کو جانا ہے"
ڈینگلرس" بہت بہتر۔ کیا آپ
ابھی تک ہوٹل ڈی پرنس ہی
میں رہتے ہیں"
اینڈریا" جی ہاں"
دوسری صبح اینڈریا نے ڈینگلرس
کے بنک سے رقم مقررہ وصول کی
اور چلنے سے پیشتر دو سو روپیہ گیس
پارڈ کے واسطے نوکر کے پاس رکھدیا
اور پھر وہاں سے اس خطرناک دشمن
سے بچنے کے لئے نکل گیا اور شام
کے وقت اندھیرے میں واپس آیا
مگر جونہی کہ اس نے گاڑی سے قدم
باہر رکھا نوکر نے اس کو ایک پارسل
پکڑایا اور کہا" جنابعالی وہ آدمی
آیا تھا"
اینڈریا کو خوب یاد تھا کہ وہ آدمی
کون ہے مگر یہہ ظاہر کرکے کہ گویا
اسے اس کی بابت کچھ معلوم نہیں
ہے" اس نے پوچھا" کون آدمی"
نوکر" وہی جسکو حضور یہہ قلیل تنخواہ
دیا کرتے ہیں"
اینڈریا" او میرے باپ کا پرانا
نوکر۔ اچھا تو تمنے اسکو وہ روپیہ دیا
جو اسکے واسطے رکھا تھا"
اینڈریا نے نوکروں کو ہدایت کردی
تھی کہ وہ اُسے حضور کرکے پکارا

کریں سو نوکر نے جواب دیا "ہاں
حضور دے تو دیا مگر وہ لیتا نہیں تھا
یہ سنتے ہی انڈریا کا رنگ زرد ہو گیا
مگر چونکہ تاریکی تھی اسواسطے اس
بات کو کسی نے نہ دیکھا اور اس نے
کہا "ہیں وہ روپیہ نہیں لیتا تھا"
نوکر "جی نہیں۔ ساتھ ہی وہ حضور
کو بلانا چاہتا ہے میں نے اسے بہتیرا
کہا کہ آپ باہر تشریف لے گئے ہیں
مگر وہ مانتا کہاں آخر بڑے جھگڑے
کے بعد اس نے مانا مگر جاتے ہوئے
مجھے یہ خط دے گیا جو ویسا ہی بند رکھا
ہے"

اینڈریا نے خط پکڑا اور لیمپ کی
روشنی سے اسے پڑھا۔ اسمیں یہ حروف
لکھے تھے۔ "تم جانتے ہو کہ میں کہاں
رہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم
کل صبح نو بجے میرے پاس آؤ گے"
اینڈریا نے خوب غور سے دیکھا
کہ اس خط کو کسی نے کھولا تو نہیں
مگر اس طرف سے اس کا اطمینان
ہو گیا کیونکہ خط بالکل محفوظ تھا اور
اسپر مہریں بھی ویسی ہی چسپاں
تھیں جیسے کہ تازی لگائے ہوئی
ہوتی ہیں۔ خیر وہ یہ لفظ کہکر چلا گیا
"بہت خوب۔ غریب آدمی وہ بھی
ایک عجیب الخلقت آدمی ہے"

نوکر نے ان الفاظ پر غور کرنے
لگا۔ اور وہ نہیں سمجھتا تھا کہ آقا
کی زیادہ تعریف کرے یا غلام کی
اینڈریا۔ سائیس گاڑی سے
گھوڑے اتار کر میرے پاس آوے"
یہہ حکم دیکر اینڈریا اپنے کمرے میں
گیا اور جاتے ہی گیس بار و کا
خط جلا دیا۔ اتنے میں سائیس بھی
آ گیا"
اینڈریا۔ پیٹر تمہارا قد لمبائی میں
میرے برابر ہی ہوگا"
پیٹر۔ حضور مجھے حضور کے برابر لمبا
ہونے کا فخر حاصل ہے"
اینڈریا "کل تمکو ایک نئی پوشاک
بنوا دی تھی وہ کہاں ہے"
پیٹر۔ جی میرے پاس ہے"
اینڈریا "آج شام میرا ایک خوبصورت
لڑکی کے ساتھ اقرار ہے اور میں
نہیں چاہتا کہ مجھے کوئی پہچانے سو مجھے
اپنی پوشاک کل تک عاریتہً دو
شاید مجھے سونا بھی کسی سرائے میں
پڑے" پیٹر نے پوشاک لا دی۔ پانچ
منٹ بعد اینڈریا نے وہ پوشاک
پہن لی۔ اور ہوٹل سے نکل کر گاڑی
بان کو حکم دیا کہ اسے چیول روک
میں لے چلے۔ وہاں رات کاٹ کر دوسری
صبح وہ اس سرائے سے نکلا اور

پیدل روہینی لوپانٹ کیطرف
روانہ ہوا۔ اور وہاں پہونچ کر بائیں
طرف والے تیسرے مکان کے دروازہ
کے آگے جا ٹھیرا۔ دربان حاضر نہ تھا
سو اس نے اِدھر اُدھر دیکھا تا کہ
کسی سے مالک مکان کا پتا پوچھے
دوسری طرف سے ایک میوہ فروش
نے پوچھا "لڑکے کس کو دیکھتے ہو"

اینڈریا۔ ایم پیلی ٹن کو جو کہ
نانبائی ہے جس نے کہ اپنا کام چھوڑ
دیا ہے"

میوہ فروش "نانبائی جس نے
اپنا پیشہ چھوڑ دیا ہے"

اینڈریا "ہاں"

میوہ فروش "وہ اس احاطہ
کے پرلے سرے پر بائیں جانب
تیسری منزل میں رہتا ہے اینڈریا
اندر گیا اور تیسری منزل پر چڑھ
کر اس نے گھنٹہ جو وہاں رکھا تھا
بجایا۔ فوراً گیس یارڈ نے دروازہ
میں سے سر نکالا۔ اینڈریا کو دیکھتے
ہی اس نے دروازہ کھولا اور کہا۔
خوب آپ تو وقت کے بڑے پابند ہو

اینڈریا "(ایک کرسی پر بیٹھ کر)
خدا تمکو اور تمہاری پابندی کو غارت
کرے۔ تم تو میرے دشمن ہو

گیس یارڈ "آؤ میرے چھوٹے
آدمی غصے نہ ہو" دیکھو وہ ہمارے
واسطے کھانا تیار پڑا ہے اور میں
تیار بھی وہی چیز کی ہے جس کے تم بڑے
شائق ہو" اینڈریا نے جو آنکھ اٹھا
کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک
رکابی میں کچھ تھوم پڑا ہے جس کے
پاس چربی رکھی ہے ایک رکابی میں
کچھ سوکھی مچھلیاں رکھی ہیں۔ دوسرے
کمرے میں اس نے دیکھا کہ ایک خاص
صاف میز رکھا ہے" جس پر کہ دو شراب
کی بوتلیں بند کی ہوئی رکھی ہیں اور
ساتھ ہی کچھ میوجات گوبھی کے پتوں پر
رکھے ہوئے ہیں"

گیس یارڈ "کیوں جی تم اس کھانے
کی بابت کیا کہتے ہو۔ دیکھو کہ کیا عمدہ
خوشبو ہے۔ تمہیں یاد ہوگا کہ میں ایسے
کھانے پکایا کرتا تھا کہ تم انگلیاں
چاٹتے چاٹتے تھک جاتے تھے"

اینڈریا (بدمزاجی سے) بس یہی
کھانا کھانے کی غرض سے مجھے اتنی
تکلیف دی ہے اللہ تمہیں غارت
کرے"

گیس یارڈ (اکڑ کر) "کیوں رے
کھاتے ہوئے باتیں نہیں ہو سکتیں
اور پھر تم ناشکر گزار آدمی۔ کیا تم
ایک پرانے دوست کو دیکھکر خوش
نہیں ہوتے دیکھو میرے تو خوشی

کے مارے آنسو نکل رہے ہیں"
اینڈریا "بس رہا کار خاموش رہو کیا تم مجھے محبت کرتے ہو"
گیس پارڈ - ہاں میں کرتا ہوں اگر نہ کروں تو خدا مجھے دوزخ میں ڈالے - میں جانتا ہوں کہ یہ ایک کمزوری ہے مگر مجھپر یہہ بڑی غالب ہے"
اینڈریا "باوجود اسکے کہ تم مجھے محبت کرتے ہو تاہم تمنے اسوقت کوئی شرارت کرنے کے واسطے ہی بلا بھیجا ہے"
گیس پارڈ "ارے سوچ لو اگر مجھے تجھہ سے پیار نہ ہوتا تو اپنی کمبخت زندگی میں برداشت کرسکتا جو تمہارے سبب سے مجھے برداشت کرنی پڑتی ہے ذرا سوچو تو کہ تمنے سائیس کے کپڑے پہنے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا ایک سائیس ہے - میرا کوئی نوکر نہیں ہے حتی کہ مجھے اپنا کھانا بھی آپ ہی تیار کرنا پڑتا ہے - تم میرے کھانے کو نا پسند کرتے ہو اس کا سبب یہ ہے کہ تم ہوٹل ڈی پرنسس میں کھانا کھاتے ہو - میں بھی نوکر رکھ سکتا ہوں میں بھی گاڑی رکھ سکتا ہوں - میں بھی جہاں چاہوں کھانا کھا سکتا ہوں - مگر میں یہہ سب کچھہ کیوں نہیں کرتا - صرف اسی لئے کہ میرا چھوٹا سا بیٹا ڈنو ناراض نہ ہو جاوے - مانو کہ میں ایسا کرسکتا ہوں یا نہیں"
یہ کہکر اس نے اینڈریا کیطرف پھر ایک ایسی نگاہ سے دیکھا کہ جس کا مطلب سمجھنا کچھہ مشکل نہ تھا"
اینڈریا "اچھا مانا کہ تم مجھے محبت کرتے ہو مگر اسکی کیا وجہ ہے کہ تم مجھے اپنے ساتھہ کھانے کھلاتے ہو"
گیس پارڈ "اسکا یہی سبب ہی کہ مجھے تمہارے دیکھنے کی خوشی حاصل ہو"
اینڈریا - ہمنے اپنے تمام معاملات کا جب فیصلہ کرلیا ہوا ہے تو مجھے دیکھنے کا کیا فایدہ"
گیس پارڈ دیکھا جاویگا کہ فیصلہ ہوا ہے یا نہیں پہلے بیٹھو کھانا کھا لیں - لو یہ تازہ کلیجی جو میں نے تمہیں خوشی کرنیکے واسطے خرید ائی ہے"
خیر تم میری ان چار بالسن کی کرسیوں کی طرف دیکھ رہے ہو - ارے میں امیر نہیں ہوں اور نہ ہی یہہ مکان ہوٹل ڈی پرنسس ہے"

اینڈریا۔" معلوم ہوتا ہے کہ تم قانع نہیں ہو تم چاہتے تھے کہ پنشن یافتہ نانبائی بن جاؤ سو وہ تمہیں میسّر ہوگیا۔ اسپر بھی تم راضی نہیں ہو اچھا بولو مجھے کہنا کیا تھا؟"

گیس پارڈ۔" اجی کیا پنشن یافتہ نانبائی اُدھ تو امیر ہوتے ہیں۔ انہیں ماہانہ ملتا ہے اور مجھے کیا ملتا ہے۔"

اینڈریا۔" تمہیں بھی تو ماہانہ ملتا ہے۔"

گیس پارڈ" جی ہاں ملتا ہے۔"

اینڈریا۔" نہیں ملتا۔ میں تمہیں دو سو ماہوار دیتا ہوں۔"

گیس پارڈ (ابرو چڑھا کر) اس طرح لینے سے خوشی کیا ہوتی ہے تم دیتے تو ہو مگر نہ دل کے ساتھ ہی دولت کا کوئی اعتبار نہیں۔ اگر تمہارا کام جاتا رہے تو پھر میرا کیا حال۔ اور ایک اور بات مجھے یاد آئی ہے۔ تم ڈینگلرس کی بیٹی سے شادی کرنے لگے ہو۔"

اینڈریا۔" کیا۔"

گیس پارڈ۔" ڈینگلرس کی نہ بلکہ بیرن ڈینگلرس کی اور اب میں تمہیں بھی کونٹ بینی ڈٹو کہا کرونگا وہ میرا ایک پرانا دوست ہے وہ میری شادی پر گیا تھا اور اگر اسے یہہ بات یاد ہوئی تو وہ بھی مجھے بلائیگا۔ اس وقت وہ اتنا مغرور نہ تھا کیونکہ وہ صرف ایک ادنے درجہ کا منشی تھا میں نے کئی بار اسکے ساتھ اور کونٹ مار سرف کے ساتھ کھانا کھایا ہے تم دیکھتے ہو کہ میرے بھی کیسے بڑے بڑے تعلقات ہیں اور اگر میں ذرا بھی کوشش کروں تو میں بھی تمہارے پہلو بہ پہلو رہوں اچھا آداب کھانا کھائیں۔"

یہ کہتے ہی اس نے کھانا کھانا شروع کر دیا وہ ہر ایک رکابی کی تعریف کرتا جاتا تھا۔ اور بن چبائے نگلتا جاتا تھا۔"

اینڈریا بھی اسی کی مانند شروع ہوگیا۔ اور اس نے ٹھوم خوب پیٹ بھر کر کھایا۔

گیس پارڈ۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم مجھ سے بڑھ جاؤگے۔"

اینڈریا۔ دیکھو تو سہی۔ مجھے بھوک سخت لگی ہوئی ہے۔"

گیس پارڈ اچھا تو حرامی اس نے کھانا کو پسند کرتے ہو۔"

اینڈریا۔" میں تو اسے یہاں تک پسند کرتا ہوں کہ مجھے تعجب آتا ہے

کہ وہ شخص جو ایسا اچھا انسان ہو کیسے بھوکا مر سکتا ہے"

گیبس پارڈ - میری تمام خوشی اور راحت کو صرف ایک خیال برباد اور پامال کر دیتا ہے"

اینڈریا" وہ کونسا خیال ہے"

گیبس پارڈ" یہ کہ میں کسی دوسرے کا محتاج ہوں غیر کے ہاتھ کیطرف مجھے دیکھنا پڑتا ہے"

اینڈریا" اجی ایسے خیالوں کو بالائے طاق رکھو میرے پاس دو کے واسطے کافی ہوتا ہے"

گیبس پارڈ - خیر مگر سچ جانو کہ مہینہ کا آخری روز گویا میرے لئے قیامت ہوتا ہے - اور گھبراہٹ اور رنج سے میرا کلیجا منہ کو آتا ہے"

اینڈریا" واہ تو پھر تم بڑے غیرت مند ہو"

گیبس پارڈ - میری غیرت تو یہاں تک ہے کیا میں کل دو سو روپیہ لے نہ سکتا تھا"

اینڈریا" ہاں مجھے معلوم ہے تم نے میرے ساتھ ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی - مگر سچ بتاؤ کہ کیا اس کا سبب رنج ہی تھا"

گیبس پارڈ" سچا اور خالص رنج مگر میرے دل میں ایک اور خیال بھی گذرا تھا"

اینڈریا اس بات کو سنکر کپکپا اٹھا وہ ہمیشہ گیبس پارڈ کے خیالات سے ڈر جایا کرتا تھا"

گیبس پارڈ" تم دیکھتے ہو کہ مجھے برابر مہینہ بھر انتظار کرنا پڑتا ہے سچ پوچھو تو میرے لئے یہ بڑے عذاب کا باعث ہے"

اینڈریا (فلسفانہ انداز سے) اجی انتظار کرنا کوئی برا ہوتا ہے کیا زندگی انتظار ہی میں نہیں گزرتی اچھا میرا حال دیکھو - کیا میں چین سے رہتا ہوں کیا میں اس انتظار سے بری ہوں"

گیبس پارڈ اجی نہیں انتظار کرنے میں تمہیں کچھ رنج نہیں ہوتا - بلکہ خوشی ہوتی ہے - کیونکہ تمہیں دو سو کی بجائے آٹھ ہزار دس ہزار یا شاید بارہ ہزار کی امید ہوتی ہے ساتھ ہی تمہیں تحفہ تحائف بھی ملتے رہتے ہیں جنکو تم اپنے غریب دوست گیبس پارڈ سے مخفی رکھتے ہو - مگر گیبس پارڈ بھی ایسا حضرت ہے کہ ہر ایک بات کو تاڑ جاتا ہے"

اینڈریا" کیا تم سراسر گذشتہ اوقات کے قصے بھول گئے ہو -

گیبس پارڈ" تم ابھی نہیں سمجھے

بچے ہو مگر میں پچاس سال کا ہو گیا
ہوں بھلا میں کبھی بھول سکتا ہوں
اچھا جانے دو۔ آؤ اپنے مطلب کی
باتیں کریں"

اینڈریا" اچھا"

گیس پارڈ" میں کہنے لگا تھا۔
کہ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو" ...

اینڈریا" ہوں"

گیس پارڈ" تو میں سب کچھ
وصول کر لیتا"

اینڈریا۔ وہ کیسے"

گیس پارڈ" اس طرح کہ میں مین
خریدنے کے بہانے چھ مہینے کی تنخواہ
پیشگی لے لیتا اور رفوچکر ہو جاتا"

اینڈریا" بیشک بات تو معقول
ہے"

گیس پارڈ۔ اچھا تو میری روٹی
کھاؤ اور میری نصیحت پر عمل کرو۔
امید ہے کہ تمہیں بہت فائدہ ہوگا

اینڈریا" مگر جو نصیحت تم مجھے
دیدیتے ہو اس پر خود ہی عمل کیوں
نہیں کرتے۔ تم چھ مہینہ کی تنخواہ
مجھے ایکدم لیلو اور مرسلز میں
جا کر آرام سے زندگی بسر کرو"

گیس پارڈ" واہ رے تم چاہتے
ہو کہ میں بارہ سو روپیہ لے کر تمہارا
پیچھا چھوڑ دوں اور باقی تم مرنے
سے اُڑاؤ"

اینڈریا" گیس پارڈ تم کیسے حریص
اور طامع ہو تمہیں یاد نہیں ہے۔
کہ اس سے دو مہینہ پہلے تم بھوک
کے مارے مر رہے تھے"

گیس پارڈ نے اس بات کو سنکر
چیتے کی مانند دانت دکھائے اور قہقہہ
مار کر کہا" تم نہیں جانتے کہ جتنی خوراک
زیادہ ہوتی ہی بھوک زیادہ ہو جاتی
ہے اچھا سنو مجھے ایک تجویز سوجھی
ہے"

گیس پارڈ کی تجویز نے اینڈریا کو اور
بھی وحشت زدہ کر دیا کیونکہ اسکی
تجاویز اسکے خیالات سے زیادہ
خطرناک ہوا کرتی تھیں۔ آخر اس
نے پوچھا" بولو کیا تجویز سوجھی ہے
کوئی معقول تجویز کرنا"

گیس پارڈ" کیا تم مجھے کوئی ایسا
طریقہ بتا سکتے ہو کہ تمہاری کوڑی بھی
خرچ نہ ہو اور مجھ کو پندرہ بیس
ہزار مل جائیں۔ نہیں مگر پندرہ بیس
ہزار سے کیا بن سکتا ہے۔ کم سے
کم تیس ہزار تو ہو۔ کیوں بھائی کوئی
ایسا طریقہ بتا سکتے ہو"

اینڈریا" نہیں میں نہیں بتلا سکتا

گیس پارڈ۔ میں خیال کرتا ہوں
کہ تم نے میری بات کو نہیں سمجھا۔ میں نے

کہا ہے کہ تمہاری ایک کوڑی کا بھی خرچ
نہ ہو۔ اور میرا کام بن جائے۔"
اینڈریا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا
یہ مطلب ہے کہ میں کوئی ڈاکہ ڈالوں
اور گرفتار ہو کر پھر وہیں قید ہو جاؤں
گیس پارڈ: "مجھے اس بات کا
کوئی ڈر نہیں ہے میں اکیلا رہنے سے
تنگ آگیا ہوں۔ اور چاہتا ہوں
کہ اپنے پرانے ساتھیوں کو پھر دیکھوں
میں تمہاری مانند بے دل نہیں ہوں
کہ انکو بالکل فراموش کر دوں۔"
اینڈریا: "اس بات کو سنکر کانپ
گیا اور اسکا رنگ زرد ہو گیا۔ اور
بولا: "بس گیس پارڈ ایسی بیہودہ
باتوں کو چھوڑو۔"
گیس پارڈ: "پیارے بیٹے ڈرو
تم ڈرتے کیوں ہو مجھے تیس ہزار
حاصل کرنے کا کوئی طریقہ بتلاؤ میں
تم سے زیادہ مدد نہیں مانگتا کیونکہ
باقی کام اپنے ... کی میں خود ترکیب نکال
لونگا۔"
اینڈریا: "اچھا میں سوچتا ہوں
جب کچھ سوجھتی ہے تو بتلاؤں گا۔"
گیس پارڈ: "اچھا فی الحال اتنا
کر دو کہ میرا وظیفہ پانچسو تک بڑھا دو
میرا ارادہ ہے کہ کچھ گھر بار خریدوں"
اینڈریا: "اچھا چلو پانچسو ہی لیا کرنا
مگر بات بڑی مشکل ہو گئی ہے۔ تم بہت
بڑھتے جاتے ہو۔"
گیس پارڈ: "اب چھوڑ بھی تمہیں
لاانتہا خزانے ملے ہوئے ہیں اور
تمہارے ....
اینڈریا گیس پارڈ کی اگلی بات کو تاڑ
گیا اور خوش ہو کر بولا۔ ہاں میرا مربی
بڑا مہربان ہے۔"
گیس پارڈ: "اچھا تو یہ مہربان مربی
تمہیں کیا ماہوار دیتا ہے۔
اینڈریا: پانچ ہزار ماہوار۔"
گیس پارڈ: "تم اتنے ہزار جتنے کہ
تم مجھے سینکڑے دیتے ہو۔ بیشک
حرامی ہی ایسے خوش نصیب ہوتے
ہیں۔ بھلا یہ بتاؤ کہ تم اتنی بڑی رقم
سے کرتے کیا ہو
اینڈریا۔ اسکا خرچ کرنا کونسی
بڑی بات ہے اور مجھے بھی تمہاری
مانند سرمایہ بنانے کا شوق ہے۔"
گیس پارڈ: "سرمایہ بنانے کا! بیشک
ہر ایک کو سرمایہ بنانیکا شوق ہوتا ہے
مگر یہ سرمایہ تمہیں دیگا کون۔ وہی
تمہارا شاہزادہ۔"
اینڈریا: "ہاں وہی۔ مگر ابھی مجھے
بڑی دیر انتظار کرنا ہے۔"
گیس پارڈ: "انتظار کس بات کا۔"
اینڈریا: "اس کی موت کا۔"

گیس پارڈ" وہ کیسے "
اینڈریا" کیونکہ اس نے اپنی وصیت میں مجھے اپنی جائداد کے بہت حصے کا وارث کروایا ہے
گیس پارڈ" کتنے کا "
اینڈریا" پانچ لاکھ کا "
گیس پارڈ" او یہ تو بہت تھوڑا ہے۔ یہہ جھوٹ ہے "
اینڈریا" نہ اتنا ہی ہے۔ مگر کیا تم میرے دوست نہیں ہو "
گیس پارڈ" کیوں نہیں میں تمہارا حقیقی دوست ہوں "
اینڈریا" اچھا تو میں نے تمکو ایک راز کی بات سنانی ہے "
گیس پارڈ" بولو پھر "
اینڈریا" مگر یاد رکھو کہ بات نکلے نہ "
گیس پارڈ" کبھی نہ نکلے گی "
اینڈریا۔ (ادہر ادہر دیکھ کر) یہاں کوئی سنتا تو نہیں "
گیس پارڈ۔ ابے یہاں کون تمہیں سن سکتا ہے "
اینڈریا۔ سنو میں نے اپنے باپ کا پتہ لگا لیا ہے "
گیس پارڈ" تم نے اپنے حقیقی باپ کا "
اینڈریا" ہاں "
گیس پارڈ" کیا کیول کنٹی تمہارا باپ نہیں ہے
اینڈریا" نہیں وہ تو دور ہو گیا ہے میرا اصلی باپ مانٹی کرسٹو ہے "
گیس پارڈ واہ کیا کہنا ہے "
اینڈریا" اسے سچ جانو۔ وہ ظاہرا تو مجھے اپنا بیٹا نہیں کہتا۔ مگر یہ پانچ ہزار اسی کے خزانے سے پہونچے ہیں اور اس نے کیول کنٹی کو میرا باپ بننے کے لئے پچاس ہزار روپیہ دیئے ہیں "
گیس پارڈ۔ تمہارا باپ بننے کے لئے پچاس ہزار۔ ارے میں پچیس ہزار پر تیرا باپ بننے کو تیار تھا۔ نالایق تم نے مجھے کیوں یاد نہ کیا "
اینڈریا" ارے مجھے تو اس معاملے کا علم ہی نہ تھا۔ ابھی میں قید ہی میں تھا کہ اس نے یہہ سب بندوبست کر دیا تھا "
گیس پارڈ" خوب۔ اور تمنے کہا ہی کہ اسکی وصیت سے تمہیں "
اینڈریا" مجھے پانچ لاکھ نقد ملینگے
گیس پارڈ" کیا تمہیں اس بات کا کامل یقین ہے "
اینڈریا" یقین کیا۔ میں نے وہ وصیت نامہ اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اور اسمیں میرا بیٹا ہونا بھی تسلیم کیا ہوا ہے "

گیس پارڈ "واہ رے نیک باپ واہ رے بہادر اور دیانت دار باپ"

اینڈریا "اب کہو کہ آیا میں تم سے کوئی بات اٹھا رکھتا ہوں"

گیس پارڈ "لا اب میں تمہیں بڑا معتبر جاننے لگا اچھا تو تمہارا یہ باپ بڑا دولتمند ہے"

اینڈریا "وہ اتنا دولتمند ہے کہ اُسے خود معلوم نہیں کہ اسکے پاس کتنی دولت ہے"

گیس پارڈ "کیا یہ ممکن ہے"

اینڈریا "خیر مجھے تو اس میں کسی قسم کا شک نہیں کیونکہ میں ہمیشہ اس کے مکان میں رہتا ہوں پانچ سات روز ہوئے ہیں کہ ایک بنکر کا منشی اس کے پاس پچاس ہزار روپیہ لایا تھا اور کل ہی بنکر خود ایک لاکھ کی اشرفیاں لیکر آیا تھا"

گیس پارڈ کو ان باتوں کے سننے سے بڑی حیرانی ہوئی۔ اینڈریا کی آواز اُسے روپیہ کی جھنکار معلوم ہونے لگی۔ اور خیال ہی میں روپیوں کے انباروں کے انبار اسکے سامنے آموجود ہوئے وہ خوشی کے مارے پھولا نہ سما سکا۔ اور آخر چلایا "اچھا تو تم اس کے گھر میں کب جایا کرتے ہو"

اینڈریا۔ "جب کبھی میری مرضی ہو"

گیس پارڈ کچھ دیر سرنگوں رہا اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ کوئی تجویز سوچ رہا ہے پھر اچانک بولا "تمہارے وہ مکان کیسا عظیم الشان ہوگا تم کیا جانتے ہو کہ میرا اُسے دیکھنے کو کتنا دل چاہتا ہے"

اینڈریا "بیشک مکان شاہانہ ہی"

گیس پارڈ "اچھا وہ مکان چمپس الی سس میں ہے"

اینڈریا "ہاں۔ نمبر ۳۰"

گیس پارڈ "نمبر ۳۰"

اینڈریا "ہاں۔ یہ ایک بڑا خوبصورت مکان ہے۔ یہ بالکل الگ ہے اور اسکے گرد ایک احاطہ اور ایک باغ ہی"

گیس پارڈ "خیر۔ مگر میں باہر کا حال کیا کروں میں تو اسکے اندر کو دیکھنا چاہتا ہوں"

اینڈریا "کیا تمنے کبھی ٹیولیریز کو دیکھا ہے بس سمجھ لو کہ یہ اس سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے"

گیس پارڈ "جب کونٹ اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ دیتا ہو تو ان کو لینے کے لئے جھکنے کی قیمت تو ملجاتی ہوگی"

اینڈریا "اجی اسکی تھیلیاں کھینچ کا انتظار کرنا کیا معنے۔ روپیہ تو اس گھر میں ایسے پڑا رہتا ہے جیسے باغ میں میوہ جات"

گیس پارڈ "اچھا تو پھر مجھے بھی
کسی رنڈ وہاں لے چلو"
اینڈریا "میں تمہیں کیسے لیجاؤں
اور اگر لیجاؤں تو بہانہ کیا کروں"
گیس پارڈ "یہ تو تم سچ کہتے ہو مگر
تمہاری باتوں سے میرے منہ میں
پانی بھر آیا ہے اور میں اب اسجگہ
جائے بغیر رہ نہیں سکتا"
اینڈریا "اب جانے بھی دو
اس بیہودگی کو سر سے نکال ڈالو"
گیس پارڈ۔ میں بیہودہ فروش
کے بھیس میں جاؤنگا"
اینڈریا "تمہیں کوئی دروازہ کے
اندر قدم نہ رکھنے دیگا"
گیس پارڈ اچھا تو پھر ہم خیال
ہی میں اس کی سیر کرلیں گے"
اینڈریا "بس یہی بہتر تجویز ہے"
گیس پارڈ "اچھا کم سے کم مجھے
اسکا کچھ نقشہ تو بتاؤ"
اینڈریا "وہ کیسے"
گیس پارڈ "ارے یہ بھی کوئی
بڑی بات ہے۔ کیا یہ بڑا ہے یا
چھوٹا"
اینڈریا "درمیانہ"
گیس پارڈ اسکی ترتیب وغیرہ
کسطرح ہے"
اینڈریا "اچھا قلم دوات اور
کاغذ لاؤ میں تمہیں نقشہ بناکر دکھاؤنگا
گیس پارڈ نے جلدی سے ایک
پرانی میز سے کاغذ اور قلم دوات
نکالی اور کہا "یہ سب موجود ہے
میرے بچے اسپر تمام نقشہ کھینچ دو"
اینڈریا نے مسکرا کر قلم دوات اٹھائی
اور نقشہ بنانا شروع کیا اور بولا "مکان
باغ اور احاطہ کے درمیان ہے یہ
دیکھو اس طرح سے یہ کہتے ہوئے
اس نے مکان باغ اور احاطہ کا
خاکہ بنایا"
گیس پارڈ "دیواریں کتنی بلند ہیں"
اینڈریا "بس آٹھ دس فیٹ سے
زیادہ نہیں ہیں"
گیس پارڈ خیر انہیں مکان بنانے
والے نے کوتاہی کی ہے"
اینڈریا "احاطہ میں نارنگی کے
درخت اور کئی قسم کے پھول ہیں"
گیس پارڈ۔ طویلے کس طرف ہیں
اینڈریا "دروازہ کے دو طرفوں
ہیں اس طرح سے یہ کہکر اس نے
دروازہ اور طویلوں کا خاکہ بنایا"
گیس پارڈ "اچھا نچلی منزل کا
خاکہ بناؤ"
اینڈریا "نچلی منزل میں ایک
کھانے کا کمرہ ہے دو ملاقات کے
ہیں۔ ایک کھیلنے کا کمرہ ہے سیڑھیاں

بڑے کمرے میں ہیں۔ اور ایک اور چھوٹی سیڑھی ہے جو پچھلی طرف ہے"

گیس پارڈ۔ اور کھڑکیاں وغیرہ کوئی نہیں؟"

اینڈریا" واہ ہیں کیوں نہیں کھڑکیاں ایسی عظیم الشان اور اتنی بڑی بڑی ہیں کہ تمہارے قد کا آدمی اُن میں سے کھلا گزر سکتا ہے"

گیس پارڈ" ان کھڑکیوں کے ساتھ بھی سیڑھیاں ہیں کہ نہیں"

اینڈریا" برابر ارے وہاں کیا نہیں"

گیس پارڈ۔ اچھا تو نوکر کہاں سوتے ہیں"

اینڈریا" ان کے لئے ایک علیحدہ مکان ہے وہ مکان کے دائیں جانب واقع ہے وہیں لکڑی کی سیڑھیاں لگی ہوتی ہیں۔ نوکروں کے مکان کے ہر ایک کمرے میں ایک ایک گھنٹہ لگا ہے جس کی رسی اصلی مکان تک پہونچی ہوئی ہے"

گیس پارڈ" اچھا کوئی حفاظت وغیرہ کا سامان بھی ہے"

اینڈریا" پہلے ایک کتا ہوا کرتا تھا جس کو رات کے وقت کھلا چھوڑ دیا کرتے تھے۔ مگر اب اسکو اس آئیل والے مکان میں لیگئے ہیں جہاں تم گئے تھے"

گیس پارڈ" اچھا"

اینڈریا" میں نے کل ہی کونٹ کو کہا تھا کہ تم بڑے غافل آدمی ہو کہ نوکر وغیرہ سب آئیل کو بیجاتے ہو اور گھر کھلا چھوڑ جاتے ہو"

گیس پارڈ" پھر آگے"

اینڈریا۔ پھر میں نے کہا کہ تم کبھی لوٹے جاؤ گے"

گیس پارڈ۔ اس نے کیا جواب دیا"

اینڈریا" اس نے جواب دیا کہ اگر میں لوٹا جاؤں تو کیا پرواہ ہو"

گیس پارڈ اس کے پاس کوئی ایسا صندوق بھی ہے جس کے ساتھ چور کو پکڑنے کا پنجرہ لگا ہوتا

اینڈریا" تمہیں کسطرح معلوم ہے

گیس پارڈ" میں نے گذشتہ نمائش میں ایسے صندوق دیکھے"

اینڈریا" اس کے پاس ایک صندوق ہے جس میں وہ چابی رکھا کرتا ہے"

گیس پارڈ ارے وہ ایسا غافل ہے تو اسے کوئی لوٹتا نہیں"

اینڈریا" نہیں۔ اس کے نوکر بڑے وفادار ہیں۔

گیس پارڈ" اس صندوق

میں کچھ روپیہ بھی ہوگا"

اینڈریا "شاید ہو۔ مجھے کیا معلوم"

گیس پارڈ "اچھا وہ صندوق ہے کہاں"

اینڈریا "دوسری منزل پر"

گیس پارڈ "اچھا مجھے اسکا بھی نقشہ بناکر دکھاؤ"

اینڈریا نے قلم لی اور نقشہ کھینچنا شروع کیا اور کہا "دیکھو یہ ڈیوڑھی ہے۔ یہ ملاقات کا کمرہ ہے یہ داہنے ہاتھ کتب خانہ اور مطالعہ خانہ ہے۔ یہ بائیں جانب خوابگاہ اور پوشاک پہننے کا کمرہ وہ صندوق اسی آخرالذکر کمرے میں ہے۔

گیس پارڈ "اس کمرے میں کوئی کھڑکی بھی ہے"

اینڈریا "دو کھڑکیاں ہیں۔ ایک یہ اور ایک یہ"

گیس پارڈ "مکان کے نقشہ کو دیکھ کر سرنگوں ہوا اور کچھ دیر کے بعد بولا "کیا کونٹ اکثر آٹیل کو جاتا ہے"

اینڈریا۔ ہفتہ میں دو تین بار بس کل دن رات وہ وہیں بسر کریگا

گیس پارڈ "تمہیں اس بات کا پورا یقین ہے"

اینڈریا "میری اس نے وہاں دعوت کی ہے"

گیس پارڈ "اچھا تو تم وہاں کھانا کھاؤ گے بھلا جب تم وہاں کھانا کھاتے ہو۔ تو سویا بھی وہیں کرتے ہو"

اینڈریا "یہ میری مرضی پر موقوف ہے۔ وہ میرا اپنا گھر ہے"

گیس پارڈ نے بڑی توجہ سے اینڈریا کیطرف دیکھا گویا کہ وہ اسکے دل کی حقیقت کو تاڑنا چاہتا ہے۔ مگر اینڈریا نے۔ اپنی جیب سے ایک چرٹ نکالا۔ اور اُسے جلاکر پینا شروع کیا اور کہا کیوں بھئی وہ پانچسو روپیہ کب لوگے"

گیس پارڈ "اگر پاس ہوں تو ابھی دیدو"

اینڈریا نے اپنی جیب سے اشرفیاں نکالیں اور اس کے آگے رکھیں"

گیس پارڈ "واہ رے یہ تو سونا ہے"

اینڈریا "کیوں تمہیں سونا پسند نہیں ہے۔

گیس پارڈ "کیوں پسند کیوں نہیں۔ مگر میں اُسے لے نہیں سکتا"

اینڈریا "ارے انکو روپیہ سے بدلا لینا۔ تم بھی تو بڑے بیوقوف ہو"

گیبس یارڈ" خوب لیکن اگر کسی نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ یہ سونا کہاں سے آ گیا ہے تو میں کیا جواب دونگا بس مجھے چاندی دو اس کی مجھے کوئی گرفت نہیں کریگا"

اینڈریا" ارے احمق کیا میرے پاس پانسو روپیہ نقد رکھے ہیں۔ خیال تو کرو۔ اتنا نقد کون اپنے پاس رکھ سکتا ہے"

گیبس یارڈ" اچھا اپنے دربان کے پاس رکھ چھوڑنا۔ میں جب جاؤں گا اس سے لیلونگا"

اینڈریا" آج"

گیبس یارڈ" نہیں کل۔ آج مجھے فرصت نہیں۔

اینڈریا" اچھا کل جب میں آپیل کو جاؤنگا تو رکھ جاؤنگا"

گیبس یارڈ" اچھا تو پکا اقرار ہوا"

اینڈریا" یقیناً پکا۔ اچھا پھر تو تم مجھے نہ ستاؤگے"

گیبس یارڈ" نہیں"

اس اثنا میں گیبس یارڈ کچھ اداس سا ہو گیا تھا اینڈریا نے اسکی اداسی دور کرنیکے لئے اپنی بشاشت اور زندہ دلی اور بھی زیادہ کر دی۔ گیبس یارڈ نے اسے دیکھ کر کہا

اینڈریا تم کیسے خوش ہو۔ تم تو ایسے معلوم ہوتے ہو کہ گویا تمکو جایداد پر قبضہ ہو گیا ہے"

اینڈریا" ارے ایسی قسمت کہاں کہ ابھی سے قبضہ ہو جاوے مگر جب قسمت جاگی تو میں تمہیں بتاؤنگا میں پرانے دوستوں کو بھلایا نہیں کرتا"

گیبس یارڈ" جی ہاں۔ تمہارا حافظہ بڑا تیز ہے۔ مگر میں تمہیں ایک اور نصیحت دیتا ہوں"

اینڈریا" جلدی بولو"

گیبس یارڈ یہ جو انگشتری تمنے پہنی ہے اُسے چھوڑ جاؤ مجھے ڈر لگتا ہے کہ یہ کہیں تمہیں مصیبت میں نہ پھنسائے"

اینڈریا" وہ کیسے"

گیبس یارڈ" کیسے۔ اے اندھے تمہیں ابھی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ تمہیں تو بیتنے نوکروں کا بدلا ہے اور چار ہزار کی انگشتری تمہاری انگلی میں ہے کوئی دیکھے گا تو کیا کہے گا۔ وہ کچھ سمجھو اپنی بیوقوفی سے مجھے اور اپنے آپ کو کہیں برباد نہ کر دینا"

اینڈریا" قیاس تو تمہارا ٹھیک ہے"

گیس یارڈ "مجھے بھی ہیروں کا کچھہ علم ہے میرے پاس بھی ایک تھا"

اینڈریا نے بغیر چون چرا کے انگشتری اتار کر گیس یارڈ کے حوالہ کردی۔ اور کہا "بیشک تمہارا نخرہ بجا ہے"

گیس یارڈ نے انگشتری کو بڑی غور سے دیکھا گویا کہ وہ اسکا صرافوں کیطرح امتحان کر رہا ہے اور اُسے دیکھ بھال کر کہا "یہہ نگینہ تو کھوٹا ہے"

اینڈریا "ہرگز نہیں اب تو ٹھٹھہ کر رہے ہو"

گیس یارڈ "غصے مت ہو۔ امتحان کر لیتے ہیں یہ کہہ کر وہ اٹھا اور طاق کی طرف جا کر شیشے کو اس سے چھوا اور دیکھا کہ وہ کاٹتا ہے اور انگوٹھی کو اپنی انگلی میں ڈال کر بولا "نہیں بھئی مجھے غلطی لگی تھی۔ مگر بات یہہ تھی کہ صراف لوگ ایسے ایسے جعلی ہیرے بنا لیتے ہیں کہ اب کسی صراف کی دوکان کو لوٹنا گویا وقت ضائع کرنا ہوتا ہے"

اینڈریا "اچھا اب چھوڑئیے بھی ہے یا نہیں کہ ابھی کچھہ اور کہنا ہے کیا یہہ میرا کرتا بھی اُتار لینا ہے بس اب براہ مہربانی جانے دو"

گیس یارڈ "تم بڑے خوش باش دوست ہو۔ اب میں تمہیں زیادہ نہیں روکونگا۔ اور آئندہ میں اپنی حرص کو کم کرونگا"

اینڈریا "مگر دیکھو سونے کے روپیہ بدلانے میں تو تمہیں بڑا ڈر تھا۔ کہیں اس ہیرے کے بیچنے میں نہ پکڑے جانا۔

گیس یارڈ "ڈرو مت میں اسے بیچوں گا نہیں"

اینڈریا (دلمیں) خیر آج نہیں توکل سہی"

گیس یارڈ "سنو خوش قسمت خراجی" اب تم اپنے نوکروں۔ گھوڑوں۔ گاڑیوں اور اپنی معشوقہ کے پاس جاتے ہو"

اینڈریا "ہاں"

گیس یارڈ "جس دن تم میڈیم یوجینی سے شادی کروگے تو اُمید ہے کہ مجھے بھی کوئی بیش بہا تحفہ دوگے"

اینڈریا "ارے میں نے تمہیں پہلے ہی سے کہہ دیا ہے کہ یہہ ایک وہم ہے جو تمہارے سر میں سما گیا ہے"

گیس پارڈ " اچھا یو جینی کے پاس کتنا روپیہ ہوگا "

اینڈریا " ارے میں جو کہتا ہوں دس لاکھ ۔

گیس پارڈ " دس لاکھ ۔ خیر اتنا ہی سہی "

اینڈریا ۔ اچھا خدا تمہارا بھلا کرے

گیس پارڈ (قہقہہ مار کر) سچ مانو میں تمہاری بہتری چاہتا ہوں اچھا ٹھہرو میں تمہیں راستہ دکھاؤں

اینڈریا " نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے "

گیس پارڈ ۔ ضرورت کیوں نہیں میں نے کچھہ پیش بندی کی ہوئی ہے **کچٹ** کی ساخت کا ایک تالاب جسمیں میں نے کچھہ اور ترقی کی ہوئی ہے ہے ۔ جب تم سرمایہ دار ہو جاؤ گے تو تمہیں بھی ایک بنا دونگا "

اینڈریا ۔ بہت خوب میں ایک ہفتہ پہلے تمہیں اطلاع دونگا

اب وہ دونو جدا ہوئے گیس پارڈ سیڑھیوں کے سر پر کھڑا رہا حتیٰ کہ اینڈریا مکان کے احاطہ سے باہر نکل گیا ۔ جب وہ گیس پارڈ کی نظر سے غائب ہوگیا ۔ تو گیس پارڈ جلدی سے اپنے کمرے کے اندر داخل ہوگیا ۔ اور دروازہ بند کرتے ہی اس نقشہ کا مطالعہ کرنے لگا ۔ جو اینڈریا نے اُسے بنا کر دیا تھا اور بولا " پیارے بیٹے ڈلو اب تمہاری میراث تمہیں جلدی ہی مل جاوے گی "۔

اکیاسی باب

(نقب زنی)

جس دن کہ یہہ گفتگو جو ہمنے پچھلے باب میں بیان کی ہے واقع ہوئی اس سے دوسرے روز کونٹ آف مانٹی کرسٹو آٹیل کیطرف روانہ ہوا اس کے ہمراہ علی اور کچھہ اور خدمت گار تھے اور اس نے اپنے ساتھہ چند گھوڑے بھی لیلئے جنکی خوبی آزمانے کی اسکو بڑی خواہش تھی ۔ کونٹ کو اس سے ایک روز پیشتر اس سفر کا خیال تک بھی نہ تھا مگر اب جو **بٹرشیو** **نارمنڈی** سے واپس آیا ۔ اور **زمین** اور **کشتی** وجہاز وغیرہ کے خریدنے کی خبر لایا ۔ تو کونٹ کو اس کی تحریک پیدا ہوئی ۔

برٹروشیو نے کونٹ کو اگر سنایا
کہ زمین وغیرہ تیار ہے اور کشتی
جو کہ ایک ہفتہ سے بندر میں پہونچی
ہے معہ اپنے چھ چلانیوالوں کے
تیار کھڑی ہے اور پھر سمندر میں
روانہ ہونے کو مستعد ہے۔ کونٹ
نے برٹروشیو کی جوش اور مستعدی
کی تعریف کرکے کہا۔ کہ اب فی الفور
روانگی کی تیاری میں مصروف ہو
جاؤ کہ شاید اب فرانس میں ہمارا
ایک ماہ سے زیادہ قیام نہ ہوگا۔
اب میری ہدایتیں سن لو۔ میں چاہتا
ہوں کہ پیرس سے سٹری پاٹ تک
ایک رات میں جاؤں اس غرض
کے لئے آٹھ تازہ گھوڑے سڑک
پر تیار چاہئیں۔ جو کہ دس گھنٹوں میں
اسی میل کا فیصلہ طے کرسکیں۔

برٹروشیو۔ حضور نے پہلے
بھی یہ خواہش ظاہر فرمائی تھی
اور مطلوبہ گھوڑے بالکل تیار
ہیں۔ میں نے ان کو خریدا ہوا ہے
اور خود انہیں مناسب موقعوں
پر لیئے لیئے گاؤں میں جہاں
کوئی نہیں ٹھیرتا کھڑا کردیا ہوا ہے۔

کونٹ۔ بہت خوب۔ میرا ب
اس جگہ کوئی ایک دو روز رہونگا۔
سو اسکے واسطے بھی انتظام کرو۔

برٹروشیو۔ ضروری احکام دینے
کے لئے باہر نکلنے ہی کو تھا۔ کہ بیپ
لسٹن دروازہ کھول کر اندر آیا اس
کے پاس ایک چاندی کی طشتری
تھی جس میں ایک خط پڑا تھا۔ کہ
کونٹ نے جو بیپ لسٹن کے
منہہ اور کپڑوں پر گردوغبار پڑا دیکھا
تو اس نے پوچھا۔ بیپ لسٹن تم
کیوں آئے ہو۔ میرا خیال ہے کہ
میں نے تمہیں نہیں بلایا۔

بیپ لسٹن جواب دینے کے
بغیر آگے بڑھا اور خط پیش کرکے
بولا۔ حضور یہ خط بڑا ضروری اور
تاکیدی ہے۔ کونٹ نے خط لیکر
کھولا اور پڑھنا شروع کیا۔ اس کا
مضمون مفصلہ ذیل تھا۔

کونٹ آف مانٹی کرسٹو کو اطلاع
دیجاتی ہے کہ آج اسکے چمپا ایلی
سس والے مکان میں ایک شخص
اس نیت سے داخل ہوگا کہ کچھ
کاغذات جو پوشاک پہننے کے
کمرے میں صندوق میں رکھے ہیں
چرا کر لیجائے۔ کونٹ خود ایک بڑا
حرامی آدمی ہے اس لئے شاید پولیس
کی کوئی ضرورت نہ ہوگی اور امید ہے
کہ کونٹ پولیس کو نہ منگائے گا
کیونکہ پولیس کی مداخلت سے اس

خط کو لکھنے والے کیلئے سخت ضرر کا اندیشہ ہے کونٹ پوشاک والے کمرہ میں چھپنے سے یا خوابگاہ کی ایک کھڑکی میں سے اپنی جائداد کی محافظت کرسکتا ہے۔ اور اگر وہ اپنے نوکروں وغیرہ سے مدد لے تو اس حرامی کے ساتھ مقابلہ کرنے کی بھی اُسے کوئی ضرورت نہیں پڑتی جو اتفاقاً اس لکھنے والے پر ظاہر ہوا ہے اس دفعہ تو اطلاع دیدی گئی ہے۔ لیکن اگر اسکی ابکی کوشش ناکام گئی اور اس نے پھر کوشش کی تو شاید ایسا اطلاع دینے کا موقعہ نہ ملے۔ سو ہوشیار رہو"

کونٹ کے دلمیں پہلا خیال جو اس رقعے کے پڑھنے پر گزرا یہ تھا کہ یہہ ایک جعل ہے اور دھوکا ہے جسکی غرض یہ ہے کہ مجھے ایک چھوٹے سے خطرے سے ہٹا کر ایک بڑے خطرے میں گرائے وہ تیار تھا کہ پولیس کے کمشنر کے پاس خط روانہ کرے اور اس نصیحت کی کچھ پرواہ نہ کرے جو اسکے گمنام دوست نے لکھی تھی۔ کہ اچانک اس کے دلمیں یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید رات کو حملہ کرنیوالا میرا کوئی ذاتی دشمن ہو جسکو میں ہی شناخت کرسکوں۔

ہم جانتے ہیں کہ کونٹ کا دل کیسا مضبوط تھا وہ کسی بات کو ناممکن سمجھا ہی نہ کرتا تھا۔ اور اسکے دلمیں وہ جرأت اور بہادری تھی۔ جو بڑے آدمی کا خاصہ ہوتی ہے۔ آخر سوچ کر وہ بولا "وہ میرے کاغذ نہیں چاہتے وہ جو میری جان چاہتے ہیں وہ چور نہیں ہیں بلکہ قاتل ہیں مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ میں پولیس کو اپنے نج کے معاملات میں دخل دینے کی اجازت دوں۔ ایسے معاملات کے لئے میں خود کافی ہوں (بیپٹسٹن کو پھر بلاکر) پیرس کو جاؤ۔ اور اسجگہ جتنے نوکر ہیں ان سبکو جمع کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا تمام گھرانہ آٹیل میں آجاوے"

بیپٹسٹن "تو حضور اس جگہ کوئی بھی نہ رہے"

کونٹ "صرف دربان"

بیپٹسٹن "حضور کو یاد ہوگا۔ کہ دربان کا مکان اصل مکان سے بہت دور ہے"

کونٹ "پھر کیا"

بیپٹسٹن "حکم ہے کہ گھر لوٹا جاوے اور دربان کے کان میں آواز تک نہ جائے"

کونٹ "کون گھر کیسے لوٹا جاوے"

بیب لسٹن۔ چوروں سے؟"
ونٹ" بیب لسٹن تم پاگل ہو
مر بشیک لوٹا جاوے مگر میں فرانی
ہیں مانگتا"
بیب لسٹن" تسلیم"
ونٹ" میری بات سمجھ لی
ہے۔ اپنے تمام ساتھیوں کو یہاں
سے لے آؤ۔ کسی چیز میں تغیر
تبدل مت کرو۔ صرف نیچے فرش
کھڑکیاں بند کرا دو"
بیب لسٹن" حضور اور دوسری
منزل کی کھڑکیاں"
ونٹ" تم جانتے ہو کہ وہ کبھی
بند نہیں کیجاتیں بس جاؤ"
ونٹ کے ساتھ کھانا کھاتے
قت سوائے علی کے اور کوئی نہ تھا
پنی معمول اطمینان اور ٹھنڈے
ل کے ساتھ کھانا کھا اس نے
لی کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ
یا۔ اور پہلو والے دروازہ سے نکل
روانہ ہوا"
بب وہ لوس ڈی بولون کے
ریب پہونچا تو اس نے پیرس کا
خ کیا۔ اور شام سے پہلے پہلے
پینمپ الی سس والے
کان کے آگے آموجود ہوا۔
کان میں تمام تاریکی تھی صرف

دربان کے مکان میں ایک دھیما سا
چراغ جل رہا تھا۔ اور وہ اصل
مکان سے کوئی چالیس قدم دور تھا
مانٹی کرسٹو نے ایک درخت کے
ساتھ لگ کر اپنی تیز اور نہ دھوکا
کھانے والی آنکھ کے ساتھ دونوں
راستے کی تلاش کی اور گزرنے والوں
کو دیکھا بھالا۔ اور ادھر ادھر نظر
دوڑائی تا کہ معلوم کرے کہ کوئی
چھپا تو نہیں۔ اس طرح دس منٹ
گزر گئے اور اسکو یقین ہو گیا کہ
اس کو کسی نے نہیں دیکھا"

اب وہ جلدی سے علی کے ہمراہ
پہلو والے دروازہ کی طرف گیا۔ اور
جلدی سے داخل ہو کر نوکروں والی
سیڑھی کے راستے جسکی چابی اس
کے پاس تھی اپنی خوابگاہ میں داخل
ہوا۔ اسطرح نہ تو کوئی پردہ وغیرہ
اٹھا اور نہ ہی دربان کو خبر ہوئی جو
یہ سب سمجھا ہوا تھا کہ مکان بالکل
خالی ہے"

خوابگاہ میں پہونچکر اس نے علی کو ٹھیرنے
کا اشارہ کیا۔ پھر وہ پوشاک بدلنے
والے کمرے میں گیا اور اسکا اس نے
امتحان کیا اور دیکھا کہ کوئی چیز
نہیں ہلی۔ صندوق اپنی جگہ پڑا ہے
اور چابی بھی اپنے موقعہ پر پڑی ہے

اس نے صندوق کو دوہرا تالا لگایا
اور چابی لے کر پھر خوابگاہ میں آگیا
علی نے اس اثنا میں ضروری اشیاء
یعنی ایک چھوٹی سی بندوق اور ایک
دونالیاں طمنچہ جس کا خوب نشانہ
لگ سکے بہم پہنچا رکھے تھے۔ ان
ہتھیاروں کو پاس رکھ کر گویا کونٹ
کے ہاتھ میں پانچ آدمیوں کی جان
آگئی اب ساڑھے نو بج گئے۔ کونٹ
اور علی دونو نے کچھ روٹی کھائی اور
تھوڑا شراب پیا۔ تب کونٹ نے
ایک طاق کھولا جس کے ذریعہ سے
وہ پاس کے کمرے میں دیکھ سکتا
تھا۔ اس کے اوزار اسکے پاس تھے
اور علی اس کے نزدیک ایک چھوٹی
سی عربی کلہاڑی لئے کھڑا تھا جس
کی صورت کہ جلادوں کے ایام سے
نہیں بدلی تھی۔ خوابگاہ کی ایک
طاق میں سے کونٹ کی نظر گلی میں
بھی جا سکتی تھی اس طرح دو گھنٹہ
گزر گئے۔ اندھیرا بڑا سخت تھا مگر
تاہم کونٹ اور علی دونو درختوں کی
ذرا سی حرکت کو بھی دیکھ سکتے تھے
دربان کی کوٹھڑی والی روشنی مدت
سے گل ہو گئی ہوئی تھی۔ قیاس یہ تھا
کہ اگر کوئی حملہ ہوا تو یہ طاقی میں سے
نہ ہوگا۔ بلکہ پہلی منزل کی سیڑھیوں
سے ہوگا اور کونٹ کے خیال میں
حملہ آور روپیہ نہیں چاہتا تھا بلکہ
اس کی جان چاہتا تھا۔ اس کو
یہ بھی قیاس تھا کہ حملہ اس کی خوابگاہ
پر ہوگا۔ اتنے میں شفاخانہ کی گھڑی
میں سوا بارہ بجے اور ابھی گھڑی کے
بجنے کی آواز ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ کونٹ
نے پوشاک والے کمرے میں کچھ
خفیف سی آواز سنی۔ یہ آواز تین
چار بار ہوئی اور کونٹ نے سمجھ
لیا۔ کہ وقت آگیا ہے ایک کاریگر
اور مشاق ہاتھ ہیرے کے ساتھ
کھڑکی کا شیشہ کاٹ رہا تھا۔ مانٹی
کرسٹو کا دل زیادہ تیزی سے
دھڑکنے لگا۔ اور اس نے علی کو
اشارہ کیا کہ خطرہ قریب ہے۔ علی
اپنے آقا کے زیادہ قریب آگیا
۔ کونٹ کو یہ فکر تھی۔ کہ معلوم کرے
کہ دشمن کیا کرتا ہے تاکی کیطرف جس
کا شیشہ کاٹا جا رہا تھا۔ اپنی آنکھ
لگائی اور اسے ایک ہاتھ تاریکی
میں دکھائی دیا۔ تھوڑی دیر میں
شیشہ کٹ کر الگ ہو گیا۔ اور ایک
بازو اندر آیا تاکہ طاقی کی زنجیر کو
معلوم کرے۔ ایک منٹ میں طاقی
کے کواڑ کھل گئے اور ایک آدمی
داخل ہوا۔ وہ بالکل تنہا تھا۔"

کونٹ "واہ رے حرامی۔ تو تو اکیلا ہی ہے" علی نے اسکے کندھے پر ہاتھہ رکھا اور جب اس نے اپنا سر پھیرا تو علی نے گلی کیطرف اشارہ کیا۔

کونٹ "خوب دو ہیں۔ ایک کام کرتا ہے اور دوسرا نگرانی کرتا ہے"

اس نے اب علی کو ہدایت کی کہ گلی والے آدمی کیطرف نظر رکھے اور خود اس اندر والے آدمی کیطرف متوجہ ہوا۔ یہہ آدمی سارے کمرے میں بازو پھیلائے پھر رہا تھا۔ گویا کہ وہ سب حال معلوم کرنا چاہتا ہے۔ آخر جب اس نے سب حال معلوم کر لیا۔ تو اس نے دونوں دروازہ کو بلیٹن چڑھا کر بند کر دیا۔

جب وہ خوابگاہ کے دروازہ کے قریب آیا کونٹ نے خیال کیا کہ وہ اندر آنے کو ہے اس خیال سے اس نے اپنا پستول اٹھایا مگر چور نے اندر آنے کی بجائے صرف بلی چڑھانے کی کوشش کی کونٹ نے بلی وغیرہ پہلے سے شادی تھی سو چور نے اسکی کچھہ پرواہ نہ کی اور اس شخص کی مانند جو اپنے گھر میں بیٹھا ہوا ہوتا ہے اپنے کام میں مشغول ہوا۔ سب سے پہلے اس نے اپنے جیب سے کوئی چیز نکالی جسکو کونٹ نہ دیکھہ سکا اس نے اسے ایک سٹول پر رکھا اور اسجگہ کیطرف گیا جہاں اس نے چابی کی امید کی ہوئی تھی۔ چابی اسے وہاں نہ ملی کیونکہ وہ کونٹ نے پہلے ہی سے اٹھالی ہوئی تھی۔ مگر چور ایک دوربین اور عاقبت اندیش آدمی تھا۔ اور ہر ایک طرح سے تیار ہو کر آیا ہوا تھا۔ کونٹ نے جلدی چابیوں کے کھڑکنے کی آواز سنی۔ اب کونٹ کو پورا یقین ہو گیا کہ وہ صرف ایک چور ہے اور وہ نا امیدی کے لہجہ میں بولا" واہ یہ تو صرف ایک چور ہے"

چور کے پاس چابیاں بہت سی تھیں اور اسے ٹھیک چابی نہ ملتی تھی۔ سو وہ اس چیز کیطرف گیا جو اس نے سٹول پر رکھی تھی۔ اور فوراً ایک دھیمی زرد روشنی ظاہر ہوئی جو اتنی تیز تھی کہ اشیا صاف نظر آسکیں جب یہ روشنی چور کے چہرہ اور ہاتھوں پر پڑی کونٹ چونک پڑا اور پیچھے ہٹ کر چلایا" اوہ یہ تو" . . . . . علی نے اپنی کلھاڑی اٹھائی"

کونٹ "بیوقوف اپنی کلھاڑی نیچے رکھدو ہمیں کسی ہتھیار کی ضرورت

نہیں ہے پھر اس نے کچھ الفاظ
آہستہ آواز میں کہے۔ کیونکہ
کونٹ کی پہلی بات نے گو کہ وہ
آہستہ تھی چور کو چوکنا کر دیا تھا
اور وہ بت کی مانند اپنی جگہ پر بے
حس کھڑا تھا یہ ایک حکم تھا جو کونٹ
نے علی کو دیا تھا۔ کیونکہ علی چپکے
چپکے گیا اور فوراً ایک سیاہ پوشاک
اور ایک سہ گوشہ ٹوپی لے آیا۔
کونٹ نے اپنا بڑا کوٹ اور اپنی
واسکٹ وغیرہ اتار دی اور ایک
لوہے کی چھوٹی سی کرتی پہن لی اور
اب وہ بالکل ایک ابی بن گیا
ادہر کونٹ اپنا بھیس بدل رہا تھا
اور ادہر چور پھر تالا کھولنے میں
مشغول ہو گیا تھا۔ اور قریب تہا
کہ تالا کھل جاوے کہ کونٹ نے
کہا " واہ خوب۔ ابھی تمہارا چند
منٹ کا کام اور باقی ہے " پھر
وہ کھڑکی کیطرف گیا اور اس نے
دیکھا کہ وہ آدمی جو پہلے گلی میں
بیٹھا ہوا تہا۔ اب ٹہل رہا ہے
اور اس کا دھیان کونٹ کی پوشاک
پہننے والے کمرے ہی کی طرف لگا
ہوا ہے اچانک کونٹ نے اپنی
پیشانی پر ایک انگلی ماری اور
وہ مسکرایا۔ تب علی نے نزدیک
آکر اس کے کان میں کہا " دیکھو
اسی جگہ مخفی رہو۔ اور خواہ ہے
کتنا ہی شور کیوں نہ ہو میرے
بلائے بغیر نہ ہی اپنے تئیں ظاہر
کرو اور نہ ہی میرے پاس آؤ "
علی نے تسلیم کی کونٹ نے پھر
ایک الماری سے ایک موم بتی
نکالی اور اسے روشن کیا۔ اور
پھر دیکھ کر کہ چور تالا کھولنے میں
بڑا مشغول ہے اس نے دروازہ
کھولا۔ مگر اس نے یہ احتیاط
کر لی کہ روشنی اس کے چہرہ کے
اوپر نہ پڑے دروازہ ایسا چپکے
کھولا کہ چور نے کوئی آواز نہ
سُنی مگر وہ سخت ہی حیران ہوا
جبکہ اس نے دیکھا کہ کمرہ اچانک
ہی روشن ہو گیا ہے۔ وہ پیچھے مڑا
کونٹ " آہ! مسٹر گیس پارڈ
سلام۔ ایسے وقت میں اس
جگہ کیا کر رہے ہو "
گیس پارڈ چلایا " او ابی بسونی "
اور اس بات کو نہ سمجھ کر کہ جب
اس نے تمام دروازہ بند کر دیئے
تھے تو یہ ابی کہاں سے نکل آیا
اس کے ہاتھ سے چابیاں گر گئیں
اور وہ بت کیطرح بے حس
وحرکت کھڑا رہ گیا۔ کونٹ گیس پارڈ

اور طاق کے درمیان کھڑا ہو گیا تاکہ وہ طاق کے راستہ بھاگ نہ نکلے پھر گیس پارڈ چلایا" ابی لبو ئی" اور اس کی آنکھیں کونٹ کے چہرہ کی طرف گڑ گئیں"

کونٹ ہاں میں ابی لبو ئی ہی ہوں اور میں بڑا خوش ہوں کہ تم مجھے شناخت کرتے ہو معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا حافظہ اچھا ہے کیونکہ دس سال سے ہماری ملاقات نہیں ہوئی" ابی کی اس تمسخر اور طنز آمیز حرکات سے گیس پارڈ لڑکھڑا گیا اس کی آنکھیں پھٹ گئیں اور وہ منہ میں بولا" ابی صاحب ابی صاحب

جعلی ابی۔ اچھا تو تم کونٹ آف مانٹی کرسٹو کو لوٹنے آئے ہو"

گیس پارڈ کھڑکی کا ارادہ کرتے ہوئے ابی صاحب میں نہیں جانتا یقین کرو۔ لو میں قسم کھاتا ہوں"

کونٹ " ایک شیشہ کٹا ہوا ہے" ایک لالٹین بھی تمہارے پاس ہے جعلی چابیاں بھی ہیں صندوق کا تالا ٹوٹنے کے قریب ہے" بس بات صاف اور عیاں ہے"

گیس پارڈ کا ان باتوں سے دم نکل رہا تھا۔ وہ کوئی گوشہ تلاش کر رہا تھا جہاں چھپ جاوے کہ پھر کونٹ بولا" آؤ آؤ معلوم ہو گیا کہ اب بھی تم قاتل ہی ہو"

گیس پارڈ " ابی صاحب آپ سب کچھ جانتے ہیں اور آپکو معلوم ہے کہ مجسٹریٹ کے سامنے کار کونز قتل کی مرتکب ثابت ہوئی تھی اور مجھے تو صرف جہازو نیر کام کرنے کی سزا ملی تھی"

کونٹ " اچھا تو کیا تمہاری مدت سزا ختم ہو گئی ہے"

گیس پارڈ " ابی صاحب مجھے کسی شخص نے رہا کر دیا تھا

کونٹ " واہ اس شخص نے بنی آدم کے ساتھ بڑی نیکی کی ہے

گیس پارڈ " افسوس میں نے اقرار کیا تھا"

کونٹ " اور تم اس اقرار کو توڑ رہے ہو"

گیس پارڈ " افسوس ہے کہ توڑ رہا ہوں"

کونٹ " بس اب تم اپنے یاداشت کو پہنچ جاؤ گے"

گیس پارڈ ابی صاحب میں مجبور کیا گیا تھا"

کونٹ " ہاں ہر ایک مجرم یہی کہتا ہے"

گیس پارڈ۔ بھوک اور افلاس نے مجھ پر بڑا ستایا تھا۔"

کونٹ۔" جی ہاں غریب لوگ اور مفلس مانگ لیتے ہیں یا کسی نانبائی کی دوکان سے روٹی چرا لیتے ہیں مگر ایک آباد گھر میں آکر صندوق توڑنا کیا یہ مفلسی ہے اور جب اس مقتول سوداگر نے تمہیں اس ہیرے کے لئے جو بیچنے تمہیں دیا تھا پینتالیس ہزار دیا اور تم نے پھر اسے قتل کیا تو کیا یہ بھی مفلسی ہی کا سبب تھا۔"

گیس پارڈ۔" ابی صاحب معاف فرمایئے آپ نے ایک دفعہ میری جان بچائی ہے۔ اب دوبارہ بچایئے۔"

کونٹ۔ خیر دیکھا جاویگا۔"

گیس پارڈ۔" ابی صاحب آپ اکیلے ہیں یا کہ آپ کے ساتھ سپاہی بھی ہیں جو مجھے پکڑنے کو تیار ہیں۔"

کونٹ۔" میں بالکل تنہا ہوں۔ میں پھر تم پر رحم کرتا ہوں اور تمہیں جانے دیتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تم سب کچھ مجھے صاف صاف بتا دو۔"

گیس پارڈ۔ (کونٹ کے نزدیک آکر) ابی صاحب آپ تو میرے نجات دہندہ ہیں۔"

کونٹ۔ اچھا قید سے تمہیں کس نے چھڑایا۔

گیس پارڈ۔" ایک انگریز نے۔"

کونٹ۔" اس کا نام کیا تھا۔"

گیس پارڈ۔ لارڈ ولمور۔"

کونٹ۔ میں اسے جانتا ہوں مگر تمہاری بات جھوٹ ہوگی تو یاد رکھنا۔"

گیس پارڈ۔" ابی صاحب میں آپکو سچ کہونگا۔"

کونٹ۔" کیا اس انگریز کی کبھی تم پر عنائیت ہے۔"

گیس پارڈ۔" مجھ پر تو اسکی عنائیت نہیں ہے۔ مگر ایک جوان کاریگن پر ہے جو میرا ساتھی تھا۔"

کونٹ۔" اس جوان کا کیا نام تھا۔"

گیس پارڈ۔" بنی ڈٹو۔"

کونٹ۔" کیا یہ اس کا اصلی نام ہے۔"

گیس پارڈ۔" اس کا کوئی اور نام بھی ہے۔

کونٹ۔ اچھا تو وہ بھی تمہارے ساتھ بھاگ آیا ہوا ہے۔"

گیس پارڈ۔" جی ہاں۔"

...ٹ "کس طرح تقے میں"

...پارڈ "ہم سینٹ میڈیر...
...ڈلون کے نزدیک جہاز...
...م گزر رہے تھے۔ دوپہر کے
...یکہ باقی مجرم سو رہے تھے۔
...ڈی دور نکل گئے اور ریتی
...ا تھہ جوہیں اس انگریز نے
...ی ہے اپنی بیڑیاں کاٹیں
...م تیر کر نکل گئے۔

...ٹ۔ بینی ڈلوسکا اب کیا
ہے۔

...پارڈ۔ مجھے کچھہ معلوم
...ی"

...ٹ۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے

...پارڈ "نہیں سچ مچ مجھے
...علوم نہیں ہم ٹھیوس
...جدا ہو گئے تھے۔ اپنی
...ت پر زیادہ زور دینے
...وہ ایک اور قدم مصنوعی
...طرف بڑھا جبکہ کونٹ وہیں
...طرح کھڑا رہا اور بڑی
...الی گرجتی آواز سے بولا"
...جھوٹ بولتے ہو"

...پارڈ۔ ابی صاحب نہیں
...چ کہتا ہوں"

...ٹ نہیں تم جھوٹ کہتے ہو
...و اب بھی تمہارا دوست

اور افعال شنیعہ میں تمہارا شریک ہے"

گیس پارڈ "نہیں"

کونٹ۔ اچھا کہو جیسے تم ٹولون سے آئے ہو تم کس چیز پر گزارہ کرتے ہو۔

گیس پارڈ "جو مجھے ملتا ہے امیر گزارہ کر لیتا ہوں"

کونٹ۔ نہیں تم جھوٹ بولتے ہو" اسدفعہ کونٹ اس زور سے بولا۔ کہ گیس پارٹ کانپ گیا اور اسکے منہہ کیطرف حیرانی اور وحشت سے دیکھنے لگا۔ پھر کونٹ بولا "تم اس رقم پر گزارہ کرتے ہو جو بینی ڈلو تمکو دیتا ہے"

گیس پارڈ "جی ہاں۔ وہ بڑے ایک امیر کا بیٹا بن گیا ہے"

کونٹ "وہ ایک بڑے امیر کا بیٹا کیسے بن سکتا ہے۔

گیس پارڈ۔ ایک بناوٹی بیٹا حقیقی بیٹا نہیں۔

کونٹ "اس بڑے امیر کا نام کیا ہے"

گیس پارڈ "کونٹ آف مانٹی کرسٹو۔ وہی جس کے مکان میں ہم اسوقت کھڑے ہیں"

کونٹ۔ (حیران ہوکر) بینی ڈلو

کونٹ آف مانٹی کرسٹو کا بیٹا۔"
گیس پارڈ۔" میرا تو ایسا ہی خیال
ہے۔ کیونکہ اس نے اس کا جعلی باپ
بنا دیا ہے اور اس کو پانچ ہزار ماہانہ
دیتا ہے۔ اور اس نے اپنی وصیت
میں اس کے حق میں پانچ لاکھ لکھدیا
ہے۔

کونٹ۔ ہاں ہاں۔ میں سمجھ گیا ہوں
اچھا بیٹی ڈونے اب اپنا کیا نام رکھا
ہوا ہے

گیس پارڈ۔ اینڈریا کیول کنٹی

کونٹ۔" اچھا تو وہ وہی جوان ہے
جسکو کہ میرے دوست کونٹ آف
مانٹی کرسٹو نے اپنے گھر میں داخل
کیا ہے۔ اور جو کہ اب ڈینگلرس کی
بیٹی یوجینی سے شادی کرنیوالا ہے

گیس پارڈ۔ جی ہاں۔ وہی۔"

کونٹ۔ او کمبخت حالانکہ تم اسکی
زندگی کے حالات جانتے ہو۔ لیکن
پھر بھی ان باتوں کو ہونے دیتے ہو۔"

گیس پارڈ۔" میں اپنے ساتھی
اور دوست کا سدِ راہ کیوں بنوں

کونٹ۔ بہتر تم ڈینگلرس کو خبر
کرو۔ میں خود اسے جا کر سب حالات
کی اطلاع کرونگا۔"

گیس پارڈ۔" ابی صاحب ایسا
ہرگز نہ کریں

کونٹ۔" کیوں نہ کروں۔"

گیس پارڈ۔" کیونکہ اس سے
ہم دونو برباد اور تباہ ہو جاویں گے۔"

کونٹ۔" اور کیا تم خیال کرتے
ہو کہ تمہارے جیسے حرامزادوں کے
بچانے کی خاطر میں تمہارے جرائم
چھپانے والا اور انکا مدد کرنے
والا بن جاؤنگا۔"

گیس پارڈ۔ (زیادہ نزدیک ہو کر)
ابی صاحب۔"

کونٹ۔" میں تو سب پردہ فاش
کردونگا۔"

گیس پارڈ۔ کس کے پاس۔"

کونٹ۔ ڈینگلرس کے پاس۔"

اس پر گیس پارڈ نے اپنے
کوٹ کے نیچے سے ایک کھلا ہوا
تیز چاقو نکالا اور کونٹ کے سینہ
میں ایک ضرب لگا کر چلایا خدا
کے لئے ابی صاحب! ایسا نہ کرنا
کوئی بھید فاش نہ کرنا۔"

مگر وہ سخت متحیر ہوا۔ جبکہ اس نے
دیکھا کہ چاقو بجائے اسکے سینہ
کو چیر کر پیٹھ کی طرف سے نکل جائے
کند ہو کر پیچھے پھر گیا ہے اسی وقت
کونٹ نے اسکی کلائی پکڑی اور
اسے اس زور سے دبایا کہ چاقو
اس کی بے حس انگلیوں سے گر پڑا!

اور اسکے منہ سے بے اختیار ایک
چیخ نکلی مگر کونٹ نے اس کی آہ
وزاری کیطرف کچھہ توجہ نہ کی اور
اسکی کلائی کو یہاں تک مروڑتا رہا حتے کہ
اسکی کہنی کی ہڈی اکھڑ گئی اور وہ
چت زمین پر گر پڑا کونٹ نے تب
اپنا پاؤں اسکے سر پر رکھا اور کہا
بولو حرامی اب کیا ہے کہو تو تمہارا
سر توڑدوں ؟

گیس پارڈ ۔ ای صاحب رحم
رحم برائے خدا رحم کرو ؟

کونٹ نے اپنا پاؤں اس کے
سر پر سے ہٹایا اور کہا "اٹھو"

گیس پارڈ ۔ اٹھا اور کانپتے ہوئے
بولا ای صاحب آپ کے ہاتھہ ہیں
کہ شکنجے ہیں خدا کی قسم کتنی قوت
ہے ؟

کونٹ "خاموش حرامی خدا نے
مجھے قوت دی تاکہ تیرے جیسے
درندوں کو مغلوب کروں میں
اس کے نام پر سب کچھہ کرتا ہوں
اور اب جو میں تجھے چھوڑتا ہوں
یہ بھی اسی کا کام ہے اچھا یہ کاغذ
اور قلم دوات لو اور جو کچھہ میں لکھواتا
ہوں لکھو ؟

گیس پارڈ ۔ ای صاحب میں
لکھنا نہیں جانتا ؟

کونٹ "تم جھوٹ بولتے ہو ۔
یہ قلم لو اور لکھو"

گیس پارڈ نے کونٹ کی زبردست
طاقت سے ہیبت زدہ ہوکر قلم پکڑی
اور لکھنے کے لئے بیٹھا کونٹ نے
اسکو مفصلہ ذیل عبارت لکھوائی

جناب عالی ؟

وہ شخص جسکو کہ آپ نے اپنے
مکان میں داخل کیا ہے اور جس کے
ساتھہ کہ آپ اپنی بیٹی کی شادی
کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں ایک
سرکاری مجرم ہے جو میرے ساتھہ
ٹولون کے قید خانہ سے بھاگ
کر نکلا ہوا ہے اس کا نمبر ۵۹ ہے
اور میرا ۵۸ اس کا نام قید خانہ میں
بینی ڈٹو تھا مگر اپنے اصلی نام سے
وہ بے خبر ہے کیونکہ اسکو اپنے
والدین کا کچھہ پتا نہیں ۔

کونٹ "اسپر اپنے دستخط کرو"

گیس پارڈ "مگر کیا آپ مجھے برباد
کرنا چاہتے ہیں"

کونٹ "حرامی اگر میں تجھے برباد
کرنا چاہتا تو تجھے ابھی پولیس کے حوالہ
نہ کر دیتا ۔ علاوہ اس کے اگر یہ خط
ڈینگلرس کو پہونچ گیا تو غالباً تم
بچ جاؤ گے اچھا اسپر اپنے دستخط کرو
گیس پارڈ نے اسپر دستخط کر دیئے

کونٹ ''پتا لکھو۔ روڈی جا سی
انٹین ۔ مسٹر ڈینگرس بینکر کو دے''

گیس پارڈ نے پتا لکھا۔ کونٹ نے
رقعہ لیا اور کہا۔ بس اب تم جاؤ۔ یہ
کافی ہے''

گیس پارڈ ''کس راستہ جاؤں''

کونٹ ۔ جس راستہ آئے
تھے''

گیس پارڈ ''کھڑکی کے راستہ''

کونٹ ۔ ہاں اسمیں سے اندر تو
خوب آ گئے تھے''

گیس پارڈ ''ابی صاحب۔ آپ
کچھ میرے برخلاف ارادہ رکھتے
ہیں

کونٹ ''احمق تیرے برخلاف
کیا ارادہ کرتا ہے''

گیس پارڈ ''پھر مجھے دروازہ سے
کیوں نہیں جانے دیتے''

کونٹ ''ارے دربان کو بیدار
کرنیکا کیا فایدہ ہوگا''

گیس پارڈ ''آپ چاہتے ہیں
کہ میں مرجاؤں۔

کونٹ ''میں وہی چاہتا ہوں
جو خدا چاہتا ہے''

گیس پارڈ ۔ اچھا آپ قسم کھائیں
کہ نیچے جاتے ہوئے آپ مجھے نہ ماریں
گے''

کونٹ ''بزدل احمق''

گیس پارڈ ''آپ میری نسبت
کیا ارادہ رکھتے ہیں''

کونٹ '' اے میں کیا کرسکتا
ہوں۔ میں نے تیری کوشش
کی کہ تم ایک آسودہ آدمی بن جاؤ
مگر تم پھر بھی قاتل نکلے''

گیس پارڈ ''اچھا ایک بار اور
آزماؤ''

کونٹ ۔ اچھا میں آزماؤنگا

گیس پارڈ ۔ آپ جانتے ہیں
کہ میں معتبر آدمی ہوں''

کونٹ ''اچھا پھر تو سلامتی سے
پہونچ لو''

گیس پارڈ ''مجھے سوائے آپکے اور
خطرہ کس کا ہے۔

کونٹ ''اگر تم اپنے مکان پر
سلامتی سے پہونچ جاؤ۔ تو
پیرس سے نہیں بلکہ فرانس سے
نکل جاؤ۔ اس شرط پر جہاں کہیں
کہ تم ہوگے۔ میں تمہیں کچھ روپیہ
وظیفہ کے طور پر دیتا رہونگا
اور اگر تم اپنے وطن تلاش کر پہنچے
کہ خدا نے تمہارے گناہ بخشدیے
ہیں اور پھر میں بھی تمہیں معاف
کردونگا''

گیس پارڈ ''آہ ابی صاحب آپ

مجھے وحشت سے مارنا چاہتے ہیں
کونٹ بس اب دفعہ ہو جاؤ"
گیس پارڈ کو اب تک کونٹ
کے اقرار کا اعتبار نہ آتا تھا۔ مگر
تاہم اس نے اپنی ٹانگیں کھڑکی میں
سے لٹکائیں اور پاؤں سیڑھی
پر رکھے کونٹ نے پھر اسے
تاکید سے کہا کہ اب نیچے اتر جاؤ"
یہ سمجھ کر کہ اب اسے کسی قسم کا
خطرہ نہیں ہے گیس پارڈ نے
نیچے اترنا شروع کیا تب کونٹ
چراغ کھڑکی کے پاس لایا تاکہ
جمیب الی سلس میں یہ
سب کو نظر آجاوے کہ ایک شخص
کھڑکی میں سے اتر رہا ہے جبکہ ایک
دوسرے نے چراغ پکڑا ہوا ہے
گیس پارڈ نے یہ دیکھ کر چراغ کو
پھونک مار کے گل کر دیا اور کہا۔ اجی
صاحب کیا کرتے ہیں اگر کوئی پہرہ
دار گزرے تو پھر کیا ہوئے پھر وہ
نیچے اترا اور اس نے اس وقت
تک اپنے تئیں محفوظ نہ خیال کیا
جب تک کہ اس کے پاؤں زمین
پر نہ لگ گئے۔ کونٹ اب اپنی
خوابگاہ کی طرف واپس آیا۔ اور
اس نے کھڑکی میں سے گلی کیطرف
نظر کر کے دیکھا کہ گیس پارڈ نے
باغ کی دیوار کے ساتھ اپنی سیڑھی
اس جگہ نہیں لگائی جہاں سے
کہ وہ پہلے اندر داخل ہوا تھا بلکہ
ایک اور جگہ لگائی ہے۔ پھر کونٹ
نے دیکھا کہ وہ آدمی جو کہ گلی میں
انتظار کر رہا تھا اسی طرف دوڑا
ہے حد ہر کہ گیس پارڈ گیا اور اس نے
اپنے آپ کو دیوار کے اس حصہ
کے پاس مخفی کھڑا کر دیا ہے جہاں
اس کو گیس پارڈ کے اترنے کی
امید ہے۔ گیس پارڈ آہستہ سے
سیڑھی پر چڑھا اور پہلے اس نے
دیوار کے اوپر سے دیکھا کہ گلی
میں کوئی غیر نہیں گلی میں نہ کوئی
آدمی نظر آتا تھا۔ اور نہ کوئی آواز
سنائی دیتی تھی شفاخانہ کی کھڑکی
سے ایک بجنے کی آواز آئی گیس
پارڈ دیوار کے اوپر چڑھ کر بیٹھ
گیا اور اس نے اپنی سیڑھی اوپر
اٹھا کر پھر باہر کیطرف لگائی اور
اترنا شروع کیا مگر ابھی اس کے
پاؤں زمین پر چھوئے بھی نہ تھے
کہ ایک آدمی کمین سے نکلا اور
بیشتر اس کے کہ وہ کوئی بچاؤ کرے
اسکی پیٹھ میں ایک ایسی ضرب لگی
کہ اسکے ہاتھ سے سیڑھی چھوٹ
گئی حلیہ یا مدد امداد"

ایک دوسری ضرب اسکے پہلو میں پڑی اور وہ پکارا میں مارا گیا کوئی مدد کرو۔ پھر جب کہ وہ زمین کے اوپر پڑا تڑپ رہا تھا اس کے دشمن نے اسے بالوں سے پکڑ کر اوپر اٹھایا اور ایک تیسری ضرب اس کے سینہ میں لگائی اس دفعہ اس نے پھر پکارنے کی کوشش کی مگر اس کے منہ سے صرف ایک چیخ نکلی اور وہ چپ رہ گیا قاتل نے دیکھ کر کہ اب اسکا چلانا بند ہو گیا ہے اسکو بالوں سے پکڑ کر اور اسکا سر اوٹھا کر دیکھا۔ کہ اسکی آنکھیں بند ہو گئی ہیں اور اس کی صورت بگڑ گئی ہے۔ تب خیال کر کے کہ وہ مر چکا ہے۔ قاتل نے اسے چھوڑا اور روانہ ہو گیا گیس پارڈ نے دیکھ کر کہ قاتل چلا گیا ہے اپنے آپ کو اپنی کہنی پر اوٹھایا اور بڑا زور لگا کر آہستہ سے بولا۔ الی صاحب مدد کرو میں مارا گیا یہ دردناک آواز تاریکی کو چیرتے ہوئے کونٹ کی خوابگاہ میں پہونچی۔ فوراً باغ کا دروازہ کھلا اور علی اور اسکا آقا اسی جگہ آموجود ہوئے۔

باب بیاسی

اللہ تعالے کا ہاتھ

گیس پارڈ بار بار پکارتا تھا۔ الی صاحب مدد کرو مدد کرو۔

کونٹ۔ کیا ہوا ہے"

گیس پارڈ۔ مدد مدد میں مارا گیا ہوں"

کونٹ۔ ارے ہم آپہنچے ہیں حوصلہ کرو۔

گیس پارڈ۔ افسوس آپ پہنچے تو ہیں۔ مگر دیر کر کے اب کام تمام ہے دیکھو زخم کیسے ہیں دیکھو خون کتنا بہا ہے یہ کہکر وہ بیہوش ہو گیا علی اور کونٹ اسے ایک کمرہ میں اوٹھا کرلے گئے۔ علی نے کونٹ کے حکم سے اس کے خوفناک زخموں کو دیکھا بھالا اور کونٹ بولا میرے اللہ بعض اوقات تیری سزا میں تاخیر ہو جاتی ہے مگر یہ اس لئے ہوتا ہے کہ تیرا انتظام زیادہ سخت اور خوفناک ہووے (عملی سے) علی ایم ڈی ولفرڈ صاحب مشفق کو یہ کہ سینٹ ہوری میں رہتا ہے

بلاؤ ذرا دربان کو جگا کر اسے
ڈاکٹر کے پاس بھی بھیجو جانا علی
حکم کے مطابق چلا گیا۔ اور کونٹ
اور گیس پارڈو دونو اکیلے رہ گئے
گیس پارڈو کو ابھی تک ہوش نہیں
تھا جبکہ اس کمبخت آدمی نے
پھر اپنی آنکھیں کھولیں کونٹ نے
اس کی طرف دیکھا اور رحم بھری
نگاہ سے دیکھا اور اسکے حق میں دعا کی
گیس پارڈو نے کہا علی صاحب
ڈاکٹر کو بلاؤ ڈاکٹر۔
جعلی علی۔ میں نے ڈاکٹر کے
پاس آدمی بھیج دیا ہے۔
گیس پارڈو۔ میں جانتا ہوں کہ
ڈاکٹر میری جان نہیں بچا سکتا۔
مگر ذرا اتنا تو ہو جاوے کہ میں اپنے
اظہار لکھا لوں۔
کونٹ۔ کس کے برخلاف؟
گیس پارڈو۔ اپنے قاتل کے برخلاف
کونٹ۔ کیا تم اسکو شناخت کرتے
ہو۔
گیس پارڈو۔ کیوں نہیں۔ میرا
قاتل وہی بینی ڈٹو تو ہے۔
کونٹ۔ اچھا وہی تمہارا ساتھی
جوان کارسیکین۔
گیس پارڈو۔ جی ہاں۔ اس نے
مجھے پہلے اس گھر کا نقشہ بنا کر دیا
شاید اس میں اسکی یہ غرض تھی
کہ میں کونٹ کو مار ڈالوں اور
اس کو اسکی وراثت مل جاوے
یا کونٹ مجھے مار ڈالے اور مجھ
سے اس کا پیچھا چھوٹے جب اس
نے دیکھا کہ ان دونوں باتوں سے
کوئی بھی پوری نہیں ہوئی تو اس نے
راہ میں گھات لگا کر میرا کام
تمام کر دیا۔
کونٹ۔ میں نے مجسٹریٹ کے
پاس بھی آدمی بھیج دیا ہے۔
گیس پارڈو۔ وہ وقت پر نہیں آسکے
گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ میرا وقت
قریب ہے۔
کونٹ۔ صبر کرو یہ کہکر وہ ایک
کمرے میں گیا۔ اور پانچ منٹ
میں ایک شیشی لے آیا۔ گیس پارڈو
کی آنکھیں اسی کے پیچھے تھیں اور
جب اس نے اس کو دروازہ سے
نکلتے دیکھا تو وہ پکارا علی صاحب
جلدی آئیے مجھے پھر غشی ہو چلی
ہے۔ جلدی کونٹ نے نزدیک
آکر اس کے ہونٹھوں پر تین چار قطرے
ڈالے جس سے گیس پارڈو نے ایک
لمبا دم لیا اور پکارا۔ اوہو یہ تو
آب حیات ہے کچھ اور ڈالیے۔
کونٹ۔ اگر دو قطرے اور ڈالدوں

تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔
گیس پارڈ۔ اجی کسی کو بلا لیجئے۔ تاکہ میں اس حرامی کا پتہ وغیرہ بتا دوں۔
کونٹ۔ اچھا اپنے اظہار اور وصیت لکھاؤ تم نے اوپر دستخط کر دینا۔ اس بات سے اسکی آنکھیں چمک گئیں۔ اور وہ چلایا ہاں ہاں یہ ٹھیک ہے۔
کونٹ نے اس کے لکھوانے کے مطابق تحریر کرنا شروع کیا مجھے ایک کارسیکن نے جس کا نام بینی ڈیٹو ہے اور جو کہ ٹولون کے قیدخانہ میں میرا شریک حال تھا اور جس کا نمبر ۵۹ تھا قتل کیا ہے۔
کونٹ نے پھر جلدی سے قلم اسکی طرف کی اور اسنے اپنی ساری رہی سہی قوت جمع کر کے دستخط کئے۔ اور یہ کہتے ہوئے پیچھے گر پڑا ابی صاحب باقی سب آپ زبانی بیان فرماویں گے۔ اس نے اپنا نام اینڈریا کیول کنٹی رکھا ہوا ہے۔ اور وہ ہوٹل ڈی پرنس میں رہتا ہے۔ او میں مرا۔ یہ کہکر وہ پھر بیہوش ہو گیا کونٹ نے پھر شیشی اس کے ناک کے آگے کی اور اسکی بو سے اسے ہوش آیا اس کی آنکھیں کھلیں اس کے بدلہ لینے کی خواہش ابھی تک اسکے دل میں باقی تھی۔ اور آنکھیں کھولتے ہی وہ بولا ابی صاحب امید ہے کہ آپ سب کچھ بتلا دیں گے۔ جو میں نے کہا ہے۔
کونٹ۔ وہ بھی بتلاؤنگا۔ اور اور بھی بہت کچھ بتلاؤنگا۔
گیس پارڈ۔ اور کیا۔
کونٹ میں یہ بھی کہونگا۔ کہ اس نے تمہیں گھر کا نقشہ بنا کر دیا اس امید سے کہ کونٹ تمہیں مار ڈالے گا میں یہ بھی کہونگا۔ کہ اس نے کونٹ کو ایک رقعہ کے ذریعہ سے تمہارے ارادے کی اطلاع کر دی تھی۔ اور چونکہ کونٹ یہاں نہ تھا۔ میں نے وہ رقعہ پڑھا اور اس جگہ تمہارے انتظار میں بیٹھا رہا
گیس پارڈ۔ جب آپ یہ کہیں گے تو اسکو سزائے قتل دی جائیگی کہ نہیں اگر آپ اس بات کا اقرار کریں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ جان دوں۔
کونٹ میں یہ بھی کہونگا کہ وہ تمہارے پیچھے پیچھے آیا اور تمہارے انتظار میں لگا رہا۔ اور جبکہ اس نے

تمہیں دیوار سے اترتے ہوئے دیکھا تو وہ گھات لگا کر چھپ رہا۔"

گیس پارڈ۔ آپ نے یہ سب کچھ دیکھا تھا۔

کونٹ۔ کیا تمہیں میرے یہ لفظ بھول گئے ہیں کہ اگر تم سلامتی سے گھر پہونچ جاؤ۔ تو سمجھو خدا نے بھی تمہیں معاف کیا۔ اور میں نے بھی"۔

گیس پارڈ۔ افسوس آپ کو معلوم تھا کہ میں مارا جاؤنگا۔ اور پھر آپ نے مجھے آگاہ نہ کیا۔

کونٹ۔ میں دیکھتا تھا کہ خدا کا انتظام بیٹی ڈلو کے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ اور اگر میں اسے روکتا تو گویا خدا کی تقدیر کا مقابلہ کرتا۔ یاد رکھو کہ میں اسے گناہ عظیم جانتا ہوں۔

گیس پارڈ۔ خدا کیا، اور خدا کا انتقام اور انصاف کیا ایسی باتیں چھوڑو اگر یہ صحیح ہوتا تو بہتوں کو سزا ملتی جو اس وقت کھلے پھر رہے ہیں۔

کونٹ (ایک ایسی آواز میں جس سے کہ گیس پارڈ کانپ گیا) صبر کرو۔ علاوہ ازیں خدا سب پر مہربان ہے جیسا کہ وہ تم پر رہا ہے۔ وہ پہلے باپ ہوتا ہے اور پھر منصف اور مجسٹریٹ ہوتا ہے۔"

گیس پارڈ۔ اچھا تو آپکا خدا پر ایمان ہے۔

کونٹ۔ اگر میں ایسا بدقسمت ہوتا کہ اب تک خدا پر ایمان نہ رکھتا تو اب تمہیں دیکھکر ضرور ایمان لے آتا۔

گیس پارڈ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے۔

کونٹ۔ دیکھو ایمان لاؤ اور یقین کرو۔ سنو جس خدا پر کہ تم اب موت کے وقت ایمان لانے سے انکار کرتے ہو۔ اس نے تمہارے واسطے یہ کچھ کیا تھا۔ اس نے تمہیں صحت دی طاقت دی تمہیں روزگار دیا دوست بھی دیئے الغرض سب سامان ایسے جوڑ کہ ایک نیک آدمی آسودہ زندگی بسر کر سکتا ہے مگر بجائے اسکے کہ تم ان نعمتوں کی قدر کرو اور ان کا شکریہ ادا کرو۔ تم نے یہ کام کیا کہ بیکاری اور شراب نوشی میں پڑ گئے اور شراب کے نشے میں اپنے آپ کو اور اپنے دوست کو

برباد کر دیا۔
گیس پارڈ ۔ اجی میری مدد کریں۔ مجھے سرجن کی ضرورت ہے۔ نہ وعظ کی میرے زخم مہلک نہیں ہیں اور اگر ڈاکٹر وقت پر پہنچے تو شاید وہ میری جان بچا سکے۔
کونٹ ۔ تمہارے زخم ایسے مہلک ہیں کہ اگر میں وہ قطرے تمہارے منہ میں نہ ڈالتا۔ تو ابتک تمہارا خاتمہ ہو چکتا۔ سو سنو اور غور کرو۔
گیس پارڈ ۔ افسوس آپ بھی عجیب واعظ ہیں مرنے والے کو تسلی دینے کی بجائے آپ اس کو مایوس کر دیتے ہیں۔
کونٹ سنو جب تم نے اپنے دوست کو دھوکا دیا اور برباد کیا تو خدا نے تم کو سزا نہ دی بلکہ تم کو آگاہ کر دیا۔ تم پر افلاس طاری ہو گیا تم عزت سے روٹی کھا سکتے تھے مگر اب تم نے مفلسی کے بہانہ سے گناہ اور جرائم کرنے شروع کر دیئے پھر خدا نے تمہارے حق میں ایک معجزہ کرایا یعنی میری قدمبوسی میں رہے۔ بہت سا روپیہ دیا جتنا کہ تمہارے پاس پہلے کبھی نہ تھا۔ مگر تم اسپر قانع نہ ہوئے اور تم نے اسے دگنی کرنا چاہا اور وہ کس طرح سے قتل سے تم اس قتل میں کامیاب ہو گئے مگر پھر خدا کے انصاف نے تمہیں آپکڑا اور تمہارے پاس سو یہ چھین گیا۔
گیس پارڈ ۔ اجی میری تو مرضی نہیں تھی کہ جواہری کو ماروں یہ تو میری بی بی کار کونٹی کی شرارت تھی۔
گیس پارڈ ۔ خیر خدا نے پھر بھی تم پر رحم کیا۔ اور تمہاری جان بچ گئی
گیس پارڈ ۔ واہ یہ کیا رحم ہے زندگی بھر کے واسطے میں قید ہو گیا اور یہ آپ کے خیال میں رحم ہے۔
کونٹ ظالم کمبخت اس وقت تم نے اسے رحم ہی سمجھا تھا خیر ایک انگریز آیا جس نے دو قیدی آزاد کرانے کی منت مانی ہوئی تھی۔ اس نے تم کو اور تمہارے ساتھی کو آزاد کرایا۔ پھر تم کو خدا نے روپیہ اور آرام دیا اور چاہئے تھا۔ کہ تم اور لوگوں کی مانند زندگی بسر کرتے مگر کمبخت تم نے پھر خدا کو تیسری بار آزمایا اور بغیر عذر اور وجہ کے ایک تیسرا جرم کیا سو خدا تنگ آ گیا اور اس نے اب تمہیں آخری سزا دی

ہے"
گیس پارڈ۔ مجھے پانی دو۔ میں جلگیا ہوں۔ مجھے سخت پیاس لگی ہے"
کونٹ نے اس کو پانی کا ایک گلاس دیا۔
گیس پارڈ۔ اچھا تو وہ حراجی ڈ تو بچ جائے گا۔
کونٹ۔ ارے میں جو کہتا ہوں مجرم سزا سے ہرگز نہیں بچے گا اسکو بھی ضرور سزا ملے گی۔
گیس پارڈ۔ تو پھر تم بھی سزا سے بچ نہیں سکتے کیونکہ تم نے بحیثیت الچی اپنا فرض ادا نہیں کیا یعنی مجھے باوجود اپنے علم کے تم نے قتل ہونے سے نہیں بچایا۔
کونٹ (اسطرح سے مسکرا کر) مرتے آدمی کی رگوں میں خون جم گیا) میں تمہیں بچاتا حالانکہ تم نے ابھی میرے سینے پر اپنا چاقو چلایا تھا۔ ہاں اگر میں تجھہ کو تائب اور اپنے گناہوں پر نادم اور عاجز دیکھتا تو میں ضرور مارا جانے سے بچاتا۔ مگر میں نے تجھے مغرور خون کا پیاسا پایا اور میں نے تمہیں خدا کے ملائکہ کے ہاتھ میں دیدیا
گیس پارڈ (زور سے) میرا تو اعتقاد نہیں کہ کوئی خدا وغیرہ ہے یہ سب باتیں تمہارے فریب ہیں
کونٹ۔ ارے خاموش ہو اس طرح تمہارا خون جلدی نکل جائیگا کیا تم اب بھی خدا پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ تمہارے گناہوں کی سزا میں اس نے تمہیں ہلاک کیا ہے اور کیا تم اُسپر ایمان نہ لاؤگے جو اب بھی معاف کردینے کے لیے صرف ایک چھوٹی سی دعا ایک آنسو اور ایک توبہ کا کلمہ چاہتا ہے خدا میں یہ قدرت تھی کہ وہ قاتل کے خنجر کو اسطرح چلواتا کہ تم ایک منٹ میں ہلاک ہو جاتے مگر کمبخت اس نے تمہیں پھر اتنی مہلت دی ہے اور اس سے اسکی یہی غرض ہے کہ تم توبہ کرو کمبخت ذرا غور کرو اور توبہ کی طرف آؤ۔
گیس پارڈ۔ میں کوئی توبہ نہ کرونگا نہ کوئی خدا ہے نہ پروردگار ہے یہ سب اتفاق کا کارخانہ ہے۔
کونٹ۔ ارے خدا ضرور ہے پروردگار ضرور ہے۔ اور اسکا ایک عجیب ثبوت خود تمہاری یہ حالت ہے کہ بے بس پڑے ہو اور اب بھی اسکا انکار کر رہے ہو۔ حالانکہ میں جو اُسپر ایمان رکھتا ہوں۔ دولت مند ہوں آسودہ ہوں اور صحیح وسلامت ہوں اور کوشش

کر رہا ہوں کہ کسی طرح تمہیں بھی
اسکے موسنوں میں داخل کروں۔

گیس پارڈ (اپنی مرتی آنکھیں
کونٹ کے چہرہ کی طرف لگا کر) مگر
تم ہو کون؟"

کونٹ" (چراغ اپنے چہرے کے
نزدیک کرکے) دیکھو میرے چہرے
کی طرف غور سے دیکھو۔

گیس پارڈ۔ او آپ ابی بسونی
ہیں؟"

کونٹ نے پہر پادریوں والی ٹوپی
اوتاری جس نے اس کے چہرہ کو
چھپایا ہوا تھا۔ اور اپنے سیاہ بال
نکالے جس سے اس کے چہرہ کی
خوب صورتی دگنی معلوم دیتی تھی

گیس پارڈ۔ (متحیر ہوکر) اور اگر
آپ کے وہ سیاہ بال نہ ہوتے تو
میں جانتا کہ آپ لارڈ ولمور ہیں؟"

کونٹ" میں نہ ہی ابی بسونی
ہوں۔ اور نہ لارڈ ولمور ہوں۔
ذرا غور سے دیکھو کیا تم مجھے پہچانتے
نہیں ہو۔ اس بات کو واقع ہوئے
بہت دن گذر گئے۔ اور اس کی بابت
کونٹ نے ہر ایک آدمی کو بتا
دیا تھا۔ کہ یہ واقعہ اسوقت ہوا ہے
جبکہ وہ اٹلی میں تھا۔ اور اس نے
اسکا حال صرف ابی بسونی ہی کی
زبان سے سنا ہے جس نے وہ رات
اتفاق سے اس کے مکان میں گزاری
تھی۔ بٹروشیو کا رنگ زرد ہوتا
جاتا تھا۔ جبکہ اسکے آگے بینی ڈٹو
کا ذکر کیا جاتا تھا۔ مگر کوئی اس بات
کو دیکھتا نہ تھا ولفرٹ کے ذمہ یہ
بات تھی کہ وہ جرم ثابت کرے سو
وہ اپنی معمولی سرگرمی کے ساتھ
مقدمہ کی تحقیقات میں مشغول
تھا۔ مگر تین ہفتہ گزر گئے تھے۔ اور
بڑی سے بڑی تحقیقات کی گئی جو
بالکل ناکام رہی نقب زنی اور
چور کا اپنے ساتھی سے قتل کیا
جانا۔ میڈیم یوجین اور اینڈریا کیول
کنٹی کی موعود شادی کی خوشی میں
بالکل بھول گیا۔ امید کیجاتی تھی کہ
شادی جلدی واقعہ ہوگی کیونکہ
ڈینگلرس نے منگنی دیدی تھی ڈینگلرس
نے مسٹر کیول کنٹی اینڈریا کے باپ
کو بھی خط بھیج دیا تھا۔ جس میں اسکے
فرضی بیٹے کی شادی کا ذکر تھا۔
مگر کیول کنٹی نے بڑے افسوس سے
اپنی غیر حاضری کی معذرت لکھی تھی
اور شادی پر اپنے پیارے بیٹے
کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ پیشگی دینے کا
کا وعدہ کیا تھا۔ اینڈریا نے
یہ وعدہ کیا ہوا تھا۔ کہ یہ روپیہ

...ستمبر کے بنک میں رکھی
...بیٹھے آدمیوں نے اس کو ایسے
...نے سے منع کر دیا تھا۔ اس بنا
...یڈینگر نے اس وقت بہت سے
...قصان اٹھائے تھے۔ اور اسکو
...ی خسارہ نہ اٹھانا پڑے۔ مگر
...نڈریا نے ڈینگر پر اپنا بڑا
...عتبار رکھا یا تھا۔ بیرن ڈینگرس
...نڈریا پر مفتون ہوا ہوا تھا۔ مگر
...ڈیم یوجین اسے نہیں چاہتی
...ا جبکہ اسکو شادی سے قطعًا
...یزاری تھی اس لئے وہ البرٹ سے
...اضی کرانے کے لئے اینڈریا کے
...شق کو برداشت کرتی تھی مگر
...ب اینڈریا اپنا زیادہ عشق
...تا تھا تو وہ اپنی پوری ناراضی
...اہر کرتی تھی۔ بیرن بھی اسبات
...و دیکھ رہا تھا۔ مگر اس بات سے
...ے کہ وہ ابھی ناتجربہ کار لڑکی ہے
...بہ پرواہ نہ کرتا تھا۔ وہ مہلت
...بیوچمپ نے مانگی تھی اب
...ریب الاختتام تھی۔ البرٹ نے
...نٹ کی اس نصیحت پر عمل کیا
...ا۔ کہ معاملہ کو خود بخود ہی ہو جانے
...ینا چاہیے۔ اس لئے کسی سے
...ی جنرل مارسرف کی نسبت کوئی
...ت نہ کی تھی اور کسی نے بھی یہ

نہ کیا کہ جس افسر نے جینینا کا قلعہ
بے ایمانی سے بیچ دیا تھا۔ وہ جنرل
مارسرف ہی تھا۔ تاہم البرٹ
سمجھتا تھا کہ اسکی ہتک ہوگئی ہے
علاوہ ازیں جس طریقہ میں کہ بیوچمپ
نے اس کے ساتھہ بابت جینینا کی
تھی اسکا بھی اسکے دل پر داغ تھا
اسلئے وہ ڈوئل (دو آدمیوں کی
لڑائی) کے خیالات میں مستغرق
رہتا تھا۔ اور اسکا سبب اس نے
اپنے معاونوں پر بھی ظاہر نہ کیا تھا
بیوچمپ اسدن سے جس دن اس
نے البرٹ کے ساتھہ سخت کلامی
کی دیکھا نہیں گیا تھا۔ اور اگر البرٹ
اسکی بابت کسی سے کچھہ پوچھتا تھا
تو اسکو یہی جواب ملتا تھا کہ وہ کہیں
باہر سفر میں گیا ہوا ہے مگر یہ کوئی
نہیں جانتا تھا۔ کہ وہ گیا کہاں ہے
ایک صبح البرٹ کو اسکے نقیب
نے بیدار کیا اور کہا کہ بیوچمپ
آیا ہے البرٹ نے نقیب کو حکم
دیا کہ بیوچمپ کو حقہ پینے والے
چھوٹے کمرہ میں لے جاوے اور
وہاں بیٹھائے جبکہ اس نے خود
بھی کپڑے پہنے اور نیچے گیا بیوچمپ
آگے کمرے میں ٹہل رہا تھا جب اسنے
البرٹ کو دیکھا تو وہ ٹھہر گیا۔

البرٹ خوب بات ہے بجائے اس کے کہ میں تمہارے گھر جاؤں تم میرے گھر آگئے ہو۔ بتاؤ کہ آیا میں تم سے مصافحہ کروں اور یہ کہوں بیوچمپ اقرار کرو کہ تم نے میری ہتک کی اور میں اب تمہارا دوست ہوں یا میں صرف پھر ڈوئل لڑنے کی تجویز کروں

بیوچمپ۔ اچھا آؤ پہلے بیٹھیں اور بات کریں"

البرٹ۔ بیٹھیں گے پیچھے پہلے میرا جواب دو۔

بیوچمپ البرٹ یہ ایسے سوال ہیں جن کا جواب دینا مشکل ہے۔

البرٹ لو میں آسان کر دیتا ہوں اور پھر پوچھتا ہوں کہ آیا تم تحریر کو واپس لوگے یا نہیں۔

بیوچمپ البرٹ ایسے اہم سوالوں کا جن میں کہ ایک بڑے عظیم الشان آدمی کی زندگی کٹی ہوئی ہو۔ ہاں یا نہ سے جواب دینا وزہ مشکل کام ہے

البرٹ۔ تو پھر کیا کیا جاوے"

بیوچمپ۔ جو کچھ میں نے کیا ہے دیکھو میں نے اپنے دل میں یہ سوچا کہ وقت روپیہ اور طاقت اگر ایک خاندان کی عزت کے مقابل میں دیکھے جاویں تو کچھ بھی چیز نہیں ہیں سو ممکنات پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے ایک دوست کے ساتھ لڑائی ہوئی ہے سو اسکے لئے اگر واقعات تلاش کئے جاویں تو بہتر ہو اگر میں اپنے ایک ایسے دوست پر گولی چلا دوں جس کے ساتھ میرا تین سال سے تعارف ہے تو مجھے کم سے کم یہ تو جاننا چاہیے کہ میں ایسا کیوں کرتا ہوں اگر میں ایک آشنا کے ساتھ لڑنے لگوں تو کم سے کم اتنا تو چاہیے کہ میرا دل مطمئن ہو کہ میں جھوٹا اور قصوروار تو نہیں ہوں۔

البرٹ اچھا تو پھر ان سب باتوں سے مطلب تمہارا کیا ہے۔

بیوچمپ مطلب یہ ہے کہ میں ابھی جنینا سے واپس آیا ہوں

البرٹ۔ جنینا سے۔

بیوچمپ "ہاں"

البرٹ "بالکل ناممکن"

بیوچمپ۔ دیکھو میرا یہ پروانہ راہداری جنیوا سے ملان اور پھر وہاں سے وینس اور وینس سے ٹریسٹ اور ٹریسٹ سے جنینا

البرٹ نے پروانہ کی طرف دیکھا اور پھر اپنی آنکھیں حیرانی

...بو جمپ کیطرف لگا کر کہا۔ تم جنینا کی
...ہائے ہوئے"
بو جمپ " البرٹ اگر تم کوئی اجنبی
...یکوئی معمولی آدمی ہوتے یا اس
...لڑکی کی مانند ہوتے جس سے میرے
...دل ہوئے اور جس سے میں نے
...وار کے ذریعہ سے خلاصی کر پائی تو
...یں یہ تکلیف نہ اٹھاتا۔ مگر یہ تمہاری
...اطر ہے کہ میں نے یہ سب بار اٹھایا
...ے ایک ہفتہ میرا جاتے خرچ ہوا اور
...ک ہفتہ آتے چار روز میں کوارنٹین
...یں رہا اور اٹھالیس گھنٹہ وہاں ٹھیرا
...سب ملکر پورے تین ہفتہ بنتے
...ں گذشتہ رات میں یہاں پہونچا
...ور اب میں اس جگہ ہوں"
...لبرٹ کتنا لمبا قصہ ہے مجھے اصل
...ت کب بتلاؤگے"
بو جمپ ۔کیوں کہ در اصل"
...لبرٹ "تم کیوں رکتے ہو۔
بو جمپ ۔میں ڈرتا ہوں۔
...لبرٹ "تم اس بات کا اقرار کرنے
...ے ڈرتے ہو کہ تمہارے کارسپانڈنٹ
...نے تمہیں دھوکا دیا تھا اور۔ آئنی
...ات کیا ہے۔ مان کیوں نہیں جاتے
مرد خدا مان جاؤ تم تو حوصلہ والے
...دمی ہو"
بو جمپ " البرٹ ایسا نہیں ہے

بر خلاف اسکے " البرٹ کا رنگ
مردے کی طرح زرد ہو گیا اس
نے بولنے کی کوشش کی مگر الفاظ
اس کے منہ ہی میں رہگئے"
بو جمپ " میرے پیارے
میں بڑی خوشی سے معذرت کرتا مگر
افسوس" ....
البرٹ " مگر افسوس کیا"
بو جمپ " وہ تحریر سچی اور واقعہ
پر مبنی تھی۔
البرٹ " ہیں۔ وہ فرانسیسی افسر"
بو جمپ " ہاں"
البرٹ " فرنینڈ"
بو جمپ " ہاں"
البرٹ " وہ دغا باز جس نے کہ
اس شخص کو پکڑوا دیا جس کا وہ نوکر تھا"
بو جمپ میرے دوست مجھے
معاف فرماؤ وہ آدمی تمہارا باپ تھا
البرٹ بڑے غضب سے بو جمپ
کی طرف بڑھا مگر بو جمپ نے ایک مشفقانہ
نگاہ سے اسے روک لیا۔ اور کہا"
دیکھو اس کا ثبوت میرے پاس
موجود ہے"
البرٹ نے اسکے ہاتھ سے کاغذ
لیکر کھولا اس میں جارجنینا کے
بڑے مشہور و معروف اشخاص
کی شہادت تھی جس سے ثابت ہوتا

تھا کہ کرنل فرنینڈ مان ڈیگو نے
جو علی پاشا کا نوکر تھا جینیا کا قلعہ بیس
لاکھ کے بدلے دے ڈالا تھا۔ مہریں
بالکل ٹھیک اور واقعی تھیں۔ البرٹ
تڑھکڑا کر کھڑا ہو گیا اور ایک کرسی پر گر
پڑا۔ اب اسے ذرا بھی شک نہ رہا
کیونکہ خاندانی نام پورا پورا لکھا ہوا
تھا۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد البرٹ
زار زار رویا۔ بیوچیمپ جو کہ ایک
مشفقانہ نگاہ سے اسکو دیکھتا رہا
تھا۔ اس کے قریب آیا اور بولا "البرٹ
اب تم نے میری بات سمجھ لی ہے۔ میں
چاہتا تھا کہ خود ہی سارے واقعات
اور معاملات کی چھان بین کروں اور
اگر وہ تحریر جھوٹ نکلے تو سچے دل سے
معذرت کروں مگر اس کے برخلاف
واقعات صاف صاف ثابت کر رہے
ہیں کہ جرنل مارسرف جس کو علی پاشا نے
گورنر جنرل بنایا ہوا تھا۔ وہ ...

فرننڈ مانڈگو تمہارے باپ کے سوا
اور کوئی نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ
میرے لئے اس کے بغیر اور کوئی چارہ
نہ تھا۔"

البرٹ ابھی تک کرسی پر پڑا تھا اور
اپنے منہ کو ہاتھوں سے ڈھکے ہوئے
رو رہا تھا کہ بیوچیمپ نے یوں شروع

کیا۔ "البرٹ میں پیرس میں سب واقعات
کو معلوم کر کے جلدی سے تمہارے
پاس آیا تاکہ تمہیں تسلی دوں کہ باپ
کے گناہ اور جرائم بیٹے پر عاید نہیں ہو سکتے
اور درحقیقت اس انقلاب کے زمانہ
میں کوئی بھی ایسا نہ ہوگا کہ جس کے جسم
پر کوئی نہ کوئی بے تمیزی کا دھبہ نہ ہو۔
خواہ وہ جرنیل ہو۔ خواہ وہ سپاہی ہو
کوئی تاجر۔ اب دیکھو میرے پاس
یہ ثبوت ہیں اور میں تمہیں یقین دلاتا
ہوں کہ میرے پاس سے اس بات
کی ہوا تک بھی باہر نہ نکلے گی اگر آپ
چاہیں تو میں ان ثبوتوں کو ابھی تباہ
اور فنا کر دوں۔ اور پھر یہ بھید میرے
اور تمہارے ہی درمیان رہے اور نہ
کسی تیسرے کان میں ان کی آواز تک
نہ پہنچے۔ بولو البرٹ کیا تم یہ بات
چاہتے ہو؟"

البرٹ بیوچیمپ کی گردن سے چمٹ
گیا اور پکارا۔ "واہ شریف آدمی"

بیوچیمپ (البرٹ کی طرف کاغذ
کر کے) "یہ لو"

البرٹ نے کاغذ جلدی سے لئے اور
انہیں پھاڑ کر اس وقت تک مارے کہ
کہیں ان کا نشان رہ نہ جاوے۔ انہیں
چراغ پر جلا دیا۔ جو کہ [illegible]
[illegible]

بوجمپ '' اب سارے معاملہ کو لیے
ہوئے جاؤ تم گویا کہ یہ ایک خوفناک
خواب تھا ''

البرٹ '' ہاں ہاں۔ وہ ہم تینوں کی
پرانی دوستی ہے جس کا ہم نے اقرار
کیا ہے۔ وہ ہم دونوں ہماری اولاد
اور ہماری اولاد کے درمیان ہمارا پیارا
رشتہ ہے آج میں جیسا اپنے [illegible]
کرتا ہے۔ صرف میرا شوہر ہے اور
تو [illegible] کے واسطے ہے بلکہ
میری جان کے بھی بچانے والے ہیں
کیونکہ اگر یہ بات ظاہر بھی ہو جاتی
تو بوجمپ میں ضرور اپنے آپ کو
ہلاک کر ڈالتا۔ اور میری پیاری ماں
وہ بھی اس صدمہ سے مر جاتی ''

بوجمپ '' پیارے البرٹ ''
کہ البرٹ پھر آہ بھر اداس ہو گیا
اور معلوم ہوتا تھا کہ اس کو کوئی
اور دکھ دینے والا خیال آیا ہے ''

بوجمپ '' میرے پیارے دوست
اب تم کو کس بات کا رنج ہے ''

البرٹ '' افسوس میرا دل شکستہ
ہو گیا ہے۔ سنو بوجمپ تھی ایک
باپ کیسے لوٹ اور عزت والا
تم بیٹے کو مختار کرتا ہے۔ اور بوجمپ
میں تو اس بات سے مرتا ہوں
کہ میں اب اپنے باپ کے پاس
کیسے جاؤں گا میں اس سے بغلگیر کس
دل کے ساتھ ہوں گا نہیں اسکے ہاتھ
میں ہاتھ کس طرح دونگا۔ ہائے
میں بھی بڑا ہی بد قسمت آدمی ہوں
(اپنی ماں کی تصویر کیطرف دیکھ کر)
ہائے میری پیاری ماں اگر تمکو یہ پتا
ہوتا تو تمکو کیسی تکلیف ہوتی ''

بوجمپ '' البرٹ آؤ۔ حوصلہ کرو
ہر چند تم کسی کے گنہگار نہیں ''

البرٹ '' مگر تمہارے اخبار میں وہ
بیت تحریر کس نے بھیجی۔ معلوم ہوتا
ہے کہ کوئی نہایت دشمن ہے جس نے
یہ کل چھپوا دیا ہے ''

بوجمپ '' البرٹ اپنے غم کی
برداشت کرو۔ اپنے سینہ میں اپنے
غضب کو ایسے چھپا رکھو جیسے کہ بادل
اپنے اندر رعد و برق کو مخفی رکھتا ہے
جاؤ میرے دوست اپنی طاقت کبھی
آئندہ کام کے واسطے جمع رکھو ''

البرٹ (وحشت زدہ ہو کر) تم خیال
کرتے ہو کہ ابھی کچھ اور بھی رہتا ہے

بوجمپ '' میں تو کسی بات کا خیال
نہیں کرتا مگر اتنا کہتا ہوں کہ سب باتیں
ممکن ہیں۔ ہاں ''

البرٹ (بوجمپ کو پیچ و پیش
کرتے دیکھ کر) ہیں کیا ہے

بوجمپ '' کیا تم میڈیم لوجین سے

شادی کروگے"۔

البرٹ"۔ تم مجھ یہ سوال کیوں کرتے ہو"۔

بیوچمپ"۔ اس سوال کا ان باتوں کے ساتھ بڑا تعلق ہے تمہیں معلوم ہو جاویگا"۔

البرٹ (غصہ میں آکر) کیا تم خیال کرتے ہو کہ مسٹر ڈینگرس"۔

بیوچمپ۔ میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ تمہارے رشتہ کی کیا صورت ہے مہربانی کرکے میرے الفاظ کی آپ ہی تفسیر نہ کریں۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ ان کی کوئی الٹی تفسیر کیجاوے"۔

البرٹ"۔ اچھا تو پھر رشتہ قطع ہوگیا ہے"۔

بیوچمپ"۔ اچھا بہت خوب (پھر دیکھکر کہ البرٹ پھر اداس ہونے لگا ہے) البرٹ آؤ ذرا باہر چلیں میں خیال کرتا ہوں کہ اسوقت کی سیر تمہیں بڑا فائدہ دیگی۔ پھر آکر ہمنے کھانا کھانا اور میں اپنے کام دہندے میں لگ جاؤں گا"۔

البرٹ"۔ بہتر ہے میں بھی خیال کرتا ہوں کہ سیر مجھے فائدہ دے گی۔ یہ فیصلہ کرکے وہ دونو باہر نکلے اور پھرتے پھرتے جب لامیڈ لین میں پہونچے تو البرٹ نے کہا۔ بیوچمپ ہم تو باہر ہی نکلے ہوئے ہیں۔ آؤ ذرا کونٹ آف مانٹی کرسٹو کے ہاں سے بھی ہوتے چلیں۔ وہ آدمی کی روح کو خوشی کر دیتا ہے کیوں کہ وہ کبھی سوال نہیں کرتا اور میری رائے میں وہی لوگ سب سے اچھے تسلی دینے والے ہوتے ہیں۔ جو سوال نہیں کرتے"۔

بیوچمپ۔ بہت خوشی سے۔ آؤ چلیں"۔

باب چوراسی

سفر

مانٹی کرسٹو نے ان دونو جوانوں کو اکٹھے دیکھ کر ایک خوشی کا نعرہ بلند کیا۔ اور کہا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ کے درمیان سب جھگڑے فیصل ہوگئے ہیں اور باہم ناچاقی دور ہوگئی ہے"۔

بیوچمپ"۔ ہاں۔ وہ بیہودہ افواہیں دور ہوگئی ہیں۔ اور اگر وہ پھر دوبارہ تازہ ہوئیں تو سب سے پہلے جو انکا مقابلہ کریگا۔ وہ میں ہونگا اچھا ان کا تذکرہ ہی جانے دو"۔

کونٹ "البرٹ آپکو بتا دیگا۔ کہ میں نے اسکو یہی صلاح دی تھی دیکھو میرے گلو ایک بڑا مکروہ کام پڑا ہوا ہے"

البرٹ "کیا کام ہے۔ آپ کاغذ وغیرہ درست کر رہے ہیں"

کونٹ "اللہ کا شکر ہے کہ میرے کاغذات پورے طور سے مرتب ہیں یہ مسٹر کیول کنٹی کے کاغذات ہیں"

بیوچمپ "مسٹر کیول کنٹی کے"

البرٹ "ہاں۔ آپ نہیں جانتے کہ وہ ایک جوان آدمی ہے جس کو کونٹ نے پیرس کی سوسائٹی میں داخل کیا ہے"

کونٹ "آپکو دہوکا نہ لگے میں کسی کو داخل نہیں کرتا۔ خواہ مسٹر کیول کنٹی کا باپ ہی کیوں نہو۔"

البرٹ (مسکرا کر) اور یہ وہی کیول کنٹی صاحب ہیں جو کہ میری بجائے میڈیم یوجین سے شادی کرنیوالے ہیں"

بیوچمپ "ہیں کیول کنٹی کی شادی یوجین سے ہونیوالی ہے"

کونٹ "اجی کیا اس شہر میں رہتی ہیں افسوس ہے کہ آپ ایک اخبار نویس ہیں اور آپکو ایسی باتو نکی خبر نہیں جو پیرس کے بچے بچے کے منہ پر ہیں"

بیوچمپ "اچھا کونٹ صاحب نے یہہ رشتہ قایم کیا ہوگا"

کونٹ "میں نے بیوچمپ صاحب ایسی افواہیں نہ اڑائیے۔ میں ایسے رشتہ کراؤں۔ نہیں آپ مجھے جانتے نہیں برخلاف اس کے میں نے تو امکان بہر کوشش کی ہے کہ کسی طرح سے یہ رشتہ نہ ہووے"

بیوچمپ "اوہو۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپنے البرٹ کی خاطر یہ کوشش کی ہوگی"

البرٹ "میری خاطر۔ ہرگز نہیں کونٹ صاحب اس بات کی گواہی دینگے کہ میں ان سے ہمیشہ یہ منت کیا کرتا تھا کہ کسیطرح اس رشتہ کو تڑواویں سو الله کا شکر ہے کہ یہ قصہ ختم ہوا ہے کونٹ صاحب اب یہ بہانہ کرتے ہیں کہ انہوں نے یہہ مہربانی میرے حال پر نہیں کی مگر میں متیقن ہوں کہ یہ سب انہیں کا احسان ہے"

کونٹ "سنو میرا اس معاملے میں بہت کم تعلق ہے میں تو سسر کے بھی مخالف ہوں اور داماد کے بھی مگر بات یہ ہے کہ میڈیم یوجین ہی کو شادی سے کچھ تنفر ہے۔ میں

بھی کبھی کبھی اس کے مطلب کی
کہدیا کرتا تھا اور اسی سے وہ مجھہ سے
کچھہ محبت بھی رکھتی ہے

البرٹ " اور آپ کے خیال میں
شادی قریب ہے "

کونٹ " ہاں باوجود میرے سمجھانے
کے وقت قریب آگیا ہے میں انیڈیا
کو نہیں جانتا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اچھے
خاندان سے ہے اور دولتمند بھی ہے
مگر میں ایسی بے ٹہکانا افواہوں پر بہروسہ
نہیں کیا کرتا میں نے مسٹر ڈینگلرس کو
بہتیرا سمجھایا مگر وہ تو اسپر کچھہ فریفتہ ہو
گیا ہے۔ مجھے ایک کا حال معلوم ہوا
ہے جو ذرا قابل غور ہے اور وہ یہہ ہے
کہ اس جوان آدمی کو یا تو اسکی دایہ نے
تبدیل کر دیا یا آدم خور چوروں نے چرا لیا
تھا اور یا اسکو اسکے اتالیق نے کہیں
گنوا چھوڑا تھا ان تینوں میں سے ایک
بات ضروری ہے اور اس بات کا تو
مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے باپ سے
قریب دس برس کے جدا رہا ہے
ان دس سالوں میں وہ کیا کرتا
رہا ہے۔ یہ صرف خدا ہی کو معلوم
ہے۔ خیر اسے جانے دو۔ انہوں نے
میرے ذمہ یہ ڈالا تھا کہ میں سیجر کیول
کنٹی سے کاغذات منگواؤں اور یہہ
کاغذات آپہونچے ہیں۔ میں انہیں بھیجدیتا
ہوں۔ مگر اس معاملے سے زیادہ تعلق
نہیں رکھونگا "

البرٹ " اور میڈیم آرمیلی اپنی
لسنت کیا کہتی ہوگی کہ آپنے اس
کا شاگرد اس سے چھین لیا ہے "

کونٹ " مجھے معلوم نہیں مگر
میرا خیال ہے کہ وہ اٹلی کو جانیوالی
ہے۔ میڈیم ڈینگلرس نے مجھے کہا تھا
کہ کوئی سفارشی خط لکھدوں اور میں
نے اُسے تھیٹر کے مالک کے نام
ایک خط دیدیا ہے۔ مگر میاں البرٹ
یہ تو بتاؤ کہ تم کیوں سست نظر آتے
ہو۔ کیا میڈیم یوجین سے سچ مچ تمہاری
محبت ہے "

البرٹ " مجھے تو اس کا کچھہ پتا
نہیں لگتا بوجب کچھہ تصویروں کی
طرف دیکھنے لگ گیا "

کونٹ " مگر تم اپنی معمولی خوشباشی
کی حالت میں نہیں "

البرٹ " مجھے بڑا سخت سردرد
ہے "

کونٹ " وائی کونٹ صاحب
میں آپکے لئے ایک شافی دوا
تجویز کرتا ہوں "

البرٹ " وہ کیا ہے "

کونٹ " آب وہوا کی تبدیلی "

البرٹ " بہت خوب "

کونٹ - میری بھی طبیعت کچھہ تنگ پڑی ہوئی ہے - سو میری صلاح ہے کہ دونوا کھٹے چلیں "

بیوچمپ - کونٹ صاحب آپ تنگ ہوتے ہیں - اور تنگ آپ کس بات سے ہیں "

کونٹ - آپکو معلوم نہیں ہے کہ اس روز چوری کا کیا معاملہ ہوا تھا

بیوچمپ " اتنا سنا ہے کہ کوئی چور قتل کیا گیا تھا مگر یہ گیس پارڈ کون ہے "

کونٹ " وہ کوئی دیہاتی ہے مسٹر ایم ڈی ولفرٹ نے اسکی بابت مارسیلز میں سنا تھا اور مسٹر ڈینگلر بھی اسکا واقف ہے - اسلئے وہ اس معاملے میں بڑی سرگرمی سے کام کر رہے ہیں - افسر پولیس بھی اس میں بڑی دلچسپی ظاہر کر رہا ہے اور اس دلچسپی ہی کی وجہ ہے کہ اس نے میرے پاس پیرس کے تمام راہزن بھیجے ہیں کہ شائد ان میں سے کوئی گیس پارڈ کا قاتل ہو اگر تین مہینہ تک یہی حال رہا تو پیرس کے ہر ایک راہزن اور چور کو میرے مکان کا نقشہ نوک زبان ہو جاویگا سو میں چاہتا ہوں کہ ان قصوں کو چھوڑوں اور کسی ایسی جگہ چلا جاؤں جہاں کہ ایسی باتوں کی آواز تک نہ آوے - اور البرٹ صاحب اگر آپ بھی میرے ہمراہ چلیں تو مجھے بڑی خوشی ہو "

البرٹ " بڑی خوشی سے "

کونٹ اچھا پھر ہوا فیصلہ "

البرٹ ہاں - مگر چلیں گے کہاں "

کونٹ " بس ایک ایسی جگہہ جہانکہ ہوا مصفا ہے جہانکہ ہر ایک آواز دل کو ٹھنڈا کرتی ہے - اور جہانکہ انسان کی روح خواہ کیسی ہی متکبر کیوں نہ ہو عاجز ہوتی ہے میں اس عاجزی کو بڑا پسند کرتا ہوں میں جو کہ تمام دنیا کا ایک مالک ہوں "

البرٹ " مگر آپ جاتے کدہر ہیں کچھہ پتہ بھی تو ہو "

کونٹ " البرٹ صاحب سمندر کی طرف آپ جانتے ہیں کہ میں جہازران ہوں - ابھی میں بچہ ننہا ہی تھا کہ سمندر کی چھاتی میرا گہوارہ تھا اور آسمان کا دامن میری چادر تھی - میں سمندر کو اپنی معشوقہ جانتا ہوں اور اگر اسے کچھہ مدت نہ دیکھوں تو اداس ہو جاتا ہوں "

البرٹ - اچھا چلو پھر چلیں "

کونٹ " سمندر کو "

البرٹ ہاں "

کونٹ "اچھا تو آپ میری تجویز
کو قبول کرتے ہو۔

البرٹ "ہاں"

کونٹ "اچھا البرٹ صاحب
آج شام میرے صحن میں ایک
گاڑی کھڑی ہوگی جس کے آگے
چار گھوڑے ہونگے یہ بالکل ایک
کمرہ کی طرح ہے اور اسمیں چار آدمی
سو سکتے ہیں۔مسٹر بیوچمپ کیا آپ
بھی ہمارے ہمراہ چلیں گے"

بیوچمپ "مہربانی نوازش ہیں
ابھی سمندر ہی سے واپس آیا ہوں

کونٹ - ہیں آپ سمندر سے کیسے
آئے ہیں

بیوچمپ "میں ذرا کچھ سیر کرنے
کے واسطے گیا تھا"

البرٹ "او کیا بات ہے چلو ہمارے
ساتھ چلو"

بیوچمپ "پیارے البرٹ جانتے
ہو کہ میں اسی وقت انکار کرتا ہوں
جبکہ بات ماننی ناممکن ہوتی ہے علاوہ
ازیں یہ بھی ضرور ہے کہ پیرس میں
رہوں تاکہ اخبار کی طرف توجہ
رکھوں"

البرٹ "ہاں بیشک آپ سچ
کہتے ہیں ضرور توجہ کرو اور اس دشمن
کو معلوم کرو۔جسنے یہ راز افشا کیا

البرٹ اور بیوچمپ اب جدا ہوئے
ان کے آخری مصافحہ نے ظاہر
کردیا جو کہ ان کی زبانیں ایک تیسرے
آدمی کے پاس بیان نہ کرسکیں"
جب بیوچمپ چلا گیا تو کونٹ بولا
بیوچمپ بھی تو ایک مزیدار آدمی ہے
کیوں نہ البرٹ"

البرٹ - ہاں اور وہ ایک مخلص
دوست بھی ہے مجھے اس سے
بڑی محبت ہے - بھلا یہ تو بتاؤ
کہ آپ جاتے کدہر ہیں۔

کونٹ - نارمنڈی میں

البرٹ - بہت خوب کیا ہم وہاں
تنہا ہوں گے اور کوئی ہم صحبت
ہمارے ساتھ نہ ہوگی"

کونٹ - بس ہمارے ساتھی سوائے
کے گھوڑے شکاری کتے اور
مچھلیاں پکڑنے والی کشتیاں
ہونگی"

البرٹ "بس میری مرضی
کے مطابق ہے میں جاتا ہوں
اور اپنی ماں کو خبر کر آتا ہوں
ابھی واپس آؤنگا

کونٹ "مگر کیا آپکو نارمنڈی
جانیکی اجازت ملجاویگی۔

البرٹ "میں اچھا [illegible]
جاسکتا ہوں"

کونٹ "ہاں میں جانتا ہوں کہ آپ اکیلے جا سکتی ہیں چنانچہ میں نے آپکو اٹلی میں دیکھا تھا مگر کونٹ آف مانٹی کرسٹو کے ساتھ جانا"....

البرٹ - کونٹ صاحب آپ بھول گئے ہیں کہ میں نے آپ کو بتلایا تھا کہ میری ماں آپکی نسبت بڑا نیک خیال رکھتی ہے"

کونٹ "فرانسیس اول نے کہا ہے کہ عورت متلون المزاج ہوتی ہے اور شکسپیئر نے کہا ہے کہ عورت سمندر کی لہر کیطرح ناپائیدار ہوتی ہے - ان دو بڑے آدمیوں کی باتیں جھوٹ نہیں ہو سکتیں"

البرٹ - میری ماں اس قسم کی عورت نہیں ہے وہ اپنی رائے بڑی سوچ بچار کے بعد قائم کرتی ہے اور پھر اسے کبھی تبدیل نہیں کرتی"

کونٹ (آہ بھر کر) ہاں سچ ہوگا اور کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ انہیں مجھ سے کچھ دلچسپی بھی ہے"

البرٹ "میں پھر کہتا ہوں کہ آپ نے میری ماں کے دل میں وہ دلچسپی پیدا کر دی ہے کہ جب میرے ساتھ ہوتی ہے تو سوائے آپ کے کسی اور کا ذکر ہی نہیں"

کونٹ "اور کیا وہ آپ کو مجھ سے متنفر کرتی ہے -

البرٹ "برخلاف اس کے وہ ہمیشہ مجھے آپکی دوستی پیدا کرنے کی تاکید کرتی ہے اور ہمیشہ آپکی تعریف کرتی ہے"

کونٹ "آہ بھر کر) ہاں"

البرٹ "سو آپ دیکھتے ہیں کہ بجائے مجھے روکنے کے وہ بلکہ مجھے زیادہ تاکید کریگی"

کونٹ "اچھا پھر پانچ بجے تک رخصت ہم بارہ بجے یا ایک بجے پہنچ جائینگے"

البرٹ "ٹریپارٹ میں"

کونٹ - "ٹریپارٹ میں یا اس کے کہیں قریب"

البرٹ "مگر کیا ہم سات آٹھ سو میل سات گھنٹے میں طے کر لینگے"

کونٹ - آسانی سے"

البرٹ "آپ تو معجزے کرتے ہیں - تم تھوڑی دیر میں نہ صرف ریل سے بھی بڑھ جاؤگے بلکہ تار سے بھی"

کونٹ "البرٹ صاحب مجھے

انتظار میں نہ رکھنا کیونکہ سفر
ضرور لمبا ہے۔"

البرٹ "اس کا خیال مت کرو۔ مجھے
تھوڑی تیاری کرنی ہے۔"

کونٹ مسکرایا اور چند لحظہ تک
گہری فکر میں مستغرق رہا۔ پھر اپنے
منہ پر ہاتھ پھیر کر گویا کہ وہ اپنی نیند
دور کرنا چاہتا ہے۔ اس نے دو
دفعہ گھنٹہ بجایا گھنٹہ کی آواز سنتے
ہی برٹرو شیو آ گیا۔"

کونٹ "برٹرو شیو میرا ارادہ
ہے کہ کل کی بجائے آج شام نارمنڈی
کو جاؤں۔ پانچ بجے تک تمہارے
پاس کافی وقت ہے۔ سو آدمی بھیجو
کہ پہلی منزل پر سائیسوں کو آگاہ
کردے البرٹ بھی میرے ساتھ
جائیگا۔"

برٹرو شیو نے فوراً حکم کے مطابق
پان تانسا کی طرف ایک قاصد بھیجا
اس بات کی اطلاع دینے کے
لئے کہ اسدن چھ بجے کونٹ کی
گاڑی پہونچے گی وہاں سے پھر دوسری
منزل کی طرف آدمی بھیجا گیا
اور پھر اس سے تیسری منزل
کیطرف۔ اور چھ گھنٹہ میں تمام
گھوڑے تیار اور مستعد ہو گئے
روانگی سے پیشتر کونٹ سیڑھی
کے گھر پہونچ گیا۔ اور اس کو اپنے
ارادہ سے مطلع کر کے تمام کاروبار
اس کے سپرد کیا۔ البرٹ اپنے
اقرار کے مطابق آیا۔ البرٹ کو
پہلے کوئی خیال نہ تھا۔ کہ گاڑی
اتنی [illegible] چلے گی سو اب گاڑی
کو اتنی تیز رفتاری [illegible] چاہئے
دیکھ کر وہ بڑا متعجب اور حیران
ہوا۔ کونٹ نے نیا سہاگا گاڑی
کی طاق میں سے نکالا اور علی
کو سیٹی بجا کر اشارہ کیا۔ گاڑی
فوراً اڑی۔ ہر ایک کی نگاہ
فوراً اس اڑتی ہوئے شہاب
پر لگ گئی علی نے باگ مضبوط
پکڑی اور گھوڑوں کے عیال ہوا
میں لہراتے ہوئے عجیب بہار
دکھانے لگے۔"

البرٹ۔ "لو جی بیٹے آج تک کبھی
تیز سفر کرنے کی خوشی نہیں دیکھی
تھی۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ آپ ایسے
تیز گھوڑے کہاں سے لیتے ہیں
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرانسیس
اور تاکید سے بھگائے گئے ہیں۔"

کونٹ "آپکا خیال ٹھیک
ہے چھ سال ہوئے کہ میں نے
[illegible] میں ایک گھوڑا
[illegible] تیز رفتاری کے

واسطے مشہور تھا۔ جو بتیس گھوڑے ہم آج استعمال کریں گے وہ اسی گھوڑے کی اولاد ہیں۔ وہ سارے کے سارے سیاہ ہیں صرف ہر ایک کی پیشانی پر ایک ایک سفید تارا ہے"

البرٹ "نہایت خوب مگر آپ اتنے گھوڑوں کو کرتے کیا ہیں"

کونٹ "آپ دیکھتے ہیں کہ میں ان سے سفر کرتا ہوں"

البرٹ "آپ ہمیشہ تو سفر نہیں کرتے"

کونٹ "جب مجھے انکی ضرورت نہیں ہوتی تو برٹوشیو انکو فروخت کر دیتا ہے اور اسکو اس فروخت سے تیس چالیس ہزار کی بچت ہو جاتی ہے"

البرٹ "لیکن یورپ میں تو کوئی ایسا دولت مند بادشاہ نہیں جو ان کو خریدے"

کونٹ "اگر یورپ میں کوئی خریدار نہیں ملیگا تو وہ انہیں ایشیا کے کسی وزیر کے پاس فروخت کر دیگا جو اپنے خزانہ انکو خریدنے کے لئے خالی کر دیگا۔ اور پھر ان کو چابک استعمال کر کے پھر پورا کریگا

البرٹ۔ کونٹ صاحب کیا میں آپ کو ایک بات بتاؤں

کونٹ "بہتر"

البرٹ "بات یہ ہے کہ آپ سے دوسرے درجہ سے یورپ میں برٹوشیو سب سے زیادہ امیر اور دولتمند ہوگا"

کونٹ "البرٹ صاحب آپکو غلطی لگتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے پاس ایک پائی بھی نہیں ہے"

البرٹ "یہ تو عجیب بات ہی ہیں تو اس کو نہیں مان سکتا"

کونٹ "میں آپکو عجیب باتیں نہیں بتاتا اچھا بتاؤ کہ نوکر اپنے آقا کی چوری کیوں کرتا ہے"

البرٹ "بس اسی لئے کہ اس کی فطرت میں چوری کرنا ہے وہ چوری کرنے کی خاطر چوری کرتا ہے"

کونٹ "اسمیں بھی آپکو غلطی لگتی ہے۔ نوکر اس لئے چوری کرتا ہے کہ اس کی عورت اور بچے ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ اپنی خواہشات بھی لگی ہوتی ہیں ساتھ ہی اسکے اسکو نوکری پر قایم رہنے کا یقین نہیں ہوتا اور وہ چاہتا ہے کہ آئندہ کے لئے ذخیرہ جمع کرے

میرے نوکر برٹرو شیو کا یہ حال
ہے کہ وہ اس دنیا میں بالکل
تنہا ہے " وہ میرا روپیہ جیسے
چاہے استعمال کرے اس کو کوئی
پوچھتا نہیں ہے - اور اس کو یقین
ہے کہ اس کی نوکری کبھی نہ جائیگی"

البرٹ - یہ کیوں "

کونٹ " کیونکہ مجھے اس سے
بہتر نہیں ملسکتا -

البرٹ - غالباً آپ سے ہمیشہ دھوکا
ہوا کرتا ہے "

کونٹ " مگر میں تو یقینیات پر
چلتا ہوں - ایک ایسا نوکر ہے جس پر
مجھے کل اختیار ہے یہانتک کہ موت
حیات کا ہے "

البرٹ " کیا آپکو برٹرو شیو
پر یہ اختیار بھی حاصل ہے "

کونٹ ہاں "

بعضے ایسے الفاظ ہوتے ہیں
جو کہ گفتگو کا دروازہ ایسے بند
کر دیتے ہیں جیسے کہ لوہے کے
کواڑ - بس ایسی ہی کونٹ کی "
ہاں " تھی سفر بڑی جلدی سے
طے ہو گیا اور تیس گھوڑوں نے
سات سو میل کا فاصلہ آٹھ گھنٹہ
میں طے کیا - آدھی رات کے وقت
وہ ایک خوب صورت مرغزار
کے دروازہ پر پہنچے دربان وہاں
موجود تھا اس کو کونٹ کے آنے
کی اطلاع پہنچ گئی ہوئی تھی - صبح
کے ڈھائی بجے البرٹ اپنے کمرے میں
پہونچایا گیا جہاں کہ حمام اور کھانا
تیار تھا وہ نوکر جو گاڑی کے
پیچھے بیٹھ کر آیا تھا - اس کی خدمت
میں موجود تھا - بیپ لسٹن جو گاڑی
میں سامنے بیٹھ کر آیا تھا کونٹ کی
خدمت میں رہا -

البرٹ نے غسل کر کے کھانا کھایا
اور بستر پر آرام کے لئے گیا تمام
رات وہ آرام سے سوتا رہا اور
سمندر کے پانیوں کی آواز اُسے
لوری دیتی رہی خواب سے بیدار
ہو کر وہ کھڑکی کیطرف گیا -
جس کے سامنے کیطرف سمندر تھا
اور جسکے پیچھے ایک مرغزار تھا اور
اس کے پیچھے ایک چھوٹا سا جنگل
تھا ایک چھوٹی سی خلیج میں ایک
کشتی پڑی تھی جسکے بادبانوں
پر مانٹی کرسٹو کے جنگل اسلحہ کے
نشان تھے اس کشتی کے گرداگرد
آس پاس کے ماہی گیروں کی کشتیاں
پڑی تھیں - آس پاس میں تمام
عیش و عشرت کے سامان جمع
تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ کونٹ فرا

اور آسودگی کا دیوتا ہے کہ جہاں جاتا
ہے۔ عیش کے سامان اسکے پاس
با فراط ہوتے ہیں۔ ڈیوڑھی میں
دو بندوقیں پڑی تھیں اور ان
کے پاس شکار کھیلنے کا سامان تھا
نچلے فرش میں مچھلی پکڑنے کے سب
سامان موجود تھے جو انگریزوں
کی عقل اور ایجادی قوت نے وضع
کئے ہیں وہ تمام دن انہوں نے
شکار کھیلنے میں بسر کیا اور بہت
سے جانور اور مچھلیاں ماریں۔ پھر
انہوں نے مکان کے برآمدہ میں
بیٹھ کر کھانا کھایا اور کتب خانہ
میں بیٹھ کر چاء پی۔ تیسرے روز
کی شام کو البرٹ شکار سے تھکا
ماندہ ایک آرام چوکی میں لیٹا ہوا
تھا جبکہ اس نے پوری رفتار سے
ایک گھوڑے کے دوڑنے کی آواز
سنی اور سر اٹھا کر اوپر دیکھا وہ
سوار اسکا اپنا ہی نوکر ہے جبکو
کہ وہ خود کونٹ کو تکلیف نہ دینے
کی غرض سے اپنے ساتھ نہیں لایا
تھا وہ فوراً اٹھکر کھڑکی کے قریب
پہونچا تو نوکر نے اپنی جیب سے
ایک لفافہ نکالا جسمیں کہ ایک
خط اور ایک اخبار تھی"
البرٹ" یہ کس کی طرف سے ہے"

فلارن ٹین۔ بیوجیپ کی طرف
سے"
البرٹ" کیا تمہیں اس نے
بھیجا ہے"
نوکر" جناب اس نے بلوا کر سفر
کے واسطے خرچ دیا اور ایک
گھوڑا منگوا دیا اور مجھ سے اقرار
لے لیا کہ راستہ میں بالکل نہ قیام
کروں۔ اسجگہ میں پندرہ ساعت
میں پہونچا ہوں۔ البرٹ نے خط
کھولا۔ پہلی سطر پڑھنے پر اسکے منہ
سے ایک چیخ نکلی اور اس نے
اخبار پڑھ لیا۔ مگر اسکی آنکھیں
دھندلی ہو گئیں اسکی ٹانگیں لڑکھڑا
گئیں اور وہ ضرور گر پڑتا اگر
فلارن ٹین اسے سنبھال
نہ لیتا"
کونٹ (آہستہ آواز میں) غریب
جوان یہ پھر راست نکلا کہ باپ
کا گناہ تین چار پشتوں تک برابر
اثر رکھتا ہے اتنے میں البرٹ
کو ہوش آگیا۔ اس نے اخبار پکڑ کر
اپنے بال پیچھے پھینکے اور نوکر کو
کہا" کیا تمہارا گھوڑا فوراً واپس جانیکے
لئے تیار رہے"
نوکر" یہ تو ایک غریب کرایہ کا
لنگڑا گھوڑا ہے"

البرٹ - جب تم آئے تو گھر کس حالت میں تھا؟"

نوکر" بالکل امن تھا - مگر جب میں بیوچمپ کے گھر سے واپس آیا تو میں نے آپکی والدہ کو روتے ہوئے پایا اس نے مجھ سے آپکی بابت پوچھا میں نے اُسے بیوچمپ کا پیغام کہہ سنایا - اُس نے پہلے تو مجھے آپکے پاس آنےسے منع کیا - لیکن آخر میں کہا جاؤ اور اُسے لے آؤ"

البرٹ" ہاں میں واپس جاتا ہوں اور ہلاکت ہو اس کمبخت کے لئے ... مگر پہلے مجھے" ...

وہ اب کونٹ کے پاس واپس گیا مگر اسکی حالت بالکل متغیر تھی وہ معمول کی طرح گیا تھا مگر جب وہ آیا تو اسکی آواز کپکپا رہی تھی اسکی آنکھ دہک رہی تھی - اور اسکی ٹانگیں کانپ رہی تھیں جب وہ کونٹ کے پاس پہونچا تو بولا" کونٹ صاحب میں آپکی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتا ہوں - اور میں یہاں چند روز اور رہتا مگر ایک مجبوری آپڑی ہے اور مجھے ضرور پیرس جانا ہے"

کونٹ" کیا ہوا ہے - خیر تو ہے"

البرٹ" ایک بڑی مصیبت آئی ہے آپ مجھسے پوچھیں کچھہ نہ - بس مجھے ایک گھوڑا دیں -"

کونٹ" میرے اصطبل سب آپکے سامنے حاضر ہیں مگر اتنی دور سوار جانے سے تو آپ ہلاک ہوجاویں گے بہتر ہو کہ کوئی گاڑی لیلیں"

البرٹ" اس طرح سے دیر لگ جائیگی اور ساتھہ ہی جس تھکان سے آپ اندیشہ کرتے ہیں اسکی مجھے ضرورت ہے یہہ میرے حق میں مفید ہوگا - یہہ کہکر البرٹ لڑکھڑایا اور ایک کرسی پر گرپڑا - کونٹ نے اس بات کو نہ دیکھا کیونکہ وہ کھڑکی میں سے علی کو بلارہا تھا - اور گھوڑے کیواسطے آوازیں دے رہا تھا گھوڑا فوراً حاضر ہوا اور البرٹ کونٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اُسپر سوار ہوا - اور پھر نوکر سے بولا فلارنٹین تم جلدی واپس چلو پھر کونٹ سے کہا کیا اور گھوڑا لینے کے لئے کسی خاص بات کی ضرورت ہوگی"

کونٹ" بس ایک سے اتر بیٹھا اور دوسرا تیار ہوگا"

البرٹ" آپ میری روانگی کو عجیب نگاہ سے دیکھتے ہونگے اور اسے بیوقوفی خیال کرتے ہونگے مگر آپ خوب جانتے ہیں کہ اخبار کی ایک تحریر کیا غضب ڈھا سکتی ہے - اچھا یہہ پڑھ لو اور مگر جب میں

چلا جاؤں تو تب پڑھنا تاکہ آپ میرے غصہ کے شاہد نہ ہوویں کونٹ نے اخبار لی اور البرٹ نے گھوڑے کو ایڑی لگائی اور تیر کی مانند اڑا کونٹ نے رحم بھری نگاہ سے اس کی طرف دیکھا اور جب وہ بالکل نظر سے چھپ گیا تو اخبار میں سے مفصلہ ذیل پڑھنا شروع کیا۔"

وہ فرانسیسی افسر جو کہ علی پاشا کا نوکر تھا اور جس کا کہ اخبار امپارشل میں تین ہفتہ ہوئے ذکر ہوا تھا جنہیا ترکوں کے پاس بیچتے وقت اپنے آپ کو فرنند کہتا تھا۔ مگر اسوقت سے اس نے اپنے اصلی نام کے ساتھہ ایک امارت کا لقب لگایا ہے۔ اب وہ اپنے آپکو کونٹ ڈی مارسرف کہتا ہے اور فرانس کے امرا میں گنا جاتا ہے۔

اس طرح وہ وحشتناک راز جس کو کہ بیوچمپ نے بالکل چھپا دیا تھا پھر ایک بھوت کی مانند ایک اور اخبار میں ظاہر ہوا۔ اور پھر اس نے جوان البرٹ کو مصیبت کا نشانہ بنایا۔"

باب پچاسی

مقدمہ اور اظہار

تین بجے صبح کے البرٹ بیوچمپ کے دروازہ پر پہونچا بیوچمپ کا نوکر اسے اپنے آقا کے نشست گاہ میں لیگیا اتنے میں بیوچمپ بھی آگیا۔"

البرٹ "لو بھائی میں آگیا ہوں۔"

بیوچمپ "میرے غریب دوست میں تمہارے انتظار میں ہی تھا۔"

البرٹ "مجھے اسبات کے کہنے کی تو شاید کوئی ضرورت نہیں ہے کہ یہ بھید پھر آپکی طرف سے نہیں نکلا بلکہ آپکا مجھے بلا بھیجنا میرے ساتھہ آپکی محبت کا اور زیادہ ثبوت ہے۔ پس وقت ضائع کرنے کے بغیر مجھے بتلاؤ کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہہ خطرناک حملہ کس کی طرف سے ہوا ہے۔"

بیوچمپ "میرا خیال ہے کہ مجھے کچھہ پتہ ہے۔"

البرٹ "مگر پہلے مجھے اس افسوس

تاک کارروائی کا سارا حال بتاؤں"

بوجمیب "سنو۔ دو روز گزرے ہیں کہ یہ آرٹیکل ایک دوسرے اخبار میں ظاہر ہوا۔ زیادہ خطرے کی بات یہ تھی کہ وہ اخبار سرکاری اخبار سمجھا جاتا ہے میں اس وقت کھانا کھا رہا تھا۔ جبکہ میں نے وہ آرٹیکل پڑھا۔ میں نے فوراً گاڑی منگوائی اور اس اخبار نویس کے دفتر کو روانہ ہوا اگرچہ مجھے اس کے ملکی خیالات سے بالکل اتفاق نہیں ہے تاہم وہ میرا بڑا پکا دوست ہے وہ اس وقت اسی اخبار میں ایک آرٹیکل پڑھ رہا تھا جو اس نے خود لکھا تھا۔ میں نے جاتے ہی کہا میرے دوست اخبار آپ کے ہاتھ میں ہے سو مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ میں اپنے آنے کی وجہ بتاؤں"

اڈیٹر "کیوں میرے پرچے سے آپکی کیا مراد وابستہ ہے"

میں "بس میں اسی آرٹیکل کے متعلق کچھ پوچھنا چاہتا ہوں جس میں کونٹ مارسرف کا تذکرہ ہے"

اڈیٹر۔ ہاں دیکھو کیا یہ عجیب معاملہ نہیں ہے"

میں "ایسا عجیب کہ مجھے ڈر ہے کہ آپ کہیں ہتک عزت کے الزام میں گرفتار نہ ہو جاویں"

اڈیٹر۔ ہرگز نہیں ہمکو اس آرٹیکل کے ساتھ تمام ضروری شواہد بھی مل گئے ہیں اور کونٹ مارسرف کی طاقت نہیں۔ کہ اس الزام کا جواب دے سکے علاوہ ازیں ایسے دیوتوں کے پردہ فاش کرنا جو کہ اس عزت کے ناقابل ہیں جو انکی ان کے ملک نے کی ہے بلکہ ایک خدمت کرنا ہے"

میں "(متحیر ہو کر)" اچھا آپ کو ایسی پکی اطلاع کس نے دی ہے میرے پرچے میں یہ سب سے پہلے شائع ہوئی تھی۔ مگر مجھے تو ثبوت نہ ملنے کے سبب سے اسے واپس لینا پڑا تھا"

اڈیٹر "بس کل ایک شخص جنینا سے آیا اور اسی نے ہمیں یہ خبر معہ تمام ثبوتوں کے دی"

مجھکو اب سوائے ملنے کے کوئی چارہ نہ رہا اور میں واپس آیا۔ اسی روز جمہیر (کمیٹی) میں بڑی کھلبلی مچ گئی ہر ایک ممبر وقت مقررہ سے پہلے حاضر ہو گیا اور ہر ایک اس اداس کر دینے والے واقعہ کی نسبت باتیں کرتا تھا۔ کوئی تو اخبار میں وہ آرٹیکل پڑھ رہا تھا۔ اور کوئی

اس واقعہ پر اور حاشیہ چڑھا رہا تھا۔ آپ کا باپ اپنے ہم نشینوں میں بڑا ہر دل عزیز نہ تھا۔ دوسرے نوخیزوں کی طرح وہ بڑا متکبر اور مغرور تھا خاندانی امیر اُسیز نہا کرتے تھے اور سچے عزت دار اس سے تنفر کیا کرتے تھے اور تمام موقعوں ہی کی تلاش میں تھے کہ جب کبھی خدا کا غضب اُس پر ٹوٹے تو وہ بھی اسکے ساتھ بدلا لیں۔ مگر کونٹ ڈی مارسرف کو ابھی تک اس واقعہ کی بالکل خبر نہ تھی۔ اس نے وہ اخبار پڑھا بھی نہ تھی جس میں وہ آرٹیکل نکلا تھا۔ اور صبح اس نے خط لکھنے اور ایک گھوڑا آزمانے میں صرف کی تھی وہ چیمبر میں اپنے معمولی وقت پر پہنچا اسکی نگاہ متکبرانہ تھی اور اس کا انداز گستاخانہ تھا وہ گھوڑی سے اترا اور کسی کی طرف توجہ کرنے کے بغیر اندر داخل ہوا کام شروع ہوگیا ہوا تھا اور ہر ایک نے اپنے اپنے ہاتھ میں وہی اخبار پکڑا ہوا تھا۔ مگر کسی کی یہ جرات نہ پڑتی تھی کہ اپنے اوپر الزام لگانے کی جوابدہی لے۔ آخر کار ایک ممبر جو کہ مارسرف کا ایک دشمن تھا بڑی سنجیدگی کے ساتھ ممبر پر چڑھا سب کو معلوم ہوگیا کہ حملہ کا وقت آپہونچا ہے۔ تمام خاموش ہوگئے اور سب کی توجہ اس کی طرف لگ گئی مارسرف کو معلوم نہ تھا کہ اس توجہ کا باعث کیا ہے حالانکہ پہلے اس ممبر کی بہدی تقریروں کو کوئی کان اٹھا کر سنا نہ کرتا تھا لکچر کے تمہید کی طرف کونٹ نے کچھ توجہ نہ کی مگر جب جینیا اور کرنل فرنند کے نام اس کے کانوں میں پڑے تو اسکا رنگ فق ہوگیا اور ہر ایک کی آنکھ اُس پر لگ گئی اخلاقی زخموں میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ چھپ تو جاتے ہیں مگر بند کبھی نہیں ہوتے انکی درد ہمیشہ تازہ ہوتی ہے اور ذرا سا چھونے پر وہ پھر کھل جاتے ہیں۔

جب لکچرار نے آرٹیکل پڑھ کر ختم کیا تو اس نے اپنی تشریح شروع کی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس چیمبر اور اس کے ایک معزز ممبر کی عزت بچاؤں اور ان خبروں کو جنمیں کہ ایک امیر کی عزت پر حملہ ہوتا ہے بند کروں پیشتر اس کے کہ وہ پھیل جاویں سب سے آخر اس نے کہا کہ ایک پوری تحقیقات ہونی چاہیئے اور ہر ایک قسم کی شہادتوں کا امتحان کرنا چاہیئے۔

مارسرف اس ناگہانی آفت سے
ایسا مغلوب ہوگیا کہ اس کے مُنہ
سے لفظ نہ نکل سکتا تہا اس نے
مبہوط ہوکر اپنے اردگرد دیکھا۔ اس
حیرانی نے جو کہ معصومیت اور گناہ
دونوں سے پیدا ہوسکتی ہے۔ بعضوں
کو اس کی حمایت میں کرلیا۔ کیونکہ
جو لوگ سچے فیاض ہوتے ہیں وہ دشمنی
سے رحم اور معافی کیطرف زیادہ مائل
ہوتے ہیں پریزیڈنٹ نے ووٹ لیا
اور فیصلہ ہوا کہ تحقیقات کیجاوے
کونٹ سے پوچھا گیا کہ اسکو اپنا
بچاؤ تیار کرنے کے لئے کتنا وقت
درکار ہے۔

کونٹ مارسرف "میرے
صاحبان اپنی بریت ثابت کرنے کے
لئے مجھے وقت کی کوئی ضرورت نہیں
میں اپنی معصومیت اپنے خون کے
آخری قطرات کے ساتھ کرونگا
اور فوراً ہی اپنے صاحبوں کو ثابت
کرکے دکھادونگا۔ کہ میں اگر آپ
صاحبوں سے عزت اور
شرافت میں زیادہ نہیں ہوں
تو کم بھی نہیں ہوں"

ان باتوں نے بہتوں کے دل کو
اسکی طرف مائل کرلیا"

کونٹ مارسرف "لو میں چاہتا ہوں
کہ تحقیقات فوراً شروع ہوجاوے
اور میں تمام ضروری اطلاع بہم
پہونچاؤں گا"

پریزیڈنٹ "آپ کونسا دن
مقرر کرتے ہیں"

مارسرف "بس میں آج ہی تیار
ہوں"

پریزیڈنٹ "کیا آپ صاحبان
اس بات سے متفق ہیں کہ کام آج
ہی شروع کیا جاوے"

سب نے جواب دیا کہ ہاں"

بارہ ممبروں کی ایک کمیٹی منتخب کی
گئی تاکہ کونٹ مارسرف کے ثبوتوں
کا امتحان کرے فیصلہ ہوا کہ امتحان
اس شام آٹھ بجے شروع ہووے
تو دوسرے روز پھر اسی وقت کام
شروع کیا جاوے"

مارسرف نے جانے کے واسطے
اجازت مانگی اس نے تمام تحریرات
جمع کرلی تھیں جو کہ وہ اس طوفان
کے برخلاف جمع کررہا تہا جسکو اس
نے پہلے ہی تاڑ لیا تھا"

البرٹ کے دل میں اس بیان کو
سنکر کبھی امید داخل ہوجاتی تھی
اور کبھی ڈر اور کبھی شرم کیونکہ
اس کو یقین ہوگیا تہا کہ اس کے باپ
کا جرم ثابت ہے اس نے آخر جیب

کو رو کتے دیکھ کر کہا - اچھا پھر کیا

بوچمپ "آپ مجھپر ایک خوفناک اتہام لگاتے ہیں کیا آپ سب کچھ جاننا چاہتے ہیں"

البرٹ "سب کچھ اور آپ ہی کی زبان سے"

بوچمپ "اچھا پھر اپنے حواس کو تیار کرو" - البرٹ نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا گویا کہ وہ اپنی طاقت آزماتا ہے - پھر معلوم کر کے کہ وہ پورا تیار ہے وہ بولا "چلو بیان کرو"

بوچمپ شام ہوگئی پیرس میں شور پڑا تھا بہت کہتے تھے کہ مارسرف کو صرف حاضر ہی ہونا کافی ہے اور سب اعتراض اور الزام دور ہو جاوینگے کوئی کہتا تھا کہ وہ حاضر ہی نہ ہوگا - کوئی کہتا تھا کہ وہ برسلز کو چلا گیا ہے - میں نے کمیٹی کے ایک ممبر کی منت کی کہ مجھے چیمبر کے کسی برآمدہ میں جگہہ لیدے اس نے مجھے سات بجے بلوایا اور دوسرے ممبروں کے آنے سے پہلے پہلے اس نے ایک دربان کے ذریعہ سے مجھے ایک نشست میں بٹھا دیا میں ایک ستون کے اوٹ میں مخفی تہا اور اس تمام وحشت ناک نظارے کو جو واقع ہونیوالا تہا پوری طرح دیکھ سکتا تہا آٹھ بجے سب اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے اور سب سے آخر میں ایم ڈی مارسرف آیا اسکے ہاتھ میں کچھ کاغذات تھے اسکا چہرہ بالکل سنجیدہ اور اسکا قدم مضبوط تہا - اور اسکا لباس پرانے جنگی فیشن کا تہا اسکی حاضری اور وجاہت نے اپنی تاثیر پیدا کی - کمیٹی کے اکثر ممبران آزاد خیال کے آدمی تھے اور انہیں سے بہت سے اسکے ساتھ مصالحہ کرنیکو آگے آئے - اسوقت ایک دربان پریزیڈنٹ کے نام کا ایک رقعہ لایا - اس نے رقعہ کہولا اور مارسرف کو کہا "کونٹ صاحب آپ کو بولنے کی اجازت ہے کونٹ نے ایک نہایت ہی فصیح و بلیغ سپیچ میں اپنا بچاؤ کرنا شروع کیا اس نے ایسے کاغذات پیش کئے جنسے ثابت ہوتا تہا کہ علی پاشا کو اپنے آخری دم تک اسپر پورا پورا اعتماد تہا اور اس نے اس کو شہنشاہ روم کے ساتھہ ہر ایک شرط پر مصالحہ کرنے کے پورے اختیار دے رکھے تھے اس نے وہ انگشتری دکھلائی جس سے

کہ علی پاشا اپنے فرمانجات پر مہر لگایا
کرتا تہا اور جو اس نے اسکو اس
غرض سے دی تہی۔ کہ وہ اسے
رکھکر جب چاہے محل میں دخل
پاسکے پہر آخر مارسرف نے بڑے
زور سے کہا "کمبختی یہ ہوی کہ مصالحت
نہ ہوسکی اور جب میں اپنے مربی کو
بزور بازو مدد دینے کے لئے آیا۔ تو میں نے
دلی رنج سے سُنا کہ وہ مرچکا ہے
مگر اسکا اعتماد مجہہ پر اسقدر تہا کہ اپنے
بستر مرگ پر اس نے اپنی عورت اور
اپنی بیٹی میری حفاظت میں دی"

البرٹ نے جب یہہ الفاظ سنے
تو وہ چونک پڑا کیونکہ ٹھیک ہی کا
واقع اُسے فی الفور یاد آگیا۔ اور
اسکے دلمیں فوراً وہ انگشتری
اور وہ طریقہ جسمیں کہ وہ غلام بنا کر
فروخت کیگئی تہی آگیا۔ اور اس نے
متفکر ہوکر پوچہا کہ کونٹ مارسرف
کی اس تقریر نے کیا اثر پیدا کیا"

بیوچمپ "میں اقرار کرتا ہوں کہ
اس نے مجہہ پر بڑا اثر کیا اور کمیٹی کے
اکثر ممبران پر بہی ضرور کیا ہوگا۔
پریزیڈنٹ نے وہ خط جو اسکو دیا گیا
تہا پہلے تو کچہہ بے اعتنائی سے کہولا
مگر جونہی کہ اس نے پہلی سطر پڑہی
اسکی آنکھیں کہل گئیں اس نے اس

خط کو کئی بار پڑہا اور پہر اپنی آنکھیں
مارسرف کیطرف لگا کر کہا "کونٹ
صاحب آپ کہتے ہیں کہ علی پاشا
نے اپنے آخری وقت میں اپنی عورت
اور اپنی لڑکی آپکے حوالہ کی"

مارسرف "جی ہاں مگر اس بدقسمتی
نے میرا پیچہا نہ چہوڑا جب میں واپس
آیا تو میں نے معلوم کیا کہ اسکی عورت
اور اسکی لڑکی کہیں غائب ہیں"

پریزیڈنٹ "کیا آپ انکو جانتے
تہے۔"

مارسرف "پاشا کے مجہہ پر کامل
اعتماد نے مجہے ان کے حرم میں بہی
دخل دیدیا ہوا تہا۔ اور میں نے ان کو
تقریباً بیس دفعہ دیکہا تہا"

پریزیڈنٹ "کیا آپکو کچہہ معلوم
ہے کہ انکا کیا حال ہے"

مارسرف "میں نے سُنا تہا کہ وہ
اپنے رنج یا شاید اپنی افلاس کا شکار
ہوگئی تہیں۔ میں امیر نہ تہا میری
زندگی دائمی خطرے میں تہی میں
انکو تلاش نہ کرسکا۔

پریزیڈنٹ۔ (تیوری چڑہا کر) صاحب
آپنے سُن لیا ہے کہ مارسرف صاحب
اپنے آپ کو کن دلائل سے بری
ثابت کرتے ہیں کونٹ صاحب کیا
اس بیان کے کوئی شاہد بہی

پیش کر سکتے ہیں۔

مارسرف "افسوس ہے کہ میں کوئی شاہد ناطق پیش نہیں کر سکتا کیونکہ علی پاشا کے تمام ہمراہی یا تو مرگئے ہیں اور یا منتشر ہو گئے ہیں میرے پاس صرف علی پاشا کے خطوط ہیں جو میں نے آپکے سامنے رکھہ دیئے ہیں۔ یہ اسکی انگشتری ہے جو اس کے اعتماد کا ثبوت ہے اور سب سے بڑھ کر جو ثبوت میرے حق میں ہے وہ یہ کہ کسی گمنام شخص نے مجھپر حملہ کیا ہے اور اب وہ مجھکو ملزم ثابت کرنے کے لئے عدالت میں حاضر نہیں ہوا" اس تقریر کو سنکر سب کے منہہ سے شاباش نکلی اور البرٹ اگر ایک واقعہ اور رونما نہ ہوتا تو آپکے باپ نے مقدمہ جیت لیا ہوتا۔ اب صرف ووٹ ہی لینے باقی رہگئے تھے۔ کہ پریزیڈنٹ بولا "صاحبان اور آپ کونٹ صاحب میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ خفا نہوں گے اگر آپ ایک شخص کی شہادت سن لیں جو کہ اپنے تئیں ایک چشمدید گواہ کہتا ہے اور اسوقت حاضر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کونٹ صاحب کی پوری بریت ظاہر کرنے کے لئے آیا ہے اگر آپ صاحبان کی مرضی ہو تو میں اس خط کو پڑھوں اور گواہی لوں ورنہ اُسے داخل دفتر کروں" اس بات کو سنکر کونٹ صاحب کا رنگ اُڑ گیا۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ خط پڑھا جاوے۔ پریزیڈنٹ نے پھر پڑھنا شروع کیا "مسٹر پریزیڈنٹ اس بات کی بابت کہ لفٹنٹ جنرل کونٹ مارسرف نے پیرس اور مقدونیہ میں کس قسم کے برتاؤ کئے ہیں بڑے بڑے ضروری حالات بتا سکتا ہوں" پریزیڈنٹ یہاں ٹھیر گیا۔ کونٹ زرد ہو گیا مگر باقی ممبران بولے چلیو آگے پڑھو"

پریزیڈنٹ۔ (بقیہ خط) "میں علی پاشا کی وفات کے وقت اس جگہ موجود تھا۔ میں اس کے آخری دن میں بھی وہیں تھا۔ میں اسکی عورت واسی لیکی پر کیا گزری۔ اور اسکی بیٹی ہیڈی پر کیا بنی۔ میں حاضر ہوں اور امید کرتا ہوں کہ کمیٹی میری گفتگو سننے کا مجھے اعزاز بخشیگی جب یہہ خط آپکو دیا جاوے تو میں اس وقت ڈیوڑھی میں ہونگا"

کونٹ مارسرف" یہہ گواہ یا بالفاظ دیگر یہ دشمن کون ہے۔ کونٹ نے

یہ کہا۔ مگر اسکی آواز متغیر ہوگئی تھی
پریزیڈنٹ "دیکھو جی ابھی پتا
لگ جاویگا کیا ممبران اس گواہ کو
سننے پر راضی ہیں"
ممبران "ہاں ضرور سننا چاہئے"
دربان کو بلایا گیا۔
پریزیڈنٹ "کیا کوئی ڈیوڑی میں
ہے"
دربان "جی ہاں ایک عورت ہے
جسکے ہمراہ ایک نوکر ہے۔"
ہر ایک نے دوسرے کیطرف دیکھنا
شروع کیا"
پریزیڈنٹ "اچھا اس عورت
کو لے آؤ"
پانچ منٹ بعد دربان داخل ہوا
اسکے پیچھے ایک عورت تھی جس نے
ایک برقعہ اوڑھا ہوا تھا اسکی وضع
اور طرز سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ
کسی اچھے طبقہ کی عورت ہے۔
پریزیڈنٹ نے اسے برقعہ اٹھانے
کے لئے کہا۔ جب اس نے برقعہ
اٹھایا تو نیچے سے ایک عورت نکلی
جو کہ یونانی لباس پہنے ہوئے تھی
اور بڑے کمال درجہ کی خوبصورت
تھی"
البرٹ "اوہو۔ وہ ہیڈی تھی"
بیوچمپ "یہ تمہیں کس نے
بتایا ہے۔"
البرٹ۔ افسوس ہے کہ
میں اسے قیاس ہی سے جان
گیا ہوں۔ مگر چلو تم دیکھتے ہو
کہ میں مضبوط ہوں۔ اور اصل
بھید کا کھلنا سن سکتا ہوں۔
بیوچمپ۔ ایم ڈی مارسرف
نے اس عورت کی طرف حیرانی
اور وحشت سے دیکھا بس اس
کے منہ سے گویا اسیر فتویٰ لگ
جانا تھا۔ کمیٹی کے سارے ممبر
اسمیں کچھ ایسے محو ہوئے کہ کونٹ
انہیں بالکل بھول گیا پریزیڈنٹ
خود اسکے واسطے کرسی رکھنے کے
لئے بڑھا۔ مگر اس نے کرسی پر
بیٹھنے سے انکار کیا۔ کونٹ کا
یہ حال تھا کہ اسکی ٹانگیں اسے
سہار نہ سکتی تھیں۔ اور وہ کرسی
پر گر پڑا۔
پریزیڈنٹ۔ بیگم صاحبہ آپ
کا دعوٰے ہے۔ کہ آپ جنینا کے
سارے واقعات کی چشمدید
گواہ ہیں اور آپ ہمیں ان واقعات
کی بابت پوری پوری اطلاع دے
سکتی ہیں۔
عورت۔ جی ہاں۔ میں چشمدید
گواہ ہوں اور سب کچھ بتا سکتی

پریزیڈنٹ۔ مگر میں اتنا کہنے سے نہیں رہ سکتا کہ آپ اس وقت بہت ہی چھوٹی عمر کی ہونگی۔

عورت۔ جی ہاں میں اسوقت چار سال کی تھی مگر چونکہ ان سب واقعات کا میری جان سے تعلق تھا اسلئے ان میں سے کوئی بھی مجھے نہیں بھولا۔

پریزیڈنٹ۔ آپ کا ان معاملات سے کونسا اتنا تعلق ہے۔ اور آپ کون ہیں کہ ان معاملات نے آپ کے حافظہ پر اتنا گہرا اثر کیا ہے؟

عورت۔ میں علی پاشا اور اس کی بیوی واسی لیکی کی بیٹی ہیڈی ہوں اسبات کے کہنے پر اس جوان عورت کے رخساروں کی سرخی اسکی آنکھوں کی چمک اور اسکے بیان کی طرز نے حاضرین پر ایک عجیب اثر پیدا کیا۔ کونٹ کا تو یہ حال ہوگیا کہ گویا اس پر بجلی گری ہے یا اس کے سر پر کوئی پہاڑ آ پڑا ہے۔

پریزیڈنٹ بڑے ادب سے میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں اور امید ہے۔ یہ آخری ہوگا۔ آپ براہ مہربانی بتائیں کہ آپ اپنے بیان کی شہادت دے سکتی ہیں۔

ہیڈی۔ جی کیوں نہیں اپنے برقعہ کے نیچے سے ایک بڑا خوشبودار کاغذ نکالکر یہ دیکھو میری پیدائیش کا رجسٹر ہے کیونکہ میرے باپ نے میری ماں کو اجازت دیدی تھی کہ میری تربیت عیسائی مذہب ہی میں ہو اور سب سے آخر یہ رجسٹر ہے جس میں کہ یہ درج ہے کہ حرامی فرانسیسی نے مجھکو اور میری ماں کو کس طرح آرمینیا کے ایک بردہ فروش الکبر کے ہاتھ فروخت کیا کیونکہ میرے باپ کی بربادی کے بعد اس نے عورت اور بیٹی کو گویا اپنی جائداد سمجھ لیا تھا ان باتوں کو سنکر کونٹ کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ اور اسکا چہرہ سرخ ہوگیا۔ ہیڈی نے کاغذات کو نکٹے ہاتھ میں دیئے ان میں سے بعض عربی اور ترکی زبان میں تھے چیمبر کا ترجمان بھی موجود تھا۔ اور اس نے پڑھکر سنانا شروع کیا۔

"میں الکبر کہ ایک بردہ فروش ہوں اور سلطان کے حرم کے واسطے کنیزکیں خریدنے کا

ٹھیکہ دار ہوں سلطان کیطرف سے ایک فرانسیسی امیر کونٹ آف مانٹی کرسٹو کو ایک ہیرے کی رسید لکھدیتا ہوں جس کی قیمت آٹھ لاکھ ہے اور جوکہ ایک عیسائی گیارہ برس کی لڑکی مسمی ہیڈی کی قیمت ہے جوکہ علی پاشا آف جنینا کی بیٹی ہے اور جوکہ اپنی ماں کے ہمراہ سات برس گذرے میرے پاس ایک فرانسیسی کرنیل فرنینڈ مانڈگو سے فروخت کی گئی تھی میں نے یہ لڑکی سلطان کے حکم کے مطابق چار لاکھ کو خریدی تھی"

العبد

الکبیر مقام قسطنطنیہ ۱۲۴۷ھ ہجری المقدس الکبیر کی مُہر کے ساتھ سلطان کی مُہر بھی ثبت تھی اس ترجمہ کے پڑھنے کے بعد ایک خوفناک خاموشی چیمبر میں طاری ہوئی کونٹ میں سکت تو بالکل نہ رہی تھی مگر وہ خون بھری آنکھوں کے ساتھ ہیڈی کیطرف دیکھ رہا تھا"

پریزیڈنٹ" بیگم صاحبہ کیا اس بیان کی کونٹ آف مانٹی کرسٹو سے بھی تصدیق کرلی جاوے جوکہ شاید اب پیرس ہی میں ہوگا"

ہیڈی" جناب کونٹ آف مانٹی کرسٹو جوکہ میرا دوسرا باپ ہے تین روز سے نارمنڈی کو گیا ہوا ہے"

پریزیڈنٹ" تو پھر آپکو اس کام کے کرنے کی کس نے صلاح دی جس کے واسطے عدالت آپکی ایسی احسانمند ہے اور جو آپ کے واسطے ایک فطرتی بات تھی"

ہیڈی" بات یہ ہے کہ مجھے اس کام کی جرات اپنے باپ کی عزت اور اپنی مصیبت سے پیدا ہوئی ہے۔ اگرچہ میں عیسائی ہوں لیکن میرا دل ہمیشہ چاہتا تھا کہ اپنے عظیم الشان باپ کی تباہی کا بدلا لوں اور جیسے کہ میں [illegible] فرانس میں داخل ہوتی ہوں یہ معلوم کرکے کہ میرے باپ کا برباد کنندہ پیرس میں رہتا ہے میں ہمیشہ اسکی گھات میں رہتی ہوں گوکہ میں اکیلی اور تنہا رہتی ہوں کیونکہ میں تنہائی کو پسند کرتی ہوں۔ لیکن میں دُنیا و مافیہا سے بے خبر نہیں ہوں میں ہمیشہ اخباروں کا مطالعہ کرتی رہتی ہوں آج میں نے اخبار میں پڑھا کہ چیمبر میں ایسا ایسا معاملہ ہونیوالا ہے۔ سو میں نے آپکی طرف وہ کاغذ

لکھنے کی جرات کی؟

پریزیڈنٹ: اچھا تو پھر کونٹ آف مانٹی کرسٹو کو آپکی اس کاروائی کا کوئی علم نہیں ہے۔

ہیڈی: اس کو کچھ بھی خبر نہیں ہے۔ بلکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ جب وہ سنے گا تو وہ ناخوش ہوگا مگر یہ میرے لئے ایک فخر اور خوشی کا دن ہے کہ مجھے آج اپنے باپ کا عوض لینے کا موقعہ ملا ہے

کونٹ نے ابھی تمام وقت میں ایک لفظ بھی نہ بولا تھا اس کے تمام ساتھی اسپر رحم بھری نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔ اور اسکی شکستہ امید و تدبیر افسوس کر رہے تھے۔ اسکی تباہی اس کے چہرہ پر ظاہر ہو رہی تھی کہ پریزیڈنٹ نے اس سے پوچھا کیا آپ اس لیڈی کو شناخت کرتے ہیں کہ وہ علی پاشا کی بیٹی ہے؟

کونٹ: (اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے) نہیں یہ ایک شرارت ہے جو میرے دشمنوں نے کھڑی کر دی ہے۔ ہیڈی جو دروازہ کی طرف دیکھ رہی تھی گویا کہ وہ کسی کا انتظار کر رہی تھی پیچھے مڑی اور کونٹ کی طرف دیکھ کر اس نے ایک چیخ ماری اور وہ بولی: تم مجھے نہیں جانتے خوش نصیبی ہے میں تمہیں پہچانتی ہوں تم ہی فرنینڈ مانڈیگو وہ فرانسیسی افسر ہو جو میرے شریف باپ کی فوج کے جرنیل تھے۔ تم ہی ہو جس نے کہ جنینا کا قلعہ دشمن کے حوالہ کر دیا۔ تم ہی ہو جسکو کہ میرے باپ نے مصالحت کرنے کے باب میں پورے اختیار دیئے تھے اور جس نے کہ ایک جعلی پروانہ جس کے رو سے کہ میرے باپ کو پوری معافی دیگئی تھی۔ دیکھا یا تھا۔ تم ہی ہو جس نے کہ اس جعلی پروانہ کی بدولت میرے باپ کی مہر حاصل کی اور اس مہر کے ذریعہ سے سلیم بارود کے نگاہبان پر قابو پایا۔ تم ہی ہو جس نے سلیم کو زخمی کیا۔ تم ہی ہو جس نے مجھکو اور میری ماں کو الکبیر کے پاس فروخت کیا قاتل! قاتل! ابھی تک تیری پیشانی پر تیرے آقا کے خون کے نشان ظاہر ہیں سب صاحبان دیکھیں اور غور کریں۔ یہ الفاظ ایسے جوش اور لہجہ میں ہیڈی کے منہ سے نکلے کہ سب کی آنکھیں بے اختیار کونٹ کے چہرہ پر لگ گئیں

اور اس نے خود بھی اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر پھیرا گویا کہ سچ مچ وہ خون پونچھتا ہے ‘‘

پریزیڈنٹ ’’ اچھا تو پھر آپ فرنینڈ مانڈیگو کو شناخت کرتی ہیں ‘‘

ہیڈی ’’ ہاں میں اُسے پہچانتی ہوں ہائے میری ماں۔ تو نے ہی مجھے بتایا تھا۔ کہ لڑکی تو آزاد ہے اور تو ایک بادشاہزادی بننے والی ہے۔ دیکھ اس آدمی کی طرف یہ وہی ہے جس نے کہ تیرے باپ کا سر نیزہ کے سر پر اٹھایا تھا۔ یہ وہی ہے جس نے ہمیں بیچا تھا اس کے دائیں ہاتھ کی طرف اچھی طرح سے دیکھو جس میں ایک بڑا زخم ہے۔ اگر تم اسکے چہرہ کو بھول جاؤ تو تم اس کو اس ہاتھ سے ضرور پہچان جاؤ گی۔ جسمیں کہ الکبیر کی مہریں ایک ایک کر کے پڑی تھیں۔ ہاں میں اُسے ضرور جانتی ہوں کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ میں اُسے نہیں جانتی ‘‘

ہیڈی کے منہ سے ہر ایک لفظ ایک خنجر کی مانند گرتا تھا۔ اور کونٹ کی رہی سہی طاقت بھی صلب ہوتی جاتی تھی۔ آخر میں جب اس نے زخمی ہاتھ کا نام لیا تو کونٹ نے اپنے ہاتھ کو اپنے کوٹ کے نیچے چھپا لیا اور وہ مایوسی اور رنج کے بوجھ سے اب ایک کرسی پر گر پڑا۔ اس تمام نظارہ نے سارے حاضرین کی رائے بدل دی‘‘

پریزیڈنٹ۔ کونٹ صاحب بیدل نہ ہو جایئے جواب دیجئے۔ یہ عدالت باانصاف ہے اور یہ بات ہرگز نہ ہوگی کہ آپ کے دشمن آپکو یونہیں پاؤں کے نیچے روندیں۔ بلکہ آپ کو اپنی بریت ثابت کرنے کا پورا موقعہ دیا جاویگا ‘‘

اگر آپ چاہیں تو اور تحقیقات کیجاوے اور دو معتبر ممبر جنینا کو بھیجے جاویں۔ بولیے ‘‘

مارسرف نے کوئی جواب نہ دیا تب سب ممبروں نے ایک دوسرے کیطرف وحشت بھری نگاہوں سے دیکھنا شروع کیا وہ جانتے تھے کہ کونٹ ایک زبردست طبع کا آدمی ہے اس لئے سب نے یہ نتیجہ لنکالا کہ ضرب بڑی سخت لگی تھی تو وہ جواب دینے سے رہ گیا ہے۔ پھر پریزیڈنٹ بولا ’’ اچھا تو نے آپنے اپنے دل میں کچھ فیصلہ کیا ہے ‘‘ ۔

کونٹ "(آہستہ سے) میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے"

پریزیڈنٹ "اچھا تو علی پاشا کی بیٹی نے یہ سچ بولا ہے۔ کیا پھر وہ اس وحشت ناک واقعہ کی چشم دید شاہد ہے جس کا آپ انکار نہیں کر سکتے۔ کیا آپنے سچ مچ وہ جرم کیا ہے جس کا آپ پر بڑا الزام لگایا گیا ہے"

کونٹ نے اپنے گرد ایک ایسی نگاہ سے دیکھا جو کہ چیتوں کا دل بھی نرم کر دیتی۔ مگر اس نے اسکے ججوں پر ذرا بھی اثر نہ کیا پھر اس نے اپنی آنکھیں چھت کی طرف اٹھائیں مگر انہیں پھر نیچے کر لیا گویا کہ وہ ڈرتا تھا کہ چھت پھٹ جائیگا۔ اور آسمان کی منتقم عدالت اس کی آنکھوں کے سامنے آجاویگی پھر اچانک اس نے اپنا کوٹ پھاڑ دیا اور عدالت سے ایک دیوانے آدمی کی مانند بھاگ نکلا۔ ایک منٹ کے بعد اسکی گاڑی کی آواز سنائی دی اور پھر سارے نظارہ پر خاموشی طاری ہوگئی"

پریزیڈنٹ "صاحبان کیا ایم ڈی مارسرف پر غدر دغا اور قتل کا جرم ثابت ہے"

ممبران سب کے سب "ہاں بعد طور سے ثابت ہے" ہیڈی برابر کھڑی تھی۔ اس نے کمیٹی کا فیصلہ بغیر خوشی یا رحم کے اظہار کے سنا پھر اپنا برقعہ اوڑھ اور پریزیڈنٹ کو سلام کر کے وہ عدالت سے ایک شاہانہ قدم کے ساتھ نکلی اور اپنے مکان کی طرف گئی"

باب چھیاسی

لڑائی کا چیلنج

بیوچمپ "اندھیرا بڑا سخت تھا سو میں نے اس سے اور تاریکی سے فائدہ اٹھایا اور بغیر دیکھا جانے کے چیمبر سے نکل آیا۔ اس طرح سے میں نے مکان کو چھوڑا اور میرے دلمیں رنج اور خوشی دونو بھری ہوئی تھیں۔ البرٹ مجھے معذور سمجھو رنج تو تمہاری طرف سے تھا اور خوشی اس شریف لڑکی کو یاد کر کے تھی جس نے کہ ایسے جوش سے اپنی دخترانہ محبت کا ثبوت دیا" اور البرٹ صاحب

ایسی چوٹیں تو ہمیشہ دشمنوں ہی سے
پہنچا کرتی ہیں مگر اس مقابلہ میں
یقین سمجھو کہ وہ دشمن سوائے
خدا کے اور کوئی نہ تھا۔

البرٹ نے اپنا چہرہ اٹھایا
جو تکیوں میں چھپایا ہوا تھا
اور بیوچمپ کا بازو پکڑ وہ بولا
میرے دوست میرا انجام اب
قریب ہے۔ میں تمہاری طرح
یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ ضرب اللہ
کی طرف سے ہے بلکہ میں اس
دشمن کا پیچھا کرنے کی کوشش
کرونگا جو مجھے ایسی سخت ایذا
پہونچا رہا تھا۔ اگر مجھے وہ مل جاوے
میں اسکو مار ڈالونگا۔ اور
یا اس کے ہاتھ سے مارا جاؤنگا
بیوچمپ اگر آپ کے دل میں
دوستی باقی ہے اور آپ نے حقارت
سے نکال نہیں دیا۔ تو امید ہے
کہ آپ میری مدد کریں گے!!

بیوچمپ حقارت میرے
دوست اس مصیبت کا آپ
کے ساتھ کیا تعلق ہے اب وہ
دن گذر گئے ہیں کہ جب بلیاں کی
بد چلنیوں کے واسطے خراب
وہ سمجھا جاتا تھا۔ البرٹ تم اپنی
زندگی پر غور کرو۔ اور تم اسے
ایسا مصفا پاؤ کے جیسے کہ ایک
تازہ چشمہ جو ابھی پہاڑ سے
نکلا ہے البرٹ ایسا ہرگز نہ
کرو۔ بس اتنا کافی ہے۔ کہ
پیرس چھوڑ دو اور اس دنیا
کے دھندوں میں پھر سب کچھ
بھول جاتا۔ میری بات مانو اور
دیکھو کہ تم تین چار سال میں
کسی روسی شہزادی کو اپنی عروس
بنا کر لاتے ہو یا نہیں اور پھر کوئی
بھی خیال نہیں کرے گا۔ کہ آج
کیا واقعہ ہوا ہے

البرٹ۔ بیوچمپ خدا آپکو
آپکی مشفقانہ نصیحت کے واسطے
جزائے خیر دے مگر میں اس نصیحت
کو مان نہیں سکتا میں نے اپنا
ارادہ ظاہر کر دیا ہے۔ آپ
جانتے ہیں کہ میرا اس معاملہ
میں زیادہ تعلق ہے۔ اور میں
اسے ایسی نگاہ سے نہیں دیکھ
سکتا جس نگاہ سے کہ آپ
دیکھتے ہیں کہ آپ کہتے ہیں کہ یہ
معاملہ خدا کی طرف سے ہے۔
میں کہتا ہوں کہ یہ کسی نہانی دشمن
کی شرارت ہے۔ جس کو میں
مارے بغیر دم نہ لونگا سو بیوچمپ
اگر تم میرے دوست ہو تو میرے

اس دشمن کے ڈھونڈ نکالنے میں
امداد کرو۔

بوجمپ۔ اچھا پھر ایسا ہی
ہے تم سمجھ چکے ہو میں تیار
ہوں کیونکہ میں تمہاری عزت
سمجھتا ہوں۔

البرٹ۔ اچھا پھر تلاش فوراً
ہی شروع ہو جانا چاہئے۔ ظالم سمجھے گا
کہ وہ بچ گیا ہے۔ لیکن اگر وہ ایسا
سمجھتا ہے۔ تو اسے دھوکا لگا ہے

بوجمپ پیارے البرٹ سنو۔

البرٹ" معلوم ہوتا ہے کہ
آپ کچھ جانتے ہیں۔ اگر آپ
بتا دیں تو مجھے چین پڑ جاوے

بوجمپ۔ میں نہیں کہہ
سکتا تم جو کچھ میں کہنے کو ہوں
یہ سب سچ ہے۔ ہاں اتنا کہہ
سکتا ہوں کہ اس سے ہم سب
پتہ لگا سکیں اور یہ ہمیں وہی
کام دیگا جو رات کی تاریکی میں
چراغ دیتا ہے۔

البرٹ" اچھا مجھے بتاؤ اور
میری بے تابی کو ٹھنڈا کرو۔

بوجمپ۔ سنو جب میں
جنینا میں پہونچا تو میں وہاں کے
بڑے بینکر کے پاس چلا گیا مجھے
دیکھتے ہی وہ پکارا اور میرے
منہ سے ایک لفظ نکلتے ہی کہا
میں تاڑ گیا ہوں کہ آپ یہاں
کیوں آئے ہیں۔

میں۔ کس طرح سے آپ تاڑ گئے
ہیں۔

وہ۔ کیونکہ اس سے پندرہ روز
پیشتر اسباتیہ کی بابت ایک اور
شخص نے یہی سوال کیا تھا"

میں" کس نے"

وہ" پیرس کے ایک بینکر نے
جس کا نام ڈینگلرس ہے۔

البرٹ۔ ڈینگلرس نے ہاں یہی
ہے۔ جو میرے باپ کے ساتھ
ہمیشہ سے عداوت رکھتا ہے۔
وہی ہے جس کو میرے باپ کے
امیر بننے کا حسد ہمیشہ ہوا ہے۔
اور رشتہ ہی ہمارا اسی وجہ
سے ٹوٹا ہے۔

بوجمپ۔ البرٹ تحقیق کرو
خفا مت ہو۔ اور اگر سچ ہو۔

البرٹ" بیشک ہاں اگر یہ
سچ ہو تو اسے اپنے کئے کا خمیازہ
بھگتنا ہوگا۔

بوجمپ۔ البرٹ دیکھو وہ
ایک بوڑھا آدمی ہے۔

البرٹ" میں اس کی عمر کا ایسا
ہی لحاظ کروں گا جیسا کہ اس نے

ہمارے خاندان کی عزت کا کیا ہے
اگر میرے باپ نے کچھ اذیت پہونچائی
ہوئی تھی مگر اس نے صرف اس کی
ذات پر حملہ کیوں نہ کیا بس اسکی
وجہ یہی ہے کہ وہ اس کے روبرو ہونے
سے خوف کھاتا تھا“

بیوچمپ ” البرٹ میں تمہیں
ملامت نہیں کرتا ہیں
میں تمہیں صرف روکتا ہوں اور صرف
یہی کہتا ہوں کہ سوچ کر چلو“

البرٹ ” اچھا اسبات کا تم کر مت
کرو۔ اور تم بھی تو میرے ساتھ ہی
ہوگئے کیونکہ ایسے کاموں میں گواہ
ضرور چاہیئے۔ اگر مسٹر ڈینگلرس نے
یہ حرکت کی ہے تو آج سورج کے
ڈوبنے سے پہلے یا تو مسٹر ڈینگلرس
نہ ہوگا اور یا میں نہ ہونگا۔ بیوچمپ
اگر میں مرجاؤں تو میرا جنازہ تو بڑا
عظیم الشان ہوگا“

بیوچمپ ۔ البرٹ اگر ایسے ارادہ
کئے جاویں تو فوراً پورے کرنے چاہئیں
اگر تم ڈینگلرس کے پاس جانا چاہتے ہو
تو اسی وقت چلو۔ اسپر ان دونو
نے اصلاح پختہ کرکے ایک گاڑی
منگوائی اور بنکر کے مکان کیطرف
چلے۔ دروازہ داخل ہوتے ہی انہوں
نے اینڈریا کیول کنٹی کی گاڑی معہ

نوکر کے کھڑی دیکھی اسکو دیکھتے ہی
البرٹ ایک عجیب انداز سے بولا۔ واہ
یہ خوب ہے اگر مسٹر ڈینگلرس
پر میرا قابو نہ چلا تو میں اس کے
داماد کو تو ضرور ماروں گا۔ کیونکہ
وہ تو مجھ سے ضرور لڑیگا نوکر نے
ڈینگلرس کو البرٹ کے آنے کی اطلاع
کی مگر گذشتہ روز کے واقعات کے
باعث ڈینگلرس نہیں چاہتا تھا۔
کہ وہ اندر داخل کیا جاوے مگر بات
اس طرح نہیں بن سکتی تھی۔ البرٹ
نوکر کے پیچھے پیچھے چلا گیا تھا اور جب
اس نے ڈینگلرس کو حکم دیتے سنا
اس نے دروازہ کو دھکا دیکر کھول
لیا اور بیوچمپ کے ہمراہ بنکر کے
کمرہ میں داخل ہوا“

ڈینگلرس ” کیوں جی صاحب کیا
میرا اختیار نہیں رہا۔ کہ میں جسکو چاہوں
اپنے گھر میں داخل کروں اور جسکو
چاہوں نہ کروں۔ معلوم ہوتا ہے
کہ آپنے اپنے آپکو فراموش کردیا ہے

البرٹ ” بعض اوقات ضروری
ہوتا ہے کہ خاص خاص آدمی بغیر
کسی راہ ورسم کے داخل کرلئے جاویں“

ڈینگلرس ” بولو آپکو مجھ سے کام
کیا ہے“

البرٹ نے اینڈریا کیطرف جو

دیوار کیطرف اپنی پیٹھ کئے ہوئے کھڑا
تھا۔ دھیان کیا اور کہا میں یہ جانتا
ہوں کہ میں اور تم دس منٹ کے
واسطے ایک ایسی جگہ ملاقات کریں
جہاں کہ ہمارا کوئی مزاحم نہ ہو اور
جہاں سے کہ ہم میں سے صرف ایک
ہی واپس آوے"

ڈینگلرس کا تو رنگ فق ہو گیا
کیول کنتی ایک قدم آگے بڑھا اور
البرٹ اس کی طرف مخاطب ہوکر
بولا کونٹ صاحب اگر تم بھی کوئی ایسی
ملاقات چاہتے ہو تو مجھے منظور ہے
کیونکہ تم بھی اب اس خاندان کے ایک
ممبر ہو اور میں ایسی ملاقات میں جو
ابھی اس سے کرنے کو تیار ہوں۔ اینڈریا
نے مبہوت ہوکر البرٹ کی طرف دیکھا
مگر ڈینگلرس اٹھا اور ان دو نوجوانوں
کے بیچ میں آ گیا کیونکہ اسکے دل میں
خیال گزرا کہ البرٹ کے اسطرح سے
آنے کا سبب شاید اینڈریا کا آنا
ہے اور بولا" نوجی صاحب اگر آپ
تہ اس منشمین کے ساتھ اسی واسطے
لڑنے آئے ہو کہ میں نے اسکو تمہیر
ترجیح دی ہے تو پھر یہ فیصلہ مجسٹریٹ
ہی کریگا"

البرٹ" تمنے میری غرض کو نہیں
سمجھا۔ میں نے اینڈریا کو صرف اسی
واسطے مخاطب کیا ہے کہ وہ ہمارے
معاملے میں مداخلت کرنے کی طرف
راغب معلوم ہوتا تھا۔ اور شادی
رشتہ وغیرہ کی تو مجھے ذرا بھی پرواہ
نہیں۔ ایک طرح سے تم سچ کہتے ہو"
کیونکہ میں آج ہر ایک سے لڑنے
مرنے کو تیار ہوں۔ مگر آپکا حق سب
سے اول ہے"

ڈینگلرس (غصے اور ڈر سے زرد
ہوکر) دیکھا میں آپکو کہے دیتا ہوں
کہ جب کبھی کسی بدبختی سے میرا کسی
پاگل کتے کے ساتھ مقابلہ آ پڑے
تو مجبوراً اسے مارنا پڑتا ہے۔ اور اگر
تمہارے جیسا کوئی میرے ہاتھ سے
مارا جاوے تو اس کو گناہ سمجھنا تو
درکنار ہے میں سمجھونگا کہ میں نے
بنی آدم پر احسان کیا ہے۔ اب اگر
تم پاگل ہو اور تم مجھے کاٹنا چاہتے ہو
تو میں تمہیں ضرور مارونگا۔ دیکھو
جی بھلا اگر تمہارے باپ نے اپنے
آپکو بے عزت کر لیا ہے تو اس
میں میرا کیا قصور ہے۔

البرٹ۔ (زور سے)" ہاں ہے
ایمان بدبخت یہ تیرا ہی قصور ہے"

ڈینگلرس۔ (دکھیہ قدم پیچھے ہٹکر)
میرا قصور معلوم ہوتا ہے کہ تم سچ
مچ دیوانے ہو"

مجھے کھلا اس یونانی کے معاملہ کی کیا خبر ہے کیا میں نے اس ملک میں سفر کیا ہے کیا میں نے تمہارے باپ کو صلاح دی تھی کہ وہ جنینا کے قلعہ کو بیچ دے ۔

البرٹ ۔ بس چپ رہو تم نے براہ راست تو ہمپر یہہ مصیبت نہیں ڈالی ۔ مگر تم نے ریاکاری سے اس بات کو اکسایا ۔

ڈینگلرس ۔ میں نے ۔

البرٹ ۔ ہاں تم نے اگر تمنے نہیں تو پہر یہہ ظاہر کس طرح ہوئی ۔

ڈینگلرس ۔ میرا خیال ہے کہ تمنے یہہ اس اخبار میں دیکھا ہوگا جس میں جنینا کا ذکر تھا ۔

البرٹ ۔ جنینا کیطرف کس نے لکھا تھا ۔

ڈینگلرس ۔ میرا تو خیال ہے کہ خواہ کوئی جنینا کی طرف لکھدے ۔

البرٹ ۔ مگر اس معاملے میں تو ایک ہی آدمی نے لکھا ۔

ڈینگلرس ۔ صرف ایک نے ۔

البرٹ ۔ ہاں ۔ اور وہ ایک تمنے ۔

ڈینگلرس ۔ ہاں میں نے ہی لکھا ۔ مگر کیا یہہ میرا فرض نہ تھا ۔ میں تو خیال کرتا ہوں کہ جب کوئی اپنی بیٹی کسی کے ساتھہ بیاہنی چاہے تو یہہ اسکا فرض ہے کہ اپنے داماد کے خاندان کی نسبت کچھہ تحقیق کرے ۔

البرٹ ۔ تمنے کیا اور تمہیں سب معلوم تھا ۔

ڈینگلرس ۔ میں ایمان سے کہتا ہوں کہ اگر مجھے علی پاشا کی بربادی کا ذرا بھی حال معلوم ہوتا تو میں ہرگز نہ لکھتا ۔

البرٹ ۔ اچھا تو تمکو پہر کس نے لکھنے کے لئے اکسایا ۔

ڈینگلرس ۔ یہہ تو آسان بات ہے میں ایک آدمی سے تمہارے باپ کا تذکرہ کر رہا تھا اور اس کو بتا رہا تھا کہ اس کی دولتمندی کی اصلیت بالکل مخفی ہے اس آدمی نے مجھہ سے پوچھا کہ تمہارے باپ نے اتنی دولت حاصل کہاں سے کی ہے میں نے جواب دیا کہ یونان سے اس نے مجھے پہر جنینا کیطرف لکھنے کی فہمائش کی ۔

البرٹ ۔ تمہیں کس نے یہہ فہمائش کی ۔

ڈینگلرس ۔ بس تمہارے دوست کونٹ آف مانٹی کرسٹو نے ۔

البرٹ ۔ کونٹ آف مانٹی کرسٹو نے ۔

ڈینگلرس ۔ ہاں ۔ اور اگر تم

جا ہو تو تمہیں ساری خط و کتابت
بھی دکھا دوں "

البرٹ ۔ اور بیوچمپ نے ایک دوسرے
کیطرف حیرانی سے دیکھا آخر بیوچمپ
جو کہ ابتک خاموش رہا تھا بولا "
آپ خواہ مخواہ کونٹ پر الزام لگاتے
ہیں جو کہ اس جگہ پیرس میں نہیں
ہے اور اپنی بریت ثابت نہیں کر سکتا

ڈینگلرس " میں کسی پر الزام نہیں
لگاتا ۔ میں نے جو کچھ تمہارے روبرو
کہا ہے ۔ یہی میں کونٹ کے سامنے
بیان کرنے کو تیار ہوں "

بیوچمپ ۔ کیا جو جواب تم کو ملا
ہے یہہ کونٹ کو معلوم ہے "

ڈینگلرس " ہاں ۔ میں نے اس
کو دکھایا تھا "

البرٹ ۔ کیا اُسے معلوم تھا
کہ میرے باپ کا اصل نام فرننڈ
مانڈیگو ہے "

ڈینگلرس " میں نے یہہ اسکو
پہلے ہی سے بتا دیا ہوا تھا "

البرٹ ۔ کا رنگ ان باتوں کو سن
کر سرخ ہو گیا اس بارے میں اب
کوئی بھی شک نہ رہا ڈینگلرس نے
پہلے درجہ کی کمینگی کی مگر کسی قدر
سچ سے اپنی بریت ثابت کر دی
۔ علاوہ ازیں البرٹ یہی چاہتا تھا
کہ اس سے کوئی لڑائی لڑے خواہ
وہ ڈینگلرس ہو اور خواہ مانٹی کرسٹو
ساتھہ ہی اس کے اسکو ایک اور
واقعہ یاد آگیا جو پہلے اس کی یاد
سے نکل گیا ہوا تھا اُسے یاد آیا
کہ کونٹ کو سب کچھہ معلوم ہے کیونکہ
اس نے علی پاشا کی بیٹی خرید لی ہوئی
ہے ۔ اور چونکہ اُسے سب کچھہ معلوم
ہے اسی نے ڈینگلرس کو چٹھی لکھنے
کی صلاح دی ہو گی اُسے یہہ بھی
یاد آگیا کہ جب اسکی ملاقات ہیڈی
سے ہوئی تھی ۔ اور ہیڈی اپنے باپ
کی وفات کے متعلق ایک فرانسیسی
کا ذکر کرنے لگی تھی تو کونٹ نے اُسے
رومی زبان میں منع کر دیا تھا ۔ اور
علاوہ اسکے کونٹ نے اُس سے
بھی اقرار لے لیا تھا کہ ہیڈی کے روبرو
اپنے باپ کا ذکر نہ کرے بس ان باتوں
کو سوچ کر البرٹ کو پورا یقین ہو گیا
کہ یہ سب کونٹ کی کارسازی ہے
اور سوچ بچار کر کی گئی ہے اور
کونٹ آف مانٹی کرسٹو اسکے باپکے
اعدا کے ساتھہ ملا ہوا ہے یہ سوچ
کر وہ بیوچمپ کو ایک طرف لے
گیا اور اس نے اس کے پاس یہہ
خیالات بیان کئے "

بیوچمپ " بہت ٹھیک ہے

مسٹر ڈینگلرس کا اس معاملے میں
چنداں قصور نہیں ہے۔ آپکو کونٹ
ہی سے سب بات دریافت کرنی
چاہیئے"

البرٹ" لو مسٹر ڈینگلرس میں
جاتا ہوں اور کونٹ سے دریافت
کرتا ہوں۔ کہ آیا تمہارے عذرات
بجا اور صحیح ہیں یا صرف بناوٹی
ہیں تحقیق کرنے پر باقی فیصلہ کیا
جاویگا۔ یہہ کہہ کر اس نے ڈینگلرس
کو سلام کی اور بیوچمپ کے ہاتھہ
میں ہاتھہ ڈالے ہوئے نکلا۔ ڈینگلرس
اس کے ہمراہ دروازہ تک آیا اور
اس نے پھر اسے یقین دلایا کہ اس
معاملہ میں اس کا کوئی بھی تعلق
نہیں ہے"

باب ستاسی

(ہتک عزت)

بنکر کے دروازہ پر بیٹھ گئے۔ البرٹ
[illegible] آیا اور کہا مسٹر البرٹ ابھی
ڈینگلرس سے [illegible] کہا تھا کہ تمھیں کونٹ

آف مانٹی کرسٹو سے اسبات کی
اکسپلینیشن مانگنی چاہیئے"

البرٹ" ہاں۔ اور اب ہم اسی
کے گھر میں جارہے ہیں

بیوچمپ" جاتیکے پیشتر ذرا
سوچ لو"

البرٹ" کس بات پر سوچوں

بیوچمپ" اسی بات پر جو
کرنے لگے ہو"

البرٹ" کیا کونٹ کے پاس
جانا ڈینگلرس کے پاس جانے سے
زیادہ خطرناک ہے۔

بیوچمپ" ہاں زیادہ خطرناک
تو ہے ڈینگلرس تو ایک کمینہ ہے
اور روپیہ کو پیار کرتا ہے اور وہ
جو روپیہ سے پیار کرتے ہیں لڑنے
سے ذرا پرہیز کرتے ہیں۔ لیکن کونٹ
ہر طرح سے ایک خالص شریف
آدمی معلوم ہوتا ہے۔ مگر کیا تمہیں
یہ خطرہ نہیں ہے کہ وہ شاید پہلے
درجہ کا بدمعاش ہو"

البرٹ" مجھے ڈر ہے تو صرف
اسبات کا ہے کہ وہ بھی لڑنے
سے جی چرا جائیگا اور توہین کی کی
بدمعاشی وغیرہ سے ڈرنیگا نہیں

بیوچمپ" اور اسبات کو ذرا
مت رکھو۔ وہ یقیناً تم سے لڑیگا

مگر مجھے یہہ ڈر لگتا ہے کہ وہ تم سے زیادہ مضبوط اور زیادہ مشاق ہے"

البرٹ "(مسکرا کر) میرے دوست یہی تو میں چاہتا ہوں بڑی خوشی کی بات یہ ہو کہ میں اپنے باپ کی بجائے مارا جاؤں۔ اس سے ہم سب بچ جاویں"

بوچمپ ۔ تمہاری ماں غم کی ماری مر جاویگی"

البرٹ "ہاں یہ تو مجھے خبر ہے مگر شرم سے مر جانے کی نسبت ایسا مرنا بہت بہتر ہے"

بوچمپ "البرٹ کیا تمہارا ارادہ محکم ہو چکا ہے"

البرٹ "ہاں چلو چلیں"

بوچمپ "مگر کیا کونٹ گھر ہی ہوگا"

البرٹ "اس نے کچھ دیر پیچھے آنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا اور اب غالباً وہ آیا ہوا ہوگا"

پورا فیصلہ کر کے انہوں نے گاڑیبان کو چیمپ الی سس کی طرف جانے کے لئے کہا بوچمپ نے بہتیرا کہا کہ میں اکیلا اندر جاؤنگا۔ مگر البرٹ نے ایک نہ مانی اور کہا کہ اوسکے پاس چلیں تو دو تو تھوڑی دیر میں وہ کونٹ کے دروازہ پر پہونچے آگے بیپسٹن موجود تھا"

البرٹ "کیوں بھئی کونٹ کہاں ہے"

بیپسٹن "کونٹ صاحب ابھی آئے ہیں اب غسل کر رہے ہیں اور انہوں نے حکم دے رکھا ہے کہ کسیکو اندر نہ آنے دو"

البرٹ "نہانے کے بعد پھر کونٹ کیا کریگا"

بیپسٹن "بس پھر کھانا کھاتیں گے۔

البرٹ "اس کے بعد"

بیپسٹن "بس پھر کچھہ خواب کریں گے"

البرٹ ۔ پھر"

بیپسٹن تھیٹر میں تماشا دیکھنے جاویں گے"

البرٹ "کیا تمہیں اس کا پورا یقین ہے"

بیپسٹن "پورا یقین ہے میرے آقا نے آٹھ بجے گھوڑے اور گاڑی تیار رکھنے کا حکم دے چھوڑا ہے۔

البرٹ "بس میں اتنا ہی جاننا چاہتا تھا (بوچمپ سے) بوچمپ اگر کوئی

ضروری کام ہو تو شام تک کرلو۔ اگر کسی سے ملاقات ہو تو اُسے کل پر رکھو۔ اور میرے ساتھ تھیٹر کو ضرور چلو۔ اور اگر جیفو زیادہ کو بھی لاسکتے ہو تو ضرور لاؤ بیو چمپ نے البرٹ کی اس اجازت سے فائدہ اٹھایا اور پونے آٹھ بجے آنیکا اقرار کرکے چلا گیا۔ البرٹ نے گھر واپس آکر ڈیباری اور غرنتن سے درخواست کی کہ وہ اسکے ساتھ تھیٹر میں چلیں۔ پھر وہ اپنی ماں کے پاس گیا جو کہ گذشتہ روز کے واقعات کے بعد تنہا اپنے کمرے میں بیٹھی تھی اور کسی کو اپنے پاس نہ گھسنے دیتی تھی۔ جب البرٹ اس کے پاس گیا تو وہ بستر پر لیٹی تھی اور بڑی بدحال ہو رہی تھی اسکو دیکھتے ہی مرسی ڈیز اٹھی اور اس کا ہاتھ پکڑ خوب روئی البرٹ تھوڑی دیر اس کے پاس کھڑا رہا اس کے زرد اور اداس چہرہ سے صاف عیاں ہو رہا تھا کہ اس کی بدلا لینے کی خواہش کمزور پڑ گئی ہے آخر اپنے آپکو سنبھال کر وہ بولا "میری پیاری ماں آپ جانتی ہیں کہ کونٹ مارسرف کا ایک دشمن ہے"

مرسی ڈیس اس بات کو سنکر چونک پڑی اس نے دیکھ لیا کہ البرٹ میرا باپ نہیں کہتا بلکہ کونٹ مارسرف کہتا ہے۔ اور بولی "بیٹا کونٹ جیسوں کے ہزاروں دشمن ہوتے ہیں جنمیں سے کئی مخفی ہوتے ہیں اور کئی ظاہر اور بعض اوقات مخفی دشمن زیادہ خطرناک ہوتے ہیں"

البرٹ "میں اس بات کو جانتا ہوں۔ اور اب آپکی فراست پر بھروسہ کرتا ہوں آپکی فراست ایسی تیز ہے کہ اس سے کوئی چیز بچ نہیں سکتی۔

مرسی ڈیس "تم ایسا کیوں کہتے ہو"

البرٹ "مثلاً یہی کہ بال والے روز کونٹ آف مانٹی کرسٹو نے ہمارے ہاں کی کوئی چیز نہ کھائی"

مرسی ڈیس "اپنے آپ کو اپنے بازو پر اٹھا کر کونٹ آف مانٹی کرسٹو؟ تم اس کا اس تمہارے سوال سے کیا تعلق ہے"

البرٹ "ہاں آپکو معلوم نہیں ہے کہ کونٹ ایک ایشیائے مذاق کا آدمی ہے۔ اور ان لوگوں کا یہی دستور ہوتا ہے کہ جب کسی

بدلا لینا ہوتا ہے تو اسکے گھر کی کوئی چیز نہیں کھاتے"

مرسی ڈیس" زرد ہو کر تم کہتے ہو کہ کونٹ آف مانٹی کرسٹو ہمارا دشمن ہے۔ او البرٹ تم دیوانے ہو تمہیں یہ بات کس نے کہی ہے کونٹ نے تو تمہیر بڑی مہربانیاں کی ہیں تمہیں یاد ہے اس نے تمہاری جان بچائی تھی اور اگر تمہارے دلمیں اس قسم کا خیال پیدا ہوا ہے تو اسے نکال ڈالو اور اگر میری نصیحت پر عمل کرو تو اسکی دوستی اپنے واسطے غنیمت جانو"

البرٹ" میری ماں۔ تمہارے پاس خاص وجوہات ہیں کہ تم مجھے اس کا دوست بننے کیواسطے کہتی ہو"

مرسی ڈیس کا رنگ پہلے تو سرخ تھا پھر زرد ہو گیا اور وہ بولی "میرے پاس؟"

البرٹ" ہاں یہ اس لئے تو نہیں کہ آپکو اس سے ہمیں ضرر پہونچنے کا اندیشہ نہیں ہے"

مرسی ڈیس کانپ اٹھی اور اپنے بیٹے پر ایک حیرت کی نگاہ ڈالکر بولی" البرٹ تم عجیب باتیں کرتے ہو۔ کونٹ نے تمہیں کیا کیا ہے؟ اس سے تین روز پہلے تم اسکے ساتھ نارمنڈی میں تھے اور اسکو اپنا بڑا گہرا دوست جانتے تھے"

البرٹ تمسخر سے مسکرایا۔ مرسی ڈیس نے اسے تاڑ لیا۔ اور اپنی ذاتی فراست سے اُسنے سب معلوم کر لیا۔ لیکن چونکہ وہ دور اندیش اور مضبوط دل والی تھی۔ اس نے اپنے خطرے اور اپنے رنج سب مخفی رکھے۔ البرٹ خاموش ہوگیا تھوڑی دیر بعد وہ بولی۔ تم میری صحت کی بابت پوچھنے کے لئے آئے تھے۔ میں صاف صاف کہتی ہوں کہ میری طبیعت اچھی نہیں ہے۔ تم یہاں میرے پاس رہو اور میری خبر گیری کرو۔ میں اکیلی رہنا نہیں چاہتی"

اما جان آپ جانتی ہیں کہ میں آپکی خواہش کو کیسی خوشی سے پورا کرتا ہوں مگر معاف فرماویں آج شام مجھے ایک نہایت ہی ضروری کام ہے جس کے سبب شاید میں ساری رات باہر رہوں

مرسی ڈیس" (آہ بھر کر) اچھا البرٹ جاؤ میں تمہیں محبت فرزندانہ کا غلام بنانا نہیں چاہتی البرٹ نے یہ ظاہر کیا کہ گویا اسنے

سنا ہی نہیں اور اسکو سلام کر کے
نکل گیا مگر ابھی اس نے اپنے پیچھے
دروازہ بھی مشکل سے بند کیا ہوگا
کہ مرسی ڈلیس نے ایک معتمد نوکر
کو بلایا اور اُسے تاکید کی کہ البرٹ
کے پیچھے رہے اور جو کچھ وہ کرے
اسکی اُسے رپورٹ پہونچاتا رہے
پھر اس نے پوشاک پہننے کے لئے اپنی
خادمہ کو طلب کیا اور ہر ضرورت
کے لئے تیار ہو بیٹھی نوکر کا کام آسان
تھا البرٹ اپنے کمرے کیطرف گیا
اور وہاں جاکر اس نے اپنی پوشاک
بڑی احتیاط سے پہنی کوئی پونے
آٹھ بجے بیوچمپ آیا اس نے رناڈ
سے پورے آٹھ بجے تماشاگاہ میں
حاضر ہونیکا اقرار لیلیا تھا۔ بوچمپ
اور البرٹ دونو اب ایک گاڑی میں
ہو بیٹھے اور البرٹ نے بلند آواز سے
گاڑیبان کو کہا " تماشاگاہ کیطرف
گاڑی روانہ ہو اور وہ تماشا شروع
ہونے سے پیشتر ہی وہاں جا پہونچے
رناڈ اپنی نشست گاہ میں اقرار کے
مطابق موجود تھا۔ چونکہ اسکو بیوچمپ
نے پہلے ہی سب حال سنا دیا ہوا تھا
اس نے البرٹ سے کسی قسم کا سوال
نہ کیا بیٹے کا اپنے باپ کی بے عزتی
کا بدلا لینا ایک ایسی فطرتی بات
تھی۔ کہ رناڈ نے اسکو اس کام
سے روکنے کی کوئی کوشش نہ کی
اور بڑی زور سے اُسپر اپنی محبت
اور وفاداری ظاہر کی ڈباری ابھی
نہیں آیا تھا مگر البرٹ کو معلوم تھا
کہ وہ تماشے کبھی بھی غیر حاضر نہیں
رہنے کا البرٹ تماشاگاہ میں پھرتا
رہا۔ یہانتک کہ وہ اٹھا اسکو امید
تھی کہ کونٹ یا تو ڈیوڑہی میں ملیگا
اور یا کہیں سیڑھیوں میں قابو آئیگا
گھنٹہ بجے پر وہ جیبو رناڈ اور بیوچمپ
کی ہمراہ اپنی نشست گاہ میں آیا
مگر اسکی آنکھیں ایک نشست گاہ کی
طرف جو دو ستونوں کے درمیان واقع
تھی اور جو کہ ابھی تک بند پڑی ہوئی
تھی لگی رہیں۔ پہلا ایکٹ ختم ہوگیا
اور البرٹ کی آنکھیں وہاں سے
نہ ہٹیں دوسرا ایکٹ بھی ختم ہونیکو
آپہونچا۔ کہ وہ نشست گاہ کھلی اور
کونٹ آف مانٹی کرسٹو سارا سیاہ
لباس پہنے آگیا اور آگے کیطرف
جھک کر تمام تماشاگاہ میں نظر دوڑانے
لگا۔ موریل بھی اسکے پیچھے آیا اور
اپنی بہن بھائی کی تلاش کرنے لگا
کونٹ نے گرد دیکھتے دیکھتے ایک زرد
چہرہ اور دہکی دیتے ہوئے آنکھ دیکھی
جو کہ ظاہرا اسکی توجہ حاصل کرنا چاہتی

تھی۔ اس نے البرٹ کو شناخت کرلیا
مگر بہتر جانا کہ اسکی طرف دھیان
نہ کرے کیونکہ وہ سخت غصے اور
اضطراب کی حالت میں تھا۔ آخر
وہ موریل سے باتیں کرتے ہوئے
بیٹھ گیا اور اپنی عینک لگا کر دوسری
طرف دیکھنے لگ گیا اگرچہ اس نے
ظاہرا تو اپنی توجہ البرٹ کی طرف
سے پھیری ہوئی تھی۔ مگر درحقیقت
وہ اسکی سب حرکات کو تاڑ رہا تھا
اور جبکہ دوسرے ایکٹ کے خاتمہ پر
پردہ گرا تو اس نے دیکھا کہ البرٹ اپنے
دونو دوستوں کے ساتھ اپنی جگہ
سے اٹھا ہے اور دوسری نشستوں کے
پیچھے پیچھے ہوکر آرہا ہے۔ وہ تاڑ گیا
کہ البرٹ کے غضب کا طوفان اسی
پر آکر پھوٹتا ہے۔ وہ ادہر تو موریل
کے ساتھ باتیں کرنے میں مشغول
تھا اور ادہر دل میں اس حملہ کے روکنے
کی تیاری کر رہا تھا۔ آخر دروازہ کھلا
اور البرٹ آیا۔ اس کا رنگ زرد تھا
اور اس کا سارا جسم غصے کے مارے
کانپ رہا تھا اسکے ساتھ بوچیمپ
اور رنالڈ تھے۔ کونٹ اسے دیکھتے
ہی انداز کے ساتھ جو عام دنیا سے
نرالا اور نہایت ہی عمدہ تھا پکارا
"اب میرے شاہسوار کا کام ہو گیا ہے
البرٹ صاحب سلام البرٹ"

البرٹ "کونٹ صاحب ہم یہاں
ریاکاری کی سلام میں اور دوستی کے
مکارانہ دعوی سننے کے لئے نہیں
آئے بلکہ آپسے اکسپلینیشن مانگنے
کے لئے آئے ہیں۔ البرٹ نے جب
یہ بات کہی تو اسکی آواز مشکل سے
غصے کے مارے سنائی دیتی تھی۔ مگر کونٹ
نے اپنی سنجیدگی اور استقلال کو ہاتھ
سے ندیا اور بڑی متانت سے کہا "ہیں
تماشاگاہ میں ایسی باتیں۔ میں پیرس
والوں کے راہ و رسم سے ذرا کم واقف
ہوں۔ اور مجھے معلوم نہ تھا کہ تماشا
گاہوں میں اکسپلینیشن مانگی جاتی
ہے"

البرٹ "کیا کریں۔ لوگوں کا اور
وقت کچھہ کھانا کھانے میں گزرتا ہے
کچھہ نہانے میں اور کچھہ سونے میں پھر
جہاں موقعہ ملا وہیں سہی"

کونٹ "میرا وقت اس طرح سے
نہیں گزرتا اور نہ میرا گھر کبھی بند ہوا
ہے کیونکہ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو کہہ
سکتا ہوں کہ ابھی کل آپ میرے
مکان پر تھے"

البرٹ "جی ہاں۔ کل تمہارے
گھر میں تھا کیونکہ اسوقت تک مجھے
معلوم نہ تھا کہ تم کون ہو"

یہ الفاظ البرٹ نے ایسی آواز میں کہے کہ تمام تماشاگاہ میں سنائی دئے اسطرح بہتوں کی توجہ اس جھگڑے کیطرف لگ گئی"

کونٹ "کیوں جی خیر تو ہے۔ تم آئے کہاں سے ہو معلوم ہوتا ہے کہ تم دیوانے ہوگئے ہو"

البرٹ "(غضب سے) میں دیوانہ نہیں ہوں مگر میں نے تمہاری حرامزادگی معلوم کرلی ہے" اور اپنا بدلا لینا چاہتا ہوں"

کونٹ "میں تمہاری باتوں کو نہیں سمجھتا اور نہ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری آواز اتنی بلند کیوں ہے۔ میں اسجگہ اپنے مکان پر بیٹھا ہوں اور میں نہیں دیکھتا کہ تمہارا کیا حق ہے کہ میرے مکان پر اپنی دلیری اور گستاخی کرو۔ بس یہاں سے اٹھو اور بڑی جلدی سے اٹھ جاؤ۔ یہہ الفاظ کونٹ نے بڑے ادب اداب سے بولے اور بڑی متانت سے دروازہ کیطرف اشارہ کیا"

البرٹ نے ہاتھ سے دستانہ اتارا اور کونٹ کیطرف پھینک کر بولا یہ لو میرے تمہارے جنگ ہوگی میں دیکھونگا کہ تم کسطرح اپنے مکان کو چھوڑتے ہو"

کونٹ "(متانت سے) میں دیکھتا ہوں کہ تم مجھ سے جھگڑا چاہتے ہو۔ مگر یاد رکھو ونگا رنا اور لڑائی کے لئے بلانا ہر ایک کو نہیں سجتا۔ ونگارنے کی عادت بہت بری ہوتی ہے۔ ایم ڈی مارسرف اتنی بہادری مت جتایا کرو۔ اس نام کے سننے پر حاضرین ایک دوسرے کے کان میں کچھ کہنے لگ گئے البرٹ اس اشارہ کو تاڑ گیا اور قریب تھا کہ دستانہ کونٹ کے منہ پر دے مارے کہ موریل لیو رنا ڈنے البرٹ کو پیچھے ہٹالیا تاکہ بات زیادہ نہ بڑھ جاوے۔ کونٹ نے بغیر اٹھنے کے دستانہ کو لے لیا اور کہا "اچھا مجھے تم سے لڑنا منظور ہے تم نے مجھے دستانہ دیا ہے میں تمہیں گولی دونگا۔ اچھا اب یہاں سے چلے جاؤ ورنہ میں ابھی اپنے نوکروں کو بلاؤنگا۔ اور وہ تمہیں باہر دے ماریں گے۔

البرٹ غصے سے دیوانہ باہر نکلا اور موریل نے دروازہ بند کردیا۔ کونٹ نے پھر اپنی عینک چڑھالی گویا کچھ واقع ہوا ہی نہ تھا۔ یہ دیکھکر لوگ سمجھنے لگے اس شخص کا دل تو کوئی لوہے کا یا پتھر کا بنا ہے کہ اسکا مقابل

غصے سے دیوانہ ہو رہا ہے اور اسے خبر نہیں۔"

موریل۔ (اسکے کان میں) آپنے اسکا کیا بگاڑا ہے؟"

کونٹ" کچھ بھی نہیں۔"

موریل۔ مگر کچھ تو ضرور ہے؟"

کونٹ" کونٹ مارسرف کے واقعہ نے اس جوان کو پاگل کر دیا ہے۔"

موریل" آپ کا اس واقعہ سے کیا تعلق ہے؟"

کونٹ" ہمارا یہ تعلق ہے کہ ہیدی کا ہی نے جیمبر کو اسکی دغابازی پر مطلع کیا تھا۔"

موریل" خوب میں نے اکثر سنا تھا مگر مجھے یقین نہ آتا تھا کہ وہ یونانی غلام جو اکثر آپ کے ساتھ ہوا کرتی ہے علی پاشا کی بیٹی ہے اب میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ سب کارروائی پہلے سوچ بچار کر کی گئی ہے۔"

کونٹ" وہ کیسے؟"

موریل" ہاں کیوں نہیں البرٹ نے آج ایک رقعہ بھیجا تھا کہ میں بھی تماشا دیکھنے آؤں اسمیں اسکی اور کیا غرض تھی سوائے اسکے کہ میں بھی اس بے عزتی کا گواہ رہوں جو اس نے آپکی کی ہے۔ مگر آپ البرٹ سے اب کس طرح نبٹیں گے؟"

کونٹ" یہہ کیا بات ہے میں یقیناً یقیناً کل دس بجے سے پہلے پہلے اسے ہلاک کر دونگا۔"

موریل" کونٹ صاحب وہ اپنے باپ کا بڑا عزیز بیٹا ہے۔"

کونٹ" پیارے موریل آپ اس بات کو نہیں جانتے خاموش ہو رہو اور دیکھتے جاؤ کہ کیا ہوتا ہے۔"

موریل نے دیکھا کہ زیادہ کہنا فضول ہے اور چپ ہو رہا تھوڑی دیر کے بعد دروازہ ہلا۔"

کونٹ" کون ہے آجاؤ۔"

بیوچمپ دروازہ کھول کر اندر آیا۔"

کونٹ" بیوچمپ گڈ ایوننگ تشریف رکھو۔"

بیوچمپ" (بیٹھ کر) آپ کو معلوم ہے کہ میں ابھی البرٹ کے ہمراہ آیا تھا۔"

کونٹ۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ آپ نے اکٹھے کھانا کھایا ہے (قہقہہ مار کر) بیوچمپ مجھے اس بات کے دیکھنے سے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ تم البرٹ کی نسبت زیادہ باہوش ہو۔"

بیوچمپ" کونٹ صاحب البرٹ نے بڑی زیادتی کی ہے۔ مگر میں اسکی خاطر تو نہیں مگر اسکی عزت

کی خاطر۔ آپسے معذرت کرنیکے لیے
آیا ہوں اس کے بعد میں بڑے
ادب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں
کہ آپ بڑے ملنے ہوئے شریف
ہیں۔ اور کوئی بُری بات نہیں ہے
کہ آپ اُسے دو چار لفظ اکسیلینسی
کے دیدیں اور بس"

کونٹ "بس خاموش ہی رہنا
بہتر ہے۔ اس میں میری ساری امیدوں
کا خون ہوتا ہے"
پہلے تو تم لوگوں نے مجھے کوئی
عجیب آدمی خیال کیا ہوا ہے کوئی
مجھے لارڈ تھون کہتا ہے پھر جبکہ
میں اپنے مقاصد کے انتہا پر پہنچنے
کو ہوں تو آپ چاہتے ہیں کہ میں
ایک عام آدمی بن جاؤں۔ اور
اکسیلینسی دیتا پھروں بیوچمپ
صاحب یہ تو ایک ہنسی کی بات
ہے"

بیوچمپ۔ مگر بعض اوقات
ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایمان اور
دیانت تقاضا کرتی ہے"

کونٹ "بیوچمپ یاد رکھو کہ کونٹ
آف مانٹی کرسٹو کسی آدمزاد کے
آگے نہیں جھکیگا"
صفائی کرکے خاموش رہئیے میں جو
کچھ ہونگا اور جو کچھ میں کرونگا ضرور
اچھا اور مناسب ہوگا"

بیوچمپ "کونٹ صاحب شریف
لوگوں سے ایسا سلوک اچھا نہیں
ہوتا۔ اچھا میں ضمانت مانگتا ہوں"

کونٹ "بس میں خود زندہ ضمانت
ہوں ہم دونوں کی رگوں میں خون ہے
جو بہنے کو بیتاب ہے بس یہی ہماری
ضمانت ہے" البرٹ کو کہدو کہ
کل دس بجے سے پہلے پہلے تیار رہے
پھر میں دیکھوں گا کہ وہ کس گردیکا
آدمی ہے"

بیوچمپ "اچھا تو پھر میں لڑائی
کے واسطے تیاری کروں"

کونٹ "اور مجھے اس بات کا کیا
پتا۔ جو چاہو کرو۔ افسوس ہے کہ
ایسی خفیف باتوں کے واسطے مجھے
اس جگہ تکلیف دینے کی کیا ضرورت
تھی فرانس میں پستول بندوق سے
ڈول لڑی جاتی ہے عرب میں
خنجر سے اور الجزائر میں نیزہ سے
البرٹ کو کہدو کہ اگرچہ میرا حق
تھا کہ میں ہتھیار چنوں۔ لیکن اپنا
عجیب پن قایم رکھنے کے واسطے
میں یہ بھی اسی پر چھوڑتا ہوں
کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میں مارونگا

بیوچمپ "(حیران ہوکر) مارو گے"

کونٹ "ہاں ضرور۔ ورنہ میں اس

ہرگز نہ لڑتا - میں اُسے ضرور مار دونگا
اور اس کے سوا کچھہ ہو نہیں سکتا
بس آج شام یہہ خبر بہیجئے کہ تمہارا
کیا ہیں وقت کونسا ہے - اور جگہ کونسی
ہے "

بوچمپ ان باتوں کو سنکر سخت
متحیر ہوا اور اپنے دل میں سمجھا کہ یہ
مج یا تو کوئی جن ہے اور یا ایک لاف
زن بدمعاش ہے - آخر کچھہ تفکر کے
بعد بولا " اچھا کل آٹھہ بجے مالس فی
ولنس تیز میں پستول کے ساتھہ "

کونٹ " اچھا اب میں تماشا دیکھنا
چاہتا ہوں جاؤ اور اپنے دوست کو
کہدو کہ مجھے بیہودہ دق نہ کرے اور گہر میں
جاکر سو رہے - ورنہ کہیں اپنے اوپر
اور خرابی نہ لے آوے "

بوچمپ حیران و پریشان ہو گیا "

کونٹ " (موریل سے) " کیوں جی
میری مدد آپ کریں گے - یا نہیں "

موریل " ضرور - لیکن "...

کونٹ " لیکن کیا "

موریل " آپ مجھے اصل واقعات
بتا دیں "

کونٹ " اس کے یہہ معنے کہ تم
میرے ساتھہ نہیں ہونا چاہتے "

موریل " واہ - یہہ کیوں "

کونٹ " اس جوان کو خود کچھہ
خبر نہیں کہ اصل واقعہ کیا ہے - یہہ
صرف مجھہ کو اور خدا ہی کو معلوم ہے
مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ
خدا ہماری جانب ہے "

موریل " بس آپکا دوسرا گواہ
کون ہے "

کونٹ میرا تو پیرس میں کوئی
واقف نہیں جسکو میں یہہ عزت
دوں - ہاں آپکا بہائی امینیول
ہے -

موریل " اچھا اس کے لئے میں
ذمہ وار ہوں "

کونٹ " بس یہی میں چاہتا ہوں
کل سات بجے آپ میرے پاس
آجاویں "

موریل " بہت خوب "

کونٹ " دیکھو پردہ اٹھا ہے
میں اس راگ کا ایک لفظ
بھی جانے نہیں دوں گا - یہ
نہایت ہی شیریں ہے "

~~~~~~~~
~~~~~~~~

بَابُ اَٹھاسی

رات

کونٹ راگ سنتا رہا یہاں تک کہ یہ ختم ہوگیا۔ پھر وہ اٹھا اور باہر نکلا موریل دروازہ پر اس سے رخصت ہوا۔ کونٹ اپنی گاڑی میں بیٹھ پانچ منٹ میں اپنے مکان پر پہونچا۔ گاڑی سے اُترتے ہی اس نے علی کو اپنے طپنچے لانے کا حکم دیا۔ علی پستولوں والا صندوق لایا۔ کونٹ نے ان کو بڑی توجہ سے ملاحظہ کیا کیونکہ دوسرے روز اسکی جان انہیں کے حوالہ ہوگئی تھی۔ یہ کونٹ کے خاص پستول تھے۔ جنکے ساتھ وہ اپنے کمرہ میں ایک چھوٹی سی تھالی کے نشانہ پر مشق کیا کرتا تھا تھوڑی دیر میں اسکے کمرہ کا دروازہ کھلا اور بپٹسٹن اندر آیا۔ وہ ابھی کچھ بولنے بھی نہ پایا تھا کہ کونٹ کی نظر دوسرے کمرے میں پڑی۔ اس نے دیکھا کہ وہاں ایک عورت ہے جو کہ بپٹسٹن کے ساتھ ساتھ آئی ہے۔ جب اُس عورت نے دیکھا کہ کونٹ کے ہاتھ میں پستول پکڑا ہے اور اسکے پاس میز پر تلوار رکھی ہے تو وہ جھپٹ کر اندر آئی۔ جب وہ اندر داخل ہوئی تو کونٹ نے بپٹسٹن کو چلا جانیکا اشارہ کیا بپٹسٹن نکلا اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر گیا۔

کونٹ (برقعہ پوش عورت سے) "میڈیم تم کون ہو"

اجنبی عورت نے پہلے تو اپنے ارد گرد دیکھا کہ وہاں کوئی تیسرا شخص تو نہیں پھر گھٹنوں کے بل گر کر اور اپنے ہاتھ جوڑ کر وہ ایک مایوسانہ لہجہ میں بولی "اڈمنڈ میرے بیٹے کو نہ مار ڈالنا"

کونٹ نے ایک قدم پیچھے ہٹ کر ایک چیخ ماری اور پستول اس کے ہاتھ سے گر گیا۔ اور وہ بولا "میڈیم مارسرف تمنے کیا نام بولا ہے"

میڈیم مارسرف۔ (برقعہ اتار کر) "تمہارا نام اڈمنڈ ہے تمہارا جس کو ابھی میں نہیں بھولی اڈمنڈ یہ میڈیم مارسرف نہیں ہے جو اب تمہارے سامنے کھڑی ہے یہ وہی مرسی ڈیس ہے"

کونٹ "مرسی ڈیس مر چکی ہوئی ہے اور میں نہیں جانتا کہ اس نام کی کوئی عورت دنیا میں ہو"

میڈیم مارسرف "صاحب مس مرسی ڈیس زندہ ہے اور اسی نے یاد رکھا ہے۔ اسی نے آپ کو پہچانا تھا اسوقت جبکہ اس نے تمکو دیکھا بلکہ اسوقت جبکہ اس نے تمہاری آواز ہی سنی۔ وہ اسی وقت سے تمہارے پیچھے ہے جیسی کہ اس نے تم کو پہچانا تھا اور وہ جانتی ہے کہ اسی ہاتھ نے ایم ڈی مارسرف کو چوٹ لگائی ہے

کونٹ "تمہاری مراد فرنند سے ہے۔ یہ الفاظ کونٹ نے ایسی وحشت بھری طنز سے بولے کہ میڈیم مارسرف کانپ گئی اور وہ بولی۔ دیکھا اس شخص کی تمہارے دل میں کیسی نفرت ہے بس اسی ڈر سے میں تمہارے پاس یہ منت کرنے آئی ہوں کہ میرے بیٹے کی جان پہ رحم کرو۔"

کونٹ "یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ میری تمہارے بیٹے سے عداوت ہے"

میڈیم مارسرف "ماں کی وہ ہری نظر ہوا کرتی ہے میں سب کچھ تاڑ گئی تھی۔ میں آج شام اس کے پیچھے تماشاگاہ میں گئی تھی اور وہاں میں نے سب کچھ دیکھ لیا تھا

کونٹ۔ میڈیم اگر تم نے سب کچھ دیکھ لیا ہے تو تم کو معلوم ہوگا کہ فرنند کے بیٹے نے علانیہ میری ہتک کی ہے"

میڈیم مارسرف "اوہ بڑائے خدا رحم کرو۔

کونٹ "تمنے دیکھ لیا ہے کہ البرٹ اپنا دستانہ میرے منہ پہ مار دیتا اگر موریل نے اُسے پکڑ نہ لیا ہوتا"

میڈیم مارسرف "سنو میرے بیٹے کو معلوم نہیں ہے کہ تم کون ہو وہ اپنے باپ کے سب مصائب صرف تمہاری ہی طرف منسوب کرتا ہے

کونٹ "میڈیم تمکو غلطی لگتی ہے یہ مصائب نہیں ہیں یہ سزا ہے اور سزا دینے والا کونٹ آف مانٹی کرسٹو نہیں ہے بلکہ خود خدا ہے"

میڈیم مارسرف "اور تم خدا کے ایجنٹ کیوں نہیں بنتے ہو۔ خدا نے اُسے بھولا دیا ہے مگر تمہیں کیوں یاد ہے۔ جنینا اور اسکے پاشا کا تمہارے ساتھہ کیا تعلق اور سروکار رہا ہے علی پاشا کے گرفتار کرانے میں فرنند نے تمہارا کیا نقصان کیا ہے"

کونٹ "اوہو میڈیم یہ سب تو

علی پاشا کی بیٹی اور غرالسیبی کپتان کا معاملہ ہے اس سے تو میری کوئی غرض نہیں میں نے بدلا لینے کی قسم کھائی ہے۔ مگر میں کونٹ ڈی مارسرف سے بدلا نہیں لوں گا بلکہ فرننڈ مانڈگو کسلاں مرسی ڈیس کے خاوند سے اپنا عوض لونگا۔"

میڈیم مارسرف "ہائے خدا تم کیسا سخت بدلا لینا چاہتے ہو ایک ادنی اور معمولی جرم کے واسطے جو میرے سے سرزد ہو گیا تھا اور اڈمنڈ اگر تمنے بدلا لینا ہے تو مجھسے لو جو کہ تمہاری غیر حاضری اور اپنی تنہائی کی برداشت نہ کر سکی

کونٹ "اور تم تنہا کیوں تھیں"

میڈیم مارسرف "کیونکہ تم گرفتار ہو گئے تھے اور قید میں ڈالدیئے گئے تھے"

کونٹ "اور میں گرفتار کیوں کیا گیا تھا"

میڈیم مارسرف "مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"

کونٹ "تمہیں معلوم نہیں خیر نہ جانتی ہوگی مگر میں تمہیں بتاتا ہوں میں اس لئے قید کیا گیا تھا کہ جس روز میں نے تم سے شادی کرنی تھی

اسی روز لارپزدو میں ایک شخص مسمی ڈینگلرس نے یہ خط لکھا جسکو فرننڈ مانڈگو نے خود ڈاک میں ڈالا تھا" مانٹی کرسٹو ایک صندوق کیطرف گیا۔ اور اس کو کھول کر اس نے ایک خط نکالا جس کا کاغذ پرانا ہونے کے سبب سے پھٹ گیا تھا اور جسکی سیاہی زنگار کی صورت میں بن گئی تھی اس خط کو اس نے میڈیم مارسرف کے ہاتھ میں دیا یہ ڈینگلرس کا خط تھا جو اس نے میجسٹریٹ کو لکھا تھا اور جو کہ اتفاق سے کونٹ کے ہاتھ آگیا تھا مرسی ڈیس نے بڑی وحشت سے مفصلہ ذیل سطریں پڑھیں"

میجسٹریٹ کو بادشاہ اور مذہب کے ایک دوست کی طرف سے ایک اطلاع دیجاتی ہے کہ ایک شخص جس کا نام اڈمنڈ ڈینٹز ہے اور جو کہ جہاز فرعون میں دوسرے درجہ کا افسر ہے آج نیپلیز ہوتا ہوا اسمرنا سے آیا۔ اس نے ایک خط بوناپارٹ کی طرف سے غاصب کو پہنچا دیا ہے اور دوسرا خط غاصب سے پیرس کے بوناپارٹسٹ کلب کیطرف لیجا رہا ہے۔ اسبات

تصدیق اس طرح ہو سکتی ہے
مذکورہ بالا اڈمنڈ گرفتار
یا جاوے اور اسکی تلاشی لیجائے
یہ خط یا تو اسکے پاس سے نکلیگا
ور یا اسکے باپ کے مکان پہ ملیگا۔
ر یہ خط نہ بیٹے کے پاس ملے اور نہ
پ کے پاس تو یہ ضرور اس کو
ن ہوگا جسمیں اڈمنڈ فرعون
جہاز میں رہتا ہے۔"

میڈیم مارسرف "اوہو بڑا
خطرناک الزام ہے یہ خط۔"

کونٹ "یہ خط مینے دو لاکھ
روپیہ پر خریدا تھا مگر یہ ایک خفیف
رقم ہے کیونکہ اسکے سبب میں
تمہارے سامنے سچا ثابت ہوسکتا
ہوں۔"

میڈیم مارسرف "اور اس
خط کا نتیجہ کیا ہوا۔"

کونٹ "بس میری قید۔ یہ تو
تمکو معلوم ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں
ہے کہ میں تمسے دو ہی کوس کے
فاصلہ پر چودہ برس چیٹو ڈی الیف
کے قلعہ کے جیل خانہ میں سڑتا گلتا
رہا ہیں ان چودہ برسوں میں ہر
روز اپنے بدلا لینے کی قسم کو تازہ
کرتا تھا۔" جو مینے اپنی گرفتاری کے
پہلے روز کہائی تھی مگر مجھے معلوم
نہ تھا کہ تمنے فرننڈ میرے گرفتار
کرانیوالے سے شادی کر لی ہے اور
میرا باپ بھوک کے مارے مرگیا
ہے۔"

مرسی ڈیس "(کانپ کر) نہیں
کیا یہ ہو سکتا ہے۔"

کونٹ "اپنی قید سے نکلنے پر مینے
ایسا سنا اور اب اپنے مرحوم باپ
کی خاطر اور زندہ مرسی ڈیس کیخاطر
میں بدلا لینے کے لئے آیا تھا۔ اور الہی
کا شکر ہے کہ میں نے بدلا لے لیا
ہے۔"

مرسی ڈیس "تمکو یقین ہے کہ
یہ کام فرننڈ ہی نے کیا تہا۔"

کونٹ "مجھے پورا یقین ہے کہ اس
نے ایسا کیا۔ اور اس نے اور کیا نہیں
کیا وہ فرانس کا متوطن اور جا ملا انگریزوں
سے وہ نسل کا ہسپانی اور لڑا ہسپانیہ
والوں کے برخلاف۔ وہ علی پاشا کا نمک
خوار نوکر اور اس نے بیچ ڈالا۔ اپنے
آقا اور پرورش کنندہ کو ایسے واقعات
کے مقابل میں خط کیا ہے جو تمنے ابھی
پڑھا ہے۔ اچھا فرانس نے بھی دغاباز
کو دغابازی کی سزا نہ دی ہسپانیہ
نے بھی ظالم بے وفا کو اس کے کردار
کا پاداش نہ دیا۔ علی نے بھی دغاباز
کو اپنی قبر سے پوری سزا نہ دی۔ مگر

ہیں پھر اپنے قید خانہ کی قبر سے نکلا اور خدا نے مجھے مقرر کیا کہ اس ظالم بے وفا کی بدکرداریوں کی سزا دوں اور اب میں اسکے حکم سے اس کام کو پورا کرنے کے لئے یہاں موجود ہوں"

بیچاری عورت ان باتوں کی برداشت نہ کر سکی وہ اپنے گھٹنوں پر گر پڑی اور ایک دردبھری آواز میں بولی "اڈمنڈ معاف کرو۔ میری خاطر معاف کرو کیونکہ میں اب بھی تم سے محبت رکھتی ہوں۔

یہ کہکر اس نے اپنی پیشانی زمین پر رکھی مگر کونٹ آگے کی طرف کودا اور اس نے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھایا۔ کرسی پر بیٹھ کر اس نے کونٹ کے مردانہ چہرہ پر ایک نگاہ ڈالی جس پر کہ حقارت اور رنج نے ابھی تک اپنے آثار تازہ رکھے تھے تھوڑی دیر کے بعد کونٹ بولا "میں اس مردود نسل کو برباد نہ کروں۔ اور اپنی مراد کے پورا ہونے کے قریب پہونچ کر اسے ترک کر دوں نہیں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا

مرسی ڈیس "اڈمنڈ جب میں تجھے اڈمنڈ کہتی ہوں تو تم مجھے مرسی ڈیس کیوں نہیں کہتے"

کونٹ "مرسی ڈیس اچھا اس نام میں ابھی تک کچھ فریفتگی ہے اور اب میں نے اسے بڑی مدت کے بعد صاف صاف بولا ہے، آہ مرسی ڈیس میں نے تیرا نام آہوں کے ساتھ لیا ہے میں نے تمہارا نام اس حالت میں لیا ہے جب کہ قیدخانوں کی پر نم سردی میں ٹھٹھرا کرتا تھا۔ اور اب یہ نام بڑی مدت کے بعد میرے منہ سے نکلا ہے" میں کیا بتاؤں

مرسی ڈیس میں نے چودہ لمبے برس جیل خانہ میں مصیبت جھیلی ہے اور اب میں اپنا بدلہ لونگا اور میں تمہیں بتائے دیتا ہوں کہ ضرور بدلہ لونگا کونٹ نے اس خیال سے کہ میں اپنی پورانی محبوبہ کی منتوں سے مغلوب نہ ہو جاؤں اپنی مصائب کو یاد کیا تاکہ اسکی حقارت اور دشمنی کا اور بھی بلند ہو جاوے"

مرسی ڈیس "اچھا اڈمنڈ بدلہ لو مگر ان سے جو مجرم ہیں نہ میرے بیٹے سے جس نے کوئی قصور نہیں کیا۔ اڈمنڈ جیسے میں نے تمہارے آشناؤں کے تمہارے نام کی عزت کی ہے اور تمہاری یاد کیں نے عزیز جانا ہے سو اڈمنڈ میرے پیارے اڈمنڈ اس تصویر کو جو تمہاری میرے دل پر منقش ہے میلا نہ ہونے دو۔ اڈمنڈ تم کو نہ شک ہے معلوم ہوتا کہ میں نے تمہارے حق میں کیا کیا دعائیں کی

ہیں۔ اڈمنڈ میں تمہیں مردہ خیال
کرتی تھی اور ہر آن تمہارے حق میں
دعائیں نیک مانگا کرتی تھی۔ اڈمنڈ میری
راتیں کٹتی تھیں اور میرے دن بے
چینی میں اور میرے اڈمنڈ اگرچہ تمہیں
بھی بڑا رنج پہونچا تاہم میرے مصائب
بھی تیرے سے کچھ کم نہیں ہیں۔

کونٹ۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے
کہ میرا باپ میری غیر حاضری میں بھوک
کے مارے مر گیا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں
ہے کہ وہ عورت جس کو میں محبت کرتا تھا
ایک دوسرے شخص سے بیاہی گئی
اور مجھے مایوسی میں چھوڑ گئی افسوس
اگر تمہیں یہ معلوم ہوتا تو تم مجھپر رحم
کرتیں "

مرسی ڈلیس۔ میں نے یہ باتیں تو نہیں
دیکھیں مگر میں نے اسبات کو تو دیکھا
ہے۔ کہ وہ شخص جس کو میں پیار کرتی
تھی میرے بیٹے کو قتل کرنے کے
قریب ہے۔ مرسی ڈلیس نے یہ
الفاظ ایسے دردآمیز لہجہ میں بولے
کہ کونٹ کے منہ سے بے اختیار ایک
آہ نکلی بس اب شیر مغلوب ہوگیا
اور بدلہ لینے والے کی حقارت آگ
فرو ہوگئی آخر وہ بولا اچھا تم مجھ سے
کیا مانگتی ہو۔ اپنے بیٹے کی زندگی
جیو وہ زندہ رہیگا "

اسبات کو سنکر مرسی ڈلیس نے ایک
چیخ ماری جس کے سننے پر کونٹ کی
آنکھوں میں آنسو بھر آئے "

مرسی ڈلیس۔ جزاک اللہ اڈمنڈ
جزاک اللہ اب مجھے یقین ہوگیا ہے
کہ تم ویسے ہی ہو جیسا کہ میں تمہیں
خیال کرتی ہوں۔ اب میں کہہ سکتی
ہوں کہ میں تمہیں محبت کرتی ہوں "

کونٹ " اب تمہاری محبت ختم
ہوجائیگی۔ تمہارا اڈمنڈ قبر کی
طرف سفر کریگا "

مرسی ڈلیس۔ اڈمنڈ یہ کیا کہتے
ہو "

کونٹ۔ مرسی ڈلیس میں یہ کہتا
ہوں کہ چونکہ تم بھی مرنیکا حکم دیتی
ہو۔ میں مرنے کے لئے تیار رہوں "

مرسی ڈلیس " مرنے کے لئے
تیار نہیں ایسا کس نے کہا ہے "
موت کا کس نے ذکر کیا ہے یہ
موت کے خیال تمہیں کہاں سے
آئے ہیں "

کونٹ " میں مرنے کے لئے تیار
کیوں نہ ہوں۔ میری تمام تشہیر والوں
کے سامنے تمام دوستوں کے روبرو
تمہارے بیٹے نے جو کہ ابھی کل کا
بچہ ہے۔ علانیہ ہتک کی ہے۔ کیا
تم خیال کرسکتی ہو کہ ایسی حالت میں

میں ایک لمحہ کے لئے بھی زندگی کی
خواہش کرسکتا ہوں۔ مرسی ڈیس
تم سے دوسرے درجے پر جس چیز
کی مجھ کو محبت تھی وہ میری اپنی عزت
اور اپنی وہ طاقت تھی جس کے سبب
میں دوسروں سے ممتاز تھا۔ وہی
طاقت میری جان تھی مگر تم نے ایک
ہی لفظ کے ساتھ اسے برباد کردیا
ہے اور میں اب مرنے کو تیار
ہوں"

مرسی ڈیس۔ مگر ڈوئل تو واقع
ہی نہیں ہوگی کیونکہ تم معاف کرتے
ہو"

کونٹ۔ (متانت سے) ڈوئل
تو ضرور واقع ہوگی مگر تمہارے بیٹے
کی خون کے بجائے میرا خون زمین
کو سرخ کریگا"

مرسی ڈیس نے ایک چیخ ماری
اور کونٹ کیطرف جھپٹی لیکن فوراً
ٹھیر کر وہ بولی "اڈمنڈ تم جانتے

پر بھی بھروسہ ہے مجھے تمہاری بات
پر بھی اعتماد ہے تم نے کہا ہے کہ میرا
بیٹا زندہ رہے گا۔ کہا ہے کہ نہیں"
کونٹ اس بات سے متحیر ہوا کہ اس
نے اسکی بہادرانہ قربانی کو منظور
کرلیا ہے اور بولا ہاں میڈیم وہ
زندہ رہیگا"

مرسی ڈیس "اڈمنڈ تم نے
کیسی شرافت دکھائی ہے۔ تم نے کیسی
اعلیٰ حوصلگی ظاہر کی ہے کہ ایک غریب
عورت کی درخواست کو منظور کیا
ہے۔ افسوس ہے کہ میں برسوں سے
نہیں مگر مصیبتوں سے بوڑھی ہوگئی
ہوں اور اپنے انداز سے تم کو اس
مرسی ڈیس کی یاد نہیں دلا سکتی جس
کو تم گھنٹوں بیٹے دیکھا کرتے تھے۔
مگر میں اڈمنڈ پھر کہتی ہوں کہ جو کچھ
تم نے کیا ہے نہایت ہی شریفانہ اور
بہادرانہ ہے"

کونٹ "اب تو تم ایسا کہتی ہو۔
لیکن اگر تمہیں معلوم ہوجاوے
کہ میں اس قربانی سے کتنا نقصان
کرتا ہوں تو شائد تم ایسا نہ کہو۔
افسوس تمہیں معلوم نہیں ہے
کہ اس وقت مرنے سے میں اپنی کیا
کیا امیدیں خاک میں ملاتا ہوں

مرسی ڈیس
تمہیں صرف ایک بات اور کہتی
ہوں تم دیکھتے ہو کہ رنگ زرد
سے میری آنکھوں کی چمک جاتی رہی
ہے میری خوبصورتی فنا ہوگئی
ہے مگر غور کرو کہ میرا دل اب بھی
وہی ہے اب میں اور کچھ نہیں مانگتی

صرف الوداع کہتی ہوں خدا کا شکر
ہے کہ میں نے تمہیں پھر دیکھ لیا ہے"
اور تمہیں ویسا ہی شریف اور بہادر
پایا ہے جیسا کہ تم پہلے تھے اچھا الوداع
گو کونٹ نے اس کی ان باتوں کا
کوئی جواب نہ دیا مرسی ڈیس نے
کمرہ کا دروازہ کھولا اور پیشتر اسکے
کہ کونٹ ہوش میں آوے وہ غائب
ہو گئی جب اسکی گاڑی کے سڑک
پر جانے کی آواز آئی تو کونٹ ہوش
میں آیا۔ اور بولا" میں بھی کیسا بے
وقوف تھا کہ جیتے اس دن جبکہ میں
نے بدلا لینے کا ارادہ کیا تھا اپنے
دل کو پہاڑ کر باہر نہ نکال دیا۔

باب نواسی

مقابلہ

مرسی ڈیس کے چلا جانیکے بعد ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہر ایک چیز پر
ایک تاریکی سی چھا رہی ہے کونٹ
کے خیالات بھی مردہ ہو گئے اسکا
مضبوط اور طاقتور دل ایسا ہو گیا
کہ گویا تھکان کے بوجھ کے مارے
بیہوش ہو گیا ہے مکان کے چراغ
قریباً بجھ گئے اور نوکر ڈیوڑی میں
مضطربانہ انتظار کر رہے تھے جبکہ
کونٹ کو ایک طرح سے ہوش آیا
اور اُس نے اپنے آپکو کہا" ہیں
کیا یہ عمارت جس کی تعمیر میں میں
نے اتنی سالہائے دراز خرچ کئے
ہیں یونہی ایک چوٹ ایک لفظ
بلکہ ایک سانس کے زور سے فنا
اور برباد ہو جاویگی۔ کیا یہ وجود
جسپر مجھے اتنا فخر تھا اور جس کے
بڑا بنانے میں میں نے اتنا کچھ خرچ
کیا کل ایک بیجان ہستی کا ڈھیر ہو گا
افسوس مجھے اپنی موت کا تو کوئی بھی
رنج نہیں ہے۔ کیونکہ موت کیا ہے
ایک میٹھی نیند اور قبر کیا ہے ایک
مکلف آرام گاہ۔ میں موت سے
نہیں ڈرتا اور نہ مجھے اسکی کوئی
پرواہ ہے۔ ہاں مجھے پرواہ ہے
تو اس بات کی ہے کہ میری تمام تجاویز
جن کے پختہ کرنے میں میں نے بڑی
بڑی شاق محنتیں اٹھائیں ہیں سب
خاک میں ملجاویں گی افسوس کہ
خدا کی تقدیر اب ان تدابیر کے مخالف
معلوم ہوتی ہے اور پروردگار کا
منشاء ہے کہ یہ سب ادھوری ہی رہ
جاویں۔ چودہ سال کی مصیبت اور

دس سال کی امید نے مجھے خدا کا معتقد بندہ بنایا تھا۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی ہستی کا اعتقاد میرے دلمیں لڑکھڑا رہا ہے۔ مگر یہ ممکن ہے کہ ایک ایسی عالی حوصلہ عورت جیسی کہ مرسی ڈیس ہے خود غرضی سے میری موت پر راضی ہو جاوے۔ حالانکہ وہ دیکھتی ہے کہ میں ابھی عین شباب میں ہوں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اسکی مادرانہ محبت اس درجہ پر غالب ہو کہ وہ میری جان کو ضائع جانے دے۔ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا اس نے کوئی اور تجویز سوچی ہوگی۔ وہ کل آویگی اور اپنے آپکو میرے اور اپنے بیٹے کے درمیان ڈالدے گی۔ اور اسکی یہہ حرکت دیکھنے والوں کے مضحکہ کا موجب ہوگی مگر کیا یہ مضحکہ مجھپر پڑیگا۔ نہیں میں اسکی نسبت موت کو زیادہ جلدی پسند کرونگا"

کونٹ اسطرح ان مصائب کی بابت سوچ رہا تھا جو اسکے خیال میں دوسرے روز واقع ہونی تھیں آخر وہ چلایا "فیاضی کو اس حد تک پہونچانا کہ اپنے آپ کو دشمنی کی بندوق کا نشانہ بنا دیا جاوے پرلے درجہ کی بیوقوفی ہے البرٹ کو کبھی بھی یقین نہ آئیگا کہ میری موت خودکشی سے ہے۔ مگر یہہ اشد ضرورت ہے کہ میری عزت قایم رہے اور لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ یہ باوجود دوسروں کو مارنے کے لئے ایسا مضبوط ہے میں نے جان بوجھہ کر بیکار چھوڑ دیا ہے ہاں یہ ہونا چاہیئے۔ اور یہ ضرور ہوگا" یہ کہا اور اس نے ایک قلم پکڑی اور اپنے میز کے ایک خانہ سے ایک کاغذ نکالا اسپر اس نے پیرس میں آتے ہی اپنی وصیت لکھدی تھی اسپر اپنی موت کی کیفیت بھی مفصل لکھدی۔ پھر آنکھیں آسمان کیطرف اٹھا کر اس نے کہا "اے میرے خدا یہ میں اس لئے کرتا ہوں کہ تا تیری عزت بھی ہو اور میری بھی میں نے دس سال سے اپنے آپکو تیرے بدلے اور انتقام کا ایجنٹ سمجھا ہوا ہے اور یہہ بدبخت مارسرف اور ڈینگلرس اور ولفرٹ یہہ ہرگز نہ خیال کریں کہ اتفاق نے ان کو ان کے دشمن سے رہائی دلوادی ہے برخلاف اسکے انکو یقین رکھنا چاہیئے کہ تیری سزا ٹل نہیں گئی۔ بلکہ اس میں صرف توقف ہو گیا ہے۔ اور اگر وہ اسی دنیا میں اس سے بچ جاویں تو یہ دوسرے جہان میں انکا انتظار کر رہی ہے"

جبکہ وہ ان تاریک اور رنج آمیز خیالات
میں مصروف تھا سورج کی پہلی
کرنیں اس نیلے کاغذ پر پڑنی شروع
ہوئیں جس پر کہ اس نے اپنی وصیت
تحریر کی ہوئی تھی صبح کے پانچ بج
چکے تھے۔ اچانک ایک آواز اسکے
کان میں پڑی جوکہ ایک گھٹی
ہوئی آہ معلوم ہوئی۔ اس نے
اپنے گرد دیکھا مگر اسے کوئی آدمی
نظر نہ آیا مگر آواز حقیقی تھی اس
لئے وہ اٹھا اور اس نے ڈرائنگ
روم کا آہستہ سے دروازہ کھولا
کیا دیکھتا ہے۔ ہیڈی ایک
کرسی پر پڑی ہے اس کے بازو گرے
ہوئے ہیں اور اس کا سر پیچھے پڑا
ہوا ہے۔ وہ دیر تک دروازہ
پر کھڑی رہی تھی۔ تاکہ وہ کونٹ
سے ملاقات کئے بغیر اسے باہر نہ
جانے دے آخر جب اس کے
انتظار کی مدت حد سے گزر گئی
تو وہ نیند کے زور سے ذرا سو گئی
جو دروازہ کے کھلنے کی آواز تک
سے بیدار نہ کیا اور کونٹ محبت
بھری نگاہ سے اس کیطرف دیکھتا
رہا۔ آخر وہ بولا۔ اس کو تو یاد
تھا کہ اس کا ایک بیٹا ہے مگر افسوس
ہے بھول گیا کہ میری بھی ایک
بیٹی ہے۔ تب اپنا سر رنج سے ہلا کر اس
نے کہا ہائے غریب ہیڈی تو مجھے
ملنا چاہتی تھی۔ تو مجھ سے بات کرنا
چاہتی تھی معلوم ہوتا ہے کہ اسے
کچھ پتا لگ گیا ہے ہاں میں اس کی رخصت
حاصل کئے بغیر نہ جاؤنگا۔ اور نہ
میں اس کو بغیر کسی کے حوالہ کئے
کے مرونگا!!

میں دو کروڑ روپیہ میکسی میلین
موریل سپاہیوں کے کپتان کے حق
میں وصیت کرتا ہوں جوکہ میرے
مربی پیری موریل مارسیلیز
کے جہاز کے مالک کا بیٹا ہے یہ
دو کروڑ روپیہ جزیرہ مانٹی کرسٹو
کے گڑھوں میں مدفون ہے اور
اسکا پتا برتوشیو کو معلوم ہے
اگر موریل علی پاشا کی بیٹی ہیڈی
کے ساتھ جسکو میں نے باپ بنکر
پرورش کیا ہے۔ اور جس نے کے
میرے ساتھ بیٹیوں کے طرح
محبت کی ہے شادی کرلیگا تو وہ
میری آخری خواہش پوری کریگا
اس وصیت کے رو سے ہیڈی
میری باقی جائداد کی وارث ہے
جوکہ زمینوں اور مکانوں اور ساز و
سامان کے علاوہ چھ کروڑ نقد سے
کم نہیں ہے" اس لئے اپنے آخری

سطر ابھی ختم بھی نہ کرنے پائی تھی -
لہ اس نے اپنے پیچھے سے ایک
چیخ سنی اور اسکی قلم اس کے ہاتھ
سے گر گئی ہیڈی کو دیکھ کر وہ بولا "
ہیڈی کیا تمنے یہ پڑھ لیا ہے "

ہیڈی " اوہ میرے آقا آپ یہ
کیا لکھہ رہے ہیں آپ اپنی ساری
جائیداد کیوں مجھے دیتے ہیں کیا آپ
مجھے چھوڑ چلے ہیں "

کونٹ " پیاری بیٹی میں سفر
پر جاتا ہوں اور اگر مجھے کوئی مصیبت پیش آئے

ہیڈی - (زور کی آواز سے) پھر
کیا "

کونٹ (محبت بھرے لہجہ میں)
اگر مجھے کوئی مصیبت واقع ہووے
تو میں چاہتا ہوں کہ میری پیاری
بیٹی آسودہ رہے "

ہیڈی - (سر ہلا کر) کیا آپ نے مرنے کا
خیال کر رہے ہیں "

ہیڈی " جی داناؤں نے کہا ہے
کہ موت کا خیال کرنا اچھا ہے "

ہیڈی " خیر اگر آپ مرنا چاہتے
ہیں تو اپنی دولت اوروں کو دیجئے
مجھے اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے
یہ کہکر اس نے کاغذ لیا اور اسے
پارہ پارہ کر کے پھینک دیا پھر غش کھا کر زمین
پر گر پڑی کونٹ اسکے اوپر جھکا اور

اسکے بیجان چہرہ اسکی بند آنکھیں
اور ٹھنڈے جسم کو دیکھکر اسکے
دلمیں خیال آیا کہ شاید اسکی محبت
اسکے ساتھہ ایسی نہیں ہے جیسے
کہ بیٹی کی باپ سے ہوا کرتی ہے
پھر وہ ہیڈی کو اٹھا کر اس کے کمرہ
کی طرف گیا اور اسکو نوکروں کے
حوالہ کر کے پھر اپنے کمرہ میں آیا اور
اسدفعہ دروازہ بند کر کے اس نے
وہ وصیت پھر نقل کی وہ ختم کرنے
کے قریب تھا کہ ایک گاڑی کی آواز
سنائی دی کونٹ نے کھڑکی میں سے
دیکھا کہ موریل اور اس کا بہنوئی
ایمینوئیل آئے ہیں "

موریل " کونٹ صاحب شاید
میں سویرے آگیا ہوں مگر میں یہاں
سے کہتا ہوں کہ آج رات نہ میری
آنکھ لگی ہے اور نہ میرے گھر میں
اور کسی کی میں چاہتا تھا کہ کسی طرح
جلدی آپکو دیکھوں کہ مجھکو تسلی ہو
مانٹی کرسٹو نے ان محبت آمیز کلمات
کو سنکر بازو کھولے اسکی طرف دوڑا
اور بولا " موریل یہہ میرے لئے
ایک خوشی کا دن ہے کہ میں دیکھتا
ہوں کہ مجھے آپ جیسا ایک آدمی
محبت کرتا ہے - ایمینوئیل صاحب
سلام - اچھا تو پھر آپ میرے

ساتھ چلیں گے"!

موریل "کیا آپکو اسمیں کوئی شک تھا۔ کل میں نے آپ کو بھی دیکھا اور البرٹ کو بھی اور آپکے چہرہ کی متانت دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ سچ آپ ہی کی جانب ہے ورنہ ایسی مضبوطی کہاں"۔

کونٹ "مگر البرٹ تو آپکا دوست ہے"

موریل "ایک معمولی آشنا ہے"

کونٹ "آپ کی اس کے ساتھ اسی دن ملاقات ہوئی جس دن کہ میرے ساتھ"......

موریل "ہاں لیکن اگر آپ مجھے یاد نہ دلاتے میرے خیال سے یہ بات بھول گئی تھی"

کونٹ نے اب گھنٹہ بجایا جس کی آواز پر علی حاضر ہوا کونٹ علی سے مخاطب ہوا دیکھو یہ میرے وکیل کے پاس لیجاؤ۔ موریل یہ میری وصیت ہے اور جب میں مر جاؤں تو تمنے جانا اور اسے دیکھنا"

موریل "ہیں آپ مر جاویں"!

کونٹ "میرے دوست کیا مجھے ہر ایک بات کیواسطے تیار نہیں رہنا چاہئے۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ جب سے تم میرے پاس سے گئے ہو کیا کرتے رہے ہو"

موریل "میں تو رٹونی کو گیا جہاں کہ میں بوچمپ اور چیٹوناڈ کو ملا۔ اور درحقیقت میں انہیں کی تلاش میں وہاں گیا تھا"

کونٹ "ہیں۔ آپ انہیں کیوں تلاش کر رہے تھے جبکہ سب کچھ فیصلہ ہو چکا تھا"

موریل "کونٹ صاحب سنئے بات خطرناک ہے اور انتہائی درجہ تک پہونچگئی ہے۔ میں اسلئے گیا تھا کہ کسی طرح اوزار تبدیل ہو جاویں اور پستول کی بجائے تلوار مقرر کر دی جاوے۔ پستول کی لڑائی اتفاق پر منحصر ہے اور تلوار میں ہنر جیت جاتا ہے"

کونٹ "(نا امیدانہ لہجہ میں)" اچھا تو پھر تمہارے جانیکا نتیجہ کیا ہوا ہے"

موریل "میں کامیاب نہیں ہوا کیونکہ آپکی شمشیر زنی شہرہ آفاق ہے"

کونٹ "آہ میرا راز کس نے ظاہر کر دیا ہے"

موریل "اسی ہنرمند شمشیر زن نے جسکو آپنے مغلوب کیا ہے"

کونٹ "اچھا تو پھر آپ ناکام

رہے ہیں کیا آپنے کبھی مجھے پستول
چلاتے دیکھا ہے"
موریل "کبھی نہیں۔"
کونٹ "اچھا اب دیکھو" یہ کہہ کر
اس نے ایک پستول اٹھایا۔ اور تاش
کے ایک پتے کو اسی وقت دیوار کے
ساتھ لگا کر چار گولیوں سے اس کے
چاروں کونے اڑا دیئے ہر ایک نشانہ
پر موریل کا رنگ اڑ جاتا تھا اس نے
گولیاں جو کونٹ نے چلائی تھیں ملاحظہ
کیں وہ چھوٹے چھرے سے بڑی نہ تھی
پھر وہ اپنے بھائی کیطرف مخاطب ہو کر
بولا "حیرت انگیز بشر ہے (کونٹ سے
کونٹ صاحب البرٹ کی جان نہ لینا اس
بدقسمت جوان کی ایک غریب ماں ہے"
کونٹ "موریل صاحب آپ
راست فرماتے ہیں۔ میری کوئی
ماں نہیں ہے"
موریل "ذلیل شدہ جانب تو آپ
ہی ہیں۔
کونٹ "ہاں۔ مگر اس سے تمہاری
کیا مراد ہے"
موریل "تو پھر پہلے گولی بھی آپ
ہی چلائینگے"
کونٹ "میں پہلے چلاؤں"
موریل "کیوں نہیں جبکہ آگے
پہتیری کا تمسخر اٹھائی ہے"

کونٹ "فاصلہ کیا ہوگا"
موریل "بیس قدم۔ کونٹ مسکرایا
موریل "بس پھر ایک ہی طریقہ
ہے جس میں وہ بچ سکتا ہے۔ اور
وہ یہ ہے کہ آپ اس کا بازو توڑ دیں
یا اس کی ٹانگ توڑ دیں"
کونٹ "موریل میں آپکو صاف
صاف بتا دیتا ہوں" البرٹ صحیح
وسلامت اپنے دوستوں کے ساتھ
واپس آجائیگا جبکہ میں"...
موریل "اور آپ"
کونٹ "بس میں گھر لایا جاؤں
گا"
موریل "نہیں۔ نہیں یہ نہیں
ہوگا"
کونٹ "میرے پیارے دوست
جیسا کہ میں نے تمکو کہا۔ ہے البرٹ
مجھے مار دیگا"
موریل۔ (حیرانی سے اس کی
طرف کر) مگر ہوا کیا ہے۔
کونٹ "بس وہی ہوا ہے جو
بروٹس کو فلپی کی لڑائی سے پہلے
ہوا تھا میں نے ایک سایہ دیکھا ہے
اور اس نے مجھے کہا ہے کہ میری عمر
اب کافی ہو گئی ہے۔ موریل اور
ایمانوئیل نے ایک دوسرے
کیطرف دیکھا کونٹ نے اپنی گھڑی

نکالکر دیکھا اور کہا "آؤ اب چلیں سات بج کر پانچ منٹ ہوگئے ہیں اور ہمیں وہاں آٹھ بجے حاضر ہونا ہے" ایک گاڑی دروازہ پہ تیار کھڑی تھی کونٹ اور اس کے دونو دوست اسمیں بیٹھ گئے تھوڑی دیر میں وہ جائے مقررہ پر پہنچے کونٹ نے گاڑی کی کھڑکی سے سر نکالکر کہا "تو لو جی ہم پہلے پہونچے ہیں"

بیپ لسٹن "مجھے معاف فرمائیگا مگر وہ ایک گاڑی درختوں کے نیچے کھڑی ہے"

کونٹ گاڑی میں سے اترا اور اس نے اپنے دوستوں کو اترنے میں مدد دی"

ایمینوئل "میں بھی دیکھتا ہوں کہ وہ درختوں کے نیچے دو جوان کھڑے ہیں جو انتظار کرتے معلوم ہوتے ہیں"

کونٹ "(موریل کو ایک طرف لیجا کر) موریل کیا آپنے کسی نازنین کو دل دیا ہوا ہے جواب دو جھجکتے کیوں ہو"

موریل "میں ایک جوان لڑکی پر فدا ہوں"

کونٹ "کیا آپ کو اس سے سخت محبت ہے"

موریل "میں اسے اپنی جان سے بھی زیادہ پیار کرتا ہوں"

کونٹ "ایک اور امید کا خون ہوا ہائے غریب ہیڈی!

موریل "کونٹ صاحب آپ آہیں کیوں بھر رہے ہیں کیا آپ حوصلہ ہار گئے ہیں"

کونٹ "افسوس ہے کہ ایک سپاہی ہوکر آپ میرے حوصلہ کا ایسا بُرا اندازہ کرتے ہیں اسلیئے آہ بھرتا ہوں کہ میں کسی سے جُدا ہونے والا ہوں۔ اور زندگی؟ اسکی مجھے کیا پرواہ ہے یہ دل ہرگز موت سے نہیں ڈرتا

موریل "بھلا جانے دو۔ کیا آپ اپنے ہتھیار ساتھ لائے ہیں"

کونٹ "کاہے کے لیئے شاید وہ صاحب اپنے اوزار اپنے ساتھ لائے ہوں گے"

موریل "اچھا میں جاکر دریافت کرتا ہوں"

کونٹ "جاؤ مگر دیکھو کوئی عہد نامہ نہ کرنے لگ جانا"

موریل "آپ کوئی خطرہ نہ کریں۔ موریل بیوچمپ اور رناڈ کی طرف بڑھا وہ اس کا ارادہ معلوم کرکے اسکے ملنے کے لئے آئے"

موریل "صاحبان معاف فرمائیگا البرٹ صاحب کہاں ہیں"

رناڈ "اس نے کہلا بھیجا تھا کہ

وہ یہیں آجائیگا۔ ابھی تک آیا نہیں
خبر نہیں کیا باعث ہے"

بیوچمپ" ذرا گھڑی نکال کر"
ابھی آٹھ بجے پر پانچ منٹ گزرے
ہیں۔ بہت دیر نہیں ہوئی"

موریل" کوئی بات نہیں"

رناڈ" وہ ایک گاڑی تو آرہی ہے
حقیقت میں ایک گاڑی اس جگہ
کی طرف آرہی تھی جہانکہ وہ کھڑے
تھے"

موریل" امید ہے کہ آپ صاحبان
کچھ ہتھیار لائے ہوں گے۔ کیونکہ
کونٹ اپنا کوئی نہیں لایا"

بیوچمپ۔ کونٹ کی بڑی مہربانی
ہے۔ چند روز ہوئے ہیں میں نے کچھ
پستول خریدے تھے جو میں اپنے
ساتھ لایا ہوں۔ وہ بالکل نئے
ہیں۔ اور ابھی ان کو کسی نے ہاتھ
بھی نہیں لگایا۔ کیا آپ انہیں دیکھنا
چاہتے ہیں"

رناڈ" اِس گاڑی میں البرٹ
تو نہیں ہے یہ تو فرنز اور ڈیباری
نکل آئے ہیں ڈیباری اور فرنز گاڑی
پر سے اترے۔

رناڈ" آپ صاحبان یہاں کیسے
تشریف لائے ہیں یہ کہہ کر اس نے
ان دونوں سے مصافحہ کیا۔

رناڈ" البرٹ صاحب نے آج ہمیں
یہاں آنے کے لئے پیغام بھیجا
تھا"

بیوچمپ اور رناڈ نے ایکدوسرے
کی طرف حیرانی سے دیکھا"

فرنز اور موریل" ہمیں بھی ایسا
ہی ایک پیغام بھیجا تھا"

رناڈ" مگر یہ بندوبست تو اس نے
کئے اور خود ابھی تک نہیں آیا۔ دس
منٹ دیر ہوگئی ہے"

بیوچمپ" وہ تو گھوڑے پر چڑھا
آرہا ہے اس کے پیچھے ایک نوکر بھی
ہے"

رناڈ" کیسا بے پرواہ آدمی ہے
مینے کہا تھا کہ پستول سے لڑنا ہے
گھوڑے پر نہ آتا مگر دیکھو کسی کی
نہیں مانتا"

بیوچمپ" اور دیکھو لباس کس
طرز کا پہنا ہے گلا کھلا ہے اور
کرتی سفید ہے۔ بھلا احمق نے اپنے
سینہ پر ایک نشان کیوں نہیں لگایا
تاکہ کام اور بھی آسان ہوجاتا"

اس اثنا میں البرٹ آپہونچا۔ وہ
اپنے گھوڑے سے اترا اور لگام
نوکر کیطرف پھینک کر آگے بڑھا
اسکی آنکھیں سرخ اور سوجی
ہوئی تھیں اور چہرہ اسکا زرد تھا۔

صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ رات سویا
نہیں تھا۔ اسکے چہرہ پر اداسی چھائی
ہوئی تھی جو اُسکی پیشانی کا خاصہ نہ
تھی آتے ہی وہ بولا "صاحبان میں
آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے
میری درخواست قبول فرمائی ہے
موریل صاحب میں آپکا بھی شکریہ
ادا کرتا ہوں"

موریل "آپکو شاید معلوم نہیں ہے
کہ میں کونٹ کا معاون ہوں"

البرٹ "مجھے تو اس بات کا یقین
نہ تھا مگر امید تھی خیر یہ اور بھی اچھا ہی
ہوا۔ موریل صاحب کونٹ صاحب
کو خبر دیدیں کہ البرٹ آپہونچا ہے اور
تیار رہے"

موریل جانے کے لئے تیار ہوا
بیوچمپ نے اپنے پستول لٹکا لئے
کہ البرٹ بولا "ٹھیرو صاحبان میں
کونٹ سے دو باتیں کرنی چاہتا ہوں"

موریل "پوشیدہ"

البرٹ "نہیں سب کے سامنے"

البرٹ کے معاونوں نے ایکدوسرے
کیطرف دیکھا اور رناڈ اور بیوچمپ
نے کان میں کچھ باتیں کیں موریل
اس ناگہانی واقعہ سے خوش ہوا
اور کونٹ کی طرف دوڑا گیا اور
اس کے پاس اس نے سب حال
بیان کیا"

کونٹ "وہ مجھے کیا کہنا چاہتا
ہے"

موریل "یہ تو مجھے معلوم نہیں
اتنا معلوم ہے کہ وہ کچھ کہنا چاہتا
ہے"

کونٹ "معلوم ہوتا ہے" کہ
وہ میری کچھ اور بیہودہ عزتی کرنا چاہتا
ہے۔ یہ کہکر وہ چلا اس کے دوست
بھی اس کے ساتھ ہو لئے کونٹ کا
چہرہ تو سنجیدہ اور پرمتانت تھا مگر
البرٹ کے چہرہ پر غم و الم کے آثار
ظاہر تھے البرٹ بھی اپنے ساتھیوں
کے ہمراہ کونٹ سے ملنے کو آگے
بڑھا جب ان کے درمیان تین قدم
کا فاصلہ رہ گیا تو وہ دونو ٹھیر گئے"

البرٹ "صاحبان نزدیک آیئے
اور جو کچھ میں کونٹ کی خدمت میں
عرض کرنے لگا ہوں سب سنیں
کیونکہ آپ لوگوں نے یہ ہر ایک
شخص کے پاس جو آپ سے پوچھے
بیان کرنا ہوگا اگرچہ یہ تمہاری نگاہ
میں عجیب ہی ہو"

کونٹ "چلو بولو جلدی بولو"

البرٹ "کونٹ صاحب میں نے
آپکو اس لئے ملزم قرار دیا تھا کہ
آپنے کونٹ مارسرف کا پردہ فاش

کیا ہے۔ میں خوب جانتا تھا کہ وہ مجرم ہے مگر میں کہتا تھا کہ آپکا کوئی حق نہیں ہے کہ آپ اس کا جرم ظاہر کریں۔ مگر اب مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ آپکو یہ حق حاصل ہے۔ آپنے اسلئے کونٹ کا بھید ظاہر نہیں کیا کہ اس نے علی پاشا کے ساتھ دغا کی تھی بلکہ اسلئے کہ جب وہ ماہی گیر فرننڈ کہلاتا تھا اس وقت اس نے آپ سے دغا کی تھی اور آپ کو بڑے بڑے مصائب جان کن پہونچائے تھے۔ اب میں کہتا ہوں کہ آپنے اس کے ساتھ بدلا لینے میں کوئی زیادتی نہیں کی۔ مگر میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے حد سے زیادہ سختی نہیں کی۔"

البرٹ کے اس اظہار نے سامعین کو ایسا بیکالیکا کردیا کہ گویا انپر بجلی گری ہے۔ مگر کونٹ نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھائیں گویا کہ وہ درگاہ باری میں شکریہ ادا کرتا ہے۔ وہ حیران تھا کہ البرٹ جیسا آتش مزاج آدمی ایسا عاجز اور منکسر کیسے ہوگیا ہے اس نے معلوم کرلیا کہ یہ سب مرسی ڈیس کی کارسازی ہے اور اب اسپر کھلگیا کہ اسوقت اس نے کیوں اتنی مدت منظور کرلی تھی۔"

البرٹ:- "اب اگر آپ میری معذرت کو کافی خیال کرتے ہیں تو مجھے اپنا ہاتھ دیں میں نے انسانیت کی ہے مگر آپ نے انسانیت سے بڑھکر جوہر دکھلائے ہیں۔ اب اگرچہ ہمارا دوست بننا ناممکن ہے مگر اتنا ہوسکتا ہے کہ ایک دوسرے کی نسبت دل میں غبار نہ رکھیں اور ایک دوسرے کی قدر کریں کونٹ نے جوش بھرے سینے اور تر آنکھوں کے ساتھ البرٹ کیطرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔"

البرٹ نے اسے پکڑ کر بڑے جوش سے دبایا اور کہا۔ صاحبان کونٹ آف مانٹی کرسٹو میری معذرت قبول کرتا ہے میں نے جلدبازی سے اس کی ہتک کی تھی۔ مگر اب میرا قصور معاف ہوگیا ہے امید ہے کہ لوگ مجھے بزدل نہ کہیں گے کیونکہ میں نے اپنے ضمیر کے کہے کے مطابق عمل کیا ہے لیکن اگر کوئی شخص میری نسبت کچھ رائے قائم کرے اور نیچا ہو کرے تو خواہ وہ دوست ہو خواہ دشمن میں اس کی غلطی درست کرنے کے لئے تیار ہوں۔"

بوچمپ:- "درحقیقت مگر آج رات ہی میں کیا اندھیر پڑگیا ہے یہ تو عجیب بات ہے۔"

رناڈ "بات یہ ہے کہ جو کچھ البرٹ
نے کیا یا تو پرلے درجہ کا کمینہ پن
ہے اور یا پرلے درجہ کی عالی حوصلگی"
بوچمپ "اسکا کیا مطلب کونٹ
آف مانٹی کرسٹو کونٹ مارسرف
کو بے عزت کرتا ہے اور اس کا
بیٹا اسکی تصدیق کرتا ہے"
کونٹ اور ہی خیال میں مستغرق
تھا اسکو اپنے گرد وپیش کی کچھ خبر
نہ تھی وہ اس عورت کی بابت سوچ
رہا تھا جس نے کہ اپنے بیٹے کی اور
اسکی جان بچانیکے واسطے بیٹے کو
اپنا گھر کا بھید بتا دیا تھا جس نے
اس کے دل سے تمام خدا اب مجھ
یقین ہوگیا ہے کہ میں تیرا گماشتہ
ہوں ۔

نوے باب

(ماں اور بیٹا)

کونٹ آف مانٹی کرسٹو نے بڑی
متانت اور سنجیدگی سے پانچوں
جوان آدمیوں کو سلام کی اور
موریل اور امینول کی ہمراہ اپنی
گاڑی میں چڑھ بیٹھا البرٹ بوچمپ
اور رناڈ اسی جگہ رہے البرٹ
نے اپنے دونو دوستوں کی طرف
ایسے انداز سے دیکھا کہ گویا وہ گذشتہ
ماجرے کی نسبت انکی رائے دریافت
کرتا ہے ۔

بوچمپ پہلے بولا "معلوم نہیں
کہ اس کی باتیں دغا سے اور بناوٹ
سے تھیں یا دل سے مگر اس نے
کہا میرے پیارے دوست میں
تمہیں مبارکباد دیتا ہوں معاملہ
تو بہت بڑا تھا مگر خاتمہ اچھا ہوگیا ہے"
رناڈ بڑی دیر کے تفکر کے بعد "کیوں
یار چلو گے یا کہ نہیں"
بوچمپ "جیسے تمہاری مرضی
مگر پہلے مجھے البرٹ مارسرف کی تعریف
کرلینے دو جس نے کہ ایسی بہادری
اور ایسی عالی حوصلگی کا آج ثبوت
دیا ہے"
رناڈ "جی ہاں"
بوچمپ "ایسی خودضبطی جو آج
ہمنے البرٹ میں دیکھی ہے زمانہ
میں ضرب المثل بننے کے قابل ہے"
رناڈ "مجھ میں تو یہ حوصلہ نہیں کہ
اپنے آپ کو ایسا ضبط کروں"
البرٹ "صاحبان میرا خیال ہے
کہ آپ نے اسبات کو نہیں سمجھا کہ کونٹ

آف مانٹی کرسٹو اور میرے درمیان ایک عجیب سا معاملہ ہوگیا ہے"

بوجمپ "ہاں ہوسکتا ہے مگر ہم جیسے کم عقل آپکی بہادری کے رازوں کو کہاں سمجھ سکتے ہیں جبتک کہ آپ خود بیان نہ کریں۔ بہلا لو میں تمہیں ایک مشورہ دیتا ہوں۔ نیپلز ہیگ یا سینٹ پیٹرزبرگ وغیرہ کیطرف کہیں چلے جاؤ۔ یہہ ایسے مقام ہیں کہ ان کے لوگوں کو ان تیز مزاج پیرس والوں کیطرح عزت کی باتوں کا چنداں خیال نہیں ہوتا چند سال وہاں آرام اور گمنامی میں بسر کرلو۔ اتنے میں تمہارا معاملہ یہاں کے لوگوں کے خیال سے فراموش ہوجاویگا۔ پھر جب چاہنا یہاں واپس آجانا۔ کیوں رناؤ صاحب کیا میری رائے غلط ہے"

رناؤ "آپنے میرے دل کی بوجھی ہے بس میری عین یہی رائے ہے کیونکہ یہاں رہنے سے پہر کئی الزام آدمی کے سر پر آتے ہیں"

البرٹ (بے پرواہی سے مسکراکر) صاحبان میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ میری دلی خیرخواہی کرتے ہیں میں آپکی صلاح پر ضرور چلونگا مگر نہ اسلئے آپ اسے دیتے ہیں بلکہ اس لئے کہ میں نے پہلے ہی سے فرانس کو خیرباد کہہ دینے کا ارادہ کرلیا ہوا ہے میں اس لئے بہی آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اپنے اس نازک موقعہ پر میری امداد کی ہے میں جبتک زندہ رہونگا آپکی اس مہربانی کو ہمیشہ یاد رکھونگا

اتنے میں بوجمپ نے اچانک اپنا ہاتھ البرٹ کیطرف بڑہایا اور کہا۔ "البرٹ الوداع"

رناؤ نے بھی اپنا بیت اپنے بائیں ہاتھ میں کرکے اور اپنے دائیں سے سلام کرکے کہا۔ "البرٹ الوداع" البرٹ کے منہ سے سلام تو نہ نکل سکا۔ مگر اس کی آنکھوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ سب کچھہ تاڑ گیا ہے۔ اس نے دیکھ لیا کہ اس کے دوست اسے حقیر سمجھنے لگ گئے ہیں اور اسپر سخت غصے ہیں۔ رناؤ اور بوجمپ اپنی گاڑی کیطرف گئے اور البرٹ اسی متفکرانہ صورت میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا پھر فورًا اپنا گھوڑا درخت سے کھول کر وہ اسپر بیٹھ گیا اور پیرس کی طرف روانہ ہوا"

کوئی پاؤ گھنٹہ میں وہ اوڈی ہلڈر کے ہوٹل میں جا پہونچا جب وہ گھوڑے سے اترا تو اس نے ایسا خیال کیا کہ گویا کونٹ کی خوابگاہ

کے اندر اسے اپنے باپ کا زرد چہرہ نظر پڑا ہے۔ اس نے اسطرف سے آہ بھر کر اپنا منہ پھیر لیا اور اپنے کمرے کیطرف گیا۔ اس نے ایک نگاہ ان تمام عیش و طرب کے سامانوں کیطرف ڈالی جنہوں نے کہ دنیا کو اس کے حق میں باغ عدن بنا رکھا تھا اس نے تصویروں کیطرف دیکھا جن کے چہرے اسے مسکراتے معلوم ہوتے تھے پھر اس نے قدرتی نظاروں کی تصویروں کو دیکھا جنمیں کہ قدرتی تازگی اور بہار نظر آتی تھی پھر اس نے اپنی ماں کی تصویر اٹھائی اور پھر اس نے تمام ترکی اسلحہ انگریزی بندوقوں اور جاپانی طشتوں کو جن پر چاندی چڑھی ہوئی اور پیالوں وغیرہ کو با ترتیب رکھا پھر اپنا روپیہ اور ہیرے جواہرات وغیرہ ایک صندوقچی میں رکھے اور اسکی چابی اپنی جیب میں ڈالی۔ اس کام کے شروع ہی میں اسکا نوکر باوجود اسکے منع کرنے کے اسکے کمرے کی طرف آیا۔

البرٹ "کیوں بے کیا کہتے ہو

نوکر "معاف فرمائیگا آپنے تو مجھے یہاں آنیسے منع کر دیا ہوا تھا لیکن کیا کروں کونٹ مارسرف نے مجھے بلایا ہے"

البرٹ "اچھا پھر کیا"

نوکر "تو میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کے پاس آنے کے بغیر اسکے پاس جاؤں"

البرٹ "کیوں"

نوکر "اس لئے کہ کونٹ یقیناً جانتا ہے کہ میں آج آپ کے ہمراہ گیا تھا"

البرٹ۔ "اچھا پھر کیا"

نوکر "اور چونکہ اس نے مجھے بلا بھیجا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ وہ مجھے یہی سوال کریگا کہ وہاں کیا واقع ہوا تھا اب آپ کے پاس اسواسطے آیا ہوں کہ میں وہاں کیا جواب دوں"

البرٹ "بس جو دیکھا ہے وہ بتلا دو"

نوکر۔ "اچھا تو پھر یہی کہدوں کہ ڈول واقع نہیں ہوئی"

البرٹ "یہہ کہدینا کہ البرٹ نے کونٹ سے معافی مانگ لی ہے اب جاؤ"

نوکر سلام کرکے چلا گیا اور البرٹ اپنے کام میں مشغول ہوا تھوڑی دیر میں گھوڑوں کے ہنہنانے اور گاڑی کے پہیوں کی آواز اسکے کانوں پہ پڑی وہ کھڑکی میں

گیا اور اس نے دیکھا کہ اس کا باپ گاڑی میں بیٹھا ہے اور کہیں چلا گیا ہے یہ دیکھتے ہی البرٹ اپنی ماں کے کمرہ کی طرف گیا اور چونکہ کوئی بھی وہاں اس کے آنیکی خبر دینے کے لئے نہ تھا وہ اس کی خوابگاہ کی طرف گیا کیا دیکھتا ہے کہ اسکی ماں اسی کام میں لگی ہوئی ہے جکو وہ خود چھوڑکر آیا تھا ہر ایک چیز اپنی اپنی جگہ پڑی ہوئی تھی نقدی ایک جگہ رکھی تھی اور جواہرات ایک جگہ جو اس نے اپنی جیب میں ڈال لی تھیں البرٹ نے یہ سب تیاریاں دیکھیں اور فوراً سمجھ گیا - اور اسے میری ماں کہہ کر وہ اس کی گردن سے لپٹ گیا اس وقت اگر کوئی تصویر کش ہوتا تو اس نظارہ کی نہایت اچھی تصویر کھینچتا - البرٹ نے جو دیکھا کہ اس کی ماں یہ خطرناک تیاریاں کر رہی ہے اور اس کا ارادہ اسے مصمم نظر آیا تو وہ کچھ ڈر سا گیا اور بولا "اماں جان آپ کیا کر رہی ہیں"

ماں "تم کیا کر رہے ہو"

البرٹ "ہاں ماں میرا اور آپکا معاملہ برابر نہیں ہے آپ نے وہ ارادہ کیوں کیا ہے - جو میں نے کیا ہے میں آپ کو یہ کہنے کے لئے آیا ہوں کہ میں اب آپ کے گھر سے اور آپ سے رخصت ہوتا ہوں لیکن آپ کی یہ تیاریاں مجھے کچھ خوف زدہ سا کرتی ہیں"

ماں "میں بھی جاتی ہوں اور مجھے اطمینان تھا - کہ میرا ساتھ نہ دوگے لیکن میرا خیال ہے کہ اس بات میں مجھے دھوکا لگا ہے"

البرٹ (استقلال سے) "اماں جو باتیں میں نے اپنے واسطے سوچی ہیں - نہیں چاہتا کہ ان میں آپ کو حصہ دار بناؤں میں نے ارادہ کیا ہے کہ آج سے آگے بغیر کسی جاہ و جلال کے ایک غربت کی زندگی بسر کرونگا - اور شاید جب تک خود نہ کماؤں کسی دوست سے ٹکڑا مانگ کر بسر کرونگا اس خیال سے میں اب **فرنز** کی طرف جاتا ہوں تاکہ اس سے کچھ رقم بطور قرضہ کے لوں -

ماں "تم میرے پیارے بیٹے ہو تم بھوک و مشقت برداشت کر دیہہ ہرگز نہیں ہوگا اس سے میرا ارادہ ٹوٹ جاویگا"

البرٹ "مگر میرا ارادہ تو ہرگز نہیں ٹوٹیگا - میں جوان اور تندرست ہوں اور میرا خیال ہے کہ مجھ میں غیرت کا مادہ بھی ہے اماں جان میں نے دیکھا کہ بہت سے آدمی مرتبہ کی ابتدا سے

ادبار کی گڑھی میں گر گئے ہیں مگر حوصلہ
اور دلیری کے ساتھ انہوں نے پھر
محنت شروع کی ہے اور اپنی
پہلی شکستہ حال کی بنیاد پر انہوں
نے پھر اپنی جاہ و مرتبہ کی بنا رکھی
ہے میں خیال کرتا ہوں کہ میں بھی
ان میں سے ایک ہوں سو اس وقت
سے میں نے اس سب کو خیرباد کہدی
ہے جو اپنے باپ سے مجھے ملا تھا میں
اپنے باپ کا نام بھی اپنے اوپر لینا
پسند نہیں کرتا کیونکہ آپ خوب سمجھتی
ہیں کہ آپ کا بیٹا اپنے اوپر ایک شخص
کا نام نہیں لے سکتا جس نے اپنے
آپ کو اپنے اعمال سے بے عزت
کر لیا ہے۔"

ماں:۔ میرے پیارے بیٹے البرٹ
اگر میرا دل مضبوط ہوتا تو میں بھی
تمہیں ضرور یہی مشورہ دیتی۔ خیر اگرچہ
میری آواز کمزور تھی تاہم تمہاری
ضمیر نے وہی کہا ہے جو کہنا چاہیئے
تھا سو تم ضرور اس کی آواز سنو
تمہارے دوست تھے سو ان سے
قطع تعلق کر دو۔ مگر مایوس نہ ہونا
کیونکہ ابھی تمام زندگی تمہارے آگے
پڑی ہوئی ہے تم ابھی کل انیس برس کے
لڑکے ہو تمہارے جیسے صاف دل
کیواسطے ایک صاف ہی نام بھی چاہیئے
تم میرے باپ ہیریرا کا نام اختیار کر لو
میرے پیارے بیٹے میں یقین کرتی
ہوں کہ جس طرف تم لگو گے ضرور
نام پیدا کرو گے۔ سو جب تم کامیاب
ہو جاؤ اسوقت پھر تم نے دنیا میں
منہ دکھانا۔ اور اگر میں اپنا یقین
کرنے میں غلطی پر ہوں پھر بھی میں
امید کو نہ چھوڑوں گی کیونکہ اگر
میں اس امید کو بھی چھوڑ دوں تو
پھر میرا باقی کیا رہتا ہے۔ بس اس
گھر کی دہلیز سے باہر میں نے قدم رکھا
اور میں قبر میں پڑی۔"

البرٹ:۔ اماں جان خدا نے
چاہا تو میں آپ کی خواہشوں کو
پورا کرونگا۔

ماں:۔ ہاں میرے بیٹے میں بھی
تمہاری امیدوں میں شریک ہوں
آسمان کا غضب ہمارے پیچھے نہیں
آئیگا۔ کیونکہ تم گناہ کی لوٹ سے
پاک ہو۔ اچھا ارادہ تو تمہارا پختہ
ہو گیا ہے سو ہمیں چاہیئے کہ جلدی
جو کچھ کرنا ہے کریں مارسرف کو باہر
گئے آدھ گھنٹہ ہو گیا ہے سو اب
یہ موقعہ نہایت ہی مناسب ہے
میں بالکل تیار ہوں۔"

البرٹ ایک گاڑی لینے کیواسطے
دوڑا۔ اسے یاد آیا کہ رو ڈی سینٹ

پیرلیس میں ایک خالی گھر ہے جہانکہ
اسکی ماں اچھا گذارہ کر سکے گی سو
اس نے ارادہ کیا کہ اسے وہیں
لیجاوے جب گاڑی دروازہ پر آکر
کھڑی ہوئی اور البرٹ اسمیں سے
اترا تو ایک آدمی نے نزدیک آکر
اُسے ایک خط دیا البرٹ خط لانے
والے کو پہچان گیا "

برٹروشیو " یہ خط کونٹ صاحب
نے دیا ہے " البرٹ نے خط لیا اور
اُسے کھولکر پڑھا پھر اس نے برٹروشیو
کو دیکھا مگر برٹروشیو کہاں ۔ وہ اپنی
ماں کے پاس گیا اور آنکھوں میں
آنسو بھرے ہوئے بغیر بولنے کے اُسنے
خط اس کے ہاتھ میں دیا اس کی ماں
نے پڑھنا شروع کیا خط کا مضمون
مفصلہ ذیل تھا "

البرٹ صاحب واضح ہو کہ مینے
تمہاری سب تجاویز معلوم کر لی
ہیں ۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ تمہیں
اپنی محبت کا ثبوت دوں ۔ تم آزاد
ہو اور اپنے باپ کو چھوڑ کر اپنی ماں
کو اسکے وطن کیطرف لیجاتے ہو لیکن
البرٹ یاد رکھو کہ تمپر اس کے بہت
زیادہ احسان ہیں بہ نسبت اسکے
جو تمہارا غریب مگر شریف دل اسیر
کر سکتا ہے سو انکالیف اور مصائب
صرف اپنے لئے رکھو اور غریب کو
ان رنجوں کا مزا نہ چکھاو جو تمہاری
پہلی کوششوں کے ساتھ ضرور تم
پر آنیوالی ہیں ۔ جو مصائب آج
تم پر پڑے ہیں ۔ مناسب نہیں
ہے کہ ان کا سایہ بھی اس پر پڑے
کیونکہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا ۔
اور خدا نہیں چاہتا کہ بیگناہ مجرم
کے بدلے رنج اٹھاوے ۔ میں جانتا
ہوں کہ تم روڈی ہلڈر سے چلا جانا
چاہتے ہو اور اپنے ساتھ کچھ بھی
لے جانا نہیں چاہتے سنو سنو چوبیس
سال گذرے ہیں ۔ کہ میں خوش اور
آسودہ اپنے ملک کی طرف واپس
آیا ۔ البرٹ ۔ میری ایک معشوقہ
تھی جو ایک جوان اور خوبصورت
لڑکی تھی ۔ مجھے اس سے کمال درجہ
عشق تھا ۔ اور میں اس کے واسطے
ایک سو پچاس روپیہ لایا تھا ۔ جو
میں نے اسکی خاطر بڑی مشقتوں سے
جمع کئے تھے یہ روپیہ سارا اسی کی
خاطر تھا اور چونکہ میں جانتا تھا کہ
سمندر کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں
ہے ۔ اسلئے یہ روپیہ میں نے شہر
مارسیلز میں اس گھر کے چھوٹے باغ
میں دفن کر دیا ۔
جس میں کہ میرا باپ رہتا تھا ۔ البرٹ

تمہاری ماں اس گھر کو خوب جانتی ہے تھوڑی مدت گزری ہے۔ کہ میں اس گھر کو دیکھنے کے لئے گیا۔ اُس نے مجھے کئی ایک پُردرد واقعات یاد دلائے شام کے وقت میں نے کدال لیا اور اسجگہ کو کھودا جہاں میں نے خزانہ دفن کیا ہوا تھا۔ لوہے کا صندوق وہیں رکھا تھا کسی نے اسے چھوا تک نہ تھا اچھا یہ روپیہ اس غرض سے تھا کہ میں اپنی محبوبہ کو اس سے آرام دوں۔ سو اب تقدیر ربی سے پھر میں چاہتا ہوں کہ یہ اس کام میں صرف ہووے۔ میں اسے لاکھوں دے سکتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہی دوں جو میری محبت کا ثبوت ہے۔ البرٹ تم ایک شریف آدمی ہو مگر پھر بھی شاید تمہارے دل میں تکبر اور امیری کا خیال آجاوے سو اگر تم میری اس درخواست کا انکار کروگے اور مجھے چھوڑ کر جسکا تمہاری مدد کرنے کا حق ہے کسی اور کے پاس جاؤگے تو میں کہونگا کہ تمہارا دل اعلےٰ قسم کا نہیں ہے۔ فقط والسلام

البرٹ زرد اور بے حرکت کھڑا تھا اور اس بات کے سُننے کا منتظر تھا کہ اس کی ماں کیا فیصلہ کرتی ہے۔ اسکی ماں نے اپنی آنکھیں آسمان کیطرف اٹھائیں اور کہا۔ میں اسے منظور کرتی ہوں یہ کافی ہے کہ وہ مجھے کچھہ چیز دے جو میں کسی خانقاہ میں اپنے ساتھہ لیجاؤنگی۔ خط اس نے اپنی جیب میں ڈالا اور اپنے بیٹے کے ہاتھہ میں ہاتھہ دیکر وہ نیچے اُتری۔

اکیانویں باب

(خودکشی)

اسی اثنا میں مانٹی کرسٹو بھی بمعیت ایمینوئیل اور موریل شہر میں واپس آیا تھا ایمینوئیل نے بڑے جوش سے اس بات پر اپنی خوشی کا اظہار کیا کہ لڑائی رک گئی ہے اور جنگ کی آگ کے بدلے صلح کی ہوا چلی ہے موریل نے اپنے بھائی کی شریفانہ باتوں کو خاموشی سے سنا خوشی تو اس کے دل میں بھی تھی مگر اس نے اسکا اظہار باتوں سے نہیں صرف اپنی نگاہوں سے کیا بیرنڈ ڈیچٹرون کے نزدیک وہ بٹر وشیو کو ملے جو کہ وہاں دیر سے انتظار کر رہا تھا کہ نہ

نے کھڑکی میں سے اپنا سر نکال کر اسکو کچھ باتیں کہیں۔ اور بسٹروشیو کہیں ہوا کی طرح اڑ گیا۔ جب وہ پلیس سرائیل کے انجام پر پہونچے امینوئیل نے کہا کونٹ صاحب مجھکو میرے دروازہ کے آگے اتار دینا۔ تاکہ میری بی بی کو میرے لئے کوئی اندیشہ اور تفکر نہ کرنا پڑے۔"

موریل۔" اگر اپنی فتح کا دکھاوا کرنا کچھ معیوب نہ ہوتا تو ہم کونٹ کو اپنے مکان پر مدعو کرتے۔ علاوہ ازیں اس نے بھی شاید کسی کا اپنے دل کو تسلی دینی ہو۔ پس ہم اپنے دوست سے اب رخصت ہوتے ہیں۔ تاکہ وہ جلدی اپنے گھر جاوے

کونٹ۔ ٹھیرو میں نہیں چاہتا کہ میرے ساتھی مجھ سے جدا ہو جاویں

امینوئیل آپ اپنی پیاری بی بی کے پاس جاویں اور اس کو میرا بہت بہت سلام دیں اور موریل آپ میرے ہمراہ جمیب الی سینیں کی طرف چلیں۔"

موریل۔" بڑی خوشی سے۔ ہاں مجھے یاد آگیا ہے کہ مجھے اس طرف ایک کام بھی ہے۔"

امینوئیل۔" کیا کہانے کے لئے ہم آپ کا انتظار کریں۔"

موریل۔ نہیں۔"

دروازہ بند ہوگیا اور گاڑی پھر روانہ ہوئی۔ پھر موریل کونٹ سے بولا۔" آپ نے دیکھا ہے کہ میں نے آپ کی قسمت جگائی ہے کیا آپ نے اس بات کا خیال نہیں کیا۔"

کونٹ۔ مجھے معلوم ہے اسی واسطے تو میں نے تم کو اپنے ساتھ رکھا ہے۔"

موریل (اپنے ہی خیالات کا جواب دیتے ہوئے) یہ ایک معجزہ ہوا ہے

کونٹ۔ کیا۔"

موریل۔" یہ جو کچھ ہوا ہے۔"

کونٹ۔" ہاں یہ ہے۔ سچ مچ معجزہ ہی ہوا ہے۔"

موریل۔" کیوں البرٹ ایک بہادر اور دلیر آدمی ہے۔"

کونٹ۔" بہت بہادر ہے میں نے ایک دفعہ خود دیکھا ہے۔ کہ اس کے سر پر تلوار لٹکی ہوئی تھی۔ اور وہ مستقل تھا۔"

موریل۔" اور میں جانتا ہوں کہ وہ دو بار ڈول لڑ چکا ہے۔ اچھا اسکی آج صبح کی کاروائی کی آپ کیا وجہ بتلا سکتے ہیں۔"

کونٹ۔" آپ ہی نے کوئی کل دبائی ہے۔"

موریل "البرٹ کے حق میں یہ بہت اچھا ہے۔ کہ وہ فوج میں نہیں ہے"

کونٹ "کیوں"

موریل "وہ عین میدان جنگ میں معذرت پیش کردیتا"

کونٹ "جانے بھی دو۔ معمولی آدمیوں والے خیالات کو اپنے دل میں جگہ مت دو۔ اگر البرٹ بہادر ہے۔ تو وہ بزدل نہیں ہو سکتا۔ بس اسکی آج کی کاروائی کے لئے ضرور کوئی وجہ ہے۔ اور میں تو یقین کرتا ہوں کہ اسکی یہ کارروائی اسکی بڑے درجے کی بہادری پر دلالت کرتی ہے"

موریل "بیشک اسمیں کیا کلام ہے۔ لیکن میں اس بات کے کہنے سے رہ نہیں سکتا کہ وہ آج اتنا بہادر نہیں تھا۔ جتنا کہ وہ کل تھا"

کونٹ "موریل تم میرے ساتھ کھانا کھاؤ گے یا نہیں"

موریل "نہیں۔ میں دس بجے آپکے پاس سے چلا جاؤنگا"

کونٹ۔ پھر کھانا کہاں کھاؤ گے آخر کہاں جاؤ گے"

موریل "اگر مجھے بھوک بھی نہ ہو تو پھر کیا"

کونٹ۔ میں خوب جانتا ہوں کہ کہ وہ ہی باتیں بھوک کی دشمن ہیں ایک تو غم۔ وہ تو تم کو نہیں ہے۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تم خوش اور بشاش ہو۔ دوسرا محبت تو جو کچھ آج صبح تم نے مجھے اپنے دل کی حالت بتائی۔ اس سے قیاس کرسکتا ہوں کہ تم کو محبت" ......

موریل۔ خیر اس بات کا مجھے بھی انکار نہیں ہے"

کونٹ "لیکن کیا تم مجھے اپنا رازدار بنانا نہیں چاہتے۔ مجھے بڑی خوشی ہو۔ اگر میں تمہارا اس معاملے میں کسی طرح سے معاون بن سکوں"

موریل "کونٹ صاحب۔ میں نے آج صبح آپ کو دکھا دیا تھا۔ کہ نہیں" کونٹ نے اس بات کے جواب میں صرف اپنا ہاتھ جوان آدمی کی طرف بڑھایا۔ اور کہا تمہارا دل کہیں اور جگہ ہے"

موریل "بس مانا کہ اب میرا دل اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ یہ کہیں اور سہی اور میں اسکی تلاش میں جاتا ہوں۔

کونٹ "اچھا میرے دوست جاؤ اور دیکھو اگر تمہارے مقصد کے پورا ہونے میں کوئی روک واقع ہو تو مجھے ضرور یاد کرنا۔ مجھے اس دنیا میں

کچھ عجیب سی زبردست طاقت مل گئی ہے۔ اور میں بہت ہی خوش ہوتا ہوں جب کہ میں اس طاقت کو ان اشخاص کے کسی کام میں خرچ کروں جن کو کہ میں عزیز جانتا ہوں اور یہ بھی یاد رہے کہ میں تم کو بڑا ہی عزیز رکھتا ہوں"

موریل " میں ضرور یاد کرونگا۔ جیسے کہ خود غرض بیٹے اپنے والدین کو یاد کرتے ہیں۔ جبکہ انہیں انکی ضرورت ہے جب مجھے کبھی آپکی مدد کی ضرورت پڑے گی تو میں ضرور ضرور آپ کے پاس آؤنگا"

کونٹ " اچھا میں تمہارے اقرار پر بھروسہ کرتا ہوں۔ پھر ملاقات ہونے تک سلام"

اتنے میں وہ حمیب الی سس میں پہنچ گئے۔ کونٹ نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور موریل باہر نکلتے ہی کہیں ہوا ہو گیا تھا۔ بٹروشیو بھی باہر انتظار میں کھڑا تھا۔ کونٹ اس کی طرف گیا۔ اور جاتے ہی اس سے اس نے یہ سوال کیا " اچھا کیا خبر ہے"

بٹروشیو ۔ وہ اپنے گھر سے جانیکے لئے تیار ہو رہی ہے"

کونٹ " اور اسکا بیٹا"

بٹروشیو " معلوم نہیں۔ مگر اسکا نوکر خیال کرتا ہے کہ وہ بھی چلا جاویگا"

کونٹ ۔ ادھر آؤ" کونٹ بٹروشیو کو اپنے کمرہ میں لے گیا۔ اور وہاں اس نے اسے وہ خط لکھکر دیا جو ہم نے دیکھا ہے۔ اور اسے کہا جاؤ مگر جاتے ہوتے ہیڈی کو میرے آنے کی خبر کرتے جاؤ"

ہیڈی گاڑی کی آواز سن کر خود ہی آ گئی تھی۔ اور اسکا چہرہ کونٹ کو واپس آتے دیکھ کر خوشی کے مارے سرخ ہو رہا تھا۔ سو کونٹ کا بٹروشیو کو یہ حکم دینا سنکر وہ بول اٹھی " میں خود ہی آ گئی ہوں" بٹروشیو چلا گیا۔ ہیڈی کونٹ کو دیکھ کر ایسی ہی خوش ہوئی جیسے کہ کوئی بچھڑا ہوا عاشق اپنے معشوق کو دیکھ کر ہوتا ہے یا جیسے کہ کوئی لاڈلا بیٹا اپنے محبت کرنے والے باپ کو دیکھ کر ہوتا ہے۔ کونٹ کی خوشی بھی اسکو دیکھنے پر کچھ کم درجہ کی نہ تھی۔ مگر اسکی خوشی ظاہر نہ تھی اسکو کچھ اسطرح سے معلوم دے رہا تھا۔ کہ دنیا میں ایک کی بجائے دوسری دلیس ہے۔ اور وہ اب بھی آسودہ ہو سکتا ہے۔ اسکی آنکھیں ہیڈی کے چہرہ پر لگی تھیں۔ اور وہ اس کے نہانی خیالات کو پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں دروازہ اچانک

ن نے ایم۔ ڈی مارسرف
چہرہ خوشی کے مارے
وراس نے پوچھا کونسا
کونٹ یا اسکا بیٹا ؟
ن ۔ کونٹ ۔
ق نے کہا ابھی یہ بلا
ہ نہیں ٹلتی ۔
یڈی کا ہاتھ پکڑ کر ۔
ا کہ آیا یہہ معاملہ ختم
ں۔ مگر اتنا میں کہے
ے تمہیں کسی قسم کا اندیشہ

مگر یہ وہی کمبخت ۔
مبخت مجھے ہرگز ایذا
سکتا۔ بس ڈرتا۔ نو صرف
تھا۔ سو اسکا فیصلہ

میرے آقا آپ نہیں
ح میرا کیا حال ہوا ہے
ہیڈی میں اپنے باپ کی
ر کہتا ہوں۔ کہ اگر کوئی
۔ بھی تو جھپٹ نہ آئیگی ۔
میرے آقا میں آپکی
انتی ہوں جیسے کہ میں
تی ہوں ۔

یہ کہکر اس نے اپنی پیشانی کونٹ کی طرف کی جس نے اسپر ایک بوسہ دیا کونٹ (اپنے دل میں) ”یا خدا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے واسطے ابھی عشق باقی ہے۔ اور اونچی آواز سے کونٹ مارسرف کو اندر بلاؤ“ یہ کہکر اس نے ہیڈی کو ایک پوشیدہ سیڑہی کی طرف سے باہر بھیجا۔ ہم اس ملاقات کا کچھہ حال لکھتے ہیں۔ کونٹ کو اسکی امید تھی۔ مگر ہمارے پڑھنے والے نہیں جانتے ہیں۔ کہ اسکی کیا وجہ ہے جبکہ مرسی ڈیلیں البرٹ اپنے اشیا وغیرہ کو با ترتیب رکھہ رہے تھے اپنے صندوق یا وغیرہ کے تالے لگا کر اپنی چابیں وغیرہ جمع کر رہے تھے تو ان کو ایک زرد اور عجیب چہرہ نظر نہیں آرہا تھا۔ جو سب کچھہ اپنے شیشوں میں سے دیکھہ رہا تھا۔ یہہ شخص نظر خود تو نہیں آتا تھا۔ مگر اس کو سب کچھہ نظر آتا تہا اور یہ سب کچھہ سُن بھی سکتا تھا۔ اس شیشوں والے دروازہ سے یہ شخص کونٹ کی خوابگاہ کی طرف گیا۔ اور اس نے اسکی ایک کھڑکی کا پردہ اٹھایا وہ وہاں کوئی دس منٹ خاموش اور سنسان کھڑا رہا۔ اس کے یہ دس منٹ سال کی طرح گزرے یہ اس

اسوقت تہا۔ جبکہ البرٹ صبح کے
وقت واپس آیا تہا۔ اور اس نے
اپنے باپ کو ایک پردہ کے پیچھے
دیکھا تہا۔ کونٹ کی آنکھیں البرٹ
کو دیکھ کر پہولونکی طرح شگفتہ ہو
گئی تہیں۔ اسکو معلوم تہا۔ کہ البرٹ
نے کونٹ کی ہتک کی ہے۔ اور وہ
یہ بہی جانتا تہا کہ ایسی ہتک کا نتیجہ
عموماً ڈوول ہوا کرتا ہے۔ اس نے
دیکھا کہ البرٹ صحیح وسلامت واپس
آگیا ہے۔ سو اسکو یقین ہوگیا تہا
کہ البرٹ کونٹ کو مار آیا ہے اور
اسکا بدلہ نکل گیا ہے۔ چند کمزور
خوشی کی کرنوں نے اس بدبخت کے
چہرہ کو روشن کیا۔ اور وہ اس انتظار
میں محو ہوا کہ ابہی البرٹ آکر اسکو
اپنی فتحمندی کی مبارکباد دے گا
مگر کہاں اسکا امید بہرا انتظار فضول
نکلا۔ البرٹ نہ آیا تب اس نے
جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں۔ بڑے
وسوسے کے بعد اس نوکر کو طلب
کیا۔ جس پر اسکو امید تھی۔ کہ وہ
اس سے کوئی بات چھپی نہ رکھیگا۔
اسکے دس منٹ بعد جنرل مارسرف
سیڑہیوں پر سیاہ کوٹ سیاہ
پتلون اور جنگی کالر پہنے ہوئے
لڑا دکہائی دیا۔ اس نے پہلے ہی سے
تیاری کے حکم دے رکہے تھے کیونکہ
جب وہ نچلی سیڑہی پر پہونچا۔ اسکی
گاڑی اسے لینے کے واسطے آگے
آئی بہرہ نے گاڑی میں ایک جنگی
خفتان رکہا جس میں دو تلواریں
لپٹی ہوئی تہیں۔ اور گاڑی کا دروازہ
بند کرکے وہ کوچبان کے پہلو میں بیٹھ
گیا کوچبان نے اب حکم سننے کے لئے
سر نیچے کیا۔ جرنیل نے حکم دیا کہ گاڑی
کو کونٹ آف مانٹی کرسٹو کے گہر کی
طرف چلاؤ گہوڑے ہوا کیطرح اڑے
اور پانچ منٹ میں کونٹ کے دروازہ
آگے جا کہڑے ہوئے۔ ایم ڈی مارسرف
نے خود دروازہ کہولا اور جب اس کی
گاڑی چلی گئی وہ صحن کے پیچھے سے
ہوتا ہوا ڈیوڑہی پر پہونچا وہاں پہونچکر
اس نے گہنٹہ ہلایا۔ اور اپنے بہرہ
کے ہمراہ اندر داخل ہوا۔ ایک ہی
لحظہ بعد بیپٹسٹن نے کونٹ کو
ایم مارسرف کے آنے کی خبر دی کونٹ
نے ہیڈی کو ایک دروازہ سے باہر
بہیجا اور دوسرے دروازہ سے مارسرف
کو اندر داخل کرنے کا حکم دیا۔ تہوڑی
دیر میں ایم ڈی مارسرف کونٹ کے
سامنے آموجود ہوا۔

کونٹ (آتے دیکھتے ہی) خوب!
آپ ہی ہیں۔ میں نے سمجھا۔ کوئی اور

ہوگا"

مارسرف کے ہونٹوں میں سے ٹھیک آواز نہ نکل سکی اور وہ آہستہ سے بولا "ہاں میں ہی ہوں"

کونٹ "خیر تو ہے کہ آپ اتنی سویرے غریب خانہ میں آکر رونق افروز ہوئے ہیں

مارسرف "کیا آپ کا آج میرے بیٹے کے ساتھ مقابلہ ہوا تھا"

کونٹ "ہاں ہوا تھا"

مارسرف "میں جانتا ہوں کہ میرے بیٹے کے پاس تمہارے ساتھ لڑنے اور تمکو ہلاک کرنے کے لئے کافی وجوہات تہیں"

کونٹ "ہاں اس کے پاس کافی وجوہات تہیں۔ مگر آپ دیکھتے ہیں کہ باوجود اسبات کے اس نے مجھے ہلاک نہیں کیا بلکہ وہ مجھ سے لڑا بھی نہیں"

مارسرف "تاہم وہ تم کو اپنے باپ کی بیعزتی کا سبب خیال کرتا تھا اور اسے یقین تھا کہ اس تباہی اور مصیبت کا جو ہمارے خاندان پر پڑی ہے۔ تم ہی موجب ہو"

کونٹ۔ (اپنے خوفناک ٹھنڈے دل سے) "ہاں میں آپکی تباہی اور بربادی کا سبب ہوں۔ مگر اصلی سبب نہیں بلکہ دوسرے درجے کا سبب ہوں"

مارسرف "تو پھر تم نے میرے بیٹے کے سامنے کچھ عذر معذرت اور منت سماجت کی ہوگی"

کونٹ "نہ میں نے کوئی منت سماجت کی ہے نہ عذر معذرت ہاں آپکے بیٹے نے یہ دونوں باتیں کی ہیں۔

مارسرف "البرٹ کی اس کارروائی کو تم کس بات کی طرف منسوب کر سکتے ہو"

کونٹ "اس بات کی طرف کہ اسے کامل یقین تھا۔ کہ ایک اور شخص بھی ہے جو مجھ سے زیادہ مجرم ہے"

مارسرف۔ "وہ اور شخص کون ہے"

کونٹ "اسکا باپ"

مارسرف "(لرزہ ہو کر) شاید ایسا ہی ہو۔ مگر تم جانتے ہو۔ کہ مجرم بھی اپنے جرم کا قایل نہیں ہونا چاہتا۔

کونٹ "میں جانتا ہوں اور مجھے اس نتیجے کا پتہ تھا"

مارسرف "تمہیں اسبات کی امید تھی۔ کہ میرا بیٹا بزدل ہوگا"

کونٹ۔ "نہیں البرٹ مارسرف بزدل نہیں ہے"

مارسرف "اگر کسی شخص کے ہاتھ میں تلوار ہو اور اس کا جانی دشمن

اسکی زد کے نیچے ہوا اور پہر وہ نہ مارے
و وہ بزدل نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر
وہ یہاں ہوتا تو میں اس کے منہ پر
کہتا کہ تو بزدل ہے"

کونٹ" صاحب مجھے امید نہ تھی
کہ آپ یہاں میرے پاس آکر اپنے
خانگی قصے چھیڑ دینگے۔ آپ گہر جاویں
اور وہاں جاکر البرٹ کو جو چاہیں کہیں
اور پہر وہیں اس سے جواب بہی
لیں"

مارسرف۔ (مسکراکر)" اوہ نہیں
نہیں میرے آنے کی یہ غرض نہ تہی۔ میں
تو تمہیں یہ کہنے کے لئے آیا ہوں کہ میں
بہی تم کو اپنا دشمن خیال کرتا ہوں میں
یہ کہنے کے لئے آیا ہوں کہ میرا دل تم
سے بے اختیار نفرت کرتا ہے۔ ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمیشہ سے میرے
واقف ہو اور میں ہمیشہ سے تمہارا دشمن
ہوں۔ اور چونکہ آجکل کے جوان نہیں
لڑتے اسلئے میں خود تم سے لڑونگا۔
کیا تم تیار ہو"

کونٹ" ہاں ہاں۔ کیوں نہیں"

مارسرف" تم جانتے ہو۔ کہ ہماری
لڑائی ختم نہ ہوگی جب تک ہم میں سے
ایک مر نہ جاوے۔

کونٹ۔ بہت خوب ایسا ہی ہوگا

مارسرف۔ چلو پہر جلیبی گواہوں
وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے"

کونٹ" ہاں ہم ایک دوسرے
کو خوب جانتے ہیں پہر گواہونکی کیا
ضرورت ہے"

مارسرف" اوہو۔ ہم ایک دوسرے
کو بہت ہی کم جانتے ہیں"

کونٹ (ایسے ہی ٹھنڈے دل سے)
کم جانتے ہیں۔ اچھا آؤ دیکھیں کیا تم
وہی سپاہی فرننڈ نہیں ہو۔ جو کہ
واٹرلو کی لڑائی کی شام کو بہاگ گیا تہا
کیا تم وہی لفٹنٹ فرننڈ نہیں ہو۔
جس نے ہسپانیہ میں فرانسیسی لشکر
کی جاسوسی کی۔ کیا تم وہی کپتان فرننڈ
نہیں ہو۔ جس نے علی پاشا اپنے مربی
کو بیچ بہیجدیا اور پہر اپنے ہاتہوں سے
اس کو قتل کیا۔ کیا یہ تینوں فرننڈ
ملکر اب تم لفٹنٹ جنرل مارسرف
فرانس کے امیر نہیں بنے ہو"

مارسرف ایسا ہوگیا کہ گویا گرم لوہا
اسپر کسی نے لگا دیا ہے اور وہ
چلایا" کمبخت ظالم تم مجھے ملامت
کرتے ہو۔ میں نے غلط کہا ہے کہ تم
مجھے خوب نہیں جانتے ہو اور میں
نہیں جانتا۔ کہ کس روشنی سے تم نے
میری تمام پچھلی زندگی کا صفحہ صفحہ
پڑھ لیا ہے۔ ہاں تم مجھے ضرور جانتے
ہو۔ مگر ظالم خبر نہیں تم خود کیسے بیغرت

اور ولیل بوبیریس میں تم اپنے آپ کو کونٹ آف مانٹی کرسٹو کہتے ہو۔ اٹلی میں تم سندباد جہاز ران کہلاتے تھے۔ اور مالٹا میں خبر نہیں کیا۔ مگر میں چاہتا ہوں۔ کہ تمہارے سیکڑوں ناموں میں سے تمہارا اصلی نام معلوم کروں تاکہ جب میں تمہارے سینے میں اپنی تلوار گھونپوں تو میں فتح اور نصرت کے ساتھ اسے پکاروں۔"

کونٹ آف مانٹی کرسٹو کا رنگ زرد ہوگیا۔ اسکی آنکھیں شعلہ زن ہوگئیں وہ اپنے پوشاک پہننے کے کمرے کی طرف گیا اور اپنا کوٹ اور ولیسٹ کوٹ اتار کر اس نے خون کی جکٹ اور ٹوپی پہنی جس کے نیچے سے کہ اسکے لمبے اور سیاہ بال دکھائی دیتے تھے اس صورت میں وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھے مارسرف کے روبرو پھر آیا۔ مارسرف کو اسبات کی سمجھ نہ آئی کہ وہ کیوں چلا گیا ہے مگر جب اسنے اسے اس صورت میں دیکھا تو وہ بے اختیار پیچھے ہٹ گیا اس کی ٹانگیں لڑکھڑانے لگیں۔ اور قریب تھا کہ وہ گر جاوے مگر کچھ دیر ایک میز کے سہارے وہ ٹھہرا رہا۔"

کونٹ اس کی یہ حالت دیکھکر بولا فرنند میرے سو ناموں میں سے تمہارے فناہ کرنے کے واسطے صرف ایک ہی کافی ہے مگر اس کے بولنے کی کوئی ضرورت نہیں شاید تمہیں خود یاد آگیا ہوگا۔ کیونکہ میری معشوق مرسی ڈیس کے ساتھ شادی کرنے کے بعد شاید تم نے میری یہ صورت کئی بار خواب میں دیکھی ہوگی۔"

مارسرف نے دیوانوں کی طرح اس بھوت کی طرف کچھ دیر کے لئے دیکھا پھر وہ دیوار کے ساتھ سہارا لینے کے واسطے پیچھے ہٹا۔ پھر دیوار کے ساتھ ہوتا ہوا وہ دروازہ کے قریب پہونچا۔ جس میں سے کہ وہ "اڈمنڈ ڈینٹیز"۔ کا خوفناک نام بلند آواز سے پکارتے ہوئے باہر دوڑ گیا۔ صحن کے باہر اسکا بہرہ۔ اسکا منتظر کھڑا تھا وہ اس کے بازوؤں میں جاکر اور آہستہ آواز سے بولا۔" گھر کو۔ گھر کو"۔ تازہ ہوا کے سبب اور نوکروں کے سامنے شرمندہ ہونے کے خیال سے اُسے کچھ ہوش آگیا تھا۔ تھوڑی دیر میں گاڑی اس کے گھر کے آگے پہونچ گئی۔ اور وہاں پہونچتے ہی اسکی بدبختی پھر تازہ ہوگئی ہوٹل کا دروازہ کھلا تھا۔ اور ایک گاڑی تیار کھڑی تھی کونٹ کا دل جل گیا مگر کوئی سوال کرنے کے

بغیر وہ اپنے کمرے کیطرف چلا گیا۔ دو شخص سیڑھیوں پر سے نیچے آ رہے تھے ایک تو البرٹ تھا اور دوسری اس کی ماں مرسی ڈیبس تھی جو اسکے بازو پہ سہارا لئے آ رہی تھی یہ دونو اپنے گھر کو چھوڑ چلے تھے۔ یہ دونو مارسرف کے پاس سے گذرے جس نے کہ اپنے آپکو پردے کے پیچھے چھپا لیا "

البرٹ اپنی ماں کو یہ الفاظ کہتا جاتا تھا "اماں جان حوصلہ کیجئے " مارسرف نے یہ الفاظ سنے اور ایک آہ بھری اس کے دل میں ابال اٹھتے تھے کہ ہیں میرا بیٹا اور میری عورت مجھے اس طرح مصیبت کے وقت چھوڑ چلے ہیں تھوڑی دیر میں گاڑی کے چلنے کی آواز اس کے کان میں پڑی وہ طاق کیطرف گیا تاکہ اپنے پیارے بیٹے اور اپنی محبوبہ پر ایک آخری نظر ڈالے مگر ان دونوں نے گاڑی کی کھڑکی سے ہرگز اپنا سر نہ نکالا اور گاڑی چند لحظوں میں نظر سے غائب ہو گئی چند لحظہ کے بعد ایک آواز سنائی دی مارسرف کے کمرے کی کھڑکی کا شیشہ ٹوٹ گیا اور اسمیں سے دھوئیں کا ایک غبار نکلا "

بانویں باب

(ویلنٹین)

ہم آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں کہ موریل نے کس جگہ کام جانا تھا۔ مانٹی کرسٹو کو چھوڑ کر وہ آہستہ آہستہ ولفرٹ کی کھڑکی کی طرف گیا۔ ہم کہتے ہیں آہستہ آہستہ کیونکہ اسکو آدہ گھنٹہ میں صرف پانچسو قدم کا فاصلہ جانا تھا کونٹ سے اس نے اس واسطے جلدی رخصت لیلی کہ وہ چاہتا تھا کہ تنہا ہووے اسے اپنا وقت مقررہ خوب معلوم تھا۔ یہ وقت وہ تھا جبکہ ویلنٹین نوئیر کو کھانا دینے جاتی تھی نوئیر اور ویلنٹین نے اسکو اجازت دیدی تھی کہ ہفتے میں دو دفعہ آیا کرے اور وہ اس اجازت سے فائدہ اٹھاتا تھا۔ آخر وہ پہونچا ویلنٹین اسکا انتظار کر رہی تھی۔ ویلنٹین نے مضطرانہ اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے دادا کے پاس لے گئی۔ یہ اضطراب البرٹ مارسرف کے واقعہ نے پیدا کیا ہوا تھا ہمیرکا

ماجرا سبکو معلوم ہی تھا۔ ولفرٹ کے ہاں کسی کو شک نہ تھا کہ ایک ڈول ضرور لڑ جائے گی سو ویلنٹین اپنی قدرتی فراست سے تاڑ گئی ہوئی تھی کہ موریل کونٹ کا مددگار رہوگا۔ سو جب اسنے اسکو واپس آتے دیکھا۔ تو اسنے تمام ماجرے کی بابت سارا حال پوچھا موریل نے اسکو تمام واقع سنایا ویلنٹین کا چہرہ بشاشت سے کھل گیا جبکہ اس نے سنا کہ امید کے برخلاف صلح ہو گئی ہے اور کسی بے گناہ انسان کا خون نہیں ہوا پھر ویلنٹین نے موریل کو اپنے دادا کے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود سٹول پر بیٹھکر بولی "آؤ اب ہم اپنے خاص معاملات پر گفتگو کریں موریل آپ جانتے ہیں کہ دادا نے ایک دفعہ ارادہ کیا تھا کہ اس گھر کو چھوڑ دی اور ایم ڈی ولفرٹ کے مکان سے پرے کہیں کوئی کمرہ لے"

موریل "ہاں مجھے یاد ہے کہ یہ تجویز ہوئی تھی اور میں نے اسے بہت پسند کیا تھا"

ویلنٹین۔ اچھا تم پھر خوش ہوگے کیونکہ دادا جان پھر اسی خیال میں لگے ہیں"

موریل "بہت خوب"

ویلنٹین "اور تم جانتے ہو کہ دادا صاحب اس گھر کو چھوڑنے کے واسطے کیا دلیل اور وجہ رکھتے ہیں نوٹیر نے اسبات کو سنکر ویلنٹین کیطرف دیکھا اور اس نگاہ کا یہ مطلب تھا کہ ویلنٹین خاموش رہے۔ مگر ویلنٹین نے اس کی اس نگاہ کو نہ دیکھا اسکی نگاہیں اسکا مسکرانا موریل ہی کیواسطے تھی"

موریل "ایم نوٹیر کے پاس کوئی ہی وجہ ہو یہ ضرور بالضرور اچھی ہی ہوگی"

ویلنٹین "بہت اچھی۔ وہ یہ کہتا ہے کہ فابرگ سینٹ ہونوری کی ہوا اسکے واسطے اچھی نہیں ہے"

موریل "اسبات میں وہ راستی پر ہے پچھلے پندرہ روز سے تمہاری صحت کچھ اچھی نہیں ہے"

ویلنٹین "ہاں اچھی نہیں ہے۔ دادا ہی میرا طبیب ہے کیونکہ وہ مجھے خوب جانتا ہے"

موریل ۔ (جلدی سے) "کیا تم کو سچ مچ کوئی عارضہ ہے"

ویلنٹین "نہیں عارضہ تو کیا ہونا ہے۔ بس مجھے کچھ اضطراب سا رہتا ہے میری بھوک جاتی رہی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا معدہ کسی چیز کے ساتھ مناسبت پیدا کرنے

کے لئے کوشش کر رہا ہے "

لوتیر نے ویلنٹین کی ان تمام باتوں کو بڑی غور سے سنا۔

موریل" اچھا اس عجیب سے عارضے کیواسطے تم کیا علاج کرتی ہو "

ویلنٹین" ایک بڑا ہی سادا علاج ہیں ہر صبح اس دوائے میں سے ایک چمچہ کہا لیتی ہوں جو دادا کے واسطے تیار کیجاتی ہے " نہ نہ پہلے میں ایک کہاتی تہی اب چار کہا لیتی ہوں۔ دادا صاحب کہتے ہیں کہ تریاق ہے یہ کہکر ویلنٹین مسکرائی مگر اتنا صاف ثابت ہوتا تھا کہ وہ بیمار ضرور ہے "

موریل نے اسکی طرف ٹکٹکی باندہ کر دیکھا وہ بڑی خوبصورت تہی مگر اس کی معمولی زردی کچھہ بڑہ ہی ہوئی تہی اسکی آنکھوں کی چمک پہلے سے زیادہ ہوگئی تھی۔ اس کے ہاتھہ جو پہلے سیب کی طرح سفید ہوا کرتے تہے اب موم کے رنگ کے تھے۔ جنکی سفیدی کے ساتھہ زردیکا بہی اشتراک تھا ویلنٹین کیطرف سے نظر ہٹا کر جوان آدمی نے لوئیر کی طرف دیکھا لوئیر بہی ویلنٹین کی طرف دیکھنے میں محو تھا۔ اور وہ بہی بیماری کے ان نشانات کو صاف معلوم کر رہا تھا جو عاشق اور دادا کے سوا اور کسی کو معلوم نہ ہوتے تھے "

موریل" مگر میرا تو خیال تھا کہ یہ دوائی جو تم کہاتی ہو ایم لوئیر کے واسطے تیار کی جاتی ہے "

ویلنٹین" یہ اتنی تلخ اور کڑوی ہے کہ جو کچھہ میں پیچہے کہاتی ہوں سب کو اسکا مزا لگ جاتا ہے "

لوئیر نے سوالانہ نگاہ سے ویلنٹین کی طرف دیکھا گویا وہ پوچھتا ہے کہ آیا یہ درحقیقت کڑوی ہے "

ویلنٹین " ہاں دادا جان یہ درحقیقت بڑی کڑوی ہے۔ میں ابہی پینے لگی تھی " مگر میں نے آدہا ہی گلاس پیا کیونکہ اسکی کڑواہٹ اتنی تہی کہ میں زیادہ نہ پی سکی " اس بات کو سنکر لوئیر کا رنگ زرد ہوگیا اس نے کچھہ کہنے کی خواہش ظاہر کی ویلنٹین ڈکشنری لینے کے واسطے اٹھی لوئیر درد بہری نگاہ سے اسکی طرف دیکھہ رہا تھا۔ کیونکہ ویلنٹین کی آنکھیں اور رخسارے سرخ ہونے شروع ہوگئے تھے "

ویلنٹین" ہئیں یہ کیا معاملہ ہے میری آنکھوں کے آگے تاریکی کیوں آرہی ہے اب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بیچ سورج چمکا ہے اور پہر غائب ہوگیا ہے یہ کہکر

اس نے کھڑکی کے ساتھ سہارا لگایا۔"
موریل نوٹیر کے چہرہ کیطرف سے
خوف زدہ ہوگیا اور بولا کہ "سورج
کہاں چمک رہا ہے"۔ اور اسکی طرف
دوڑا اور جوان لڑکی مسکرائی ۔ اور
نوٹیر کیطرف مخاطب ہوکر بولی۔ دادا
جان تسلی رکھو تم بھی موریل اب خوف
مت کرو۔ کچھ بھی نہیں تھا۔ اور
اب بالکل خیریت ہے مگر سنو
مجھے صحن میں ایک گاڑی کی آواز
آرہی ہے" وہ کھڑکی کی طرف گئی
اور پھر ہنستی ہوئی واپس ہوئی ۔"
"میڈیم ڈینگرس اور اسکی بیٹی
ہماری ملاقات کے لئے آئے ہیں
اچھا سلام آپ دادا جان کے
پاس ٹہریں امید کہ وہ زیادہ دیر نہ
ٹہریں گے۔ جب وہ کمرے سے
باہر نکلی تو موریل اسے دیکھتا رہا
آخر وہ اس سیڑھی پر سے اتر گئی
جو اس کے اپنے کمرے اور میڈیم ولفرٹ
کے کمرے کی طرف جاتی تھی تھوڑی
دیر کے بعد نوٹیر نے موریل کیطرف
ڈکشنری اٹھانیکا اشارہ کیا۔
موریل ویلنٹین کے سکھانے سے
نوٹیر کی باتوں اور اشاروں کو سمجھنے
لگ گیا تھا۔ کوئی دس منٹ ڈکشنری
پھولنے کے بعد معلوم ہوا کہ نوٹیر
کہتا ہے کہ ویلنٹین کے کمرے سے
پانی کا گلاس اور دوائی والا برتن اٹھا
لاؤ۔ موریل نے جلدی اس نوکر کو بلایا
جس نے بیرولش کی جگہ لی تھی اور
اسکو نوٹیر کے نام پہ حکم دیا۔ نوکر
واپس آیا برتن اور گلاس بالکل خالی
تھے۔ نوٹیر نے پھر بولنے کا اشارہ
کیا اور اسی ذریعہ سے پوچھا کہ برتن
اور گلاس خالی کیوں ہیں؟
موریل۔ (نوٹیر کے اشارے سے)
اچھا لونڈی سے دریافت کرو۔"
نوکر گیا اور جلدی واپس آیا اور بولا
لونڈی کہتی ہے کہ میڈیم ویلنٹین
اس راستے گذری ہے وہ پیاسی
تھی اور جو گلاس اور برتن میں تھا پی
گئی ہے اس بات کو سنکر نوٹیر کی
آنکھیں آسمان کی طرف اٹھیں
اور دروازہ کیطرف لگیں۔
میڈیم ڈینگرس اور اسکی بیٹی میڈیم
ولفرٹ کے کمرے میں داخل ہوگئیں
اسکی طرز وضع کچھ سنجیدہ سی تھی
جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کچھ
کہنا چاہتی ہیں۔ میڈیم ولفرٹ بھی بات
کو تاڑ گئی اور اس نے ویسی ہی متانت
کیساتھ انکا استقبال کیا۔ ویلنٹین
تھوڑی دیر کے بعد داخل ہوئی اور
اب یوجینی اور اس کے درمیان

معمولی دوستانہ گفتگو شروع ہوگئی

میڈیم ڈینگلرس (میڈیم ولفرٹ سے) "میرے پیارے دوست میں اور یوجین آپ کو اس بات کی خبر دینے کے واسطے آئی ہیں کہ ہماری بیٹی یوجین کی شادی اب شہزادہ کیول کنٹی سے جلدی ہونیوالی ہے"

میڈیم ولفرٹ "میں آپ کو دل سے مبارکباد دیتی ہوں شہزادہ کیول کنٹی غیر معمولی صفات کا آدمی معلوم ہوتا ہے"

میڈیم ڈینگلر "(مسکرا کر) سنو میں آپکو دوستانہ طور پر کہتی ہوں کہ شاہزادہ ابھی اتنا ظاہر نہیں ہوتا جتنا کہ وہ شادی کے بعد ہوگا۔ ابھی اس جگہ وہ اجنبی ہے اور اس کی صفات کے ظاہر ہونے میں شرم وحیا حائل ہے

علاوہ ازیں اس نے طبیعت کی نرمی عقل کی تیزی اور دولت مندی کے بڑے بھارے ثبوت دیئے ہیں"

یوجین "(مسکرا کر) - یہ بھی کہدو کہ آپکو اس کا کچھ وہم بھی پڑ گیا ہے"

میڈیم ولفرٹ - اور مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ تم بھی اس میں شمریک ہو"

یوجین - (اپنی معمولی صاف دلی کیساتھ) میں ایمان سے کہتی ہوں کہ میں ذرا بھی شریک نہیں ہوں۔ میری تو یہ مرضی تھی کہ خانگی بکھیڑوں میں نہ پھنسوں اور کسی کی لونڈی نہ بنوں۔ بلکہ مصور بن کر ہر طرح سے آزادانہ زندگی بسر کروں" یوجین نے یہ الفاظ ایسی جرات اور حوصلہ سے بولے کہ شرم کے مارے ویلنٹین کے رخساروں میں سرخی آگئی۔ یہ شرمیلی اور کمزور دل لڑکی ہرگز نہ سمجھ سکتی تھی کہ عورتیں ایسی مضبوط دل کیسے ہو سکتی ہیں"

یوجین "خیر خواہ میری مرضی ہو نہ ہو چونکہ میری شادی ہونی ہی ہے میں پروردگار کا شکر کرتی ہوں کہ اس نے مارسرف البرٹ کے ہاتھ سے نجات دی ہے۔ ورنہ آج میں ایک بے عزت آدمی کی بی بی کہلاتی"

میڈیم ڈینگلر - (سادگی سے) "یہ بالکل سچ ہے اگر مارسرف خود ہی دیر نہ لگاتا تو میری بیٹی ضرور البرٹ کے ساتھ بیاہی جاتی۔ جنرل مارسرف کو شادی ہو جانیکا کامل یقین تھا۔ بلکہ ایک دفعہ تو وہ ڈینگلر کے ساتھ اس معاملہ پر گفتگو کے لئے بھی آیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم بچ گئے"

ویلینٹین (آنکھیں نیچے کرکے) "مگر
کیا باپ کا سہارا الزام بیٹے کے سرپر
پڑسکتا ہے۔ میں تو خیال کرتی ہوں
کہ البرٹ ان تمام شرمناک کارروائی
سے بالکل بری ہے جو اسکے باپ کے
ذمہ لگائی گئی ہے"

یوجین "معاف فرماویں کہ میں
آپ سے متفق نہیں ہوں البرٹ
اپنے باپ کے ساتھ حصہ دار ہونیکا
دعویٰ کرتا ہے اور وہ اسکا مستحق
بھی ہے۔ سنا ہے کہ کل اسنے کونٹ
آف مانٹی کرسٹو سے لڑائی کی ٹھانی
تھی مگر پھر لڑائی کے عین موقعہ پر ہی
معذرت بھی کرلی"

میڈیم ولفرٹ "ناممکن ناممکن"

میڈیم ڈینگلر۔ میری پیاری دوست
آپ ناممکن کہتی ہیں۔ مگر یہ واقعہ ہے
بیٹے سب حال مسٹر دیاری سے سنا
تھا جو کہ موقعہ پر موجود تھا"

ویلینٹین بھی اس سب حال سے
واقف تھی مگر اس نے کچھ بات نہ
کی۔ بلکہ اس بات نے اُسے یاد دلایا
تھا کہ موریل نوئیر کے کمرے میں
اسکا انتظار کررہا ہے۔ وہ اپنے ہی
خیالات میں لگی تھی اور تھوڑی دیر سے
گفتگو میں دخل نہیں دیتی تھی اتنے
میں میڈیم ڈینگلر نے اسے بازو سے
پکڑا اور اسے اسکی خواب خرگوش سے
بیدار کیا ویلینٹین چونک پڑی اور
بولی "کیا ہے"

میڈیم ڈینگلر "معلوم ہوتا ہے
کہ آپ بیمار ہیں"

ویلینٹین (اپنی جلتی پیشانی پر ہاتھ
پھیر کر) "میں"

میڈیم ڈینگلر "ہاں ذرا شیشے
میں تو دیکھو تمہارا چہرہ ایک منٹ
میں تین چار بار سرخ اور زرد ہوا
ہے"

یوجین۔ "اجی آپ سچ مچ بہت
زرد ہیں"

ویلینٹین "جی ہاں کچھ چند روز
سے میرا چہرہ ایسا ہی رہتا ہے"

ویلینٹین نے رخصت لینے کے لئے
اس موقعہ کو غنیمت جانا۔ اور ساتھ
ہی میڈیم ولفرٹ بھی بولی "ویلینٹین
ہاں چلی جاؤ۔ تم درحقیقت بیمار ہو
یہ بیگمات تمہیں رخصت دیدیں گی"
ہاں پانی کا ایک گلاس پی لو۔ اس سے
تمہیں ہوش آجائیگی"

ویلینٹین نے یوجین کا ہاتھ چوما اور
میڈیم ڈینگلر کو سلام کرکے باہر نکلی
جب وہ غائب ہوگئی تو میڈیم ولفرٹ
بولی "یہ غریب لڑکی میرے دل کو
بہت ہی مضطرب رکھتی ہے مجھے



...کے ...

...لین ایک قسم ... ہٹ کی
حالت میں ... کمرے میں سے
گذری اور اپنے کمرے میں سے ہوتے
چھوٹی سیڑھی کے پاس پہونچی ابھی وہ
لین ہی سیڑھیاں چڑھی تھی کہ اسکی آنکھوں
کے آگے ایک قسم کا بادل آگیا۔
سکی پاؤں اکھڑ گئے اسکے ہاتھوں
کی سکت جاتی رہی اور وہ نیچے فرش
پر گر پڑی موریل نے جلدی دروازہ
کھول کر دیکھا اور ویلنٹین کو فرش پر
چت پڑا ہوا پایا۔ وہ بجلی کیطرف اڑکر
پہنچے گیا اور اُسے اپنے بازؤں میں
پکڑکر اسنے ایک کرسی پر بٹھایا
ویلنٹین نے آنکھیں کھولیں۔ اور
گھبرائی ہوئی بولی "واہ میں بھی تو
ایک عجیب مخلوق ہوں مجھہ سے رستہ
بھی پہچانا نہیں جاتا"

موریل ۔ کہیں چوٹ تو نہیں لگی
میری مدد کی ضرورت تو نہیں"

ویلنٹین نے اپنے گرد دیکھا اور
... کی آنکھوں میں اسنے بڑی
... اور وحشت کے آثار دکھائی
دیئے۔ اور وہ بولی دادا جان تسلی
رکھو کوئی بات نہیں ہے میں بالکل
اچھی ہوں صرف میرے سر کو چکر
آگیا تھا"

موریل "ایک اور چکر آنے لگا۔

ویلنٹین ۔ نہیں نہیں ہو چکا ہے
لو تمہیں ایک خبر سناتی ہوں۔ جولین
کی شادی ہونے والی ہے ۔ اور ان
کے ہاں تیسرے روز ایک بڑی دعوت
ہے جسمیں ہم سب مدعو ہیں"

موریل "ہائے ایک وہ وقت
آئے گا۔ جب ہم بھی ان باتوں کی بابت
خیال کر کے خوش ہونگے ویلنٹین تم کو
اپنے دادا پر پورا اختیار ہے اس سے
جلدی رضامندی لو"

ویلنٹین "کیا آپ خیال کرتے
ہیں کہ میں اپنے دادا کو بھولی باتیں
یاد کرا سکتی ہوں"

موریل "ہاں کیوں نہیں۔ جلدی
کرو۔ ویلنٹین جبتک کہ میں تمہارا
ہاتھ اپنے ہاتھ میں نہ لیلوں مجھے
ہر وقت اندیشہ رہتا ہے کہ کہیں آپ
مجھ سے چھوٹ نہ جائیں"

ویلنٹین "اور آپ تو سپاہی ہیں
اور کہا کرتے ہیں کہ سپاہی ڈر کے
نام سے بھی ناآشنا ہوتے ہیں تو
پھر آپ ایسی بزدلانہ باتیں کیوں
کرتے ہیں" یہ کہکر وہ قہقہہ مارکر
ہنسی پھر اس کے بازو سخت ہوگئے
سر پیچھے گر پڑا اور وہ بےحس و
حرکت ہو گئی ۔ لو رہے لو تیر کے

کے منہ سے تو وحشت کی چیخ نہ نکلی مگر اسکی آنکھیں خوف کے مارے کھلی کی کھلی ہوگئیں۔ موریل اسے تاڑ گیا اور اس نے خیال کیا کہ امداد بلانے کی ضرورت ہے۔ اس نے گھنٹہ بجایا لونڈی اور نوکر فوراً دوڑے آوے ویلنٹین ایسی زرد ایسی بے حس اور ایسی بیجان نظر آتی تھی کہ بغیر کچھ سنے سنانے کے وہ فوراً باہر "مدد مدد" کرتے دوڑے گئے۔

میڈیم ڈینگلرس اور اسکی بیٹی اس وقت ابھی باہر نہ نکلی تھیں انہوں نے اس شور کو سن لیا اور اس کا سبب دریافت کیا۔

میڈیم ولفرٹ۔ وہ لو۔ میں کہتی تھی کہ یہ غریب لڑکی بیمار ہو جاتے لگی۔ وہی ہوا"

ترانویں باب

اسی وقت ولفرٹ کی آواز سنائی دی "کیا معاملہ ہے کیا شور ہے؟" موریل نے اس آواز کو سنکر نوٹیر کیطرف دیکھا جس نے اس چھوٹی کوٹھڑی کیطرف اشارہ کیا جہاں پہلے بھی ایک ایسے موقعہ پر موریل نے پناہ لی تھی۔ بس اس نے ٹوپی اٹھالی اور اس کوٹھری میں گھس گیا"

ولفرٹ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی ویلنٹین کو اپنی گود میں لے لیا اور پکارا۔ طبیب طبیب اورگنی کو بلاؤ بہلا میں خود ہی اسکو بلانے جاتا ہوں۔ یہ کہکر وہ کمرے سے بجلی کی طرح نکلا۔ اسیوقت موریل بھی دوسرے دروازہ سے نکلا ہوا کر آورگنی کا نام سنکر اس کا دل دہل گیا اسے وہ گفتگو یاد آگئی جو اس نے ولفرٹ اور اس کے درمیان بیرولش کی موت کے وقت سنی تھی اور اسے معلوم ہوگیا کہ بیماری کے آثار ویلنٹین میں بھی وہی ہیں۔ جو کہ اس بوڑہے خادم میں تھے اسی وقت کونٹ آف مانٹی کرسٹو کی ایک بات بھی اسے یاد آگئی جس نے اسے دو ہی گھنٹہ پہلے کہا تھا۔ کہ دیکھو موریل جس چیز کی تمہیں ضرورت پڑے میرے پاس آؤ۔ مجھ میں بڑی قوت ہے"

بس اب وہ ہوا کی طرح حمیب الیسی کیطرف روانہ ہوا"

اس اثنا میں ولفرٹ ڈاکٹر کے مکان پر پہونچا بدبختی ہی اس نے

ایسے زور سے گھنٹہ بجایا کہ دربان ڈر گیا - ولفرٹ کچھہ کہنے کے بغیر اوپر چڑھ گیا - دربان اسے جانتا تھا اسلئے اسکی کچھہ روک نہ کی - ولفرٹ نے جا کر ڈاکٹر کے کمرے کا دروازہ کھولا - سلام کی "

ڈاکٹر " آہا ! ولفرٹ صاحب ہیں "

ولفرٹ " ہاں میں ہی ہوں کیا ہم اکیلے ہیں - ڈاکٹر میرے گھر پر تو لعنت برسی ہوئی ہے "

ڈاکٹر " کیا ہیں کوئی اور بیمار پڑا ہے "

ولفرٹ - ہاں -

ڈاکٹر - (حیران ہوکر) میں نے پہلے ہی معلوم کرلیا تھا - اچھا اب تمہاری گھر میں کون موت کا شکار ہونیوالا ہے کونسا دوسرا مقتول ہے جو تمہیں کل خدا کے سامنے کمزوری اور بزدلی کا ملزم قرار دیگا "

ولفرٹ کے دل سے ایک آہ سرد نکلی اور اس نے ڈاکٹر کا بازو پکڑ کر کہا " اب ویلیئیم کی باری آگئی ہے "

ڈاکٹر " (حیرانی اور رنج سے) ہاں تمہاری بیٹی کی "

ولفرٹ " دیکھا تم کو دہوکا ہوا تھا کہ نہیں آؤ اور اس کے بستر مرگ پر اس سے اس بات کی معافی مانگو کہ تم نے اسپر بیجا اور ناحق شک کیا تھا "

ڈاکٹر " جب کبھی تم میرے پاس امداد کے واسطے آتے ہو دیر ہی کر کے آتے ہو - اچھا میں چلتا ہوں مگر جلدی کرو - دیر کرنے سے تمہارے دشمنوں کے ساتھہ پیش نہیں جاتی "

ولفرٹ " او ڈاکٹر اس دفعہ میں کمزوری اور بزدلی کا الزام اپنے اوپر سے دور کر دونگا - اس دفعہ میں قاتل کو ڈہونڈہ نکالونگا - اور اسکو جہنم میں داخل کرونگا "

ڈاکٹر " اچھا پہلے اس غریب کے بچانے کی فکر تو کریں پھر اسکا بدلا بھی لے لیں گے آؤ چلو "

وہ دونو گاڑی میں بیٹھے اور اسوقت ولفرٹ کے گھر پہونچے جبکہ موریل نے کونٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا کونٹ اپنے کمرے میں تھا اور غصے کی نگاہ سے کچھہ پڑھ رہا تھا جو بٹروشیو ابھی آیا تھا موریل کے آنے کی خبر سنکر جو اس سے دو ہی گھنٹہ پہلے جدا ہوا تھا کونٹ نے اپنا سر اٹھایا جب وہ داخل ہوا تو کونٹ نے دیکھا کہ وہ کچھہ مضمحل سا ہے وہ اس کو ملنے کے واسطے اٹھا اور بولا موریل کیا ہوا ہے تمہارا رنگ زرد ہے

اور تمہاری پیشانی پر پسینہ آیا ہے"

موریل (بیٹھ کر) ہاں میں آپ سے کچھ بات کرنے کے لئے آیا ہوں"

کونٹ ۔ (بڑی محبت سے) کیوں گھر میں تو خیریت ہے"

موریل ۔ میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں گھر میں سب طرح سے خیریت ہے ۔ اب اسے سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ بات کیسے شروع کرے"

کونٹ ۔ بہت خوب تو پھر آپ مجھے کوئی خاص بات بتلانے آرہے ہیں"

موریل ۔ ہاں میں بھی ایک ایسے گھر سے آیا ہوں کہ جہاں موت داخل ہوگئی ہوئی ہے"

کونٹ ۔ اچھا تو پھر مارسرف کے گھر سے آئے ہو"

موریل ۔ نہیں ۔ کیا ان کے گھر بھی کوئی مر گیا ہے"

کونٹ ۔ جرنل مارسرف نے ابھی خودکشی کرلی ہے"

موریل ۔ اور یہ تو ایک خطرناک حادثہ ہے"

کونٹ ۔ اسکے بیٹے اور اسکی بیوی کے حق میں تو کوئی خطرناک نہیں ہے ۔ مردہ خاوند اور مردہ باپ ایک بیعزت خاوند اور بیعزت باپ سے بہت بہتر ہوتا ہے"

موریل ۔ کونٹ صاحب وہ بڑی شریف عورت ہے مجھے تو اسپر رحم آتا ہے"

کونٹ ۔ البرٹ پر بھی رحم ہی آتا ہے کیونکہ وہ بھی اپنی ماں کیطرح ہی ہے ۔ مگر اچھا جانے دو ۔ اپنی بات کرو ۔ بتاؤ کہ میں کسطرح تمہاری امداد کروں"

موریل ۔ ہاں مجھے آپکی مدد کی ضرورت ہے مدد تو ایسی حالت میں خدا سے مانگنی چاہئے تھی مگر میں دیوانہ وار آپ ہی کی طرح دوڑ آیا ہوں"

کونٹ ۔ بتلاؤ کیا بات ہے"

موریل ۔ ہائے مجھے یہ بھید آپ کے کانوں میں کہنا پڑتا ہے میں کبھی نہ کہتا مگر ضرورت کچھ نہیں کرنے دیتی"

کونٹ (اسکا ہاتھ پکڑ کر) کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں تمہیں محبت نہیں کرتا ہوں"

موریل ۔ اور آپ نے میرا دل بڑھا دیا ہے اور میرا دل کہتا ہے کہ مجھے آپ سے کچھ بات چھپی نہ رکھنی چاہئے"

کونٹ ۔ موریل تم نے سچ کہا ہے خدا نے تمہارے دل میں بات ڈالی

ہے اور تمہارے دل نے تم سے کہا ہی بتاؤ کہ کیا بات ہے"

موریل "آپ مجھے اجازت دیں کہ میں بیپ لسٹن کو کسی ایسے شخص کا حال پوچھنے کے واسطے بھیجوں جس کو آپ ہی جانتے ہیں۔

کونٹ "میں آپ کے حکم میں ہوں

موریل۔ ہے اگر وہ اچھی نہ ہوئی تو میرا جینا محال ہے"

کونٹ "بیپ لسٹن کو بلاؤں"

موریل۔ نہیں میں خود جاکر اس سے بات کہونگا"

موریل باہر گیا اور بیپ لسٹن کو بلاکر اس نے اسکے کان میں چند لفظ کہے"

کونٹ "بھیجدیا ہے"

موریل "ہاں۔ اب میرا دل کچھ ٹھنڈا رہے گا۔

کونٹ " (مسکراکر) تم جانتے ہو کہ میں انتظار کر رہا ہوں"

موریل "لو میں بتلاتا ہوں ایک شام میں ایک باغ میں تھا۔ درختوں کا ایک جھنڈ مجھے چھپائے تھا اور کسی کو شک نہ تھا۔ کہ میں وہاں دو شخص جن کے نام میں فی الحال نہیں بتاتا میرے پاس پاس سے گزرے وہ آہستہ سے بول رہے تھے مگر مجھی انکی گفتگو سے کچھ ایسی دلچسپی ہوئی کہ میں نے ان کی ساری ہی باتیں سنلیں"

کونٹ "تم کانپ رہے ہو اور تمہارا رنگ بھی زرد ہو رہا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بات دل خوش کرنیوالی نہیں ہے"

موریل "ہاں بہت افسوسناک ہے اس گھر میں تھوڑی دیر پہلے ایک شخص مرگیا تھا جس کے ساتھ اس باغ کا تعلق تھا ان دونوں آدمیوں میں سے ایک آدمی گھر کا مالک تھا اور دوسرا ایک طبیب تھا گھر کا مالک طبیب سے اپنے غم کی باتیں کہہ رہا تھا کیونکہ اس گھر میں ایک ہی مہینہ کے اندر دو دفعہ موت اچانک اور خطرناک طریقے میں داخل ہوگئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ گھر خدا کے خاص غضب کے نیچے آگیا ہے

کونٹ نے اپنی کرسی کا رخ پھیر لیا تھا تاکہ روشنی اس کے چہرہ پر نہ پڑے اور موریل کے چہرہ پر پڑے اور بولا "ہوں ہوں"

موریل "ہاں اس گھر میں موت ایک مہینہ کے عرصہ میں دو بار داخل ہوئی"

کونٹ۔ اچھا تو ڈاکٹر نے کیا
جواب دیا"۔
موریل" اسنے جواب دیا کہ موت
بتقاضائے فطرت نہیں ہے
بلکہ زہر سے واقعہ ہوئی ہے"۔
کونٹ" اچھا تو آپنے اس بات
کو سن لیا ہے"؟
موریل" ہاں کونٹ صاحب
مینے سنا۔ اور ڈاکٹر نے یہ بھی کہا
کہ اگر ایک موت ایسی ہی وارد ہوئی
تو وہ عدالت کے روبرو معاملہ لائیگا
کونٹ" خیر"۔
موریل" موت تیسری دفعہ
بھی آئی مگر نہ ہی گھر کے مالک نے
کچھ کہا اور ڈاکٹر نے۔ اب موت
چوتھی بار آئی ہے اور شاید اپنا کام
کرکے جائیگی۔ آپ بتادیں کہ مجھے
جو اس بھید سے آگاہ ہے تو میں کیا
کروں"۔
کونٹ" میرے پیارے موریل آپنے
ایک ایسی بات بیان کی ہے کہ
جس کو میں پہلے سے جانتا ہوں۔
میں گھر سے واقف ہوں گھر کے
مالک سے بھی اور طبیب سے تم کہتے ہو
کہ خدا کا غضب اس گھر پر آیا ہوا ہے
میں کہتا ہوں کہ ہاں نہ صرف خدا
کا غضب بلکہ اسکا انصاف سونتم
موریل اس گھر سے اپنا منہ پھیر لو
اور خدا کے انصاف کو اپنا کام
کرنے دو"۔ موریل کانپ اٹھا"۔
موریل" وہ مرنے لگی ہے۔ تبھی تو
اتنی جلدی میں آپکے پاس آیا ہوں
کونٹ" اچھا تو پھر میں کیا کروں
کیا تم چاہتے ہو کہ میں منصف کو
اطلاع دوں۔ کونٹ نے یہ پچھلا
لفظ اس طرح سے بولا کہ موریل
چونک پڑا اور بولا" کونٹ آپ
جانتے ہیں کہ میں کس کی بابت بول
رہا ہوں"۔
کونٹ" میں سب جانتا ہوں
کہو تو بتلا بھی دوں تم ایک شام لفرٹ
کے باغ میں سیر کر رہے تھے اور
شاید یہ سینٹ مران کی موت
ہی کا دن تھا تمنے ولفرٹ کو ڈاکٹر
اور گنی کے ساتھ مسٹر اور مسیڈیم
سینٹ مران کی موت کی بابت
گفتگو کرتے سنا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ
یہ دونوں موتیں زہر سے واقع
ہوئی ہیں۔ اسوقت سے آپ کی
ضمیر آپ کو ستا رہی ہے کہ اس
معاملہ کو ظاہر کرے یا نہ۔ بندۂ خدا
جب تمنے خود کچھ نہیں کیا تو اپنی
ضمیر کو کیوں جھنجھلاتے ہو اور کیوں
اپنے آپکو خواہ مخواہ کے رنج

میں تیار نہیں ہوں۔"

موریل : "مگر یہ معاملہ پھر شروع ہونیوالا ہے۔"

کونٹ : "اچھا تو ہونے دو۔ اس گھر پر تو خدا کیطرف سے فتویٰ لگ چکا ہے اس گھر کے سارے آدمی فنا ہو جاوینگے چاہے انکی تعداد پانسو تک کیوں نہ ہو۔ تین مہینے گذرے سینٹ مِران گیا۔ اس کے ایک مہینہ بعد میڈیم سینٹ مران اس کے چند روز بعد بیرولس۔ اور اب یا تو بوڑھا نوئیر ہوگا اور یا بیچاری ویلنٹین۔"

موریل : "ہائے افسوس آپ کو معلوم نہیں تھا اور پھر آپ نے نہ کہا آپ نے نہ کہا کیا غضب کیا۔"

کونٹ : "اور مجھے ان لوگوں سے کیا ہمدردی ہیں ان کو جانتا ہی کب ہوں۔ مجھے اس کی کیا ضرورت کہ ایک کو چھوڑ دوں اور ایک کو بچاؤں۔"

موریل : (آہ بھر کر) "مگر میں تو اسکو محبت کرتا ہوں۔"

کونٹ : (چونک کر) "تم محبت کرتے ہو۔ ہیں کسکو؟"

موریل : "میں اسے محبت کرتا ہوں میں دیوانہ وار عاشق ہوں اگر اسکی جان پر ذرا سی تکلیف بھی آجاوے تو میں اپنی جان فدا کرنے کو تیار ہوں میں میڈیم ویلنٹین ولفرٹ پر عاشق ہوں جو شاید تھوڑی دیر میں قاتل کا شکار ہونیوالی ہے۔ سمجھا میں اسیر عاشق ہوں اور میں اب خدا سے اور آپ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ اس کو بچانے میں میری مدد کریں۔"

کونٹ کے منہ سے اس بات کے سننے پر ایک آہ سرد نکلی اور وہ بولا "تم بدبخت آدمی عاشق ہو اور عاشق اس لڑکی کے جس کے خاندان پر خدا کی لعنت پڑی ہے۔" موریل نے ایسا جوش ایسی شعلہ زن آنکھیں ایسی وحشت آجتک کہیں نہ دیکھی تھی۔ سو وہ بے اختیار وحشت زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔"

کونٹ نے اپنے جوش و خروش کا اظہار کرنے کے بعد اپنی آنکھیں بند کر دیں ایک لحظہ بعد اس نے اپنے آپ پر پورا قابو حاصل کر لیا۔ اس کے سینے کا ابھرنا بند ہوگیا اور اسکی آنکھیں اپنی اصلی حالت پر آگئیں۔ اور وہ بولا "میرے پیارے دوست دیکھو خدا بعض اوقات ہمارے جیسے بے پرواہ آدمیوں کو انکی نظر کے آگے خطرناک نظارے لانے سے کیسی سزا دیدیتا ہے میں [illegible]

اور بربادی کے واقعات کو ایسے
دیکھ رہا ہوں جیسے کوئی عاشق ہو
مگر دیکھو مجھے ہی آخر چوٹ اور زخم
کھانا پڑا ہے "
موریل نے ایک آہ سرد بھری "
کونٹ "آہ آہ شکایت فضول
ہے مرد بنو اور حوصلہ کرو امید رکھو
کیونکہ میں یہاں ہوں اور تمہاری
امداد کرونگا "
موریل نے رنج سے اپنا سر ہلایا "
کونٹ "میں جو تمہیں کہتا ہوں
کہ امید رکھو سمجھا ہے کہ نہیں یاد
رکھو کہ نہ میں کبھی جھوٹ بولتا ہوں
اور نہ ہی مجھے کبھی دھوکا لگتا ہے
اب بارہ بجے ہیں۔ خدا کا شکر ہے۔
اب شام یا صبح ہونے کے بجائے
دوپہر کا وقت ہے اگر ویلنٹین ابھی
زندہ ہے تو پھر وہ نہیں مرے گی "
موریل "یہ کیسے ہو سکتا ہے
جبکہ میں نے اس کو جان کنی کی حالت
میں چھوڑا تھا "
مانٹی کرسٹو نے اپنے ہاتھ اپنی پیشانی
پھیرے اس سر میں کیا گزر رہا تھا کہ
ایسے خطرناک رازوں سے بھرا ہوا
تھا صرف خدا ہی کو معلوم ہے خیر
اس نے پھر ایک اور دفعہ اپنا سر
ہلایا اور کہا "موریل گھر جاؤ میں
تمہیں حکم دیتا ہوں کہ خبردار تمہارے
چہرے سے کوئی بات ظاہر نہ ہو۔
اور میں تمہیں خوشی کی خبر بھیجوں
گا۔ جاؤ "
موریل۔ کونٹ صاحب آپکی متانت
مجھے حیران کرتی ہے کیا موت سے
آپ لڑ سکتے ہیں کیا آپ انسانوں
سے بڑھ کر ہیں۔ کیا آپ فرشتے ہیں
یہ کہکر موریل کونٹ سے پرے
ہٹ گیا جیسے کوئی کسی جن سے ہٹ
جاتا ہے مگر کونٹ نے ایسی نرم اور
محبت بھری آنکھوں سے اسکی طرف
دیکھا کہ اسکی آنکھوں میں آنسو بھر
آئے آخر کونٹ بولا "میرے دوست
میں تمہارے واسطے بہت کچھ کرسکتا
ہوں۔ جاؤ میں اب اکیلا رہنا چاہتا
ہوں "
موریل کونٹ کے اس حکم کو روک
نہ سکا اس نے کونٹ کا ہاتھ دبایا
اور چلا گیا وہ ایک لحظہ بھر کیواسطے
دروازے میں ٹھیر گیا کیونکہ اس نے
بیپ ٹسٹن کو دوڑتے آتے دیکھا
اس اثنا میں ولفرٹ اور آورگنی بھی
بیمار کے پاس پہونچ گئے تھے۔ ویلنٹین
کو اپنی بیہوشی سے ابھی افاقہ نہیں
ہوا تھا ڈاکٹر نے بیمار کی بڑی خبرداری
اور کوشش سے امتحان کیا ولفرٹ

بھی اس کے تفتیش کا نتیجہ کے سننے کا منتظر تھا۔ نوشیر بھی اپنی درد اور اشتیاق بھری آنکھوں سے ڈاکٹر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اور اس کے فیصلہ کا انتظار کر رہا تھا۔ آخر ڈاکٹر نے بڑی دیر کے بعد یہ الفاظ بولے "ابھی زندہ ہے"

ولفرٹ۔ ابھی اے ڈاکٹر یہ کیا خوفناک لفظ ہے"

ڈاکٹر۔ ہاں ابھی میں اس لفظ کو پھر کہتا ہوں اور میں حیران ہوں کہ وہ ابھی تک کیسے زندہ ہے"

ولفرٹ" مگر اس کی جان کی امید تو ہے"

ڈاکٹر" ہاں کیوں نہیں۔ اس وقت نوشیر اور ڈاکٹر کی آنکھیں چار ہوئیں نوشیر کی آنکھوں میں ایسی خوشی بھری تھی کہ ڈاکٹر پر بڑا اثر ہوا۔ ڈاکٹر نے بیمار کو اٹھا کر کرسی پر لٹایا اور ولفرٹ کو کہا" مہربانی کرکے ویلنین کی خادمہ کو بلوائیے۔ ولفرٹ خود اسے بلانے گیا اور ڈاکٹر نوشیر کے قریب بیٹھا۔ اور اس سے سنئے پوچھا کیا آپ نے مجھے کچھ کہنا ہے" بوڑھے نے اپنی آنکھیں جھپکیں جس سے جیسا کہ ہم جانتے ہیں اس کا ہاں کہنے کا مطلب تھا"

ڈاکٹر" پوشیدہ یا ظاہر"

نوشیر پوشیدہ"

ڈاکٹر" اچھا میں آپکے پاس ٹھیرونگا اس وقت ولفرٹ لونڈی کو لئے ہوئے پھر آیا اور اس کے پیچھے میڈیم ولفرٹ بھی آئی۔ اور آتے ہی بولی۔ ہیں !! اس غریب معصوم کو کیا ہوگیا ہے۔ وہ ابھی میرے پاس تھی اگرچہ وہ شکایت کرتی تھی مگر میں نے اس کی طرف کچھ خیال نہ کیا" یہ کہ کر وہ آنکھوں میں آنسو بھر لائی حقیقی ماں والی صورت بنا کر ویلنٹین کے قریب ہوئی اور اسکا ہاتھ پکڑا ڈاکٹر نوشیر کیطرف دیکھتا رہا۔ اس نے دیکھا کہ اسکی آنکھوں میں پانی بھر آیا ہے۔ اس کے رخسارے زرد ہوگئے ہیں اس کے ہونٹ کانپ رہے ہیں اور اسکی پیشانی پر پسینہ آگیا ہے۔ نوشیر اس حالت میں میڈیم ولفرٹ کیطرف دیکھتا رہا اور ڈاکٹر اسکی آنکھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد میڈیم ولفرٹ بولی" ویلنٹین کو بستر پر آرام آجائیگا۔ آؤ اسے وہاں لٹا دیں" ڈاکٹر نے دیکھا کہ یہ تجویز نوشیر کے ساتھ اکیلا رہنے کا اچھا موقعہ ہے۔ وہ کہا" ہاں یہ نہایت اچھی تدبیر ہے۔ مگر یاد رکھو کہ میرے

کہے کے بغیر اسے کو کچھ نہ دیکھے۔"
وہ ویلنٹین کو لے گئے۔ اسے ہوش آ گیا تھا مگر اس میں بولنے یا حرکت کرنے کی ہمت نہ تھی۔"

ڈاکٹر بھی بیمار کے ساتھ ساتھ گیا۔ پھر اس نے ایک نسخہ لکھا اور ولفرٹ کو ہدایت کی کہ گاڑی لے اور کسی اچھے مشہور عطار کے پاس جا کر خود دوائی تیار کرا لے۔ اور پھر ویلنٹین کے کمرے میں اس کا انتظار کرے پھر اس نے دوبارہ تاکید کی کہ ویلنٹین کو اس کی اجازت کے بغیر کچھ دیا نہ جاوے اس کے بعد وہ نوشیر کے کمرے میں واپس آیا اور دروازہ بند کر کے اور تحقیق کر کے اب دونو اکیلے ہیں بولا "نوشیر صاحب کیا آپکو ویلنٹین کی بیماری کا کچھ حال معلوم ہے"

نوشیر "ہاں"
ڈاکٹر "اچھا وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ میں سوال کرتا ہوں اور آپ جواب دیں"
نوشیر (اشارے سے) بہت خوب"
ڈاکٹر کیا آپ کو پہلے سے اس حادثہ کے واقعہ ہونیکا اندیشہ تھا"
نوشیر "ہاں"
ڈاکٹر (نزدیک آ کر) "جو کچھ میں کہنے لگا ہوں مجھے معاف فرمانا مگر میں رہ نہیں سکتا۔ کیا آپ نے بیرولٹس کو مرتے ہوئے دیکھا"
نوشیر نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھائیں"
ڈاکٹر "آپ جانتے ہیں کہ اس کی موت کا کیا سبب تھا"
نوشیر "ہاں"
ڈاکٹر "کیا طبعی موت تھی"
نوشیر "نہیں"
ڈاکٹر "پھر کیا۔ آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ زہر سے مارا گیا تھا"
نوشیر "ہاں"
ڈاکٹر "کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ یہ زہر اما دستا اسی کے واسطے تیار کیا گیا تھا"
نوشیر "نہیں"
ڈاکٹر "کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ جس ہاتھ نے پہلے وہ زہر تیار کیا تھا اب بھی اس نے ویلنٹین کے واسطے تیار کیا ہے"
نوشیر "ہاں"
ڈاکٹر "کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ مر جائیگی"
نوشیر "نہیں"
ڈاکٹر (حیرانی سے) تو پھر آپ کو امید ہے"

نوٹیر:- ہاں"

ڈاکٹر:- آپکو کیا امید ہے"

نوٹیر نے اشارے سے ظاہر کیا کہ وہ اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا

ڈاکٹر:- ہاں ٹھیک ہے کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ قاتل کی تحقیقات ہوگی"

نوٹیر:- نہیں"

ڈاکٹر:- کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ زہر ویلینٹین پر کچھ اثر نہ کریگا۔

نوٹیر:- ہاں"

ڈاکٹر:- آپ کو کیسے امید ہے کہ وہ بچ جائے گی"

نوٹیر نے اپنی آنکھیں ایک طرف لگائیں ڈاکٹر نے اس طرف دیکھا اور معلوم کیا کہ نوٹیر کی آنکھیں ایک بوتل کی طرف لگی ہیں۔ اور فوراً کہا:- خوب آپنے آہستہ آہستہ اسے اس کے کھانے کا عادی بنا دیا ہوگا۔ بیشک اسمیں زہر ہے اور آہستہ آہستہ کھانے سے آدمی کی پھر ایسے طبیعت ہوجاتی ہے کہ اس پر اس قسم کے زہر کا اثر نہیں ہوتا

نوٹیر:- اسکا چہرہ بشاش ہوگیا ہاں"

اس اثنا میں ولفرٹ واپس آگیا اور بولا" لو ڈاکٹر صاحب آپ کا نسخہ تیار ہے"

ڈاکٹر:- آپ نے سامنے تیار کرایا ہے"

ولفرٹ:- "ہاں"

ڈاکٹر:- اسے آپ نے کہیں رکھا تو نہیں"

ولفرٹ:- نہیں"

ڈاکٹر نے دوائی ولفرٹ کے ہاتھ سے لیلی۔ اور کچھ اپنے ہاتھ پر ڈالکر اپنی زبان پر لگائی۔ پھر کہا" چلو اب ویلینٹین کے پاس چلیں مگر جو ہدایات میں دونگا یاد رکھو انپر پورا پورا عمل کیا جاوے" جس وقت ڈاکٹر ویلینٹین کے کمرے کیطرف جارہا تھا اسی وقت ایک اٹلی کے ملک کے ابی نے جسکی شکل صورت میں بڑی متانت اور سنجیدگی پائی جاتی تھی وہ مکان کرایہ پر لیا جسکا کسی کو معلوم نہ ہوا کہ پہلے تین شخص جو اس گھر میں رہتے تھے باہر چلے گئے ہیں وہ گھنٹے کے بعد یہ خبر اڑی کہ اس گھر کی بنیاد خطرناک ہے مگر اس خبر نے ابی کو مکان لے لینے سے نہ روکا۔ اور اسی روز پانچ بجے اس نے اس میں اپنا ڈیرا آجمایا نو برس کے واسطے کرایہ نامہ تحریر ہوگیا۔ اور چھ مہینے کا کرایہ

پیشگی ادا کر دیا گیا - اس نئے مالک مکان کا نام ایبی لبسولی تھا فوراً کاریگر بلائے گئے اور اسی روز مکان کی مرمت شروع ہو گئی ۔

چورانویں باب

(باپ اور بیٹی)

پچھلے باب میں ہم نے پڑھا ہے کہ میڈیم ڈنیگرس نے اپنی بیٹی کی شادی کی خبر کسی طرح دوستانہ طور پر میڈیم ولفرٹ کو پہونچائی تھی اس سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ جسقدر اشخاص کا اس معاملے میں تعلق ہے انھوں نے بالکلیہ شادی کر دینے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے مگر اس سے پہلے ایک اور واقعہ ظہور میں آیا تھا جس کا بیان کرنا ضروری ہے ہم اپنے پڑھنے والوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خیال میں ذرا ڈنیگرس کے سجے ہوئے کمرے میں جاویں جس روز کہ یہ واقعہ ہوا یعنی روز ۱۰ بجے صبح کے بیرن ڈنیگلر اکیلا اپنے اس کمرے میں ایک بے چینی کی حالت میں ٹہل رہا تھا اور ایک دروازہ کی طرف دیکھ رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی کا انتظار کر رہا ہے آخر جب اسمیں انتظار کی تاب نہ رہی تو اس نے اپنے نوکر کو بلایا اور اسکو کہا "سٹیفن دیکھو کہ یوجین نے مجھے کمرے میں ملنے کے لئے کیوں کہا تھا اور اب وہ مجھے اتنی دیر سے انتظار میں کیوں ستا رہی ہے" اس طرح اپنی بدمزاجی کا اظہار کر کے اس کی طبیعت کچھ ٹھنڈی ہو گئی - میڈیم یوجین نے اس صبح اپنے باپ سے ملاقات کرنے کی درخواست کی تھی اور جائے ملاقات وہی کمرہ مقرر ہوا تھا - اس عجیب قسم کی درخواست نے بیرن کو بہت حیران کیا ہوا تھا - اور وہ اپنی بیٹی کی درخواست کو پورا کرنے کے لئے اس کمرے میں آ گیا تھا ۔

سٹیفن جلدی واپس آیا - اور بولا "جناب والا میڈیم یوجین کی خادمہ کہتی ہے کہ وہ اپنی پوشاک درست کر رہی ہے - اور تھوڑی دیر میں تشریف لائینگی ۔"

ڈنیگرس نے سر ہلانے سے جتایا کہ گویا اس نے یہ جواب سن لیا ہے" پھر تھوڑی دیر توقف کرنے کے بعد اس نے اپنے دل میں کہا "اس بیوقوف لڑکی کو میرے ساتھ کچھ کام ہے تو جلدی کیوں نہیں آتی کیوں مجھے اتنی دیر سے انتظار میں رکھ چھوڑا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے اسے میرے ساتھ کام ہی کیا ہو سکتا ہے"

یہ خیال کوئی بیسویں دفعہ اس کے دل میں آیا ہوگا کہ دروازہ کھلا اور یوجین اندر داخل ہوئی۔ اس نے بوٹی دار سیاہ استبرق کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس نے اپنے بال وغیرہ آراستہ کئے ہوئے تھے اور دشالہ وغیرہ پہنے ہوئے ایسے معلوم ہوتی تھی کہ گویا کسی تھیٹر میں جانے کے لئے تیار ہو کر آئی ہے"

باپ "یوجین تمہیں مجھ سے کیا کام ہے۔ اور گفتگو کے لئے تمنے یہ کمرہ کیوں مقرر کیا ہے"

بیٹی "آپ نے دو سوال تجویز کئے ہیں۔ انہیں دو سوالوں میں ہماری تمام گفتگو آجاویگی میں ان دونوں کا جواب دونگی۔ مگر عام قاعدہ کے برخلاف دوسرے کا جواب پہلے آئیگا۔ کیونکہ [illegible] وہ زیادہ آسان ہے اچھا سنئے میں نے یہ کمرہ اس لئے پسند کیا ہے کہ تا ایک بنکر کے اپنے خاص کمرے کے نظارے سے جا ثر اسکو دلپر پڑے ہیں وہ اس کے دلپر نہ پڑنے دوں جب ایک بنکر اپنے دفتر کے کمرے میں بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ تو اُسے بھول جاتا ہے کہ دنیا میں روپیہ سے زیادہ کوئی اور چیز بھی عزیز ہے وہ صرف اپنے کارخانہ اور اپنے بلوں اور چیکوں ہی کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اس کمرے میں بیٹھے ہوئے یہ گندے خیالات اس کی طبع پر نہیں پڑنے پاتے یہاں صرف میری تصویر آپ کی تصویر اور میری ماں کی تصویر اور کئی ایک نظارے ہیں جن کو دیکھکر ایک مصور کی طبیعت کھل جاتی ہے۔ اور میں اگر ان نظاروں کو پسند نہ کروں تو میرا مصور کہلانے کا استحقاق ہی کیا ہے"

ڈنیگر اپنے خیالات میں پھر مستغرق ہو گیا تھا۔ اس لئے نہ تو اس نے اس گفتگو کو اچھی طرح سے سنا اور نہ ہی سمجھا مگر جب یوجین ختم کر چکی تو اس نے صرف اتنا کہا "

اچھا۔ اچھا"

یوجین۔ (پھر اپنے مردانہ انداز سے) اچھا تو دوسرے سوال کا جواب تو پورا ہو چکا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ آپکی تشفی بھی ہو گئی ہے تو اب پہلے کو لیں۔ آپ نے پوچھا ہے کہ میں نے آپ سے یہ ملاقات کیوں کی ہے۔ سو تو اسکا جواب دو لفظوں میں دیتی ہوں میں نے یہ ملاقات آپ سے اس لئے کی ہے تاکہ میں آپ کو کہدوں کہ میں اینڈریا کیول کلنی سے ہرگز شادی نہ کرونگی"

ونیگر اس بات کو سنکر اپنی کرسی سے اچھل پڑا اور اس نے اپنی آنکھیں اور اپنے بازو آسمان کیطرف اٹھائے

یوجین (ویسی ہی متانت سے) ہاں میں سچ کہتی ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ میری بات کو سنکر حیران ہوئے ہیں۔ اسکا سبب شاید یہ ہو کہ جیسے یہ معاملہ چھڑا ہے میں نے ذرا بھی اس کی مخالفت نہیں کی مگر آپ یاد رکھیں کہ میری یہ عادت ہے کہ جب موقعہ آجاتا ہے تو میں اس وقت ان لوگوں کی مخالفت کرتی ہوں جنہوں نے میری صلاح نہیں لی۔ اور میرا مقابلہ بہت سخت اور پر استقلال ہے۔ مگر اس دفعہ میری خاموشی ایک اور سبب سے تھی۔ میں چاہتی تھی کہ فرمانبردار بیٹیوں کیطرح میں بھی ذرا اپنی فرمانبرداری دکھاؤں یہ کہکر یوجین مسکرائی"

ونیگر" اچھا پھر"

یوجین" میں نے ابتک حتی المقدور کوشش کی ہے کہ اپنی فرمانبرداری میں قایم رہوں۔ مگر اپنے اوپر غالب نہیں آسکی۔ اور اب میں دیکھتی ہوں کہ یہ بات ناممکن ہے ونیگر" لوں اس بے رحم اور بے درد منظر کے آگے قایم نہ رہیگا۔ مگر آخر اپنے آپکو سنبھال کر اس نے کہا "بیٹی یوجین یہ تو بتاؤ کہ تمہارے انکار کی وجہ کیا ہے۔ تم سبب کیا قرار دیتی ہو"

یوجین" آپ وجہ پوچھتے ہیں وجہ یہ نہیں کہ مسٹر اینڈریا اور لوگوں سے زیادہ بد وضع زیادہ بیوقوف یا زیادہ بیہودہ ہے شاید ان باتوں میں سے ایک بھی نہو اور ان لوگوں کی نظر میں جو آدمیوں کے چہروں کی طرف دیکھنے کے عادی ہیں اسکا چہرہ عمدہ معلوم دیتا ہے یہ وجہ بھی نہیں ہے کہ میرے دل کی

کسی اور کی نسبت وہ کم اچھا معلوم
ہوتا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس دنیا
میں درحقیقت کسی کو محبت نہیں
ہے آپ کو شاید یہ معلوم ہی ہے
اور جب یہ بات ہے تو بغیر کسی
ضرورت کے میں کیوں ایک دائمی
قیدی بن جاؤں۔ اور عمر بھر کا بوجھ
اپنے اوپر اٹھاؤں"

میرے پیارے باپ میں جانتی
ہوں کہ ایک آزاد زندگی کے لئے
ایک سخت پتھر ہے امید ہے کہ
آپ اس وجہ کو معقول سمجھیں گے
اور مجھے اس بھاری بوجھ کے اٹھانے
سے معاف فرماویں گے"

ڈینگلرس کو معلوم ہی تھا کہ اسکی
بیٹی کس طبیعت کی ہے اُسے معلوم
تھا کہ وہ اپنی بات سے ہٹے گی نہیں
اس لئے اس کا رنگ زرد ہو گیا اور
وہ آہستہ آواز میں بولا "بدبخت لڑکی
یوجینی"۔ بدبخت میں بدبخت
کیوں، دنیا مجھے خوبصورت کہتی
ہے اور یہ اس بات کے لئے کافی ہے
کہ جہاں میں جاؤں میری آؤ بھگت
ہو۔ مجھ میں جوہر بھی ہے۔ جسکے
ذریعہ ہر ایک بات اپنے واسطے
خوشی کا سامان نکال سکتی ہوں
میں دولت مند بھی ہوں کیونکہ آپ

فرانس کے ملک بھر میں ایک اول
درجے کے دولت مند آدمی ہیں اور
اُمید ہے کہ آپ مجھے اپنی جائداد سے
صرف اسی بات پہ بے دخل نہیں
کر دیں گے کہ میں نے شادی کے
معاملے میں آپ کی بات نہیں مانی
علاوہ ازیں قانون بھی اجازت نہیں
دیتا کہ آپ اپنی اولاد کو یونہی بے
دخل کر دیں سو آپ کی ساری
جائداد مجھے ملیگی"

میں نے کہا ہے کہ میں خوبصورت بھی
ہوں، ہنرمند بھی ہوں اور دولت
مند بھی ہوں۔ یہی تینوں باتیں آدمی
کو خوش نصیب کہلانے کا مستحق بناتی
ہیں بس آپ مجھے بدبخت کس طرح کہتے
ہیں"

ڈینگلرس نے دیکھا کہ اسکی بیٹی یہ
گفتگو کرتے مسکراتی ہے اور اسکا
مسکرانا گستاخی کی حد تک پہنچ گیا ہے
یہ دیکھکر اس کا غصہ جوش میں آیا
مگر یہ صرف ایک جھلاہٹ میں ظاہر
ہوا اپنی بیٹی کی مردانہ صورت اور
اس کے استقلال کے سامنے اس کے
منہ سے اور کچھ بات نہ نکلی اور
اس لئے اپنا منہ پھیر لیا اور
مشفقانہ صورت بنا کر کہا۔ سچ
[illegible]

تم میں وہ سب ہیں مگر ایک بات نہیں ہے میں اسے جلدی سے نہیں بتاتا بلکہ تمہارے ہی قیاس پر چھوڑتا ہوں "

یوجینی نے اپنے باپ کی طرف حیرانی سے دیکھا کہ وہ ان پھولوں میں سے ایک پھول کا انکار کرتا ہے جو اس کے فخر کے تاج میں لگے ہوئے ہیں "

باپ " بیٹی تم نے وہ تمام خیالات بیان کر دیئے ہیں جنہوں نے تم کو شادی نہ کرنے کے مصمم ارادہ کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اب میں تمہیں وہ بواعث بتاتا ہوں جنہوں نے مجھے اس ارادہ پر مجبور کر دیا ہے کہ میری بیٹی کو ضرور ضرور شادی کرنی ہوگی

یوجینی نے اپنا سر نیچے کیا مگر ایسے نہیں جیسے کوئی فرمانبردار بیٹی حکم ماننے کے لئے کرتی ہے بلکہ ایسے جیسے کہ کوئی حریف مقابل کرتا ہے جو کہ مقابلہ کرنے کے لئے پورا تیار رہے "

ڈینگلر " میری پیاری بیٹی جبکہ کوئی باپ اپنی بیٹی کو شادی کرنے کا حکم دیتا ہے تو اسمیں کئی ایک باعث ہوتے ہیں بعضوں کو تو یہ وہم لگا ہوتا ہے کہ اپنے پوتوں اور پڑپوتوں میں خوشی وخرمی سے بیٹھا کرینگے۔ میں تمہیں صاف صاف کہتا ہوں کہ یہ کمزوری مجھ میں نہیں ہے۔ خانگی خوشیاں میرے لئے کوشش اور دلچسپی نہیں رکھتیں میں نے یہ بات اپنی بیٹی کے سامنے کھولدی ہے اس لئے میں جانتا ہوں کہ وہ ایک فلسفیانہ طبیعت کی لڑکی ہے اور وہ اس بے پرواہی کو جرم خیال نہ کریگی بلکہ اور طرف منسوب کریگی "

یوجینی " بیشک بات صاف صاف ہونی چاہیئے میں اسکی دل سے تعریف کرتی ہوں "

ڈینگلر " تو پھر صاف صاف ہی لو بیٹے تمہاری شادی کی تمہاری خاطر تجویز نہیں کی اور میں سچ کہتا ہوں کہ اس معاملے میں تمہاری بہتری یا بھلائی کا مجھے وہم وگمان تک بھی نہیں تھا کہ آپکو میں صاف کہتا ہوں غصے نہ ہونا ، میری اس میں اتنی جلدی کرنے کی وجہ یہ تھی کہ میرا اسمیں ذاتی فائدہ تھا یعنے بعضے تجارتی معاملوں میں اس سے مجھے مدد ملتی تھی "

یوجینی ان باتوں کو سنکر کچھ بے قرار سی ہوئی۔

ڈینگلر " میں نے جو کچھ کہا ہے سب واقعی ہے تمکو مجھ سے غصے نہ ہونا چاہیئے۔ تمنے جان بوجھکر میرے منہ

سے یہ باتیں لکھوائی ہیں تم نے گفتگو
کے واسطے میرے دفتر کی بجائے یہ
کمرہ مقرر کیا ہے تاکہ دفتر کے نظارہ
سے میرے دل پر کچھ برے اثر پیدا نہ
ہوں مگر یاد رکھو میری بیٹی کہ اس دفتر
میں بہت سے اچھے سبق سیکھے
جا سکتے ہیں جنمیں سے ایک یہ ہے
کہ اعتبار بنکر کے کاروبار کی جان ہوتی
ہے اور جب اسکا اعتبار جاتا رہے
تو اس کی روزگار کی جان جاتی رہتی
ہے کونٹ آف مانٹی کرسٹو نے ایکدفعہ
اس مضمون پر میرے روبرو بہت
کچھ بیان کیا تھا۔ جو دل کی تختی پر نقش
ہے اب بھلا جب بنکر کے تمہارے
جیسی منطقی دان بیٹی ہو اس کا اعتبار
کہاں ؟" یوجینی ان باتوں کو سن کر بھونچکا
جائے کی بجائے اور بھی اکڑ کر کھڑی
ہوگئی اور بولی " لیکن آپ برباد ہوگئے
ڈینگلر ۔ ذرا سی چپ رہنے [illegible]
اس میں کیا شک ہے "

یوجینی " افسوس "

ڈینگلر " ہاں برباد ہوگئے ۔ تمنے یہ
خوفناک بھید اب میرے منہ سے
سنا ہے اب سنو کہ تم اس بربادی
کو خاص اپنے اوپر سے کیسے ٹال
سکتی ہو "

یوجینی " واہ آپکی قیافہ شناسی

بھی معلوم ہوگئی آپ خیال کرتے
ہیں کہ اس بات کو سنکر میرے دلپر
رنج گذرا ہے ہرگز نہیں اب میں
برباد ہوگئی ۔ پھر یہی سے بڑی
بات جو مجھ سے چھنی گئی وہ دولت
ہے مگر کیا میرے پاس میرا ہنر میرا
جوہر باقی نہیں ہے ۔ مجھو آپ سکے
ہزاروں اور لاکھوں کی کوئی پرواہ
نہیں ۔ خدا میرے ہنر کو سلامت رکھی
پھر فرض کرو کہ مجھ میں جوہر بھی نہ ہو
تو کیا مجھ میں آزادی نہیں ہے جو
مجھے تمام ضرورتوں اور تمام حاجتوں سے
بلند رکھتی ہے اور جس کی نظر میں دولت
مندی اور غریبی دونو برابر ہیں پھر
آپ کو خیال ہوگا کہ مجھسے صدمہ
ڈینگلر کی طرف سے کچھ رنج ہے اگر
ایسا خیال ہو تو اس کو بھی دل سے
نکال ڈالو ۔ اس لئے [illegible]
[illegible]
[illegible] آسیر ذرا بھی [illegible]
ڈینگلر ۔ [illegible] اور رنج سے زرد ہوکر
یوجینی پھر تم اپنے ارادے میں مستقل
رہنا چاہتی ہو اور مجھے برباد
کرنے میں راضی ہو "

یوجینی " میں [illegible]
کیا [illegible] آپکی باتیں کچھ سمجھ میں نہیں
آتیں "

ڈینگلر" بہت خوب تو پھر کچھ امید ہو جاتی ہے اچھا غور سے سنو"

یوجین" ہمہ تن متوجہ ہوں"

ڈینگلر" جب مسٹر کیول کنٹی تم سے شادی کرے گا تو وہ اپنا تمام سرمایہ جو تیس لاکھ سے کم نہیں ہے میرے پاس رکھیگا

یوجین۔ احقارت سے" واہ یہ تو خوش ہونے کی بات ہے"

ڈینگلر" تمہارا خیال ہوگا کہ یہ تیس لاکھ تمہارے ہاتھ سے جاتے رہینگے مگر ایسا خیال نہ کرو۔ ان تیس لاکھ کے کم سے کم تین کروڑ بن جاویں گے بیٹے اور ایک دوسرے بنکر نے آجکل ایک ریلوے کا ٹھیکہ لیا ہے۔ اس میں روپیہ لگانا بس ایسا ہی ہے جیسے کہ دو سو فیصدی سود پر دیدینا سو میں امید کرتا ہوں کہ چند روز میں ہمارے دُگنے چوگنے ہو جاویں گے"

یوجین" آپ کو یاد ہوگا کہ جب میں کل آپکو ملی تھی تو آپنے کہا تھا کہ آپ نے پچیس لاکھ روپیہ اس کام میں لگایا ہے"

ڈینگلر" مگر یہ پچیس لاکھ میرے تو نہیں ہیں یہ صرف اس بڑے بھاری اعتبار کا ثبوت ہیں۔ جو ہمارا لوگ کرتے ہیں یہ رقم تیرہ ہسپتال فنڈ کی ہے اور وقتوں میں تو میں شاید اسکو استعمال نہ کرتا مگر چونکہ پچھلے دنوں میں مجھکو نقصان بہت ہوا ہے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ یقینی نفع کو کیوں چھوڑوں اور اب بھی باوجود اس کثیر رقم کے مجھے اندیشہ ہے کہ میں دیوالیہ ہو جاؤں کیونکہ میرے اعتبار میں پہلے سے تو ضرور کمی آگئی ہے"

اب اگر تم مسٹر کیول کنٹی سے شادی کرلو۔ میرا اعتبار پھر قایم ہو جائے گا اور میرے کاروبار میں جتنے حرج واقعہ ہوئے ہیں ان سب کی کسر جبر ہو جاویگی۔ میری بات سمجھگئی ہو کہ نہیں"

جین (خوب سمجھی ہے) آپ مجھے تیس لاکھ روپیہ پر بیچنا چاہتے ہیں"

ڈینگلر" تمہاری قیمت جتنی زیادہ پڑے اتنی ہی تمہارے لئے باعث فخر ہے اس سے تمہاری لیاقت کی قدر ہوتی ہے"

یوجین" میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مگر ایک بات اور بھی کہ آپ اقرار کرتے ہیں کہ آپ اس تیس لاکھ کی رقم سے کچھ بھی نہ ملائیں گے۔ اور صرف اسیپر قناعت کرینگے جو اس سے آپ کو نفع کے طور پر آدے

میں آپ کے تباہ کاروبار کو پھر درست
کرنیکے لیئے مدد دے سکتی ہوں مگر میں
دوسروں کی تباہی میں راضی نہیں ہوں
ڈینگلر "مگر میں جو کہتا ہوں کہ ان
تیس لاکھ کے ساتھ"
یوجین "آپ میری بات کا جواب دیں
کہ آیا آپ اس رقم کو چھوڑے بغیر
اپنی پہلی شہرت حاصل کر سکتے ہیں"
ڈینگلر "ہاں اگر شادی میری مرضی
کے مطابق ہو جاوے اور میرا اعتبار
پھر اپنی اصلی حالت پر قایم ہو جاوے"
یوجین "کیا آپ مسٹر کیول کنٹی
کو وہ پانچ لاکھ دیدیں گے۔ جو آپ
میرے جہیز کے واسطے اقرار کرتے
ہیں"
ڈینگلر "ٹون ہال سے واپس آنے
پر وہ اسکو ملجاوینگے"
یوجین "اچھا"
ڈینگلر "اور کیا چاہتی ہو۔"
یوجین "میں جاننا چاہتی ہوں کہ
اپنا دستخط کر دینے کے بعد اپنے جسم
میں آزاد رہونگی یا نہیں"
ڈینگلر "بالکل آزاد"
یوجین "اچھا تو اس شرط پر میں
مسٹر کیول کنٹی کے ساتھ شادی
کرنے میں راضی ہوں"
ڈینگلر "مگر تمہاری تجاویز کیا ہیں"

یوجین "یہی تو میرا راز ہے اس
میں تو آپ پر مجھکو غلبہ ہے کہ اپنا
بھید نہ بتاؤں اور آپکا بھید لیلوں"
ڈینگلر نے اپنے ہونٹ کاٹے اور
کہا کیا پھر تین روز تک اس معاملے
کا فیصلہ ہو جائیگا"
یوجین "ہاں"
ڈینگلر "بہت خوب۔ یہ کہکر اس
نے اپنی بیٹی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا
اور اسے دبایا"
یوجین ۔ "دا تھکر"۔ بس اب گفتگو
ختم ہے نہ"
ڈینگلر "ہاں" بس میں نے اور کچھہ
نہیں کہنا"
اس کے پانچ منٹ بعد اوس جگہ
راگ کی آواز سنائی دی۔ میڈیم
آرمیلی اور یوجین تھوڑی دیر گاتی
رہیں تھوری دیر کے بعد سٹیفن
نے چاکران کو کہا کہ گھوڑے تیار
ہیں۔ اور میڈیم یوجین کا انتظار
کر رہے ہیں۔

ماں اور بیٹی گاڑی میں بیٹھ
کر ولفرٹ کے ہاں گئیں اور وہ
حال ہم پیچھے پڑھ آئے ہیں"

پچانویں باب

(نکاح)

اس واقعہ کے تین روز بعد جو ہم نے بیان کیا ہے یعنے اس دن کے پانچ بجے جو کہ یوجین اور اینڈریا کی شادی کے واسطے مقرر کیا گیا تھا اس باغ کے پھول جو کہ کونٹ آف مانٹی کرسٹو کے گھر کے سامنے تھا ہوا کے جھونکوں سے ہل رہے تھے۔ کونٹ باہر جانے کے لئے تیار تھا۔ اور اسکی گاڑی کے گھوڑے زمین پر بے صبری سے اپنے پاؤں مار رہے تھے اور گاڑی بان اپنی جگہ پر کونٹ کے انتظار میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک فٹن گاڑی جس سے کہ ہم خوب واقف ہیں مسٹر کیول کنٹی کو لئے ہوئے دروازہ پر آ کھڑی ہوئی۔ مسٹر کیول کنٹی شاہزادوں کی طرح لباس پہنے ہوئے تھا۔ اور ایسا بشاش تھا کہ گویا وہ کسی شاہزادی سے شادی کرنے کو ہے اس نے کونٹ کی بابت اپنی معمولی بے تکلفی سے نوکروں سے پوچھا اور پھر پہلی منزل پر چڑھ کر وہ کونٹ سے جا ملا۔ اور بولا "سلام کونٹ صاحب"

کونٹ (تمسخر آمیز آواز میں) "آیئے مسٹر اینڈریا سلام کیا حال ہے"

اینڈریا "بہت اچھا۔ میں نے آپ سے ہزاروں باتیں کرنی ہیں مگر پہلے آپ یہہ بتائیں کہ آپ باہر سے آئے ہیں یا باہر چلے ہیں"

کونٹ "میں تو باہر چلا تھا"

اینڈریا "اچھا تو پھر آپکا ہرج نہ ہو میں بھی آپ کے ساتھہ ہی بیٹھ جاتا ہوں۔ اور میرا نوکر ٹام میری فٹن پیچھے پیچھے لے آوے گا"

کونٹ حقارت سے مسکرایا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس جوان آدمی کے ساتھہ بیٹھا ہوا دیکھا جاوے اور بولا "نہیں میرے پیارے کیول کنٹی میں آپ سے یہیں باتیں کرونگا۔ گھر میں باتیں اچھی ہوتی ہیں اور کوچوان کے کان پر بھی نہیں پڑتیں"

کونٹ یہ کہکر بیٹھ گیا اور اس نے اینڈریا کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا

اینڈریا بڑی بشاشت سے بولا "پیارے کونٹ آپ جانتے ہیں کہ

نکاح آج ہونیوالا ہے " بس ۹ بجے میرے سُسر ہی کے مکان پر تمام رسومات ادا ہوجاویں گی اور اقرار نامہ لکھا جاویگا "
کونٹ " خوب سچ مچ "
اینڈریا " آپ تو شکر بڑے حیران ہوئے ہیں - کیا آپ کو مسٹر ڈینگلر نے اس معاملے کی پہلے سے خبر نہیں دی "
کونٹ " مسٹر کیول کنٹی آپ بہت خوش نصیب ہیں آپکو ایک بہت اچھی جگہ مل گئی ہے اور نہ میڈیم یوجین ایک خوبصورت لڑکی ہے "
اینڈریا " ہاں ہے تو اچھی خوب صورت "
کونٹ " سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ وہ دولتمند ہے کیوں نہ میرا تو کم سے کم یہی خیال ہے "
اینڈریا " کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ بڑی دولتمند ہے "
کونٹ " کیوں نہیں مینے سنا ہے کہ مسٹر ڈینگلر اپنی نصف جائداد ہمیشہ چھپائی رکھتا ہے "
اینڈریا " (خوشی سے) اور اس بات کو وہ خود مانتا ہے کہ اسکے پاس دو تین کروڑ نقد ہے "
کونٹ " اور یہی اس بات کا ذکر ہی نہیں ہے کہ اس کو ایک بڑا کام ہاتھ لگا ہے - جو اس کے حق میں سونے کی کان ہوگا "
اینڈریا " ہاں ہاں مینے سمجھ لیا ہے کہ آپ کس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں آپ اس ریل کی سڑک کا ذکر کرتے ہیں نہ جبکا اس کو ٹھیکہ ملا ہے "
کونٹ - ہاں عام خیال ہے کہ اسکو اس کام میں کم از کم ایک کروڑ بچت ہوگی "
اینڈریا اس الفاظ کی سنہری آواز سے نہایت خوش ہوا اور بولا - ایک کروڑ بڑی کثیر رقم ہے "
کونٹ " ایک اور بات ہے کہ اس کا تمام روپیہ تم کو ملے گا کیونکہ اس کی ایک ہی بیٹی ہے اور جب وہ تمہاری ہوگئی تو اسکا روپیہ بھی تمہارا ہوا - علاوہ ازیں تمہاری اپنی جائداد کب کم ہے - لیکن اب روپیہ کی باتوں کو چھوڑو - معلوم ہوتا ہے کہ تم نے اس معاملے میں بڑی ہشیاری اور چالاکی برتی ہے "
اینڈریا " کیا کہوں - میں تو خبر نہیں وکیل مینے کیوا سطے پیدا ہوا تھا "
کونٹ " کیا وہ تمہیں محبت کرتی ہے

اینڈریا۔ ہاں کرتی ہے مگر ایک
بات مجھے بولنی نہیں چاہیے اور
وہ یہ ہے کہ میری امداد عجیب طرح
پہ ہوتی ہے"

کونٹ "جبھی فضول"

اینڈریا "میں سچ کہتا ہوں"

کونٹ "کس نے مدد کی ہے"

اینڈریا "آپنے"

کونٹ "میں نے شہزادہ صاحب
ہرگز نہیں۔ یعنی آپکا کیا کیا ہے کیا
آپکا نام آپکی دولت اور آپکی ذاتی
وجاہت کافی نہیں ہے"

اینڈریا۔ نہیں کونٹ صاحب نہیں
یہ آپکی کسر نفسی ہے میں خوب
جانتا ہوں کہ میری جائداد میری
وجاہت وغیرہ آپکی امداد کے
بغیر کچھ نہیں"

کونٹ دستانت سے "شاہزادہ
صاحب اگر آپکا ایسا خیال ہے
تو آپ غلطی پر ہیں۔ آپکی اور
میری تو آشنائی تک بھی نہ تھی
صرف میرے دو دوستوں لارڈ
ولمور اور ابی لبونی کے ذریعہ سے
آپکی اور میری ملاقات ہوئی اور
آپکے باپ کے نام کے آگے میری
حثیت ہے کیا کہ میں آپ کا مربی
بنوں"

اینڈریا معلوم کر گیا کہ کونٹ اس کے
قابو میں نہیں آئیگا اور پھر بات
بدلکر بولا "اچھا میرے باپ کے
پاس سچ مچ بڑی دولت ہے"

کونٹ "جی ہاں ایسا ہی معلوم
ہوتا ہے"

اینڈریا "کیا آپکو معلوم ہے کہ
میرا معہودہ جہیز آگیا ہے" کونٹ "گیا ہے
مگر وہ میرے تیس لاکھ"

کونٹ "وہ تو غالباً راستہ
پر آرہے ہیں"

اینڈریا "تو پھر وہ مجھکو ملجاوینگے"

کونٹ "مگر اب آپکو روپیہ
کی کچھ ضرورت ہے"

اینڈریا کچھ حیران سا ہوا اور
پھر اس نے ایک اور بات شروع
کر دی۔ اور بولا "اب میں آپ سے
ایک درخواست کرتا ہوں امید ہے
کہ آپ اسکو منظور فرماوینگے"

کونٹ "چلو بولو"

اینڈریا "خدا کا شکر ہے کہ میں
نے بہت سے دوست بنا لئے ہیں
مگر وہ شادی کرنے میں میرے
کام نہیں آسکتے اس معاملے
میں میری پشت پناہ کوئی بڑا
مشہور و معروف آدمی چاہیئے
جو مجھے خود گرجے میں لیجاوے آپ

جانتے ہیں کہ میرا باپ اپنے کاروبار کی ضروری اور اپنی کمزوری کے سبب سے آنہیں سکتا۔ سو ایسی صورت میں میرا آپکے سوا کوئی اور نہیں ہے جو اس کی بجائے میرا ہاتھ پکڑے
کونٹ "جی واہ۔ افسوس ہے کہ میرا آپ کے ساتھ بہت ویسی تعلق ہے۔ مگر ابھی تک آپ میرے پورے واقف نہیں ہوئے اگر آپ مجھ سے پانچ دس لاکھ بطور قرضے کے مانگتے تو گو اتنا قرضہ نہ کوئی لیتا ہے نہ دیتا ہے مجھ سے اتنا برا نہ ہوتا آپ یاد رکھیں کہ میں ایسے معاملات میں کبھی دخل نہیں دیا کرتا"
اینڈریا۔ (مایوس سا ہوکر)۔ اچھا تو پھر آپ انکار کرتے ہیں
کونٹ "یقیناً۔ اور اگر آپ میری بھائی اور بیٹے بھی ہوتے تب بھی میں ایسا ہی کرتا"
اینڈریا "پھر کیا کیا جاوے"
کونٹ "تمنے ابھی کہا ہے کہ تمہارے سینکڑوں دوست ہیں"
اینڈریا "ہوتے ہی سہی۔ مگر میری ملاقات مسٹر ڈینگلر سے آپ ہی نے کرائی تھی"
کونٹ۔ ہرگز نہیں اصلی واقعات کو یاد کرو۔ آپکی تو میرے بیٹے مکان پر ملاقات ہوئی ہے اور ڈینگلر کے مکان پر آپ خود بخود گئے تھے"
اینڈریا۔ مگر میری شادی کا بندوبست تو آپ ہی نے کرایا ہے
کونٹ "آپ یقین کریں کہ یہ ہرگز نہیں ہوا۔ آپ یاد رکھیں شادیاں کرانا میرے اصول کے بالکل برخلاف ہے"
اینڈریا "اچھا آپ وہاں بیٹھیگے بھی کہ نہ" کونٹ "ہاں۔
اینڈریا "یقیناً"
کونٹ "تو سب میں سے ایک میں بھی ہونگا"
اینڈریا "اچھا اتنا ہی سہی۔ مگر آپ مجھے کچھ نصیحت تو دیں کہ اس سے بھی انکار ہے"
کونٹ "کس بارے میں نصیحت چاہتے ہیں"
اینڈریا۔ کیا میری بی بی کی جائداد یا جہیز پانچ لاکھ ہے"
کونٹ "مسٹر ڈینگلر سے تو میں نے اتنا ہی سنا ہے"
اینڈریا۔ کیا میں اسے اپنے [illegible] یا ڈینگلر کے پاس ہی رہنے دوں"
کونٹ "دستور تو یہی ہے کہ تم

آپ مجھے لیلو۔“

اینڈریا۔ میری بات کے پوچھنے کی وجہ یہ ہے میں نے اپنے سسر کو ایک موقع پر یہ کہتے سنا تھا کہ وہ ہماری نقدی کو اس ریلوے کے کارخانہ میں خرچ کریگا۔“

کونٹ۔“ ایسا ہی سنا ہے کہ اس طریقے میں تمہارا سسر تمہاری دولت کو دگنا کرنا چاہتا ہے بیرن ڈینگلر ایک نیک باپ ہے اور وہ احسان کرنا چاہتا ہے۔“

اینڈریا۔ خیر اور تو سب معاملے اچھے ہی تھے صرف آپ کا انکار میرے بڑے رنج کا باعث ہوا۔“

کونٹ۔“ مجھے ایسے موقعوں پر کچھ ایسے ہی وہم پڑ جاتے ہیں ورنہ اصل میں بات تو کچھ نہیں۔“

اینڈریا۔“ خیر جیسی آپکی مرضی اچھا آج شام نو بجے تشریف ضرور لائیگا۔“

یہ کہکر اس نے کونٹ سے مصافحہ کرنیکے لئے ہاتھ بڑھایا اگرچہ کونٹ کے چہرہ کا اس کی اس حرکت پر رنگ متغیر ہو گیا۔ اور اس نے اپنا ہاتھ بھی کچھ پرے کھینچا تاہم اینڈریا نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اور آنسے بوسہ دیا پھر وہ اپنی گاڑی میں ہو بیٹھا اور غائب ہو گیا۔“

یہ دوپہر کے بعد کا وقت تھا اور اینڈریا نے نو بجے تک چار یا پانچ گھنٹے اپنے نئے دوستوں کو اطلاع دینے اور ان کو بڑے عظیم الشان دعوتوں اور جلسوں کے منہ میں پانی بھر دینے والے وعدے دیتے ہوئے گذارے ساڑھے آٹھ بجے شام تک ڈرائنگ روم کے ساتھ والا برآمدہ ملاقاتیوں اور تماش بینوں کے جھنڈ سے بھر گیا ان تمام لوگوں کو اس واقعہ کے ساتھ کسی قسم کی ہمدردی نہیں تھی وہ ان لوگوں میں سے تھے جو عجوبہ پسندی کے سبب ہر ایک نئے واقعہ کو دیکھنے کیواسطے چلے جاتے ہیں۔ ڈینگلر کا مکان شاہانہ انداز سے آراستہ کیا ہوا تھا جھاڑ اور فانوس ہر طرف جل رہے تھے اور اپنی خیرہ کن دینے والی روشنی سے ناظرین کی آنکھوں کو خیرہ کرتے تھے۔ فرش فروش کا سامان بڑا پر تکلف تھا۔“

یوجینی نے بڑی سادہ پوشاک پہنی تھی۔ ایک سفید غنچہ جو کہ آدھا اس کے سیاہ بالوں میں چھپا ہوا تھا۔ صرف اسکا ایک زیور تھا

اسکی وضع میں سادگی کے علاوہ
بڑی متانت پائی جاتی تھی۔"

منیڈیم ڈینگلر کچھ فاصلہ پر لیوسن
بیوجمپ اور رناڈ کے ساتھ
باتیں کر رہی تھی۔"

ڈینگلر اہل عملہ اور ان لوگوں کے
حلقہ میں کھڑا تھا جنکا کہ ملک کے
محصول اور زر مالگذاری کے ساتھ
تعلق ہوتا ہے۔ اور ٹیکس لگانیکی ایک
نئی تدبیر پر بحث کر رہا تھا اور کہہ رہا
تھا اگر اب کبھی پھر مجھے وزارت میں
جگہ ملی تو میں اس تدبیر کو ضرور عمل
میں لاؤنگا۔"

اینڈریا نے مغرور اور دلیر نظر آنے
کے لئے بڑی دلیرانہ صورت بنائے
ہوئے اپنے ایک دوست کے بازو
پر سہارا لگائے کھڑا تھا۔ اور اسکو
کہہ رہا تھا کہ دیکھو میں اب پیرس
کی فیشنل دنیا میں کیسے نئے نئے
فیشن ایجاد کرتا ہوں میری آمدنی
کثیر ہے اور لوگ دیکھینگے کہ ایک
دولتمند کی زندگی کیسی گزرا کرتی ہے
زائرین کمروں میں اسطرح ادھر ادھر
پھرتی تھیں کہ گویا وہ جسم کے ہیرا اور جواہرات
ہیں۔ معمول کے موافق لوڑہی عورتیں
زیادہ شاندار لباس پہنے ہوئے
تھیں اور سب سے بدصورت لیڈیاں
اپنے آپکو زیادہ خوبصورت دکھانا
چاہتی تھیں۔ اگر تم کسی خوبصورت
ناشگفتہ نازنین کی تلاش کرنی چاہو
تو تمہیں کسی چھپے ہوئے کونے میں
اس کی تلاش کرنی پڑے گی۔"

ہر ایک لحظہ زائرین کے قہقہہ اور
گفتگو کے درمیان بھرہ کی پکار سنی
جاتی تھی جبکہ وہ کسی مشہور جنگی افسر
یا محکمہ مال کے اعلے حاکم کے آنے کا
اونچی آواز سے خبر دیتا تھا۔"

بڑے بڑے لوگ آئے مگر کسی
کے آنے نے لوگوں میں کچھ تغیر یا توجہ
پیدا نہ کی مگر جب کہ پورے نو بجے تو
حضرت کونٹ آف مانٹی کرسٹو کی
تشریف آوری کی آواز آئی۔ سبنے
اچانک اور بے اختیار دروازہ
کی طرف آنکھیں اٹھائیں۔ کونٹ
نے اپنی عادت کے موافق سادہ
لباس پہنا ہوا تھا اس کے اوپر
سیاہ رنگ کا کوٹ بدن کے ساتھ
ملا ہوا تھا اور اس سبب سے اسکی
چوڑی چھاتی اچھی طرح سے ظاہر
ہو رہی تھی اسکی واسکٹ سفید
تھی اور اسکی شعاعیں پڑنے سے
اس کا چہرہ اور بھی زیادہ زرد
معلوم دیتا تھا۔ اسکا زیور صرف
سونے کی ایک باریک زنجیر تھی جو اتنی

باریک تھی کہ واسکٹ پر پڑی ہوئی
معلوم ہی نہ دیتی تھی۔کونٹ کے
داخل ہوتے ہی اس کے گرد ایک
حلقہ بن گیا۔کونٹ نے ایک ہی
نگاہ میں دیکھا کہ میڈیم ڈینگلرس
ڈرائنگ روم کے ایک سرے
پر کھڑی ہے۔اور مسٹر ڈینگلر دوسرے
پر۔اور یوجین اسکے مقابل میں ایستادہ
ہے وہ پہلے میڈیم ڈینگلر کی طرف
بڑہا جو میڈیم ولفرٹ کے ساتھ باتیں
کر رہی تھی اس کے پاس سے ہوکر وہ
یوجین کیطرف ہوا اور اسکی اس نے
ایسے ماہرے ہوئے اور پُر اثر الفاظ
میں تعریف کی کہ اس جوان مصور پر
اسکا اثر ہوا۔یوجین سے ملاقات
کرنے کے بعد اس نے اپنے آپ کو مسٹر
ڈینگلر کے پاس پایا جو اسکو دیکھنے
پر خود اس کے ملنے کے لئے آگے بڑھا تھا
تینوں صاحبان خانہ کے ساتھ ملاقات
کرنے کے بعد کونٹ اب کمرے کے
درمیان کھڑا ہو رہا اور زبان حال سے
گویا یہ کہتا تھا کہ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا
ہے۔اب دوسروں کو چاہئے کہ وہ اپنا
فرض ادا کریں۔اینڈریا جو کہ کونٹ کی
آنے کے وقت پاس کے کمرے میں تھا
اب اسی سے ملنے کیلئے آیا۔اس نے دیکھا
کہ اس کے گرد ایک حلقہ بندھا ہوا
ہے اور سب اسی سے بات کرنے
کے لئے مشتاق ہیں۔"

کونٹ۔اور اینڈریا میں ابھی بہت
باتیں نہ ہوئی تھیں کہ نوٹری آگئے
انہوں نے آتے ہی کاغذات وغیرہ
ایک میز پر درست کئے جس پر کہ ایک
زردوزی کمخواب کی چادر بچھی ہوئی
تھی۔اور جسکی پائے عمدہ قسم کے پاؤں
کی طرح تھے ایک نوٹری تو ایستادہ
ہی رہا اور دوسرا بیٹھ گیا اب کاروائی
کے شروع ہونیکا وقت آیا۔عورتیں
تو حلقہ بنا کر بیٹھ گئیں اور مرد جنمیں
سے بعض اینڈریا کے کپڑوں کی
تعریف کر رہے تھے۔اور بعض یوجین
کی متانت کی داد دے رہے تھے
اس حلقے کے باہر کھڑے رہے۔"
نوٹری نے سب کو خاموش رہنے
کے لئے کہا۔جب سب خاموش ہوگئے
تو اقرارنامہ پڑھکر سنایا گیا اس
کے ختم ہونے کے بعد روپیوں کی گنتی
شروع ہوئی۔لیڈیوں کے اس
نظارے کو دیکھکر منہ میں پانی بھر
آیا۔مگر انہوں نے اپنے آپ کو یہ
تسلی دی کہ یہ روپیہ ان کی خوبصورتی
کو زیادہ نہیں کر سکتا۔"
اینڈریا اپنے دوستوں کی خوشامدیں
اور تعریفیں سن رہا تھا۔اور اسی کو

قریباً یقین ہوگیا تھا۔ کہ اسکی خواب پوری ہونیوالی ہے "

لوٹری نے قلم لی اور اپنے سر کے اوپر گھما کر کہا " صاحبان اب چاہیئے کہ اقرارنامہ پر دستخط ہوجاویں دستخط شروع ہوئے پہلے دستخط بیرن کے ہوئے پھر مسٹر کیبول کنٹی کے وکیل کے۔ اب میڈیم ڈینگلر کی باری آئی۔ میڈیم ولفرٹ کے بازو پر سہارا لئے ہوئے تھی۔ اور بولی " کیا افسوس کی بات نہیں ہے کہ کونٹ آف مانٹی کرسٹو کے گھر جو چوری ہوگئی اور جسمیں ایک شخص کا خون بھی ہوگیا اس نے مسٹر ولفرٹ کی صحبت اور ملاقات سے محروم رکھا ہے"

ڈینگلر " ہاں بڑے افسوس کی بات ہے "

کونٹ " مجھے بھی بڑا افسوس ہے کہ اس غیرحاضری کا میں ہی باعث ہوں "

میڈیم ڈینگلر " آپ انکی غیرحاضری کا سبب ہیں یاد رکھیں کہ اگر یہ بات سچ ہے تو میں آپ کو کبھی معاف نہ کرونگی "

ان باتوں کے سننے سے اینڈریا کے کان کھڑے ہوگئے۔

کونٹ " مگر میرا اس معاملے میں کوئی قصور نہیں ہے۔ اس بدمعاش کو جو مجھے لوٹنے کے لئے آیا تھا اسکے ساتھی نے قتل کیا تھا جب اس کے زخموں کی ڈاکٹر نے دیکھ بھال کی تو اسکے کپڑے اتارے گئے ان سب کپڑوں کو پولیس کے افسر لے گئے مگر ایک واسکٹ انکی نظر سے رہگئی "

اینڈریا کا ان باتوں کو سنکر رنگ اڑگیا وہ وحشت کے مارے دروازہ کیطرف ہوگیا۔ اس نے دیکھا کہ کوئی طوفان بلا آنیوالا ہے جو اس کے سر پر پڑے بغیر نہیں رہے گا "

کونٹ " آج یہ واسکٹ ملی ہے۔ یہ خون سے بھری ہوئی ہے اور اس میں دل کے موقعہ پر ایک سوراخ ہے "

اس بات کے سننے سے عورتوں کی چیخیں نکل گئیں اور شاید ایک دو بیہوش ہوگئیں "

کونٹ ۔ خیر یہ واسکٹ میرے پاس لائی گئی۔ میں نے خیال کیا کہ یہ کوئی چیتھڑا ہے مگر میں نے تاڑ لیا کہ یہ مقتول کی واسکٹ ہے میرے نوکر نے اس کی جیبیں ٹٹولتے ہوئے اسمیں سے ایک کاغذ نکالا جب پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ بیرن صاحب یہ آپ کے نام ہے "

ڈینگلر (وحشت سے) "میرے نام"

کونٹ "ہاں آپکے نام چونکہ کاغذ بھی خون سے لتھڑا تھا اسلئے پہلے تو مجھ سے کچھ نہ پڑھا گیا مگر بڑی دقتوں سے جب میں نے کچھ حرف پہچانے تو آپ کا نام نکلا"

میڈیم ڈینگلر "مگر اس کا مسٹر ولفرٹ کے نہ آنے سے کیا تعلق"!

کونٹ "میڈیم وہ واسکٹ اور وہ خط گویا دو قطعی شاہد تھے میں نے ان کو ولفرٹ کے ہاں بھیجا دیا۔ بیرن صاحب آپ سمجھتے ہیں کہ قانونی کارروائی میں کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوتا شاید یہ آپ کے برخلاف کوئی منصوبہ ہو"!

اینڈریا نے ٹکٹکی باندھ کر پھر کونٹ کی طرف دیکھا اور دوسرے کمرے میں ہو گیا"

ڈینگلر "کیا وہ مقتول ایک بھاگا ہوا قیدی نہیں تھا"!

کونٹ "ہاں وہ ایک قیدی ہی تھا اور اسکا نام گیس پارڈ تھا"

ڈینگلر کا رنگ ہوا ہو گیا اور اینڈریا باہر کی ڈیوڑھی میں چلا گیا"!

کونٹ "بھلا دستخط کرتے جاؤ میں خیال کرتا ہوں کہ میری اس کہانی نے سامعین میں کچھ اضطراب پیدا کر دیا ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو اسکو واسطے معافی مانگتا ہوں"

میڈیم ڈینگلر نے اب دستخط کئے اور قلم نوٹری کو دیدی"

نوٹری "شاہزادہ کیول کنٹی! شاہزادہ کیول کنٹی کہاں ہے بہت سے دوسرے جوان آدمی جو شاہزادہ کے ساتھ زیادہ بے تکلف ہو گئے تھے زور سے پکارنے لگے" اینڈریا کدھر ہو"

ڈینگلر "اجی شاہزادہ صاحب کو بلاؤ اور انہیں کہو کہ اب دستخط کرنے کی انکی باری ہے"

مگر اسوقت سارے کے سارے مہمان بڑے دالان میں وحشت زدہ اور حیران دوڑے ہوئے گئے گویا کہ ان کے پیچھے کوئی خوفناک آفت پڑی ہوئی ہے۔ اور ڈرنے کے لئے وجہ بھی تھی کیونکہ ایک پولیس کا افسر ایک کمرے کے دروازہ پر دو دو سپاہی کھڑے کر رہا تھا اور ڈینگلر کا پتہ پوچھ رہا تھا۔ میڈیم ڈینگلر تو بیہوش ہو گئی۔ ڈینگلر مہمانوں کے پاس وحشت زدہ اور سراسیمہ آیا

کونٹ - افسر پولیس سے مخاطب ہو کر) "کیوں جی کیا ہوا ہے"!

افسر - (بغیر جواب دینے کے) "آپ

صاحبان میں اینڈریا کیول گنی کس کا نام ہے؟"

تمام حاضرین میں سے وحشت کی ایک چیخ نکلی۔ انہوں نے دریافت کیا انہوں نے دریافت کیا انہوں نے تلاش کی مگر اینڈریا کہاں ؟"

ڈینگلر۔ (حیرانی میں) مگر اینڈریا کیول کنٹی ہے کون ؟"

افسر۔ ایک غلام جو تولون کے قید خانہ سے بھاگا ہوا ہے!"

ڈینگلر" اس نے جرم کیا کیا ہے؟"

افسر" اسپر یہ الزام ہے کہ اس نے اپنے ساتھی کیس پارڈ کو جبکہ وہ کونٹ کے گھر سے چوری کر کے نکل رہا تھا۔ قتل کر دیا؟"

کونٹ نے اپنے اردگرد دیکھا اینڈریا صاحب رفو چکر ہو گئے!!"

چھیانویں باب

(بلجیم کیطرف روانگی)

پولیس کے افسر کے مسٹر ڈینگلر کے مکان پر آنے سے جو وحشت اور سراسیمگی

واقع ہوئی اس کے چند ہی منٹ بعد تمام حاضرین وہاں سے ایسے بھاگے کہ جیسے کوئی ہیضے یا اور کسی خطرناک وبا سے بھاگتا ہے بس وہاں صرف ایک ڈینگلر رہ گیا جو کہ افسر پولیس کے پاس اپنے اظہار لکھا رہا تھا دوسری اسکی بی بی میڈیم ڈینگلر جو اپنی بیٹھک میں حیران و پریشان بیٹھی تھی۔ تیسری یوجینی جو حقارت سے منہ چڑھاتے ہوئے اپنی دوست آرمیلی کو لیکر ایک علیحدہ کمرے کی طرف چلی گئی ہوئی تھی۔ ان کے علاوہ چند ایک نوکر تھے جو اس موقعہ کے لئے مختلف جگہوں سے کھانے پکانے اور اور سامان تیار کرنے کے لیے بلائے گئے تھے اور جو کہ اب گالیاں اور برا بھلا کہنے سے اپنا غصہ نکال رہے تھے کہ ان کا اتنا حرج کیا گیا ہے؟

ان سب میں سے ہم یوجینی اور میڈیم آرمیلی کا ذکر کرتے ہیں؟ یوجینی حقارت آمیز الفاظ کہتی ہوئی اور منہ چڑھاتے ایک ملکہ کیطرح جسکی ہتک ہو گئی ہو اپنے ساتھی کو لئے ہوئے جس کہ اس حادثہ کا بہت زیادہ اثر پڑا تھا۔ اپنے کمرے کیطرف چلی گئی ہوئی تھی

اس کمرے میں پہونچنے پر لوجین
نے دروازہ کا تالا لگایا اور آرمیلی
ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور بولی کہ
کیسی آفت آئی ہے کسی کو بہلا یہ
شک گذر سکتا تھا۔ کہ شاہزادہ
صاحب خونی۔ اور بہاگے ہوئے
قیدی ہیں "

لوجین نے ناک چڑہائی۔ اور بولی
میری قسمت ہی ایسی ہے البرٹ
سے بچی تھی اور پھر کیبول کنٹی کے
حوالہ ہونے لگی تھی "

آرمیلی۔ اِن دونوں کو آپس میں
نسبت ہی کیا ہے "

لوجین " بس جی خاموش رہو
آدمی سب ہی ایسے ہوتے ہیں اب
میری حقارت اور بھی زیادہ ہوگئی
ہے "

آرمیلی " اب ہم کیا کریں "

لوجین " کیا کریں وہی جو کسی
روز سے ٹھانی ہوئی ہے۔ بس
روانہ ہو جاویں "

آرمیلی۔ آپکی تو شادی ہونے
والی ہے روانہ کیسے ہو جاویں۔

لوجین " آرمیلی سنو۔ اس
دنیا کی زندگی میں بڑی بندشیں اور
روکیں ہیں۔ مگر میری طبیعت
ان بندشوں کو پسند نہیں کرتی
میں ہمیشہ سے یہی چاہتی رہی ہوں کہ
مصور بنوں اور آزاد بے پرواہ
زندگی بسر کروں۔ میں اس جگہہ
نہ رہوں اس لئے کہ وہ اب ایک
مہینہ انتظار کرکے میری لیوسن
ڈبارکا سے شادی کردیں گے نہیں
آرمیلی نہیں۔ میں ایسے معاملات
میں اب کبھی کسی کا کہا نہ مانوں
گی اور آجکا واقعہ میرے لئے کافی
عذر ہے

آرمیلی " تم کیسی دلیر ہو "

لوجین " کیا تم مجھے پہلے سے
نہیں جانتیں بس ان باتوں کو
چھوڑو۔ اب ہم اپنی باتیں کریں اس
گاڑی کا کیا کیا ہے "

آرمیلی " تین دن سے اسجگہ
موجود ہے جہاں سے ہمنے سوار
ہونا ہے "

لوجین۔ پروانہ راہداری "

آرمیلی " یہ ہے "

لوجین نے کاغذ لیا اور پڑہا "
آئیم لیون آرمیلی عمر بیس برس
بال سیاہ۔ آنکھیں سیاہ۔ اپنی بہن
کے ہمراہ سفر کررہا ہے "

لوجین۔ واہ خوب۔ یہ کیسے
ہوا "

آرمیلی " جب میں کونسٹ آف انتی

کرسٹو کے پاس وہ سفارشی خط لینے
گئی تھی تو میں نے اس کے پاس یہ
خطرہ ظاہر کیا تھا کہ میں اکیلی عورت
کیسے سفر کروں سو وہ میرے لئے
یہ مردانہ راہداری کا پروانہ لے
آیا اور میں نے آگے اس پر یہ الفاظ
زیادہ کر لئے ہیں۔ اپنی بہن کے ہمراہ
سفر کر رہا ہے۔"

یوجین "بس اب صرف اس بات
ہی باندھنے کی دیر ہے۔"

آرمیلی "یوجین خوب سوچ
لینا چاہئے۔"

یوجین "میں نے سب کچھ سوچ
چھوڑا ہے۔ یہاں میں لوٹوں
جیبوں اور بلوں کی باتیں سنتی
تھک گئی ہوں۔ مگر اس جگہ لومبارڈی
کے میدان روم کے محل وینس
کی نہریں۔ یہ نیدو لنکا گاتا اور ٹھنڈی
ہوائیں۔ میرا ان چیزوں کے لئے
دل تڑپ رہا ہے بھلا بتاؤ تو ہمارے
پاس کتنا سرمایہ ہے۔ آرمیلی نے
ایک صندوقچی کھولی اور اس میں سے
اس نے نوٹ نکال کر گنے یہ تعداد
میں تیس نکلے۔

یوجین "تیس ہزار بہت خوب
اور اتنا ہی ہمارے پاس زیورات
وغیرہ ہوں گے بس ہم فی الحال
ہیں چھیالیس ہزار کے ساتھ ہم
دو سال تک امیرانہ زندگی بسر
کر سکتے ہیں اور چار سال تک متوسط
درجہ کی۔ لیکن چھ مہینہ سے پہلے
پہلے تم اپنے باجے سے اور میں اپنی
آواز سے خبر نہیں کیا کچھ بنا لیں

سو یہ روپیہ تمہارے حوالے ہے
اور زیورات والی صندوقچی میں
رکھتی ہوں اگر ایک جاتا رہیگا تو
دوسرے کے پاس تو رہیگا۔ اب
جلدی سے تیاری کرو۔ اور آرمیلی
مسٹر ڈینگر کے دروازہ کے پاس
جاکر ذرا ٹھیرو۔"

یوجین "تمہیں ڈر کس بات
کا ہے۔"

آرمیلی "ایسا نہ ہو کہ ہمیں کوئی
دیکھ لے۔"

یوجین "دروازہ کو تالا لگا ہوا
ہے۔"

آرمیلی "شاید وہ ہمیں اس کے
کھولنے کے لئے کہیں۔"

یوجین "وہ بیشک کہیں ہم نہیں
کھولیں گے۔" یہ باتیں کر کے انہوں
نے ایک تھیلے میں تمام اشیاء ڈالنی
شروع کیں۔

یوجین - تو تم یہ تھیلا بند کر دو میں
میں کپڑے بدل لیتی ہوں "
آرمیلی نے بہتیری کوشش کی
مگر تھیلے کا منہ اس سے بند نہ ہو سکا
اور وہ بولی " مجھ سے تو یہ کام نہیں
ہو سکتا آپ خود ہی کریں "
یوجین " بہت بہتر مجھے معلوم
تھا کہ تم ایسی ہی گئی گزری ہو -
تو میں خود ہی کر لیتی ہوں "
یوجین نے تھیلا بند کیا اور پھر
اپنا بیگ کھول کر اس میں سے ایک ریشمی
خفتان نکالا اور آرمیلی کو کہا " دیکھو میں نے سب کچھ بند و بست
کر لیا ہوا ہے یہ تمہیں سردی سے
محفوظ رکھے گا "
آرمیلی " تم خود کیا کرو گی "
یوجین " مجھے کچھ پرواہ نہیں
ہے مجھے سردی نے کیا لینا ہے "
آرمیلی " تم نہیں پوشاک بدلو گی "
یوجین " تمہیں کیوں فکر پڑی ہے
ہمارے سارے نوکر کام میں مشغول
ہیں ۔ اور کوئی ہمیں دیکھتا نہیں پھر
ہمیں ڈر کس کا ہے -
آرمیلی " بس اب میری تسلی
ہو گئی ہے "
یوجین " آؤ مجھے مدد دو "
یہ کہکر اس نے ایک صندوق سے
پورا مردانہ لباس بوٹ سے لیکر کوٹ
تک نکالا - پھر ایسی پھرتی سے کہ گویا
ہمیشہ سے مشتاق ہے اس نے
پتلون چڑھائی اور کوٹ وغیرہ پہن کر
بالکل مردوں کی صورت بنائی -
آرمیلی حیرانی سے اسکی طرف
تکتی ہی رہ گئی اور توقف کے بعد بولی
" بات تو عجیب بن گئی مگر کیسے یہ گھنی
لمبی زلفیں مردانہ ٹوپی کے نیچے سما
جاویں گی "
یوجین " میں سب ٹھیک ٹھاک
کر دکھاتی ہوں "
یہ کہکر اس نے اپنے سیاہ لمبے بال
اپنے ایک ہاتھ سے اکٹھے کر کے پکڑے
اور دوسرے ہاتھ سے ایک لمبی
قینچی پکڑی تھوڑی دیر میں قینچی کے
دونوں پھل بالوں کے بیچ میں سے
گزر کر ایک دوسرے سے ملے - اور
بالوں کے گچھے اس جوان مردانی
عورت کے پاؤں پر آ گرے پھر
یوجین نے بغیر کسی افسوس یا تردد
کے اپنے سامنے کے بال کاٹ
ڈالے - رنج افسوس تو در کنار
اس کی آنکھیں یہ کام کر کے اور
بھی خوشی اور بشاشت کے نشان
دکھانے لگیں "
آرمیلی - (افسوس سے) ہائے

کیسے عجیب بال تھے"

یوجین۔ (اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر) "ہیں کیا اب پہلے سے سوگنا بھلی معلوم نہیں ہوتی یا اونکا افسوس تو تب ہو جب میری صورت میں کچھ فرق آیا ہو۔ میں تو خیال کرتی ہوں کہ میں پہلے سے بہت خوب صورت نظر آتی ہوں"

آرمیلی "ہاں ہاں تم بھلی معلوم ہوتی ہو ہر حال میں بھلی معلوم ہوتی ہو۔ بھلا بتلاؤ کہ اب جاؤ گے کدہر"

یوجین۔ میری تو مرضی ہے کہ برسیلز کیطرف چلیں وہاں سے ہوکر پھر سوئٹزرلینڈ چلیں گے۔ اور وہاں سے ہوتے ہوئے کوہ سینٹ گاتہرڈ کے راستہ بلجیم جا پہونچیں گی یہ تجویز ٹھیک ہے نہ"

آرمیلی "ہاں"

یوجین۔ دیکھتی کیا ہو"

آرمیلی "بس تمہاری طرف دیکھتی ہوں لوگ تو یہی خیال کریں گے کہ تم مجھے نکالکر لے چلے ہو"

یوجین۔ "ہاں یہہ خیال غلط تو نہیں ہوگا"

یہہ باتیں کرکرا کر انھوں نے چراغ گل کئے اور اسباب اٹھاکر۔ **ڈرائنگ روم** کا کمرہ کھولا اسمیں سے ایک سیڑھی جس سے ہوتی ہوئی وہ صحن میں پہونچی صحن بالکل خالی تھا گھڑی بارہ بجا رہی تہی۔

یوجین نے تھیلا آرمیلی کے ہاتھ میں رکھکر اور اسے کھڑا کرکے آپ دربان کی تلاش میں گئی۔ اس نے دیکھا کہ وہ اپنی کوٹھری میں ایک کرسی پر سویا ہوا ہے **یوجین** واپس آئی اور آرمیلی کو ایک طرف چھپاکر اور خود دروازہ کے سامنے ہوکر پوری مردانہ آواز میں بولی "پھاٹک پھاٹک" دربان اٹھا اور چند قدم آیا کہ دیکھو کہ دروازہ کھلانے والا کون ہے مگر جب اس نے دیکھا کہ ایک جوان آدمی بے صبری سے اپنے بوٹ پر اپنا بید مار رہا ہے تو اس نے فوراً پھاٹک کھولدیا۔

یوجین کا دل اگرچہ معمول سے زیادہ دھڑک رہا تھا تاہم متانت اور سنجیدگی سے باہر نکلی۔ آرمیلی بھی اس کے پیچھے پیچھے نکلی باہر نکلتے ہی انھوں نے اپنا اسباب ایک مزدور کو اٹھوایا اور اسکو ۳۶ روڈی **دکٹو** اسکا پتہ دیکر اسکے پیچھے ہولیں جب وہ اسجگہ پہونچیں تو یوجین نے

مزدور سے اسباب رکھوایا اور اُسے کچھ پیسے دیکر رخصت کیا پھر اس نے سرائے کے دروازہ کو دستک دی سرائے کی مالکہ کو پہلے خبر دی گئی تھی اس نے فوراً دروازہ کھولا۔

یوجین۔ (سرائے والے سے) "یہ تو پانچ روپیہ ہیں مزدور سے اسباب اندر رکھوالو اور اُسے گاڑی لانے کیواسطے کہو سرائے والے نے حیرانی سے یوجین کی طرف دیکھا لیکن پانچ روپیہ لیکر اس نے مزدور کو روانہ کیا کوئی پندرہ منٹ میں گاڑی بالکل تیار آپہونچی اسباب وغیرہ اٹھا کر اسمیں رکھا گیا

گاڑی والا۔ "صاحبان کسطرف"

یوجین۔ "فان ٹین بلو کیطرف"

دونو دوست اسباب رکھکر گاڑی میں پہلو بہ پہلو بیٹھ گئیں

گاڑی روانہ ہوئی جب وہ پیرس سے باہر نکلی تو آرمیلی بولی "لوجی پیرس سے باہر آگئے ہیں"

یوجین۔ "ہاں کام خوب ہو گیا ہے کسی قسم کا شور وغیرہ بھی نہیں ہوا۔ اور نکل بھی آئے ہیں"

گاڑی اب زور سے چلی اور وینگار کی لڑی اس سے کھولی گئی

ننانویں باب

(بل اور بوتل کے ہوٹل)

اب ہم یوجین اور آرمیلی سے کچھ دیر کے واسطے رخصت ہوتے ہیں اور اپنے غریب دوست اینڈریا کیول کنٹی کیطرف آتے ہیں۔ ماسٹر اینڈریا۔ اگرچہ عمر کا جوان تھا مگر ہوشیاری اور چالاکی میں عمر سے بڑھکر تھا۔ ہم نے دیکھا کہ پولیس کی افواہ کے اڑنے پر وہ دوسرے دالان میں ہو گیا تھا۔ اور وہاں سے آہستہ آہستہ کھسک کر دروازہ تک آپہونچا تھا ہمنے ایک بات بیان نہیں کی جو بیان کرنے کے لائق ہے جب اینڈریا دالان میں پہونچا تو وہاں اس نے دیکھا یوجین کے ہر طرح کے قیمتی زیورات اور قیمتی کپڑے بند ہے اسکی نظر پڑے ان اشیا میں سب سے قیمتی اٹھالیں یہ سامان لیکر وہ کھڑکی کے بیچ میں سے کود ا تھا وہ مضبوط اور قد کا لمبا تھا باہر نکلنے ہی پہلے تو کوئی

دس منٹ تک وہ پھرتا رہا کیونکہ اسے پتہ نہیں تھا کہ کسطرف کو جاوے۔ مومانٹ بلینک میں سے ہوکر اس نے اپنے آپ کو رولیفیسی کے سرے پر پایا۔ اسجگہ پیرس اس کے ایک طرف تھا اور سینٹ لارڈن کا وسیع بیابان پا دوسری طرف اینڈریا کے دل میں اس وقت یہ سوال اٹھا کہ میں ضائع ہو جاونگا اگر میں ذرا ہوشیاری برتوں تو امید ہے کہ میں نکل جاونگا میرا بچنا اب صرف تیزی اور چستی پر موقوف ہے۔ اس وقت اس نے دور سے ایک گاڑی آتی دیکھی اسکا چلانیوالا ظاہرا فابرگ سینٹ ڈینسی کیطرف جارہا تھا۔

بینی ڈیٹو۔ میاں گاڑی والے۔

گاڑی والا۔ جی صاحب کیوں۔

بینی ڈیٹو۔ کیا تمہارا گھوڑا تھکا ہوا ہے۔

گاڑی والا۔ تھکا ہوا۔ کیوں نہیں اس نے اس مبارک دن میں کچھ بھی نہیں کیا۔ صرف سات روپیہ لے ہیں۔ جنمیں سے ۵ مالک کو دینے ہیں۔

بینی ڈیٹو۔ سات تمہارے پاس آگئے ہیں یہ لو دس اور لو۔

گاڑی والا۔ بڑی خوشی سے دس روپیہ ایسی چیز نہیں ہیں کہ ان کو حقارت سے چھوڑ دیا جاوے لائیے اور اپنا کام فرمائیے۔

بینی ڈیٹو۔ کام میرا بہت آسان ہے اگر تمہارے گھوڑے تھکے نہ ہوں۔

گاڑیبان۔ میرے گھوڑے ہوا کی طرح جاوینگے آپ یہ بتا دیں کہ آپنے جانا کدہر کو ہے۔

بینی ڈیٹو۔ بس لاور کیطرف چلو۔

گاڑیبان۔ اوہ میں خوب جانتا ہوں۔

بینی ڈیٹو۔ بس پھر چلو مینے اپنے ایک دوست کو جاکر ملنا ہے۔ میں نے کل اس کے ہمراہ شکار کھیلنا تھا۔ وہ اسجگہ میرا گیارہ بجے تک انتظار کریگا مگر چونکہ بارہ بج گئے ہیں اس لئے وہ شاید آگے نکل گیا ہوگا۔

گاڑیبان۔ ہوں۔

بینی ڈیٹو۔ اچھا پھر لو اسے پکڑو۔

گاڑیبان۔ لو گاڑی اڑی ہے۔

بینی ڈیٹو۔ اگر تم لاور سے پہلے پہلے اسے پکڑ سکو تیں روپیہ لیں گے اور تم وہاں پہونچنے تک اسے پکڑ لو تو چالیس۔

گاڑیبان۔ بہت خوب۔ دیکھو تو خدا کیا کرتا ہے۔

اینڈریا گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی روانہ ہوگئی دوست کو پکڑنیکا تو بہانہ

ہی تھا تاہم اینڈریا ہر ایک گذرنیوالے
سے پوچھتا جاتا تھا کہ آیا کسی نے اس
سڑک پر ایک سبز رنگ کے گھوڑوں
والی گاڑی دیکھی ہے چلتے چلتے وہ
ایک گاڑی کے پاس سے گذرے
جو نہائیت خوبصورت تھی اور جسکے
آگے دو گھوڑے بہت مضبوط
تھے اینڈریا نے اپنے دلمیں کہا کاش
کہ میرے پاس یہ گاڑی اور یہ گھوڑے
اور ایک پروانہ راہداری ہوتا۔ یہ
سوچ کر اس نے ایک آہ سرد بھری
اس گاڑی میں یوجین اور آرمیلی
جارہی تھیں۔

اینڈریا والی گاڑی بغیر کسی دوست
کی گاڑی کے ملنے کے آخرکار
میں پہونچی اس جگہ پہونچتے ہی اینڈریا
نے کہا " یار دوست تو ملتا ہی ملیگا
مگر کہیں تمہارے گھوڑے نہ مرجاویں
یہ لو تم اپنے تیس روپیہ میں اسجگہ
چیول سرادک میں رات کاٹونگا
اور صبح سرکاری گاڑی میں بیٹھ
جاؤنگا بس سلام " یہ کہکر اس نے
گاڑی والے کے ہاتھ میں روپیہ دیا
گاڑی والے نے روپیہ جیب میں
ڈالے اپنی راہ لی۔ اینڈریا نے
بہانہ تو کیا کہ گویا وہ چیول روگ
میں ٹھیریگا مگر جب گاڑی نظر سے
غائب ہوگئی۔ وہ سڑک پر ہولیا
اور مضبوط قدم کے ساتھ دو کوس
اور چلنے کیلئے تیار ہوگیا۔ چلتے چلتے
وہ سڑک پر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا
کہ کہاں ٹھیرے اور کدھر جاوے
گاڑی میں سفر کرنا اسے بغیر راہداری
کے محال نظر آیا۔ سرائے میں ٹھیرنا
قریب ناممکن کے تھا کہ اسکی بڑی
سخت حفاظت کیجاتی تھی اور بغیر پروانہ
کے اسمیں کسی کو داخل نہیں دیا جاتا
تھا آخر اس کے دل میں ایک تدبیر
سوجھی اس کا ارادہ پیدا ہوگیا۔ اپنے
کپڑے وغیرہ درست کرکے وہ چیپل
سرول کیطرف گیا اور وہاں جاکر
دروازہ پر دستک دی اس اجاڑ جگہ
میں بھی ایک سرائے تھی۔ سرائے
والے نے دروازہ کھولا "
اینڈریا " میرے دوست مینے
سلنس میں پہونچنا ہے۔ میں فان
کین سے چلا تھا۔ مگر راستہ میں
میرے گھوڑے نے مجھے گرادیا آخر
مینے اسے چھوڑ دیا۔ اگر آج رات
ہی میں اپنی منزل پر نہ پہونچ جاؤں
تو میرے گھر کے آدمیوں کو بہت فکر
پیدا ہوگی۔ سو تم اپنا ایک گھوڑا مجھے
کرایہ پیدو سرائے والوں کے
پاس ہمیشہ کرایہ کیواسطے گھوڑے

ہوتے ہیں خواہ وہ اچھے ہوں خواہ بُرے سو اُسنے اپنے اصطبل کے نوکر کو بلایا۔ اور ایک مرا سا گھوڑا تیار کرایا۔ نوکر کو کہا کہ اینڈریا کے ساتھ جاوے۔ اور سفر ختم کرنے کے بعد گھوڑا واپس لے آوے۔ اینڈریا نے دس روپیہ نکالکر اسکے ہاتھ میں دیئے۔ جنہیں جیب میں ڈالکر وہ خوش ہو گیا گھوڑا قومر وہ سا تھا مگر قریبًا تین گھنٹہ لگاتار چلنے کے بعد یہ تو کدس چلا اور کوم پین میں جا پہونچا۔“

اینڈریا کو خوب یاد تھا کہ اس موضع میں ایک سرائے ہے۔ جسکو کہ بل اور بوتل کی سرائے کہا کرتے ہیں۔

اب وہ گھوڑے پر سے اترا اور نوکر کو رخصت کرکے اس سرائے کے دروازہ پر گیا۔“

اسے خیال تھا کہ رات میں سے چار پانچ گھنٹہ ابھی باقی ہیں اسمیں وہ آرام بھی کر سکتا ہے اور اچھی طرح تر و تازہ بھی ہو سکتا ہے۔“

تھوڑی کا دیر کھٹ کھٹانے کے بعد ایک نوکر نے دروازہ کھولا۔“

اینڈریا (نوکر سے) دوست میں سینٹ جین کی سرائے میں کھانا کھا رہا تھا۔ اور اس انتظار میں تھا کہ سرکاری گاڑی گذرے تو اس میں سوار ہو جاؤں۔ مگر میری غفلت سے مجھے وہ سواری ہاتھ نہ لگی۔“

اب میں چار گھنٹہ سے راستہ گم کئے ہوئے اس جنگل میں پھر رہا ہوں۔ تم میرے لئے ایک چھوٹا کمرہ جو صحن کے سامنے ہو تیار کرو اور میرے لئے شراب کی ایک بوتل اور ایک بھونا ہوا مرغ لاؤ نوکر کو کسی قسم کا شک پیدا نہ ہوا کیونکہ اینڈریا کی وضع کو دیکھکر شک پیدا ہونا محال تھا۔“

خیر نوکر مکان تیار کرنے کے لئے گیا۔ مالکہ سرائے ابھی اینڈریا اسے بڑے تپاک سے ملا اور اور بولا مجھو وہی نمبر ۳ دیجئے جو کہ پچھلی بار دئے تھے جبکہ میں یہاں ٹھیرا تھا۔“

مالکہ۔ افسوس ہے کہ نمبر ۳ میں ایک جوان آدمی آگیا ہے جو اپنی بہن کے ہمراہ سفر کر رہا ہے۔“

اینڈریا اس بات کو سنکر کچھ مایوس سا ہو گیا۔ مگر مالکہ نے اسے اس بات کے کہنے سے تسلی دیدی کہ نمبر ۷ بھی بالکل ہر طرح سے ایسے ہی ہے جیسے کہ نمبر ۳ اصل میں اینڈریا کا نمبر ۳ لینے

پر اتنا اصرار کرنا بے وجہ نہ تھا اس
کمرے سے وقت پر نکلنا بہت
آسان تھا۔ اور ساتھ ہی وہ کمرہ
ایسی جگہ واقع تھا کہ جہاں آدمی
بڑے آرام سے رہ سکتا تھا۔
اتنے میں نوکر کھانا لایا۔ مرغ
تازہ تھا اور شراب بہاتی آگ
بھی خوب جل رہی تھی اینڈریا کھانے
پر بیٹھا اور اس نے معلوم کیا کہ اسے
ایسی بھوک لگی ہوئی ہے کہ گویا کچھ
بھی واقع نہیں ہوا۔ روٹی کھا کر وہ
بستر پر گیا اور جلدی گہری نیند
سو گیا۔"

اس نے اپنے بچنے کی یہ تجویز کی
ہوئی تھی کہ صبح سویرے ہی اپنا
کرایا وغیرہ ادا کر کے سرائے میں
سے نکل جاوے اور جنگل میں پہنچ
کر جنگل کے سیر کے بہانہ سے کسی
دہقان کی مہمان نوازی پر بھروسہ
کرے۔ پھر اپنے ہاتھ کیچڑ سے بھر کر
اور اپنے بال سیپے کی کنگھی سے
میلے کر کے اور اپنا رنگ ایک تدبیر
سے جو ایک دوست نے مدت سے
پہلے اسکو بتائی ہوئی تھی وہ جنگلوں
میں سے ہوتا ہوا تھوڑے ہی عرصہ میں
پر پہنچ جاوے سرحد سے گزر کر
اس کا منشا تھا جو [illegible]

روپیہ پیدا کرے اور اور ا
کثیر رقم کیا تھا اس روپ
پچاس ہزار کی رقم سے تج
ان تسلی وہ خیالات نے
گہری نیند میں ڈالا۔ اسو
کہ وہ صبح سویرے جاگے
کھڑکیوں کو کھلا ہی رکھا
کی بلی لگا دی اور میز کے
کھلا ہوا چاقو رکھ دیا جسو
وہ خوب جانتا تھا اور جو
جدا نہیں ہوتا تھا۔ ساتھ
سورج کی گرم اور روشن
اینڈریا کے چہرہ پر پڑنے
کیا جو نہی اس نے اپنی
اسے خیال گذرا کہ وہ بہ
سویا رہا ہے وہ بستر پ
اور کھڑکی کی طرف گیا ا
سپاہی صحن میں بھر رہا تھ
کے سپاہی اس قسم کے ا
کو نہیں دیکھ کر آدمی
اندیشہ پیدا نہ ہو۔ تھا حکم
کو اپنے جرم کی خبر ہو تو
کیا دیکھتا تو گویا بجلی کے
پرا پہنچتا ہے اینڈریا
دیکھکر اپنے دل میں کہ
پہچان لیا گیا ہے
اس نے اپنے اس [illegible]

دیا- کہ سرائے میں پولیس والے
کا ہونا کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے
سو میں کیوں حیران ہوں چلوں
اور پوشاک پہنوں" اس نے جاکر
پوشاک پہنی- اور اپنے دل میں
کہا "خوب میں اس کے جانے تک
یہاں ٹھیرتا ہوں اور پھر کھسک جاؤنگا
یہ سوچ کر وہ پھر کھڑکی کیطرف
گیا مگر اب کی دفعہ کیا دیکھتا ہے
کہ نہ صرف وہی سپاہی وہاں موجود ہے
بلکہ ایک اور سیڑھیوں کے آگے کھڑا
ہے- اور ایک تیسرا بندوق کندھے پر
اٹھائے گلی والے دروازہ کے آگے
کھڑا ہے اور اس کے گرد بہت سے
تماش بینوں کا ہجوم ہے"

پہلا خیال جو اب اینڈریا کے دل
میں گذرا یہ تھا کہ وہ میری تلاش کرتے
ہیں" اسپر اسکا چہرہ زرد ہوگیا اور
اس نے حیرانی سے اپنے ارد گرد
دیکھا اس کے کمرے سے باہر نکلنے
کا صرف ایک ہی راستہ تھا اور وہ
سب لوگوں کو نظر آتا تھا- دوسرا
خیال اس کے دل میں یہ پیدا ہوا کہ
بس میں مارا" یہ خیال اس کا بجا تھا
کیونکہ اگر وہ پکڑا جاتا تو اس کی گرفتاری
ثبوت اور قتل بس ایک ہی بات تھی
پہلے تو اس نے اپنے سر کو اپنے
ہاتھوں کے درمیان دبایا اور سوچ
میں غرق ہوا پھر تھوڑی دیر کے بعد
امید کی ایک کرن اس کے دل میں
چمکی اس کے چہرہ پر ایک خفیف سی
مسکراہٹ ظاہر ہوئی اس نے
اپنے گرد دیکھا اور طاقچہ کے اوپر
سیاہی کاغذ اور قلم دوات پائی-
قلم اٹھاکر اس نے اطمینان سے مفصلہ
ذیل سطریں کاغذ پر تحریر کیں"

"میرے پاس اپنے بل ادا کرنے کے
لئے کوئی نقدی نہیں ہے- لیکن میں
بد دیانت آدمی نہیں ہوں سو اپنے
ضمانت کے طور پر میں اپنے پیچھے یہ
سنہری پن چھوڑ جاتا ہوں جو میرے
بل سے دس گنا قیمت کی ہے میرا
صبح سویرے نکل جانا معاف رکھا
جاویگا- کیونکہ مجھے شرم آتی تھی
اس نے پن نکالکر کاغذ پر رکھی پھر
دروازہ کھولکر یہ معلوم کرانے
کے لئے کہ گویا وہ نکل گیا ہے اسنے
چمنی کا ڈھکن اٹھایا اور بڑے
مشاق بازیگر کی طرح اس چمنی
کے ٹنل میں سے چڑھنا شروع
کیا اسی وقت ایک سپاہی پولیس
کے افسر کے ہمراہ اوپر چڑھ آیا"

پولیس والوں کے اس طرح جلدی
اینڈریا کے پیچھے آجانے کا باعث یہ تھا

تھا کہ صبح سویرے ہی ہر طرف تاربی دوڑا دی گئی تھیں۔ اور گیس یارڈ ۔ قاتل کی گرفتاری کے واسطے سخت حکم روانہ کر دیئے گئے تھے یہ قصبہ میں سرائے تھی اسمیں ایک بڑی بھاری پولیس کی چوکی تھی اس لئے جونہی اس چوکی میں اطلاع پہنچی پولیس والوں نے وہیں کارروائی شروع کر دی۔ اور یل اور ہوٹل کی سرائے ایک بڑی مشہور جگہ تھی اس لئے پہلے پہل وہ وہیں آئی جو سنتری کہ اس ہوٹل کے دروازہ کے رات کے وقت حفاظت کے واسطے کھڑا تھا۔ اسے یاد تھا۔ کہ ایک جوان آدھی رات کے وقت گھوڑے پر سوار اس سرائے میں آیا ہے سپاہی کو اس کے دیکھتے ہی اصل میں تو شک گزر گیا تھا کیونکہ اس کا آنا ہی ایسے وقت میں تھا۔ کہ خواہ مخواہ شک گزرے اس لئے اس نے کمرے کی طرف وہ بیان کیا تھا۔ اب جو اور سپاہی آئے تو انہوں نے اسکی راہبری سے پہلے اسی کے کمرے کی طرف رخ کیا۔ جب وہ وہاں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ دروازہ کھلا ہے افسر بولا "یہ دروازہ کھلا ہوتا تو ایک بڑا ہی نشان ہوتا ہے" جب اندر گئے تو اس کا عذر اور پن نے افسر کے شک کی تصدیق کر دی اینڈریا حقیقتاً بھاگ گیا تھا سپاہی نے ہر طرف دیکھا۔ آخر اسکی نظر چمنی پر پڑی اینڈریا نے پاؤں کے نشان بالکل مٹا دیئے تھے تاہم سپاہی چمنی کو بغیر تلاش کے نہیں چھوڑ سکتا تھا اس نے کچھ لکڑیاں اور بھوسہ منگوایا اور اسے چمنی میں رکھکر آگ لگائی اس امید میں کہ اگر کوئی بیچ میں ہوگا تو دھوئیں کے سبب نیچے آجائیگا مگر اسکی امید پوری نہ ہوئی سو وہ مایوسی کے لہجہ میں پکارا "وہ یہاں نہیں ہے" اینڈریا کو کچھ تسلی ہوئی مگر دوسرے سپاہی کی اس بات نے تسلی نہ کی اس نے زیادہ توجہ سے جھانکنا شروع کیا اینڈریا نے خیال کیا کہ اس جگہ میرا پتہ لگ گیا تو پھر میرا بچنا محال ہوگا مگر سپاہی نا امیدی کی حالت میں اپنے اس کام سے ہٹ گئے اینڈریا چمنی بہ چمنی ہوتا ہوا ایک محفوظ جگہ میں جا بیٹھا۔

سپاہی۔ (افسر سے) پھر کیا بات بنی"

افسر" بس وہ صبح سویرے نکل گیا ہے مگر کوئی بات نہیں ابھی جنگل میں آدمی روانہ کر دیئے جاتے ہیں اور وہ یقیناً پکڑا جاویگا

جونہی افسر نے یہ بات ختم کی وہیں کچھ چیخیں سنائی دیں۔ اور ان کے ساتھ ہی زور سے گھنٹہ بجنے کی آواز آئی۔"

افسر:"دیکھیں تو یہ کیا معاملہ ہے؟"

سرائے والا:"کس کمرے سے یہ آوازیں آرہی ہیں شاید کمرے والے کو کچھ ضرورت ہو۔ نوکر جاؤ اور پتا لو۔"

افسر:"یہ نوکر والا معاملہ نہیں ہے ہم خود جاتے ہیں چیخیں خفیف ضرورت کے واسطے نہیں نکلا کرتیں اس کمرے میں کون ہے؟"

سرائے والا:"ایک جوان آدمی آیا تھا جو اپنی بہن کے ہمراہ سفر کر رہا ہے۔" پھر گھنٹہ کی آواز آئی۔

افسر:(سپاہیوں سے) "آؤ میرے پیچھے آؤ۔"

سرائے والا:"اس کمرے کی طرف دو راستے ہیں ایک اندرونی اور ایک بیرونی۔"

افسر:"بہت خوب۔ بندوقیں کسی ہوئی ہونگی۔ تم سرائے دروازہ کی حفاظت پر کھڑے رہو۔ اگر وہ بھاگنے کی کوشش کرے پس بندوق سے کام تمام کر دو جسکی بابت نادر آئی ہے وہ کوئی چھوٹا مجرم نہیں ہے۔"

فیصلہ کرکے وہ اس کمرے کی طرف گئی جس سے کہ شور سنائی دیا تھا۔ معاملہ یوں تھا کہ اینڈریا بڑی ہوشیاری سے ایک چمنی سے اترا تھا مگر جب وہ فرش سے کچھ اوپر تھا تو اسکا پاؤں پھسل گیا تھا اور وہ ایک دھماکے کے ساتھ نیچے گرا تھا۔ اگر کمرہ خالی ہوتا تو کوئی بری بات نہ تھی مگر کمرے میں دو لیڈیاں تھیں جو کہ شور سے جاگ اٹھیں۔ جب ان دونوں نے اس جگہ کیطرف نظر کی جہاں سے شور اٹھا تھا تو انہوں نے معلوم کیا کہ کوئی آدمی ہے انہیں سے ایک نے چیکر زور تھی شور مچا دیا جبکہ دوسری نے جو زیادہ مضبوط تھی گھنٹہ بجایا۔"

پس اب اینڈریا کمبختی میں گھر گیا۔

اینڈریا۔(نہ معلوم کرکے کہ اسکا مخاطب کون ہے) "خدا کے واسطے کسی کو نہ بلاؤ مجھے بچا لو۔ اور میں تمہیں کوئی ضرر نہ دونگا۔"

ایک لیڈی:"اینڈریا قاتل۔"

اینڈریا:(حیرانی سے) "یوجینی تم یہ کیا ہے؟"

آیوجینی:"مدد مدد۔" اسنے زور سے گھنٹہ بجایا۔"

اینڈریا:"برائے خدا مجھے بچا لو۔"

یوجین "اب نہیں وہ آ ہی پہونچو ہیں"

اینڈریا "مجھے کہیں چھپا دو۔ تم اپنے ڈر کا کوئی بہانہ بنا سکتی ہو"

دونوں لیڈیں اسکی طرف سے دہیان ہٹا کر کچھ دیر کھڑی رہیں آخر یوجین بولی "او کمبخت ظالم ابھی راستہ سے چلے جاؤ اور ہم کہینگے کہ کچھ بھی نہیں ہوا"

اسی وقت ایک آواز باہر یہہ کہتی ہوئی سنائی دی کہ آؤ یہہ وہی ہے وہی اس نے ایک دراز میں سے اینڈریا کو کھڑے منتیں کرتے ہوئے دیکھ لیا اور بندوق کے منہ سے دروازہ کو توڑ کر اندر گھس آیا اینڈریا دوسرے دروازہ کی طرف دوڑا تا کہ اس میں سے نکل بھاگے مگر جونہی کہ وہ دروازہ کے پاس پہونچا وہ قریبًا بیہوش اور نیم مردہ اپنا بیکار چاقو ہاتھ میں پکڑے پیچھے گر گیا۔

آرمیلی (رحم میں آکر) "بہاگو بہاگو"

یوجین "اپنے تئیں آپ ہی مار ڈالو"

اینڈریا نے حیرانی سے یوجین کی اسبات کو سنا اور کہا۔ ہیں ہیں اپنے آپ کو مار دوں۔ وہ کیوں"

یوجین "اچھا نہ سہی۔ تم برے سے برے مجرموں کی طرح مروگے"

اینڈریا "ہوں۔ کیوں دوست کام نہیں آتے" سپاہی تلوار لئے اس کی طرف بڑھا۔

اینڈریا "آؤ تلوار کو بے شک بند کر لو۔ میں خود ہی حوالہ کر دیتا ہوں" یہ کہکر اس نے اپنے ہاتھوں کو بندھوا لیا آرمیلی نے اور یوجین نے اس تمام نظارہ کو حیرانی سے دیکھا کہ کیسے ایک ظاہری رئیس ایک پرلے درجہ کا مجرم بن جاتا ہے"

اینڈریا ۔ (مسکرا کر) "یوجین اگر کوئی ڈینگلر کے نام پیغام ہو تو دیدو۔ کیونکہ میں غالبًا پیرس ہی کو جاؤنگا

یوجین نے اپنا منہ ہاتھوں سے ڈہانپ لیا۔ اور اسکی بات کا کچھ جواب نہ دیا"

اینڈریا۔ شرمندہ کیوں ہوتے ہو کیا میں قریبًا تمہارا خاوند نہیں بن گیا تھا"

اس مضحکہ کے بعد اینڈریا باہر چلا گیا۔ دونوں لڑکیاں پیچھے رہ گئیں مگر وہ بڑی شرمندہ تہیں اور لوگ بھی انکی طرف انگشت نمائی کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد ان دونوں نے زنانہ لباس پہنے۔ اور گاڑی میں سوار ہوکر نکلیں۔ مگر راستے میں انہوں نے لوگوں میں سے گذرنا

تھا جنہوں نے انپر ہر طرح کے ٹھٹھے اڑائے
یوجین نے تو اپنی آنکھیں اور کان
بند کر لئے۔ خیر وہ گئیں۔ دوسرے روز
وہ شہر برسلنا میں ہوٹل ڈی
فلانڈرس میں پہونچیں۔ اسی روز
اینڈریا حوالات میں ہو گیا۔"

اٹھانویں باب

(قانون)

ہم دیکھ آئے ہیں کہ یوجین اور آرمیلی
نے کسطرح اپنا آپ چھپایا ہے اور
کس طرح وہ نکل گئی ہیں۔ اس کا
بڑا بھاری سبب یہی ہے کہ ہر ایک
اپنے ہی دہندے میں لگا تھا۔ اور کسی
کو دوسروں کا خیال نہ تھا۔ ڈینگلر اپنے
کثیر قرضے کے رجسٹروں کو دیکھنے
بھالنے میں مصروف تھا اور دوالہ
نکلنے کا مہیب دیو اسکی آنکھوں کے
سامنے پھر رہا تھا۔ خیر ان سب سے
ہم رخصت ہوتے ہیں اور میڈیم ڈینگلر
کا کچھہ حال بیان کرتے ہیں میڈیم ڈینگلر
پر یہہ صدمہ ایسے پڑا تھا جیسے کسی
پر بجلی گرتی ہے اور وہ گھبراہٹ
اور اضطراب کیحالت میں اپنے
معمولی صلاح کار لیوسین ڈُباری
کے پاس گئیں۔ میڈیم ڈینگلر اس
شادی کی اتنی خواہش مند اس لئے
تھی کہ اسکو امید تھی کہ شادی ہو
جانے سے وہ یوجین جیسی طبیعت
کی لڑکی کی حفاظت سے سبکدوش
ہو جائیگی اور ساتھہ ہی اس کے
اسے یوجین کی فراست اور تاڑ کا
بہی ڈر لگتا تھا اس نے کئی بار غور
کیا تھا کہ یوجین ڈُباری کی طرف
بڑی حقارت سے دیکھتی ہے اور
اس سے صاف عیاں ہوتا تھا کہ
وہ ڈُباری اور میڈیم ڈینگلر کے
ناجائز تعلق سے واقف ہے۔"

ان وجوہات سے میڈیم ڈینگلر کو
بڑا رنج تھا کہ یوجین کی شادی کیوں
نہیں ہوئی کیونکہ اگر یہ ہو جاتی تو وہ
خود بالکل بے فکر اور آزاد ہو جاتی
سو اس طرف سے مایوس ہو کر وہ
ڈُباری کے ہاں دوڑی گئی جبکہ
عام تماشبینوں کیطرح اس عجیب
واقعہ کو دیکھکر جلدی سے اپنے
مکان پر چلا گیا ہوا تھا۔ جب میڈیم
ڈینگلر ڈُباری کے مکان پر پہنچی
تو اس وقت وہ اپنے کسی دوست
کے ساتھہ گفتگو کرنے میں مصروف تھا

اسکا دوست اسبات پر اسے ترغیب
دے رہا تھا کہ وہ مس ڈنگر سے
شادی کیوں نہیں کر لیتا اور ان
لاکھوں کا مالک کیوں نہیں بنتا جو
اس کے جہیز میں آویں گے۔ ڈیاری
یہ عذر کرتا تھا کہ وہ لڑکی ذرا آزاد
اور سخت سی طبیعت کی ہے اس لئے
اس کے ساتھ اسکا رشتہ ہونا ذرا
مشکل سا ہے۔ اس گفتگو میں دو نو
دوست کوئی ایک بجے تک مشغول
رہے "

میڈیم ڈنگر ہپنتی ہوئی اس
سبز کمرے میں جا بیٹھی جہاں وہ
اور اسکا دوست اکثر مزے میں
بیٹھا کرتے تھے " اور جوان دونو نے
اپنے ہاتھوں سے تیار کیا ہوا تھا
مگر اسکو بڑا انتظار کرنا پڑا۔ آخر
گیارہ بجے پر چالیس منٹ گذرے
انتظار سے تھک کر وہ کمبخت
عورت اپنے گھر والیس چلی گئی۔ وہ
اپنے گھر اس احتیاط سے داخل ہوئی
جس سے کہ اس کی بیٹی اس سے
نکلی تھی وہ دبے پاؤں سیڑھیاں
چڑھی اور ایک دردمند دل کے
ساتھ کمرے میں داخل ہوئی جو
یوجین کے کمرے کے متصل واقع
تھا "

تھوڑی دیر تک تو وہ اپنی بیٹی کے
کمرے سے کسی آواز کے سننے کی
منتظر رہی۔ آخر جب کوئی آواز سنائی
نہ دی تو وہ دروازہ پر گئی مگر دیکھا
کہ بتی لگی ہوئی ہے اس نے خیال
کیا کہ شاید وہ تھکان کے باعث سو
رہی ہوگی پھر خادمہ کو بلا کر اسے
اس کی بابت پوچھا

خادمہ " بیگم صاحبہ یوجین اور
آرسیلی دونو اکٹھی اپنے کمرے میں چلی
گئی تھیں اور پھر انہوں نے چاء نوش
کی تھی اور پھر مجھے رخصت کر دیا تھا "

اس کے بعد خادمہ نیچے اتر گئی تھی
اور وہ مسرت کی مانند اسے بھی یہی
خیال تھا کہ وہ دونو کمرے ہی میں ہیں
اس کے بعد میڈیم ڈنگر بغیر کسی
تشویش کے سو رہی جب وہ لیٹی
تو اس کے دل میں گذشتہ خیالات
آنے شروع ہوئے اس نے سوچا
کہ یہ واقع صرف مصیبت کا باعث
ہی نہیں ہے بلکہ سخت ذلت اور بے
عزتی کا باعث ہے اور پھر اس
کو معلوم ہوا کہ مرسی ڈینس یہی
درحقیقت رحم کے قابل ہے جب
اس کے بیٹے اور خاوند کے باعث
ایسے صدمے آئے ہیں اس نے
اپنے دل میں یہ خیال کرنے شروع

کئے ہاے ہم معاملہ تمام دنیا سنیگی
اور پھر ہمیر طعنوں کے نا قابل علاج
زخم پڑیں گے - خیر لیکن لوصین ایسی
طبیعت کی ہے کہ وہ اس صدمہ کو
معلوم نہیں کرے گی یہ انیڈریا کون تھا
نام بھی اسکا بہت برا تھا اور یہ ظاہر
کیا جاتا تھا کہ دولت بھی اس کے پاس
بکثرت ہے - تھا وہ بدمعاش مگر
ہوتا تھا معلوم اچھا تربیت اور
تعلیم یافتہ - اسکی بابت کچھ سمجھ میں
نہیں آتا کس کے پاس جاؤں
اور کس سے پوچھوں ڈباری کے پاس
جاؤں - اس کے پاس گئی تھی اس نے
بات بھی نہیں کی - ہوں ہوں - ایم ڈی
ولفرٹ کے پاس چلوں - لیکن اس
کے پاس کیسے جاؤں - اسی نے
تو ہم پر یہ مصیبت ڈالی ہے - اسی
نے تو یہ سب فساد کی جڑھ قایم کی ہے
مگر کیا وہ بے رحم ہے - نہیں وہ درحقیقت
قانون کا بندہ اور ظلم اور بدمعاشی
کی جڑھ اکھاڑنیوالا ہے اور اس نے
ہمپر ایک طرح سے احسان کیا ہے کہ یہ
معاملہ ہی بند ہو جاوے اور ایک بد
چلن کے ساتھ ہمارا تعلق پیدا نہ ہو
ولفرٹ نے کوئی خرابی نہیں کی لیکن
اب بہتر ہے کہ ولفرٹ کی قانون
کی پابندی ہمیں ختم ہو وے وہ اس
معاملے پر ڈباری اور انیڈریا کو سزا
دیوے اچھا میں کل اس کے پاس
جاؤں گی اور پرانے افسانے یاد
لاؤنگی پرانے گناہ - آلودہ گزشتہ
دنوں کا قصہ چھیڑونگی اس سے ولفرٹ
مان جائیگا - اور انیڈریا بچ جاویگا -
اور ہماری بے عزتی بھی نہ ہوگی یہ
دلمیں دوڑا کر میڈیم ڈینگلر سو رہی -
دوسرے روز ۹ بجے صبح کے اٹھتے
ہی اس نے رات کی طرح اپنے سادہ کپڑے
پہنے اور بغیر کسی کو خبر کئے کے اپنے
گھر سے نکل پڑی راستہ میں ایک
گاڑی لیکر سیدھی ولفرٹ کے
مکان کی طرف روانہ ہوئی "گھر
چند دنوں سے گویا ایک قبرستان
بنا ہوا تھا - اکثر کمرے بند تھے اور
نوکر بھی کوئی کوئی نظر آتا تھا -
ہمسائے ایک دوسرے سے اس کی
نسبت باتیں کرتے تھے" کیوں
بھائی آج بھی اس ملعون گھر سے کوئی
جنازہ نکلا ہے یا نہیں "
میڈیم ڈینگلر کو اس گھر کا خیال کرتے
ہی کپکپی آگئی خیر وہ گاڑی سے اتری
اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا نوکر نے
آکر دروازہ کھولا - مگر بڑی دیر کے
بعد اتنا کھولا کہ جس میں سے اسکی
آواز سنائی دے سکے "

میڈیم "کیا تم دروازہ کھولنا نہیں چاہتے؟"

نوکر "میڈیم پہلے یہ بتا دیں کہ آپ ہیں کون؟"

میڈیم "میں کون ہوں۔ کیا تم مجھے بھول گئے ہو؟"

نوکر "میڈیم اب ہم نے سب کو بھلا دیا ہے"

میڈیم "ارے کہیں پاگل تو نہیں ہو گئے؟"

نوکر "آپ آئی کہاں سے ہیں؟"

میڈیم "او بس کرو۔ بہت کر دی ہے"

نوکر "میڈیم معاف فرمائیں میں معذور ہوں مجھے حکم ہی یہی ملا ہے"

میڈیم "میرا نام میڈیم ڈنیگر ہے تم نے مجھے بیس دفعہ دیکھا ہے"

نوکر "شاید۔ اب آپ بتا دیں کہ آپ کو کام کیا ہے؟"

میڈیم "اچھا میں ولفرٹ کو کہوں گی کہ آپ کے نوکر بڑے گستاخ ہیں"

نوکر "میڈیم یہاں حکم ہے کہ ڈاکٹر یا ولفرٹ کی اجازت کے بغیر کوئی اندر نہ آوے"

میڈیم "اچھا مجھے ولفرٹ صاحب سے کام ہے"

نوکر "کیا آپ کو ضروری کام ہے"

میڈیم "کیا تم دیکھ نہیں سکتے بس یہ کارڈ لو اور اپنے آقا کو جا کر دیدو"

نوکر نے دروازہ بند کیا۔ اور میڈیم کو گلی میں چھوڑ کر آپ اندر گیا تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا۔ اور دروازہ کھول کر میڈیم ڈنیگر کو اندر داخل کیا پھر فوراً دروازہ بند کر لیا دربان نے ایک سیٹی بجائی اور ایک دوسرا نوکر نکلا اور میڈیم کے آگے آگے ہو لیا۔

نوکر "میڈیم صاحب معاف فرماویں مجھے حکم ہی ایسا ملا تھا میں کیا کروں"

میڈیم ڈنیگر سیڑھیاں چڑھ کر میجسٹریٹ کے کمرے کی طرف چلی۔ وہ اپنے دل میں اس بے عزتی کو جو اس نے نوکروں سے دیکھی تھی بڑا افسوس کر رہی تھی۔ اور جو نہی کہ وہ ولفرٹ کے پاس پہونچی اس نے اس کے نوکروں کی شکایت ہی شروع کر دی۔

ولفرٹ نے اپنا سر جس کہ عموماً کاغذات پر پڑا ہوا تھا اٹھایا اور اداسی سے مسکرا کر کہا۔ میڈیم صاحب میرے نوکروں کو آپ معذور سمجھیں چونکہ انہیں بڑا خطرناک شک پڑا تھا اس لیے وہ بھی اب شکی ہو گئے ہیں"

میڈیم ڈنیگر نے پہلے اس سے ولفرٹ اور اس کے گھر کی خطرناک اور ڈراؤنی

حالت کا قیاس نہ کیا تھا۔ مگر اب ولفرٹ کے اور اس کے مکان وغیرہ کے دیکھنے سے اس نے اندازہ کیا کہ وہ کیسا کمبخت ہے۔ اور بولی "اچھا پھر تم بھی بدقسمت اور ناخوش ہو"۔

میجسٹریٹ۔ "ہاں میڈیم"

میڈیم "کیا آپ مجھپر رحم کرتے ہیں"

ولفرٹ "دل سے"

میڈیم "آپ کو معلوم ہے کہ میں یہاں کیوں آئی ہوں"

ولفرٹ "آپ مجھ سے اس معاملے کی بابت بولنا چاہتی ہونگی۔ جو ابھی واقعہ ہوا ہے"

میڈیم "ہاں صاحب ایک خوفناک مصیبت"

ولفرٹ "ہاں البتہ ایک معمولی اتفاقی بات تھی"

میڈیم۔ "یہ ایک اتفاقی بات تھی"

ولفرٹ "اتفاقی تو تھی۔ اول مصیبت وہ ہوتی ہے کہ جس کی کسر جبر نہ ہو سکے۔ آپ کی بیٹی آج نہ بیاہی کل سہی۔ علاوہ ازیں آپ نے ایک ایسے بدمعاش داماد سے خلاصی پالی ہے"

میڈیم نے حیرانی سے ولفرٹ کیطرف دیکھا اور بولی "کیا میں دوست کے پاس بیٹھی ہوں"

ولفرٹ "آپ جانتی ہیں کہ آپ دوست کے پاس ہیں" اس بات پر اس کے خیال پرانے واقعات کی طرف چلے گئے جو میڈیم کی یاد میں پہلے ہی سے ڈیرہ جمائے تھے

میڈیم "اچھا اگر آپ میرے دوست ہیں تو میرے پیارے دوست ذرا زیادہ محبت سے گفتگو کریں میرے پاس میجسٹریٹ نہ بیٹھا ہے بلکہ میرا دوست ولفرٹ بیٹھا ہے"

ولفرٹ "میڈیم بات یہ ہے کہ جب میرے پاس کوئی اپنی مصیبت کا ذکر کرتا ہے تو مجھے اپنے مصائب یاد آجاتے ہیں اور پھر جب میں اپنی مصیبتوں کا مقابلہ کرتا ہوں تو اس کی مصیبتیں مجھے ایک معمولی اتفاقات سے زیادہ نظر نہیں آتیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے آپکی مصیبت کو اتفاق کہا ہے اچھا ان باتوں سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ آؤ اس مضمون کو بدل دیں آپ کہہ رہی تھیں"

میڈیم "میں یہ پوچھنے آئی تھی کہ اس جھوٹے دغاباز کے ساتھہ کیا کیا جاویگا"

ولفرٹ "نہوتا۔ دغاباز میڈیم آپکی بھی عجیب عادت ہے کہ بعض باتوں میں تو آپ مبالغہ کرتے ہیں

اور بعض باتوں کو بہت گھٹا کر بیان کرتی ہیں وہ جھوٹا ہی ہے۔ مگر ساتھ اس کے اس کو قاتل ہی کہنا چاہیے۔

میڈیم۔ "بات تو آپ صحیح کہتے ہیں مگر اصل مطلب یہ ہے کہ جتنا آپ اس کا زیادہ چرچا کرینگے اتنا ہی ہمارے خاندان کو زیادہ صدمہ پہونچے گا۔ سو آپ اُسے کچھ دیر کے لئے بھلا دیں اور اس کا تعاقب کرنے کے بجائے اُسے نکل جانے دیں"

ولفرٹ۔ "میڈیم آپنے بہت دیر لگا دی ہے اب تو احکام جاری ہو چکے ہیں"

میڈیم۔ "اچھا اگر وہ پکڑا جاوے تو آپ اُسے قید خانہ سے کسی طرح نکلوا دیں" ولفرٹ "یہ نہیں ہو سکتا۔"

میڈیم۔ "ہیں کیا میرے لئے بھی نہیں ہوگا"

ولفرٹ۔ "آپکے لئے تو کیا میری اپنے لئے بھی نہیں ہو سکتا"

میڈیم ڈینگلر نے کچھ دیر ولفرٹ کی طرف دیکھا اور پھر اس کے منہ سے بے اختیار ایک بلند آواز نکلی۔

ولفرٹ۔ "میں جانتا ہوں کہ آپ کی اس آواز کا کیا مطلب ہے آپکے دل میں اسوقت وہ افواہیں آرہی ہیں جو کہ میرے گھر میں یہ چند موتیں واقعہ ہوئی ہیں یہ کسی قاتل اور خونی کے ہاتھ سے ہوئی ہیں"

میڈیم۔ "نہیں مجھے اس کا ہرگز خیال نہ تھا"

ولفرٹ۔ "نہیں۔ مان جاؤ۔ کہ تمہیں انہیں کا خیال آرہا تھا اور تمہارا خیال بجا تھا"

بیرولنس زرد ہو گئی اور اس نے اعتراف کر لیا۔

ولفرٹ۔ "تمہارا یہ خیال ہے کہ اپنے گھر کے خونی کو میں نے سزا کیوں نہیں دی۔ یاد رکھو کہ بعضے مجرم نامعلوم ہوتے ہیں۔ ان کے معاملے میں انسان معذور ہوتا ہے مگر جب مجرم معلوم ہو جاوے تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ہرگز نہیں بچیگا۔ اور انصاف کی تلوار اسکی گردن پر ضرور چلے گی"

میڈیم۔ "مگر کیا آپ کو یقین ہے کہ وہ مجرم ہے"

ولفرٹ۔ "یہ اسکا علیہ ہے۔ بینی ڈیٹو سولہ سال کی عمر میں دائم الحبس کیا گیا۔ اب اس نے قتل کی ہے دیکھا کیا ہونہار جوان تھا"

میڈیم۔ "مگر یہہ بدبخت پھر کون ہے"

ولفرٹ۔ "خدا معلوم۔ اس کے والدین کا بھی پتا نہیں ملتا"

میڈیم۔ "وہ کون تھا جو اُسے لیکا

سے لایا تھا۔"

ولفرٹ " وہ بھی کوئی اسی قماش کا بدمعاش تھا جو اسی کے ہاتھ سے قتل ہوگیا ہے۔"

میڈیم " ولفرٹ خدا کے لئے۔"

ولفرٹ بڑی مضبوط آواز سے جس میں کچھ سختی بھی تھی۔ میڈیم خدا کے واسطے اس ظالم کمبخت کے لئے رحم کی التجا مت کرو۔ میں تو قانون مجسم ہوں قانون کی آنکھ نہیں ہے کہ آپ کے آنسوؤں کو دیکھے اس کے کان نہیں کہ آپکی آواز کو سُنے۔ اس کی یادداشت نہیں ہے کہ پرانی محبت کے واقعات کو یاد کرے۔ میڈیم قانون جب حکم دیتا ہے تو ساتھ ہی مارتا بھی ہے۔ اسمیں رحم نہیں ہے۔ آپ میری طرف مت دیکھنا۔ مجھے اپنے گناہ یاد کرکے شرم آتی ہے۔ اچھا شرم آنے دو۔ شاید میں نے ان سے زیادہ کئے ہوں مگر چونکہ مجھے اپنے گناہ یاد ہیں اس لئے میں دوسروں کے بھی پردہ فاش کرونگا۔ میں نے لوگوں کا بڑا امتحان لیا ہے۔ اور میں نے خوب غور سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جیسا میں گنہگار ہوں ویسی ہی ساری دنیا ہے۔ فرق کچھ بھی نہیں ہے۔ ساری دنیا ہی شریر ہے۔ سو آؤ ہم شرارت کی بیخ کنی کریں۔"

میڈیم " مگر یہ جوان آدمی اگرچہ قاتل اور بدمعاش ہے۔ مگر ایک یتیم ہے اور دنیا میں اس کا کوئی نہیں۔"

ولفرٹ " یہ تو اور بھی اچھا ہے اس کی موت کا رنج کسی کو نہ ہوگا۔"

میڈیم " یہ تو غریبوں کو ستانا ہے۔"

ولفرٹ " ہاں قاتل غریب ہی ہوتے ہیں۔"

میڈیم " اسکی بے عزتی ہمپر آتی ہے۔ آپ چھ مہینے تک انتظار کریں اور پھر اسکو سزا دیں۔"

ولفرٹ " ہرگز نہیں۔ حکم احکام جاری ہو چکے ہیں اور پانچ روز میں سب فیصلہ ہو جاویگا۔"

میڈیم " اُسے آپ بھاگ جانے کیوں نہیں دیتے اسمیں آپ معذور سمجھے جاویں گے۔"

ولفرٹ " میڈیم میں نے آپکو ابھی کہا ہے کہ اس بات کا موقعہ گذر گیا اور شاید اسی لحظہ میں۔" اسوقت ایک نوکر آیا اور بولا "حضور ایک سپاہی آیا ہے اور وزیر داخلیہ کی طرف سے یہ مراسلہ آگیا ہے ولفرٹ نے مراسلہ پکڑا اور اسے جلدی سے کھولا۔ میڈیم ڈینگلر خوف کے مارے

کانپنے لگی "
ولفرٹ خوشی کے مارے چونک پڑا
اور ذکا راگرفتار ہوگیا بس فیصلہ ہوا
میڈیم - ڈینگلر اپنی جگہ سے اٹھی
اور بولی " صاحب سلام "
ولفرٹ " میڈیم سلام " یہ کہہ
کر وہ اس کے ساتھ دروازہ کے باہر
تک گیا - واپس آکر اپنی میز کی طرف
گیا اور اپنے دلمیں اس نے کہا - خوب
اب میرے پاس ایک جعل کا مقدمہ
ہے " تین ڈاکے اور دو آگ لگانے
والوں کے بس ایک قاتل کی ضرورت
تھی - لو وہ بھی آگیا ہے " اب کے
سشن خوب ہوگا "

ننانویں باب

(مدد)

ویلنٹین ابھی اچھی نہیں ہوئی تھی وہ
ابھی بستر کو چھوڑ نہیں سکتی
تھی - اور اس نے بوچین کے بھاگ
جانے اور اینڈریا کیول کنٹی یا بینی
ڈٹو کے ماخوذ ہونے کے واقعات
میڈیم ڈی ولفرٹ کے زبانی سنے
تھے - مگر وہ کچھ ایسی کمزور تھی کہ ان
واقعات نے انپر وہ اثر نہ کیا جو اس
کی تندرستی کیحالت میں وہ کرتے
اس کے دماغ میں کچھ عجیب بے ٹہکانہ
سے خیالات بھرے رہتے تھے - ابتر
اور بے ڈھنگی صورتیں اور بیہودہ شکلیں
ہمیشہ اس کی آنکھوں کے سامنے
پھرتی رہتی تھیں - دن کے وقت
ویلنٹین کچھ زیادہ ہوش میں ہوتی
وجہ یہ تھی کہ نوئٹیر ہر وقت اس کے
پاس رہتا تھا اور پدرانہ محبت سے
اس کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا - ولفرٹ
بھی کبھی کبھی گھنٹہ دو گھنٹہ اس کے
پاس آکر گزارا کرتا تھا - چھ بجے
ولفرٹ اپنے مطالعہ خانہ کیطرف
چلا جاتا تھا - آٹھ بجے ڈاکٹر آورگنی
آتا تھا اور رات کے واسطے تیار کی
ہوئی دوا لاتا تھا - اس وقت
نوئٹیر اپنے کمرہ میں چلا جاتا تھا پھر
ان کے بعد ایک دایہ آتی تھی جس کو
کہ آورگنی نے خود رکھا ہوا تھا - اور وہ
۱۰ بجے تک یعنی جب تک کہ ویلنٹین
کو نیند نہ پڑ جاوے وہیں رہتی تھی - دایہ
نکلتے وقت ویلنٹین کے کمرے کی چابی
ولفرٹ کے حوالہ کر جاتی تھی - تاکہ کوئی
شخص ویلنٹین کے کمرے میں سوائے
میڈیم ولفرٹ اور اڈورڈ کے کمرے

کے راستہ نہ پہونچ سکے۔ موریل ہر روز لوئیسا کے پاس ویلنٹین کی خبر پوچھنے کے واسطے آتا اور اس سے اپنے دل کی تسلی کرتا اگرچہ ویلنٹین کی حالت اب بھی بہت ابتر تھی تاہم پہلے سے وہ بہت اچھی تھی۔ علاوہ ازیں مانٹی کرسٹو نے اسے اسکی بیماری کی وجہ پہلے روز ہی جبکہ وہ خستہ حالت میں اس کے گھر دوڑا گیا تھا۔ بتادی تھی کہ اگر وہ دو گھنٹہ بھی رہی تو پھر نہیں مرے گی۔ اب چار روز گذر گئے تھے اور ویلنٹین ابھی تک زندہ تھی۔ ہم کہہ آئے ہیں کہ اسکی حالت پہلے سے اچھی تھی تاہم اس کا دماغ کچھ ایسا ابتر تھا کہ سونے کے ساتھ ہی عجیب قسم کی صورتیں اس کے آگے پھرنے لگ جاتی تھیں کبھی تو وہ دیکھتی تھی کہ اسکی سوتیلی ماں اسکو ڈرا رہی ہے۔ کبھی موریل کو اپنے بازو اسکی طرف پھیلائے دیکھتی تھی کبھی اسکی آنکھوں کے سامنے کونٹ آجاتا تھا۔ یہ حالت کوئی ایک بجے صبح تک رہتی تھی اس کے بعد ایک بھاری نیند اسپر غالب ہو جاتی تھی کہ جس سے وہ صبح سے پیشتر نہیں اٹھ سکتی تھی جس روز کہ اس نے پوچھنے کے متعلق واقعات سے اسدن اس کی طبیعت کی عجب حالت تھی رات کے گیارہ بج گئے تھے دایہ ڈاکٹر کی تیار کی ہوئی دوا لی بیمار کے قریب رکھکر دروازہ کو تالا لگا کر چلی گئی ہوئی تھی اور وحشت سے ان کہانیوں کو سن رہی تھی جو کہ نوکر باورچی خانے میں اس گھر کی نسبت بیان کر رہے تھے۔ دایہ کو گئے ہوئے دس منٹ کے قریب گذر گئے ہونگے کہ ویلنٹین نے چراغ کی مدہم روشنی میں کیا دیکھا کہ اسکی کتابوں والی الماری کا جو چمنی کے پاس ہے۔ دروازہ اچانک کھل گیا ہے اور کسی قسم کی آواز وغیرہ نہیں نکلی اگر کوئی اور وقت ہوتا تو وہ گھنٹہ بجاتی اور مدد بلاتی مگر موجودہ حالت میں اسکو کچھ چنداں حیرانی نہ ہوئی اسکی عقل نے اسے کہدیا کہ صرف خیالات ہیں اور اس کا بڑا بھاری ثبوت یہ ہے کہ دن کے وقت انکا کوئی نشان باقی نہیں رہتا خیر اس دروازہ کے پیچھے ایک انسانی صورت نمودار ہوئی ویلنٹین کے دلپر ذرا بھی ہراس نہ ہوا بلکہ اس نے اس کو پہچاننا چاہا۔ یہ صورت بستر کیطرف

بڑہی اور معلوم ہوا کہ وہ بڑی گہری توجہ سے کچھہ سنتی ہے اس وقت اس رات کے ملاقاتی کی صورت پر لیمپ سے روشنی کی ایک کرن پڑی ویلنٹین نے اپنے دل میں کہا۔ کہ یہ وہ تو نہیں ہے" اور اس امید میں رہی کہ یہہ ابہی اپنی صورت بدل لیگا۔ اس نے اپنی نبض دیکہی تو ویسی ہی تیز چل رہی تہی آخر اس کے دلمیں آیا کہ ایسے خیالات سے بچنے اور دماغ کو آرام دینے کا سب سے عمدہ علاج وہی دوا ہے جو ڈاکٹر تیار کرکے رات کو چھوڑ جاتا تہا۔ اسپر اس نے اپنا ہاتہہ گلاس کیطرف بڑہایا مگر جونہی کہ اس کا ہاتہہ بستر سے نکلا وہ شخص نامعلوم اور بہی جلدی سے بڑہا اور ویلنٹین کے اتنا قریب آیا کہ ویلنٹین نے خیال کیا کہ اس نے اسکے دم کی آواز بہی سنی ہے۔ اب ویلنٹین کا وہم بدل بہ یقین ہونے لگا اور اس نے خیال کیا کہ وہ سوتی نہیں بلکہ جاگتی ہے اور یہ جو کچھہ ہے سب حقیقت ہے" اس شخص نے بڑہکر گلاس اٹہا لیا اور چراغ کیطرف جاکر اسے دیکہا کہ آیا شفاف ہے یا نہیں پہر اس نے اسمیں سے ایک چمچہ خود پیا ویلنٹین نے یہہ سب دیکہا مگر وحشت کے مارے اسکے حواس گم ہوگئے اسکا خیال تہا کہ وہ خیالی شخص ابہی گم ہو جاویگا مگر یہ کہاں۔ وہ شخص اس کے بستر کیطرف آہستہ سے آیا اور مضطرب سی آواز میں بولا۔ بس اب بیشک پی لو"

ویلنٹین کانپ اٹہی یہ پہلی دفعہ تہی۔ کہ اس نے ایک خیالی صورت کو اپنے ساتہہ مخاطب ہوتے ہوئے سنا۔ قریب تہا کہ وہ چیخ مارے مگر اس شخص نے اپنا ہاتہہ اپنے ہونٹ پر رکہا اور اسکو کہا کہ خاموش رہو" ویلنٹین آہستہ آواز میں بولی "او کونٹ آف مانٹی کرسٹو" اب ویلنٹین کے سارے شکوک رفع ہوگئے۔ اس کے ہاتہہ وحشت کے مارے کانپنے لگے اس نے اپنے کپڑوں کو اپنے ساتہہ ساتہہ کہینچنا شروع کیا تاہم کونٹ آف مانٹی کرسٹو کا ایسے وقت میں دیوار میں سے نکل آنا اسے غیر ممکن ہی معلوم ہوتا تہا"

کونٹ" ویلنٹین کسی کو مت بلاؤ۔ کوئی فکر مت کرو۔ یہہ آدمی جو تمہارے سامنے کہڑا ہے دیکہو تم تو خیال نہیں ہے) باپ سے بہی

زیادہ پیار کرنیوالا اور اعلیٰ درجہ کا عزت کرنیوالا دوست ہے ویلنٹین کوئی جواب نہ دے سکی۔ اس کے منہ سے آواز تک نہ نکلتی تہی۔ لیکن اسکی آنکھیں یہ کہتی ہوئی معلوم ہوتی تہیں اگر تم دوست ہو تو پہر اسوقت یہاں آنیسے تمہارا کیا مطلب "

کونٹ سمجھ گیا کہ اس جوان لڑکی کے دل میں کیا گذر رہا ہے اور بولا "میری بات سنو کیا بہتر ہو کہ میرے چہرے کیطرف دیکھو یہ معمول سے زیادہ زرد ہے کہ نہیں میری آنکھوں کو دیکھو یہ تکان کے مارے سرخ ہیں کہ نہیں چار روز سے میں نے ان آنکھوں کو بند نہیں کیا کیونکہ دن رات میں تمہاری حفاظت میں مصروف رہتا ہوں تاکہ تمہیں موریل کے لئے بچالوں موریل کا نام سنکر ویلنٹین کا چہرہ سرخ ہو گیا اس لئے یہ نام کئی بار دہرایا اور پہر کہا " ہیں موریل نے آپ کو سب کچھ بتا دیا ہے "

کونٹ "سب کچھ اس نے مجھے کہا تہا کہ تمہاری زندگی اس کی زندگی ہے اور میں نے اس سے اقرار کیا تہا کہ تم زندہ رہوگی "

ویلنٹین " آپنے اس سے اقرار کیا ہے کہ میں زندہ ہونگی "

کونٹ " ہاں "

ویلنٹین۔ مگر آپنے کہا ہے کہ آپ میری حفاظت کرتے رہے ہیں کیا آپ ڈاکٹر ہیں "

کونٹ " اور ایسا ڈاکٹر ہوں کہ موجودہ حالت میں اس سے بہتر نہیں مل سکتا "

ویلنٹین " مگر آپ رہے کہاں ہیں میں نے تو آپکو نہیں دیکھا "

کونٹ۔ اس الماری میں اس دروازہ کے نیچے چھپا تہا یہ اس سامنے کے گہر میں ہے اور میں نے وہ کرایہ پر لیا ہے " ۔

ویلنٹین (حیا اور غرور سے) آپ نے سخت مداخلت بیجا کی ہے اور حفاظت کرنے کی بجائے آپنے میری سخت ہتک کی ہے "

کونٹ۔ ویلنٹین سنو کہ میں کرتا کیا ہوں۔ میں دیکھتا تہا کہ کون سے لوگ آپکو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ کیا غذا تیار کیجاتی ہے اور کونسی دوائی دی جاتی ہے اگر یہ دوائی مجھے خطرناک معلوم ہوتی تہی تو میں آکر اس زہر کی بجائے جو کہ موت پیدا کرتا اچھی دوائی رکھدیتا تہا جو کہ

موجب حیات ہوتی تھی"۔

ویلنٹین" زہر۔ موت۔ ہائے ابھی آپ یہہ کہہ رہے ہیں"

کونٹ" پیاری لڑکی خاموش رہو۔ ہاں یہ موت اور پھر زندگانی کا نام ہے۔ مگر یہ لو اور آج رات یہی پیو"

یہ کہکر اس نے ایک چھوٹی سی بوتل نکالی اور اسمیں سے چند قطرے گلاس میں ڈالے۔ اور گلاس ویلنٹین کی طرف کیا ویلنٹین نے ڈر کے مارے منہ گلاس کیطرف سے ہٹا لیا کونٹ نے گلاس اپنے منہ سے لگا کر آدھا پیا اور پھر باقی اسکی طرف کیا ویلنٹین نے بیکر باقی دوائی پی لی اور بولی"

ہاں یہ وہی دارو ہے جو میرے دماغ کو آرام دیا کرتا ہے صاحب خدا آپ کو جزا دے۔

کونٹ۔ بس اس کے ذریعہ سے تم یہ گذشتہ چار روز زندہ رہی ہو۔ اوہو خدایا اسی وقت میری کیا حالت ہوتی تھی کیا کیا درد میرے دل میں اٹھتے تھے اور کسطرح میرا دل جلتا تھا۔ جبکہ میں اس گلاس میں زہر ڈالا جاتے دیکھتا تھا اور میں کیسے کانپتا تھا جبکہ میں خیال کرتا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ میرے آنے سے پہلے تم اس زہر کو پی جاؤ"

ویلنٹین" وحشت زدہ ہو کر" جناب آپ کہتے ہیں کہ آپ نے اس آدمی کو بھی ضرور دیکھا ہوگا۔ جو زہر ڈالتا تھا"

کونٹ۔ ہاں۔ میں نے دیکھا ہے"

ویلنٹین۔ "لیکن اسے تو بہتر" ہیں آپ نے دیکھا ہے"

کونٹ ہاں"

ویلنٹین" او آپ کی باتیں بڑی خطرناک سی ہیں۔ آپ مجھکو خبر نہیں کیا بتا رہے ہیں۔ ہیں! میں اپنے باپ کے گھر میں اور مجھے مارنے کی فکر کی جاوے۔ یہ ناممکن ہے آپ مجھے امتحان میں ڈال رہے ہیں۔ مہربانی کر کے یہاں سے چلے جائیے"

کونٹ" کیا تم پہلی ہو جس کو اس ہاتھ نے مارنا چاہا۔ کیا تم نے میڈیم **سینٹ مران**۔ **سینٹ مران** اور بیرونش کو مرتے نہیں دیکھا کیا نوئیر بھی اتنک مر نہ چکا ہوتا اگر وہ اس زہر کے تریاقی کا عادی نہ ہوتا"

ویلنٹین۔ ہائے خدا۔ یہی وجہ ہے کہ میرے دادا نے مجھے پہلے جہینہ سے وہ تریاقی کھلانا شروع کیا ہے

کونٹ "بس آپ کے دادا کو [illegible] آپ کو تھی
ہے کہ اس جگہ ایک زہر دینے والا
ہے۔ شاید اس کو کسی پر شک بھی ہو
اسی واسطے تو اس نے تمہیں اس
تریاق کا عادی کر دیا تھا تاکہ تم پر
اس زہر کا اثر نہ ہو۔ مگر چار روز سے
زہر دینے والے نے ایک اور زہر
چنا ہوا ہے اور اگر میری علاج نہ ہوتی
تو وہ تریاق کسی کام نہ آتا"
ویلنٹین "مگر یہ قاتل یہ خونی ہے
کون"
کونٹ " مجھے ایک سوال کا جواب
دو۔ کیا تم نے کسی آدمی کو اپنے کمرے
میں داخل ہوتے دیکھا ہے"
ویلنٹین۔ میں بہی خیالی صورتیں
دیکھتی رہی ہوں میں نے آپ کو
بھی ان ہی میں سے ایک جانا تھا"
کونٹ "بس۔ پھر تمکو اپنے قاتل کا
پتا نہیں ہو سکتا۔ اچھا پتا لگ جائیگا
ویلنٹین "وہ کیسے"
کونٹ۔ اسلئے کہ آج رات تم پوری
با ہوش ہو۔ بارہ بجنے لگے ہیں اور قاتل
بہی وقت اپنے کام کے واسطے زیادہ
پسند کرتے ہیں"
ویلنٹین "ہائے خدا۔ پسینہ اسکی
پیشانی پر جمع ہو گیا اور اسکا رنگ
زرد پڑ گیا"

[illegible] آپ کو تھی
[illegible] دیکھ کے [illegible]
اپنے [illegible] کو اور ایسی معلوم
کراؤ کہ گویا تم سو رہی ہو تا کہ۔ پھر
تم دیکھوگی۔ اچھا سلام۔ یہ کہکر کونٹ
چلا گیا
ویلنٹین کا دل اسکی محبت دیکھ کر
شکر گذاری [illegible] بھر گیا مگر دروازہ
بند کرنے سے پہلے کونٹ یہ لفظ اور
کہہ گیا۔ دیکھو ہمت ورنہ ماری
جاؤ گی یہ کہکر اس نے دروازہ بند کر لیا
اور غائب ہو گیا۔

سواں باب

(سانپ)

ویلنٹین اب تنہا رہ گئی۔ ہر جگہ خاموشی
ہی خاموشی تھی صرف کبھی کبھی گاڑیوں
کے چلنے کی آواز آتی تھی۔
ویلنٹین اپنے خیال میں مستغرق تھی
اور سمجھ سکتی تھی کہ وہ کسی کو کیا نقصان
پا [illegible] ہو گیا ہے کہ اس کی موت کے
[illegible] ہیں۔ اور [illegible] کے
[illegible] دشمن کی حرکت کرے [illegible]

پھر کبھی وہ یہ خیال کرتی تھی کہ اگر
قاتل زہر کو چھوڑ کر چاقو یا تلوار سے
اس کا کام تمام کرنا چاہیے تو پھر کیا ہوگا
ہیں! کیا اس کا آخری وقت آ پہونچا
ہے اور وہ موریل کو پھر کبھی نہ دیکھ سکیگی
جبکہ یہ وحشت بھرے خیالات اس کے
دل میں گذر رہے تھے اس کے دلمیں
ایسا خوف سمایا کہ قریب تھا کہ وہ مدد
مانگنے کے لئے گھنٹہ بجا دیوے۔ مگر پھر
وہ سنبھل گئی اور اس کو کونٹ کی مہربانی
اور پروانہ حفاظت یاد آ گئی اس طرح
سے تیس پہاڑ جیسے منٹ گذرے اور
پھر دس اور گذرے حتیٰ کہ گھڑیال نے
ساڑھے بارہ بجائے اس وقت اسنے
الماری کے دروازہ کے پیچھے آہٹ سنی
جیسے اس کو یقین ہو گیا کہ کونٹ ابھی تک
اس کی حفاظت کر رہا ہے۔ عین اسی
وقت اس نے خیال کیا کہ اسے اڈورڈ
کے کمرہ کے دروازہ کے ہلنے کی آواز
آئی ہے اس نے دھیان لگا کر سننا
شروع کیا آخر تھوڑی دیر کے بعد
تالا کھلا اور دروازہ آہستہ سے کھلا
ویلنٹین نے اپنی آنکھیں بند کر لیں
اور ناقابل بیان وحشت سے انتظار
کرنے لگی کہ دیکھئے کیا ہوتا ہے کوئی
شخص بستر کے قریب آیا ویلنٹین نے
بڑی مشکل سے اپنے حوصلہ کو قائم رکھا

اور اپنے دم کو ایسے بنایا کہ گویا وہ بڑی
نیند میں سوئی ہے۔ ایک آواز بولی "
ویلنٹین" لیکن ویلنٹین نے نہ جاگنے
کا اقرار کیا ہوا تھا۔ بھلا وہ کہاں بولے
پھر ویلنٹین نے اس گلاس میں جس
کو اس نے ابھی خالی کیا تھا کچھ پانی
کی قسم ڈالا جانے کی آواز سنی۔ اس
اثنا میں ویلنٹین نے شاید کچھ حرکت
کی وہ عورت اسبات کے دیکھنے کے
لئے آیا وہ جاگتی تو نہیں اس کے
بستر پر جھکی۔ یہ میڈیم ڈی ولفرٹ
تھے اپنی سوتیلی ماں کے شناخت کرنے
پر ویلنٹین کانپی اسطرح کہ اس کا
بستر ہل گیا۔ میڈیم ولفرٹ دیوار
کے ساتھ لگ گئی۔ ویلنٹین نے بہتیرا
چاہا کہ آنکھیں بند کرے مگر اس سے
نہ ہوسکا آخر اس نے بڑی مشکل
سے اپنے دم کو درست کیا۔ میڈیم
ولفرٹ کو جب یقین ہو گیا کہ وہ سوئی
ہوئی ہے تو پھر اس نے باقی بوتل بھی
اس میں الٹ دی اور پھر آہستہ سے
چلی گئی۔ جو ویلنٹین نے اس کے خوبصورت
وضعدار بازوں کو دروازہ پہ پھرتے
دیکھا اور اب اسے کچھ آرام آیا
جب وہ نکل گئی تو ویلنٹین کچھ بیہوش
سی ہو گئی مگر الماری کا دروازہ آہستہ
سے کھلا اور کونٹ نے آ کر اسکو

بیہوشی سے جگایا اور آتے ہی بولا
کیوں ویلینٹین کیا ابھی کچھ شک ہے"
ویلینٹین "اوہ" کونٹ کیا تمنے
دیکھ لیا ہے۔ ہائے، افسوس"
کونٹ "کیا تمنے پہچانا ہے"
ویلینٹین "میں نے پہچانا تو ہے مگر مجھے
یقین نہیں آتا"
کونٹ "تم اپنی اور موریل کی موت
چاہتی ہو"
ویلینٹین۔ ہائے کیا میں کہیں بھاگ
نہیں جا سکتی کیا میں اس گھر کو نہیں
چھوڑ سکتی"
کونٹ "لڑکی جہاں کہیں تم جاؤ گی
یہ ہاتھ تمہارے پیچھے جائیگا تمہارے
نوکر روپیہ کے طمع سے قابو کر لئے
جائیں گے۔ اور موت تمہیں ہر صورت
میں پیش کیجا دیگی۔ تم اسے چشمے
کے پانی میں اور درخت کے پھلوں میں
بھی پاؤ گی"
ویلینٹین مگر آپ نے ابھی کہا تھا
کہ میرے دادا نے مجھے کوئی دوا ایسی
دی ہے کہ مجھپر زہر اثر نہیں ہوسکتا
کونٹ "اگر بہت دیا جاوے
تو اثر کیوں نہیں ہوتا اس نے اس
گلاس کو اٹھایا اور اپنے ہونٹوں
سے اسے لگایا پھر کہا" یہ لو میں
پہچان گیا ہوں اگر تم اسے پی لیتیں
تو بس تمہارا فیصلہ تھا"
ویلینٹین "مگر اسکو مجھسے اسقدر
دشمنی کیوں ہے میں نے تو اس کو کبھی
بھی تکلیف نہیں دی"
کونٹ "تمہاری طبیعت کی نیکی
تمہیں کسی پر بدظن نہیں ہونے دیتی
تم دیکھتی نہیں کہ تم امیر ہو اور تمہارا
ہونا اس کے بیٹے کی وارث ہونے میں
مانع ہے"
ویلینٹین "مگر جو میری دولت ہے
وہ اس سے تو میں نے نہیں لی"
کونٹ "یہ ٹھیک ہے اسی واسطے
تو پہلے تمہاری نانی اور نانا مارے گئے
تھے اور پھر تمہارے دادا پر ہاتھ صاف
ہونے لگا تھا۔ اور پھر اب تمہاری بات
یہ ہے کہ اگر تم سب کا فیصلہ ہوجائے
تو تمہاری دولت ولفرٹ کو جاوے
اور ولفرٹ کا وارث پھر اس کا بیٹا
ہے"
ویلینٹین۔ ایڈورڈ غریب بچہ کیا
یہ سب کچھ تیری خاطر ہو رہا ہے مگر
میرے دادے کو وہ کیوں نہیں
مارتے"
کونٹ "اس کے مارنے کی اسے
ضرورت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ
اس کی جائداد خود اس کے بیٹے
کو اس کے خاوند کے ذریعہ پہنچ جاویگی

ویلنٹین ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اتنے جرائم صرف ایک عورت کے دماغ کی شرارت کا نتیجہ ہیں"

کونٹ ۔ تمہیں یاد ہے کہ شہر پیرس کے ہوٹل ڈیس باسٹی میں ایک بار تمہاری سوتیلی ماں نے ایک سیاہ خضاب پہنے ہوئے آدمی سے ایکوا ٹافانا کی بابت پوچھا تھا بس اسی روز سے شیطانی تجویز اس کے سر میں پک رہی ہے"

ویلنٹین (آنسو بھر کر) اچھا تو مجھپر موت کا فتویٰ لگ چکا ہے"

کونٹ "نہیں ویلنٹین نہیں ۔ کیونکہ مجھپر اسکی تمام شرارتیں معلوم ہو گئی ہیں ۔ اب تمہارا دشمن مغلوب ہو گیا ہے تم مرو گی نہیں بلکہ خوش و خرم زندگی بسر کرو گی ۔ اور ایک شریف دل کو خوش و شادمان کرو گی ۔ لیکن ایک شرط ہے اور وہ یہ ہے کہ مجھپر پورا بھروسہ کیا جاوے"

ویلنٹین "مجھے آپ حکم کریں میں سب کچھ کرنے کے لیے تیار ہوں"

کونٹ ۔ بس تمہیں اندھوں کی طرح کہا لینا چاہیے جو میں تمہیں دوں اور میری پوری فرمانبرداری کرنی چاہیے"

ویلنٹین ۔ افسوس ۔ اگر یہ سب کچھ صرف میری ہی خاطر ہوتا تو میں مرنے کو تیار تھی"

کونٹ "تمہیں کسی پر اعتماد نہ کرنا چاہیے اپنے باپ پر بھی نہیں"

ویلنٹین "کیا باپ بھی اس خوفناک کام میں شریک ہے ۔

کونٹ "شریک تو نہیں ہے لیکن وہ ایک مجسٹریٹ ہے جو قانون کا پتلا ہے اسے اتنا تو جاننا چاہیے تھا کہ یہ سب موتیں فطرتی نہیں ہیں ۔ اسے چاہیے تھا کہ تمہاری حفاظت کرتا اسپر واجب تھا کہ وہی وہ کام اختیار کرتا جو میں نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے یعنے زہر کے پیالے کو خالی کرتا"

ویلنٹین " اچھا میری زندگی کے واسطے جو کچھ آپ فرماویں کرونگی کیونکہ مجھپر دو شخصوں کی زندگی کا مدار ہے میرے دادا کی اور موریل کی"

کونٹ " سب کی خبر گیری کرونگا مگر دیکھو خواہ تمپر کچھ ہی کیوں نہ واقع ہو ۔ ڈرنا نہیں ۔ تمہاری نظر بھی جاتی رہے گی ۔ تم بیہوش بھی ہو جاؤ گی ۔ تم سن بھی نہ سکو گی اور تمہیں معلوم نہ ہوگا کہ تم کہاں ہو یہ سب کچھ ہوگا ۔ لیکن تمنے ڈرنا مت ۔ بس حوصلہ کرو اور اتنا یاد رکھو

کہ ایک باپ تمہاری نگرانی کر رہا ہے
یہ کہہ کر کونٹ نے اپنی جیب سے
ایک زمرد کی ڈبیا نکالی۔ اسکا ڈھکنا
اتار کر اس نے اس میں سے ایک گولی
نکالی جو مٹر کے دانے کے برابر ہوگی۔ یہ
اس نے ویلنٹین کے ہاتھ میں دی ویلنٹین
اسے لیکر نگل گئی۔

کونٹ: لو میری بچی اب تم بچ گئی
ہو۔ ویلنٹین اچھا آپ جائیں جو کچھ
ہو میں ڈرونگی نہیں۔

ویلنٹین کو آہستہ آہستہ اس گولی کی
تاثیر سے نیند پڑ گئی۔ کونٹ پہلے اسکے
چہرہ کیطرف دیکھتا رہا اور پھر اس نے
اس گلاس کی تین چوتھائی چولھے میں
الٹ دی اور باقی رہنے دیا تاکہ یہ
خیال کیا جاوے کہ اس نے پی لیا
ہے اور پھر اسے میز پر رکھدیا۔ پھر
ویلنٹین کی طرف ایک نگاہ ڈال کر
چلا گیا۔

باب اکیسواں

(ویلنٹین)

چراغ ابھی تک اپنی سرخ روشنی
ویلنٹین کے بستر کے ریشمی پردوں کے
اوپر ڈال رہا ہے گلیوں میں تمام شور
بند ہو گیا ہے۔ اور خاموشی کچھ ڈراونی
سی ہے اس وقت اڈورڈ کے کمرہ کا
دروازہ کھلا اور وہی سر جو ہم نے
پہلے بھی دیکھا تھا ایک شیشے میں سے
نمودار ہوا یہ میڈیم ولفرٹ کا سر تھا
جو کہ اپنے زہر کی تاثیر دیکھنے کے لئے
آئی تھی وہ پہلے تو دروازہ میں کچھ
دیر کھڑی رہی اور پھر میز کی طرف گئی
تاکہ دیکھے کہ ویلنٹین کا گلاس خالی
ہے یا نہیں جیسا کہ ہم بیان کر آئے
یہ ابھی تک ایک چوتھائی بھرا ہوا
تھا میڈیم ولفرٹ نے اسے اٹھا کر
چولھے کی راکھ میں الٹ دیا اور پھر اسکو
صاف کرکے وہیں میز پر رکھدیا۔ پھر
وہ کچھ ہچکچاتی ہوئی ویلنٹین کی طرف
بڑھی۔ اور ویلنٹین پر ٹکٹکی لگا کر دیکھنے
لگی۔ ویلنٹین کے منہ سے دم نہیں نکلتا
تھا۔ اس کے ہونٹ نہیں ہلتے تھے
اسکی آنکھیں پتھرائی ہوئی معلوم ہوتی
تھیں اور اس کے بال اس کے رخسارہ
پر پڑے رہے تھے۔

میڈیم ولفرٹ نے اس کے
سینے پر ہاتھ رکھا مگر وہاں کوئی حرکت
نہ تھی۔ ایک بازو بستر سے باہر نکلا
تھا۔ اور دوسرا سینہ پر پڑا ہوا تھا
ہاتھ کی انگلیاں اکڑ گئی ہوئی تھیں

اوران کے ناخن سیاہی مائل ہو گئے
تھے۔ اب میڈیم ولفرٹ کے سارے
شکوک رفع ہو گئے۔ کام ختم ہو چکا
تھا۔ اور کسی قسم کی کسر باقی نہ رہی
تھی۔ بس اب اسکا کمرے میں کیا کام
تھا۔ پس وہ جلدی سے نکلی اور جاتے
ہوئے پردہ کھینچ گئی۔ ٹھیک اسوقت
لمپ ٹمٹمایا اور تھوڑی دیر میں بجھ
گیا۔ میڈیم ولفرٹ ہیبت زدہ ہو گئی۔
اسیوقت گھڑی نے ساڑھے چار
بجائے۔ گھبرائی ہوئی میڈیم ولفرٹ
اپنے کمرے میں پہنچی۔ کوئی دو گھنٹہ
تاریکی رہی پھر مدہم سی روشنی ولینٹین
کے کمرے میں پڑنے لگی اور کمرے
کی اشیاء نمودار ہونے لگیں۔ اس
وقت دایہ پیالہ ہاتھ میں لئے ہوئے
اس کمرے کیطرف آئی۔

باپ یا عاشق کو دروازہ سے
دم میں ہوتے ہی معلوم ہوتا کہ اندر
کیا بنا ہوا ہے۔ مگر اس بے چہر کمبخت
کو ولینٹین صرف سوئی ہوئی معلوم
ہوئی۔ دیکھتے ہی وہ بولی "خوب
اس نے دوا پی لی ہے گلاس
بالکل خالی ہے"

چولہے میں جاکر اس نے آگ جلائی
اور اگرچہ وہ ابھی سو کر اٹھی تھی
مگر ولینٹین کو سوتی سمجھ کر وہ رہ
نہ سکی اور اس نے چاہا کہ کچھ اور آرام
کرے۔ وہ ایک آرام کرسی پر پڑ گئی اور
سو گئی آٹھ بجے اسے جاگ آئی اپنے
مریض کی اتنی لمبی اور غیر معمولی نیند
اور اس کا بازو ابھی تک بستر سے
نکلا دیکھ کر وہ ڈر گئی وہ بستر کے قریب
گئی اور اس نے پہلے ہی بار ولینٹین کے
سفید ہونٹ دیکھے اس نے اس کے
بازو کو اندر رکھنے کی کوشش کی مگر
بازو اکڑا ہوا تھا۔" وہ دایہ تھی فوراً
سب بات کو سمجھ گئی اور باہر دوڑتی
ہوئی چلائی "مدد۔ مدد"

ڈاکٹر آور گنی جو اپنی ڈیوٹی پر معمول
کی طرح آرہا تھا۔ اسکو اس حالت
میں دیکھ کر بولا "کیا ہوا ہے" اتنے
میں ولفرٹ بھی اپنے کمرے سے
نکلا اور بولا "کیوں کیوں کیا بات
ہے" ڈاکٹر صاحب سنا ہے یہ کیا
کہتی ہے"

ڈاکٹر "ہاں سنا ہے۔ چلو جلدی کرو یہ
یہ شور ولینٹین ہی کے کمرے سے نکلا ہے
لیکن پیشتر اس کے کہ باپ اور ڈاکٹر
اس کمرے میں داخل ہوئے نوکر جو کہ
اسی فرش پر تھے اسمیں گئے اور ولینٹین
کو زرد اور بے حرکت دیکھکر زمین پر
ایسے گر گئے کہ گویا وہ مٹی کے بت ہیں
ولفرٹ۔ اپنے کمرے کے دروازہ

میڈیم ولفرٹ کو بلاؤ - میڈیم ولفرٹ کو جگاؤ "
مگر اس بات کو کون سنے - نوکروں نے بجائے اس کے کہ میڈیم ولفرٹ کو بلانے جائیں ڈاکٹر کی طرف دیکھنا شروع کیا جو ویلنٹین کی طرف گیا اور جاتے ہی جس نے اسکو اپنے بازو میں اٹھالیا اور کہا " ہیں یہہ بھی ! خدایا یہ کب ختم ہوگا - اتنے میں - ولفرٹ بھی آگیا - اور ڈاکٹر کی یہ بات سنکر بولا " ڈاکٹر کیا کہہ رہے ہو "
ڈاکٹر " وحشت ناک آواز میں کہتا ہوں کہ ویلنٹین مرگئی ہے " ولفرٹ اس بات کو سنکر لڑکھڑا کر گر پڑا اور اس نے اپنا سر بستر کے کپڑوں سے ڈھانپ لیا - نوکر اس بات کو سنتے ہی گالیاں دیتے ہوئے بھاگے اور سب اکھٹے ہوکر اس لعنتی اور مردود گھر سے چلے گئے ٹھیک اسوقت میڈیم ولفرٹ بھی روتی اور جھوٹے آنسو آنکھوں میں لاکر ویلنٹین کے کمرے کیطرف چلی - اچانک وہ میز کی طرف جسپر گلاس پڑا ہوا تھا دوڑی - اس نے دیکھا کہ ڈاکٹر آوریگنی گلاس کو دیکھ بھال رہا ہے اس نے خیال کیا کہ میں نے تو اسے رات کو خالی کردیا تھا - مگر پھر یہ ایک تہائی کیوں بھر گیا ہے - اب ویلنٹین کی روح زہر دینے والے کی آنکھوں کے سامنے اٹھی اور اسے ڈرانے لگی - گلاس میں وہی زہر تھا جو اس نے رات کو اس میں ڈالا تھا اور جسکو ویلنٹین نے پیا تھا - ڈاکٹر اسے غور سے دیکھ رہا تھا اور ممکن نہ تھا کہ اسے دھوکا لگے اسے یہہ عجیب بات معلوم ہوتی تھی کہ باوجود اس قدر بڑی احتیاط کے پھر بھی کچھہ نشان جرم کا پتا دینے کے لئے باقی رہ گیا تھا - پھر ڈاکٹر ہاتھہ میں گلاس لئے ہوئے کھڑکی کی طرف آیا اس نے اسمیں اپنی انگلی ڈالی - اور اسے چکھہ کر کہا " تو اگر وہ پیلا زہر نہیں ہے دیکھوں تو بھلا کیا ہے "
یہ کہکر اس نے ایک الماری سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی جسمیں کچھہ شوریکا تیزآب تھا اور اس کے ایک دو قطرے گلاس میں ڈالے زہر کا رنگ فوراً بدل کر سرخ خون کی طرح ہوگیا - ڈاکٹر اس تجربہ کو دیکھ کر ایک ایسے طالب علم کی خوشی سے جو کسی سوال کو حل کرلیتا ہے اور ایسے جج کی متانت اور سنجیدگی سے جو کہ کسی جرم کا پتہ نکالتا ہے بولا - آہ معلوم ہوگیا ہے - میڈیم ولفرٹ کی آنکھیں چکر میں آگئیں وہ لڑکھڑاتی

اور پھر ایک لحظہ میں غائب ہو گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک ایسی آواز سنائی دی گویا کوئی بڑا بھاری بوجھ زمین پر گرتا ہے۔ مگر کسی نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ مگر ڈاکٹر میڈیم ولفرٹ کی حرکت کو تاڑتا رہا تھا اور اب اڈورڈ کے کمرے میں سے دیکھ کر اس نے دیکھا کہ میڈیم ولفرٹ فرش پر بیجان گری ہوئی ہے اس نے یہ دیکھکر دائیہ کو کہا "میڈیم ولفرٹ کی خبر لو وہ بیمار ہے"

دائیہ "اسکی خبر لوں۔ میڈیم ولینٹین کی"

ڈاکٹر۔ اسکو اب مدد کی کیا ضرورت ہے وہ تو مر چکی ہے"

ولفرٹ "ہیں مر چکی ہے"

ایک تیسری آواز "مر چکی ہے کون کہتا ہے کہ ولینٹین مر گئی ہے"

ڈاکٹر اور ولفرٹ نے سر پھیرا اور موریل کو دروازہ پر وحشت زدہ اور متحیر کھڑا دیکھا بات سب اسطرح ہوئی تھی کہ موریل معمول کے موافق نوئیر کے کمرے کے دروازہ سے جو کھلا تھا۔ وہاں میں داخل ہو گیا اور وہاں اس انتظار میں تھا کہ کوئی نوکر آدمی آئے اور اسے نوئیر کے پاس لے جاوے گا۔ مگر نوکر تمام چلے گئے ہوئے تھے۔ موریل کے پاس ڈرنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ کیونکہ کونٹ نے اسے تسلی دی ہوئی تھی کہ ولینٹین زندہ رہے گی تاہم یہ خاموشی اسے عجیب معلوم ہوئی۔ اس نے دو تین گالیں دیں مگر کوئی جواب نہ ملا۔ اس نے اوپر جانیکا ارادہ کیا جب وہ نوئیر کے کمرے میں پہونچا تو اس نے دیکھا کہ بوڑھا آدمی اپنی معمولی جگہ پر بیٹھا ہے۔ مگر اس کے چہرہ پر سخت وحشت چھائی ہوئی ہے

موریل "کہا۔ بابا جی کیا حال ہے"

بوڑھا آدمی۔ (آنکھیں بند کر کے) "اچھا ہے" مگر اسکی حالت سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بڑا بیقرار ہے"

موریل "آپ متفکر معلوم ہوتے ہیں کیا میں نوکر کو بلاؤں"

نوئیر "ہاں۔ موریل نے گھنٹہ بجایا مگر وہاں کوئی نوکر نہ آیا"

موریل "اجی کیوں نہیں آتے کیا کوئی گھر میں بیمار ہے بوڑھے کی آنکھیں قریب تھا کہ اپنے خانوں سے نکل پڑیں"

موریل" اجی آپ مجھے ڈرا رہے
ہیں ویلینٹین کا کیا حال ہے بتاؤ صاحب
نوشیر نے دروازہ کی طرف اشارہ
کیا۔ موریل دروازہ کی طرف سرگردان
دوڑا۔ اور بہت سے کمروں میں سے
ہوتا ہوا آخر ویلینٹین کے کمرے میں
پہونچا۔ دروازہ کہلا تھا اس نے
وہاں پہونچتے ہی ایک آہ سرد سنی
اور ایک آدمی کو بستر کے کپڑوں
میں سر دیئے ہوئے دیکھا اسی
وقت اسنے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا
ویلینٹین مرگئی ہے" اور پھر وہ خود
بولا" ہیں مرگئی ہے"

باب ایکسو دو

(موریل)

ولفرٹ اسطرح روتے ہوئے دیکھا
جانے پر شرمندہ ہوگیا اور اٹھا
اس کی پہلی نظر موریل پر پڑی اسے
دیکھتے ہی بولا" کیوں جی آپ کون
ہیں آپکو معلوم نہیں کہ اس گہر میں
موت واقع ہوگئی ہے کہ آپ اسطرح
دلیری سے چلے آتے ہیں"
مگر موریل بت کی طرح کہڑا رہا
اس میں بولنے کی طاقت نہ تہی وہ اس
رزولاش کیطرف دیکھتا ہوا رہ گیا۔
ولفرٹ۔ سنتے ہو چلو نکلو۔ ڈاکٹر
آور گنی نے موریل کو ہاتھ سے پکڑ کر
باہر نکالا۔ موریل نے پہلے تو لاش
کی طرف دیکھا اور پہر ایک نظر اپنے
گرد ڈالی۔ اور بولنے کی کوشش
کی مگر کہاں آخر وہ باہر نکلا۔ مگر اسکی
طرح وضع کچھ اس طرح کی تہی کہ
ولفرٹ اور ڈاکٹر نے ایک دوسرکی
طرف اس طرح سے دیکھا کہ گویا وہ
کہہ رہے ہیں کہ یہ کوئی دیوانہ ہے۔
کوئی پانچ ہی منٹ گذرے ہونگے
کہ سیڑہی پر ایک بڑا بہاری بوجھ چڑہتا
ہوا معلوم ہوا۔ موریل بوڑہے نوشیر
کی کرسی کو اٹھائے آرہا تھا۔ جب وہ
سیڑہیاں چڑہ چکا تو وہ کرسی کو دھکیل
کر ویلینٹین کے کمرے میں لیگیا۔
پہلے تو ڈاکٹر اور ولفرٹ اسبات میں
حیران تھے کہ وہ ایسی بہاری کرسی کو
اٹھا کیسے لایا ہے مگر ولفرٹ اور بہی
وحشت زدہ ہوگیا جبکہ اس نے نوشیر
کے ساتھ اپنی آنکھیں دوچار کیں اس
کی آنکھیں سرخ تہیں اور اسکی رگیں
جوش غضب سے پہولی ہوئی تہیں۔
موریل کرسی کے نیچے کہڑا تھا اور ایک
ہاتھ اسنے ویلینٹین کی لاش کیطرف پہیلا

سوتا تھا۔ اس حالت میں وہ بھرے ہوئے دل سے لپکا (اپنا دیکھو انہوں نے کیا کر دیا ہے میرے باپ دیکھو ولفرٹ اسبات کو سنکر پیچھے ہٹ گیا اور ایک جوان آدمی کو جو اس سے بالکل ناآشنا تھا۔ نوشیر کو اپنا باپ کہتے ہوئے سنکر حیران ہوا۔ اسوقت معلوم ہوتا تھا کہ گویا نوشیر کی ساری روح اس کی آنکھوں میں آگئی ہے اس کا رنگ زرد ہو گیا۔ اور اسپر ایک قسم کی بیہوشی طاری ہو گئی تھوڑی دیر میں ڈاکٹر نے اسے ہوش میں لایا۔

موریل۔ (نوشیر کا ہاتھ پکڑ کر) یہ کہتے ہیں کہ میں کون ہوں اور یہاں آنیکا میرا کیا حق ہے آپ جانتے ہیں آپ نہیں بتائیں گے۔ یہ کہکر اس نے آہیں مارنی شروع کیں۔ مگر اس کا غم اس قدر تھا کہ اس کے آنسو نہ نکلتے تھے۔ نوشیر اس سے زیادہ خوش قسمت تھا۔ اسکی آنکھوں سے آنسو نکلے۔

موریل " بابا جی آپ انہیں بتائیں کہ میری اس سے منگنی ہوئی ہے آپ انہیں بتائیں کہ وہ میری محبوبہ تھی اور وہی ایک جہان میں میری آسودگی اور خوشی کا باعث تھی اور آپ انہیں بتا دیں کہ یہ لاش اب میری ہے " یہ کہہ کر وہ گر پڑا اور بیہوش ہو گیا۔ اور سب کے سینے سے آہیں اٹھنے لگیں۔ آخر ولفرٹ نے اپنے تئیں سنبھالا۔ اور کہا آپ کہتے ہیں کہ آپ ویلنٹین سے محبت رکھتے تھے میں اسکا باپ تھا اور مجھے اسبات کی ہرگز خبر نہ تھی مجھے اسبات پر سخت ناراض ہونا چاہیئے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری محبت ایسی ہی سچی تھی جیسا کہ اب تمہارا رنج سچا اور حقیقی ہے۔ سو میں تمہیں معاف کرتا ہوں مگر تم دیکھتے ہو کہ جو اس گھر میں رہتا تھا اب اڑ گیا ہے اور اب اس لاش کو آدمیونکی محبت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سو اسے اب آخری الوداع کہو۔ اور مہربانی کرکے رخصت ہو جاؤ ویلنٹین کو اب صرف پادری کی ضرورت ہے "

موریل (ایک زانو پر اٹھ کر) جناب آپکو غلطی لگی ہے ویلنٹین کو صرف پادری کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ ایک بدلا لینے والے کی بھی ضرورت ہے۔ سو آپ پادری کو بلائیں میں بدلا لینے والا ہونگا "

ولفرٹ (وحشت زدہ ہو کر) کیوں جی صاحب ان باتوں سے آپکے معنے کیا ہیں "

موریل۔ "دیکھیں صاحب! آپ ہیں بلکہ منصف بھی ہیں باپ کی حیثیت میں اپنے کافی رو پیٹ لیا ہے۔ اب جج کی حیثیت میں اپنا کام کریں اور مجرم کو نکالیں"

نوشیراں باتوں کو سنکر خوش ہوا۔ اور ڈاکٹر نزدیک آیا۔

موریل "صاحبان میں جانتا ہوں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور میں وہ بھی جانتا ہوں جو کچھ کہ کہنے لگا ہوں سو آپ کو واضح ہو کہ ویلنٹین آئی سے نہیں مری بلکہ قتل کی گئی ہے"

ڈاکٹر اب اور بھی نزدیک آیا۔ اور نوشیر نے اپنی آنکھوں سے اینٹھاں ظاہر کی۔ پھر موریل بولا "اب ان دنوں میں اگر کوئی جائز طریقے میں مار ڈالا جاوے۔ تو خواہ وہ کیسا ہی حقیر اور ذلیل آدمی کیوں نہو اسکی موت کے اسباب کی تحقیق کیجاتی ہے منصف صاحب میں زور سے کہتا ہوں کہ مجرم کا پتا لگایا جاوے اور قاتل کو سزا دیجاوے اسپر کوئی رحم نہ کیا جاوے"

یہ کہکر موریل کی آنکھوں نے ولفرٹ سے سوال کیا۔ ولفرٹ نے پہلے ڈاکٹر کی طرف دیکھا پھر نوشیر کی طرف مگر کسی کی آنکھوں میں اسے ہمدردی نظر نہ آئی۔ [illegible] موریل کے دعوٰی کی تصدیق کرتے ہوئے معلوم ہوئے۔

ولفرٹ۔ [illegible] آگر [illegible] ہوا ہے یہاں کوئی [illegible] نہیں ہوا۔ یہ میری قسمت ہی کی [illegible] ہے معاملہ تو بڑا عجیب اور حیرت [illegible] ہے مگر قتل وغیرہ کا الزام ٹھیک نہیں ہے"

اس بات کو سنکر نوشیر آگ بگولا ہو گیا ڈاکٹر نے بولنے کی کوشش کی مگر موریل نے [illegible] کر دیا۔ اور [illegible] اور صاف لہجے میں کہا "میں صاف صاف کہتا ہوں کہ گذشتہ چار مہینوں میں چار شکار ہوئے ہیں۔ [illegible] ہیں پھر کہتا ہوں کہ چار روز سے ویلنٹین کی جان لینے [illegible] رہی تھی۔ اور [illegible] بندی کی [illegible] زہر کی مقدار [illegible] کر دی گئی تھی اور زہر بھی تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اسی واسطے اس نے اپنا کام کر دیا ہے میں پھر صاف صاف کہتا ہوں کہ یہ باتیں آپ کو بھی [illegible] ہیں جیسی کہ یہ مجھ [illegible] اور ڈاکٹر آور [illegible] صندوق [illegible]

اور بحیثیت ڈاکٹر آپ کو اس بات کی بہت دیر پہلے اطلاع دیدی ہوئی ہے"
ولفرڈ۔ (الزام سے بچنے کی کوشش کرتے ہوئے) "آپ دیوانے ہو گئے ہیں ہوش میں آؤ"
موریل "میں دیوانہ ہوں اچھا ڈاکٹر یہی بات رہے کیوں جی ڈاکٹر آپ کو یاد ہوگا۔ کہ میڈیم سینٹ مران کی موت کے روز آپنے مسٹر ولفرڈ کو باغ میں آہستہ کیا باتیں کہی تھیں آپ اس وقت اپنے تئیں اکیلا جانتے تھے۔ اور جو سبب اس وقت اپنے اس بڑھیا کی موت کا اقرار دیا تھا۔ وہی سبب بعینہٖ ویلنٹین کی موت کا ہے"
ولفرڈ اور ڈاکٹر نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔
موریل "ہاں ہاں یاد کرو تم نے اپنے آپ کو اکیلا خیال کیا تھا مگر میں سن رہا تھا۔ ولفرڈ کی خاموشی دیکھکر چاہیے تھا کہ میں حاکموں کی طرف رجوع کروں۔ تب پیاری ویلنٹین میں تیری موت میں شریک نہ ہوتا۔ جیسا کہ میں یقیناً ہوں مگر خیر تیرا بدلا بھی میں ہی لونگا یہ سب وارداتیں سب پر عیاں ہیں۔ اور اگر تیرے باپ نے تجھے چھوڑ دیا تو پیاری ویلنٹین میں خود تیرے قاتل کا پتا لونگا
اسدفعہ نوئیر نے اسپر رحم کیا اسکے آنسو نکل پڑے اور وہ روتا ہوا بستر کے پاس گر پڑا۔
تب ڈاکٹر آدرگنی بولا "میں بھی مسٹر موریل کے ساتھ انصاف مانگنے میں شریک ہوں۔ میرا خون اس خیال پر ابلنے لگتا ہے کہ میں نے اپنی کمزوری کے سبب ایک خون کروایا ہے"
ولفرڈ۔ ہائے رحیم خدا"
موریل نے نوئیر کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں اسکو غیر معمولی روشنی سے چمکتی معلوم ہوئیں۔ موریل بولا" ٹھیرو۔ نوئیر کچھ کہنا چاہتا ہے"
موریل۔ کیا آپ قاتل کو جانتے ہیں"
نوئیر۔ ہاں جانتا ہوں"
موریل "کیا آپ ہمیں بتا دیں گے
ڈاکٹر صاحب سنو نوئیر نے موریل کی طرف غور سے دیکھا اور پھر اپنی آنکھیں دروازہ کیطرف لگائیں"
موریل "کیا میں چلا جاؤں"
نوئیر "ہاں"
موریل "بوڑھے "مجھپر رحم کرو۔ اچھا کیا مجھے پھر واپس آنے کی اجازت ہے"
نوئیر "ہاں"
موریل "کیا میں اکیلا ہی جاؤں"

نوشیرا ‘‘ نہیں ’’

موریل ‘‘ اور کسکو ساتھ لیجاؤں ’’
ڈاکٹر کو یا ولفرٹ کو ’’

نوشیرا ‘‘ ڈاکٹر کو ’’

موریل ‘‘ کیا وہ آپکی بات سمجھیگا

ولفرٹ اس بات سے خوش ہوا کہ
اسکا باپ اس راز کو اسیر اکیلے ظاہر
کرنا چاہتا ہے اور وہ بڑی خوشی سے
بولا ‘‘ ہاں ہاں ۔ میں اپنے باپ کی
خوب سمجھتا ہوں ’’

اسیر ڈاکٹر اور موریل دونو کمرے سے
نکل گئے کوئی پندرہ منٹ کے بعد ایک
لڑکھڑاتی ہوئی پاؤں کی آواز اس
کمرے کے دروازہ پر سنی گئی جس میں
کہ موریل اور آورگنی بیٹھے ہوئے
تھے اور پھر ولفرٹ آکر بولا ‘‘ آپ صاحبان
کو اندر آنے کی اجازت ہے ‘‘ یہ کہکر
وہ ان دونوں کو نوشیر کے پاس لے گیا ’’

موریل نے ولفرٹ کی طرف دیکھا اس
کا چہرہ سُرخ ہوا ہوا تھا اور وہ اپنے
ہاتھوں سے اس قلم کو چیر رہا تھا جو
اس نے پکڑی ہوئی تھی آخر اس نے
آہستہ آواز میں کہا ۔ صاحبان
مجھ سے اقرار کرو ۔ کہ راز ہم میں اور
آپ ہی میں رہیگا ۔ اور باہر نہیں
نکلیگا ۔ اسبات کو سنکر ڈاکٹر اور
موریل پیچھے ہٹ گئے ’’

ولفرٹ ‘‘ نہیں میں آپکی منت
کرتا ہوں ’’

موریل ۔ مگر قاتل ۔ خونی ۔ مجرم ’’

ولفرٹ ۔ درست میرے باپ
نے مجرم کا پتا بتا دیا ہے ۔ وہ بھی
انتقام کے لئے ایسا ہی جوش میں ہے
جیسے کہ آپ ہیں مگر وہ بھی یہ ہدایت
کرتا ہے کہ یہ بات ظاہر نہ ہو ۔ کیوں
باپ ٹھیک ہے ’’

نوشیر ۔ (اشارے سے) ہاں ’’

موریل کے منہ سے حیرانی اور وحشت
کا ایک نعرہ نکلا ’’

ولفرٹ ‘‘ (موریل کا بازو پکڑ کر) ہاں جی
صاحب میرا باپ جو ایسا زبردست
طبیعت کا آدمی ہے ۔ اگر وہ یہ ہدایت
کرتا ہے تو اس سے آپ کو جان لینا
چاہیے کہ ویلینٹین کا بدلا بڑی سختی سے
لیا جاویگا ۔ وہ مجھے جانتا ہے اور میں
نے اس سے اقرار کر دیا ہے ۔ آپ یقین
رکھیں کہ میں تین روز میں اپنی بچی کے
قاتل سے ایسا بدلا لونگا ۔ کہ جن کو
سنکر سخت سے سخت دل کانپ اٹھیں
جب اسنے اپنے دانت پیسے اور
موریل کا ہاتھ زور سے دبایا ’’

موریل ‘‘ نوشیر صاحب کیا یہ
اقرار پورا کیا جاوے گا ’’

نوشیر ‘‘ ہاں ضرور ’’

ولفرڈ" اچھا پھر آپ صاحبان قسم
اٹھائیں کہ میرے گھر کی عزت کو آپ
خراب نہ کریں گے"

دونوں نے قسم اٹھائی مویل دوڑ کر
بستر کیطرف گیا اور اس نے ویلنٹین
کے سرد اور زرد ہونٹوں پر ایک بوسہ
دیا اور ایک دردناک چیخ ماری ڈاکٹر
کے منہ سے بھی ایک چیخ نکلی"

ہم پہلے کہہ آئے ہیں کہ تمام نوکر بھاگ
گئے ہوئے تھے۔ اس لئے مسٹر ولفرڈ
کو آورگنی سے درخواست کرنی پڑی
کہ تجہیز تکفین وغیرہ کا وہی بندوبست
کرے۔ ولفرڈ یہ بندوبست کر کے
اپنے مطالعہ خانہ کیطرف چلا گیا۔ ڈاکٹر
آورگنی اس ڈاکٹر کو بلانیکے لئے گیا
جس کا کام تھا کہ مردوں کو دیکھنے
آتا کہ آیا وہ زہر وغیرہ سے تو مارے
نہیں گئے۔ پندرہ منٹ کے بعد وہ
مردوں کے ڈاکٹر کو لئے ہوئے
آپہونچا۔ دونوں ڈاکٹر موت کے کمرے
میں داخل ہوئے مردوں کا ڈاکٹر
بستر کے قریب آیا اور اس نے ویلنٹین
کے منہ سے چادر اٹھائی اور اس کے
ہونٹ کھولے"

آورگنی" مرچکی ہوئی ہے رہنے دو
اب کیا باقی ہے"

ڈاکٹر (چادر چھوڑ کر) ہاں مرچکی
ہے اب مردوں کے ڈاکٹر نے اپنی رپورٹ
لکھی اور اپنا کام کر کے ڈاکٹر آورگنی
کے ساتھ باہر نکلا۔ راستہ میں اسے
ولفرڈ ملا جس نے اسکا شکریہ ادا
کیا۔ جب وہ چلا گیا تو ولفرڈ نے
ڈاکٹر آورگنی کو پادری کے بارے میں
کہا"

ڈاکٹر۔ کیا آپکا کوئی خاص پادری ہے"

ولفرڈ" نہیں۔ بس جو سب سے نزدیک
ہو اسے لے آنا چاہیئے۔

ڈاکٹر" یہاں تمہارے پاس ہی ایک
پادری رہتا ہے" جو نووارد ہے
کہو میں اسے بلاؤں"

ولفرڈ۔ بہت بہتر ہے۔ یہ چابی
آپ لے لیں اور اسے ویلنٹین کے
کمرے میں لے آویں۔ میں یہاں نہیں
ٹھیر سکتا" یہ کہکر وہ اپنے کمرے
کی طرف چلا گیا۔ اور اپنے کام میں
مشغول ہو گیا۔ ڈاکٹر باہر نکلا۔ دوسرے
دروازہ کے پاس اسے ایک شخص
ایبی کا لباس پہنے ہوئے نظر آیا۔ وہ
سمجھ گیا کہ یہی پادری ہے۔ وہ اسکے
پاس جا کر اس سے اسطرح بولا۔
کیوں ایبی صاحب کیا آپ خدا کے
لئے کسی ایسے شخص پر مہربانی کرینگے
جس کی بیٹی مرگئی ہے۔ وہ آپکا ہمسایہ
ہے اور آپ اسے جانتے ہوں گے

وہ مجسٹریٹ ہے"

ابی۔ "داٹلی کے ملک کے لہجہ میں" میں نے پہلے بھی سنا ہے کہ اس گھر میں موت ہے"

ڈاکٹر۔ "پھر آپ تشریف لیجلیں"

ابی۔ "میں آپ کے کہے کے بغیر ہی جانے کو تیار تھا۔ یہ تو ہمارا عین فرض ہے۔ میں مردہ سے بھی واقف ہوں اور میں اس کے حق میں دعا کرتا ہوں"

ڈاکٹر۔ "جزاک اللہ۔ پھر آپ چلیں اور سب گھر والے آپ کے مشکور ہوں گے"

ابی۔ "اچھا چلیں۔ انشااللہ میری دعائیں بڑی پرجوش ہونگی"

ڈاکٹر ابی کو اب ویلنٹین کے کمرے میں لے گیا۔ اور زندوں اور مردوں کو اس کی حفاظت میں کر کے آپ رخصت ہوا نوئیر اسی کمرے میں رہا جب ڈاکٹر چلا گیا تو ابی نے نہ صرف ویلنٹین کے کمرے کا بیرونی دروازہ ہی بند کیا بلکہ وہ دروازہ بھی جو میڈیم ولفرٹ کے کمرے کی طرف جاتا تھا"

باب اکیسوین

(ڈینگلر کی مہر)

دوسری صبح ہو گئی رات کے وقت دفن کرنے والوں نے اپنا اداس کرنے والا کام ختم کر دیا تھا اور لاش کو ایک ریشمی کفن میں لپیٹ کر اس کی جائے آرام میں لٹانے کے لئے تیار رکھا تھا۔ وہ آدمی نوئیر کو بھی اس کی پوتی کے کمرے سے لے گئے تھے اور اس کے اپنے کمرے میں چھوڑ آئے تھے۔ ابی لبونی نے تمام دن اس گھر میں بیٹھے دعا کی اور شام کے وقت بغیر کسی کو کہے کے چلا گیا۔ صبح کے آٹھ بجے آور گنی آیا۔ اور ولفرٹ کو جو نوئیر کے کمرے کی طرف جا رہا تھا ملا۔ وہ اس کے ساتھ گیا اور دیکھا کہ نوئیر اپنی آرام چوکی میں بڑے مزے کی نیند سو رہا ہے۔ وہ دونو حیران و متحیر دروازہ میں کھڑے رہے"

آور گنی "مسٹر ولفرٹ دیکھو قدرت خود جانتی ہے کہ رنج و غم کا بہتر اور عمدہ علاج کیسے کرنا چاہئے۔ کوئی

نہیں کہہ سکتا کہ تو سیر کو اپنی پوتی
سے محبت نہ تھی مگر پھر بھی دیکھو وہ
سوتا ہے"

ولفرڈ (حیران ہوکر) ہاں آپ نے
سچ کہا ہے اس حالت میں اس کا
سوتا اور بھی تعجب کا مقام ہے کیونکہ
اس کی عادت ہے کہ اس کی طبیعت
کے ذرا بھی برخلاف کوئی بات کیجائے
تو یہ دو راتیں نہیں سویا کرتا"

آور گنی (واپس آتے ہوئے) "غم
نے اسے بے حس کر دیا ہے"

ولفرڈ " افسوس ہے مجھے غم
بے حس نہیں کرتا - میں دو رات
سے نہیں سویا - دیکھو میرا بستر
بغیر شکن کے ہے - مگر میری میز
کی طرف دیکھو میں نے یہ تمام کاغذ
لکھے ہیں - اور قاتل بیٹی تو لوئیر دفعہ
جاتی ہے - بس کام ہی میری
جان ہے - یہی میری خوشی اور یہی
میری آسودگی ہے - اور یہی میرے
رنج کو ہلکا کرتا ہے"

ولفرڈ - اب تو کوئی ضرورت
نہیں بس اب گیارہ بجے ہیں
آؤ - او میری پیاری بیٹی" یہ
کہکر اس کے آنسو نکل آئے اور
وہ نالہ وزاری کرنے لگا"

آور گنی - کیا آپ مہمانوں کے
جمع ہونے کے کمرے میں موجود ہونگے"

ولفرڈ " نہیں ڈاکٹر صاحب میں
کام کرونگا - جب میں کام میں ہوں
میں سب کچھ بھول جاتا ہوں میرا
ایک چچیرا بھائی ہے یہ کام اس کے
سپرد ہے"

ڈاکٹر اب چلا گیا اور ولفرڈ سچ
مچ جاکر کام میں مشغول ہو گیا ڈاکٹر
راستہ میں اس کے چچیرے بھائی
کو ملا - اس شخص کو ہمارے فسانے
کوئی لمبا چوڑا تعلق نہیں ہے - بارہ
بجے تھا برگ ھونوری کا صحن ایک
انبوہ کثیر سے بھر گیا پیرس کے تمام
اچھے اچھے شخص جن میں ہمارے دوست
لیوسین رناڈ اور ریو جمیپ بھی تھے
ماتم کرنے کے لئے آئے ماتم کا تو ان
لوگوں کو کہاں خیال تھا"

اصل میں ان کی عادت تھی کہ وہ ہر ایک
رونق کے موقعہ پر حاضر ہوا کرتے
تھے - چاہے وہ خوشی کا کام ہو چاہے
ماتم کا جو جوان اشخاص میں سے کسی
کے آشنا تھے وہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں
بن گئے اور باتیں کرنے لگے - وہ
جماعت رناڈ لیوسین اور
ریو جمیپ کی تھی -

لیوسین (ماتم زدہ چہرہ بناکر)
غریب لڑکی - کیسی خوبصورت کیسی

امیر کیسی جوان مر ناڈ کیا آپکو اسبات
کا اسوقت دیکھکر ہم گزر سکتا تھا۔ جبکہ
ہم نے تین ہفتہ ہوئے ہیں اسکو ڈینگلر کے
کے ہاں نکاح کے روز دیکھا تھا۔"
سرانڈ" توبہ۔ کہاں خیال آسکتا
تھا۔"
لیوسین "کیا تم نے کبھی اس سے
بات کی۔"
سرانڈ "میں نے دو تین دفعہ اس
کے ساتھ میڈیم مارسرف کے ہاں بات
کی تھی وہ خوبصورت تو کمال تھی مگر ذرا
اداس سی تھی۔ اسکی سوتیلی ماں کہاں
ہے کیا آپ کو معلوم ہے۔"
سرانڈ ۔ وہ اس جنٹلمین کی بیوی کے
ساتھ دن بسر کر رہی ہے جو ہمارے ہاں
مہمان رہا ہے۔"
لیوسین "وہ صاحب کون ہے۔"
بیوچیمپ "ابھی کسی کو کیا معلوم
جانے بھی دو۔"
لیوسین "کیا تم نے یہ موت اپنی
اخبار میں بیان کی ہے۔
بیوچیمپ "بیان تو کی گئی ہے۔ مگر
آرٹیکل میرا نہیں اگر اسے مسٹر ولفرٹ
پڑھیگا۔ تو خوش نہیں ہوگا۔ کیونکہ
لکھا ہے کہ اگر چار لگاتار موتیں کسی
اور کے گھر میں ہوتیں تو مجسٹریٹ
صاحب خبر نہیں کیا کچھ نہ کرتے
مگر اپنے گھر کی حضرت کو خبر ہی نہیں
سرانڈ "ڈاکٹر اورگنی جو میری ماں
کا علاج کرتا ہے کہتا ہے کہ اس اپنے
معاملہ کی بابت بہی سوچ رہا ہے مگر
ڈیبارے صاحب تم کس کی تلاش میں
ہو۔"
ڈیبارے "میں کونٹ آف مانٹی کرسٹو
کی تلاش میں ہوں۔"
بیوچیمپ "میں ادہر آتے ہوئے
اسے لوئی ورڈ میں ملا تھا میرا خیال ہے
کہ وہ پیرس کو خیرباد کہنے کو ہے کیونکہ
وہ اپنے بنکر کے پاس چلا تھا۔"
سرانڈ "بنکر کیطرف اس کا بنکر
ڈینگلر ہی ہے نہ۔"
لیوسین "ہاں ڈینگلر ہی ہے مگر
اس جگہ سے صرف کونٹ غیر حاضر
نہیں ہے۔ بلکہ موریل بھی نظر نہیں
آتا۔"
سرانڈ "کیا اس کو ولفرٹ اور
اسکا گھر نہیں جانتے ہیں۔"
لیوسین "ہاں میڈیم ولفرٹ سے
اسکی واقفیت ہے اب ہم ان آدمیوں
کو گفتگو کرتے ہوئے یہاں چھوڑتے
اور اور طرف جاتے ہیں۔ بیوچیمپ نے
ٹھیک کہا تھا جبکہ اُسنے بیان کیا تھا
کہ میں نے کونٹ کو ڈینگلر کی طرف
جاتے دیکھا ہے۔ ڈینگلر نے کونٹ

کی گاڑی کو اپنے احاطہ پر داخل ہوتے دیکھا اور بناوٹی اخلاق اور کشادہ پیشانی سے اس کا استقبال کرنے کے لیے اٹھا۔ جب کونٹ گاڑی سے نکلا تو ڈینگلر اسکو مخاطب ہوکر بولا۔"

کونٹ صاحب شاید آپ میرے ساتھ ہمدردی کرنے کے لئے آئے ہیں۔ کیونکہ میرے گھر پر سچ مچ بڑی تباہی آئی ہوئی ہے۔ جب گاڑی آئی تو میں اسوقت یہی خیال کر رہا تھا کہ بیچارے مارسرف کے ساتھ مینے کیا بدی کی ہے۔ مینے تو صرف انکار کیا تھا اور اسمیں کوئی بڑی بات نہ تھی۔ کیونکہ وہ ذرا متکبر سا آدمی معلوم ہوتا تھا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا مگر ہماری جماعت کے سب آدمی اس سال بڑی تباہی اور بدقسمتی کا شکار بنے رہے ہیں۔ اس ولفرٹ میجسٹریٹ کی طرف دیکھو اسکی نہ صرف ایک بیٹی ہی مری ہے بلکہ سارا گھرانہ ہی برباد ہوگیا ہے۔ مارسرف بیچارہ ذلیل ہوکر مرگیا ہے۔ میرا حال آپنے دیکھ ہی لیا ہے کہ مجھپر اس حرامی بیٹی ڈلو کی بدولت کیا خرابی آئی ہے علاوہ ازیں۔"

کونٹ "اور کیا"

ڈینگلر "ہیں کیا آپکو پتا نہیں ہے"

کونٹ "نہیں۔ اور کونسی نئی مصیبت ہے"

ڈینگلر "میری بیٹی"

کونٹ "یوجین"

ڈینگلر "بس ہم کو چھوڑ کر چلی گئی ہے"

کونٹ "خدا کی قدرت! کیا یہ بات درحقیقت سچ ہے"

ڈینگلر "بالکل سچ میرے پیارے کونٹ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ آسودہ وہی ہوتے ہیں۔ جنکی نہ بی بی ہوتی ہے نہ بیٹی"

کونٹ "ہاں کیا آپکا یہہ خیال ہے"

ڈینگلر "ہاں میرا تو یہی خیال ہے"

کونٹ "اچھا یوجین کیوں چلی گئی ہے"

ڈینگلر "وہ اس بے عزتی کی برداشت نہ کرسکی جو اس کمبخت ظالم کے ذریعہ سے ہم پر آئی ہے بس اس نے مجھ سے سفر کرنے کی اجازت مانگی میں خیال کرتا ہوں۔ کہ اسکا غرور اب اسے فرانس کی طرف کبھی نہیں آنے دیگا"

کونٹ "خیر ایسے مصائب اور دنیا تو بہت گراں ہوتے ہیں لیکن ایک لکھپتی آدمی ان کی برداشت کرسکتا ہے امید ہے کہ آپکا روپیہ آپ کو بہت تھوڑی دیر میں تسلی کردیگا۔ ہاں اگر دیکھا جاوے تو آپ جیسا امیر کون ہے آپ نے تو ایک طرح سے یورپ کی سلطنتوں کو سنبھالا ہوا ہے"

ڈینگلر نے اسکی طرف اس بات کو سنکر
ترچھی نگاہ سے دیکھا۔ کیونکہ اسکو
شک پڑا کہ کونٹ اس کے ساتھ تمسخر
کرتا ہے"
پھر کہا "ہاں۔ اگر روپیہ تسلی کا باعث
ہو سکتا ہے تو میری ضرور تسلی ہونی
چاہیئے۔ دولتمند تو میں ضرور ہوں"
کونٹ "دولتمند تو آپ ایسے
ہیں کہ آپ کی دولت مصر کے مینار حل
کے مانند ہے۔ اگر آپ خود ہی اسکو برباد
کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے"
ڈینگلر۔ (مسکرا کر) آپنے مجھے یاد دلا
ہے میں پانچ چھوٹی سی ہنڈیوں پر
دستخط کرنے کو تھا۔ دو پہ تو میں نے
کر دیا تھا مگر تین ابھی باقی ہیں مہربانی
کرکے آپ اجازت دیں کہ میں انپر
بھی کر دوں"
کونٹ۔ "ہاں کریں"
کچھ دیر بالکل خاموشی رہی جسمیں سوائے
ڈینگلر کی قلم کے اور کسی چیز کی آواز
سنائی نہ دی۔ تھوڑی دیر کے بعد کونٹ
بولا "یہ کس جگہ کی ہیں"
ڈینگلر "یہ سب بنک آف فرانس
کے نام ہیں اور درشنی ہیں۔ کونٹ
صاحب میں اگر دولت کا بادشاہ
ہوں تو آپ اس کے شاہنشاہ ہیں
بھلا میں دیکھوں تو کہ آپکے پاس
اس رقم کے یعنے دس لاکھ کے کتنے
ایسے کاغذ ہیں"
کونٹ نے وہ کاغذ جو ڈینگلر نے
ایسے غرور سے اس کے پیش کیا
تھا لے لیا۔ اور اسے پڑھا "بنک
کے گورنر کیطرف مہربانی کر کے حامل
کو اس رقعہ کے دیکھتے ہی دس لاکھ
دیدیویں"
راقم بیرن ڈینگلر
کونٹ "ایک دو تین چار پانچ دس
لاکھ کے۔ گویا کل پچاس لاکھ کی ہوئیں
مسٹر ڈینگلر آپ تو قارون زمان ہیں"
ڈینگلر "میرے سب کام ایسے
ہی ہوا کرتے ہیں"
کونٹ "میرے جیسا آدمی ایسے
کام دیکھ کر ضرور حیران ہو جاتا ہے
پھر یہ ہیں سب درشنی رہیہ اور بھی
حیران کرنے والی بات ہے"
ڈینگلر "مگر اس میں حیرانی کی کوئی
بات نہیں ہے"
کونٹ "اتنا اعتبار ہونا بڑی بات
ہوتی ہے بس فرانس ہی پر ایسی باتیں
ختم ہیں کہ پانچ چھوٹے کاغذ کے
ٹکڑے پچاس لاکھ کی قیمت کے ہوں
سچ جانو کہ دیکھنے کے بغیر اس کا یقین
نہیں آ سکتا"

ڈینگلر "کیوں آپکو کچھ شبہ ہے"
کونٹ "نہیں"
ڈینگلر "آپ ایسے لہجہ میں کہتے ہیں کہ گویا آپکو یقین نہیں آتا۔ خیر میں آپکو یقین دلاتا ہوں۔ میرے کلارک کو بنک میں لیجاؤ۔ اور اسکو وہاں سے خزانہ کے نام اتنی ہی رقم کی ہنڈوی ملجاوے گی"
کونٹ نے کاغذ لپیٹے اور کہا۔ نہیں نہیں یہ بات ایسی عجیب ہے کہ میں خود ہی تجربہ کرونگا میرے آپ کی طرف ساٹھ لاکھ تھے۔ جنمیں سے نو لاکھ میں نے لئے ہوئے ہیں۔ اب میرے آپ کے نام اکیاون لاکھ باقی ہیں سو میں ان پانچوں کاغذوں کو اپنے پاس رکھتا ہوں۔ اور یہ ساٹھ لاکھ کی رسید ہے۔ جو مینے پہلے سے لکھ رکھی ہوئی ہے۔ کیونکہ مجھے روپیہ کی آج سخت ضرورت ہے"
یہ کہکر کونٹ نے کاغذ تو اپنی جیب میں ڈال لیئے اور رسید ڈینگلر کی طرف کی۔ ڈینگلر تو اس بات کو دیکھ کر ایسا وحشت زدہ ہوگیا۔ جیسے اسپر بجلی گری ہو۔ پھر وہ بولا "ہیں کیا یہ آپ روپیہ لیجانا چاہتے ہیں یہ تو مینے شفاخانہ فنڈ کا دینا ہے اور آج ہی کا اقرار بھی ہے"
کونٹ "خیر کوئی بات نہیں ہے مجھے پھر دیدینا۔ میں تو صرف اس بات کا خود تجربہ کرنا چاہتا تھا کہ آپ کو ایک منٹ اطلاع دینے کے بعد پچاس لاکھ کی رقم ملجاتی ہے۔ کچھ پرواہ نہیں ہے یہ لیں آپکی ہنڈیاں پڑی ہیں۔ یہ کہکر اس نے ہنڈیاں جیب سے نکالیں اور میز پر رکھدیں۔ ڈینگلر نے انہیں اس طرح سے پکڑا جیسے کوئی بھوکا کتا اپنے شکار کو پکڑتا ہے تھوڑی دیر میں پھر اس نے اپنے تئیں سنبھالا اور کہا "خیر کونٹ صاحب آپکی رسید ہی روپیہ ہے"
کونٹ۔ اسمیں کیا شک ہے اگر آپ روم میں ہوں تو وہاں کے ساہوکار میری رسید دیکھنے پر کروڑ دینے کو تیار ہیں"
ڈینگلر "آپ معاف فرماویں مینے غلطی کی ہے"
کونٹ "تو پھر میں ان کو رکھوں"
ڈینگلر "اچھا آپ رکھیں کونٹ نے پھر ہنڈیاں اپنی جیب میں ڈال لیں اور وہ اپنی زبان حال سے یہ کہتا ہوا معلوم ہوتا تھا "اب بھی وقت ہے سوچ لو"
ڈینگلر۔ ہاں ان کو رکھیں کوئی بات نہیں ہے شفاخانہ والوں کو پھر دیدیا

جاویگا - یہ کہکر وہ مسکرایا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد بولا "مگر ابھی ایک لاکھ باقی ہے"

کونٹ "ڈھنڈیاں جیب میں ڈالکر اجی ایک لاکھ کیا ہوتا ہے ہمارا تمہارا حساب بیباق ہے"

ڈنیگلر "اجی تمسخر کیوں کرتے ہو - لاکھ نہ ہوا پیسا ہوا"

کونٹ "میں ساہوکاروں کے ساتھ تمسخر نہیں کیا کرتا یہ کہکر وہ اٹھا اور دروازہ کیطرف گیا پھر اتنے میں ڈنیگلر کے نوکر کی باہر سے آواز آئی "ایم ڈی بادل شفاخانہ کے گورنر تشریف لائے ہیں"

کونٹ "بہت خوب میں بھی تو وقت پر آگیا تھا ورنہ یہ صاحب میرا حساب کہاں صاف ہونے دینے لگے تھے"

ڈنیگلر پھر زرد ہوگیا - اور اس نے جلدی سے کونٹ کو رخصت کیا جونہی کہ وہ نکل گیا ایم بادل ڈنیگلر کے کمرے میں آیا کونٹ تو سیدھا اب بنک کیطرف روانہ ہوا - اور ادہر ڈنیگلر تمام رنج غم واندوہ کے آثار چھپا کر ایم بادل کو ملنے کیلئے بڑھا جاتے ہی اس نے اس کے ساتھ ہاتھ ملایا اور کہا - گڈ مارننگ قرض خواہ صاحب - گڈ مارننگ آپ قرض خواہ ہی ہیں"

ایم بادل "جی ہاں - غریبوں اور یتیموں نے یہ کام میرے سپرد کیا ہے کہ میں آپ سے پچاس لاکھ روپیہ خیرات کے طور پر مانگنے کے لئے آؤں - آپکو میرا کل والا خط تو مل گیا ہوگا"

ڈنیگلر "ہاں"

بادل "میں رسید بھی لکھ کرلے آیا ہوں"

ڈنیگلر "میرے پیارے بادل آپکے یتیموں کو کم سے کم چوبیس گھنٹے انتظار کرنا چاہیے کیونکہ ان کے پچاس لاکھ ابھی کونٹ آف مانٹی کرسٹو لیگیا ہے آپنے اسے دیکھا ہی ہوگا - اس نے آپکو سلام بھی کی تھی"

بادل "اجی بندۂ خدا - یہ آدھی پچاس لاکھ لیگیا ہے خدا کے لئے سچی باتیں کیا کرو"

ڈنیگلر "یہ دیکھو کہ اسکی رسید موجود ہے - خود پڑھ لو اور مانو"

بادل نے رسید اس کے ہاتھ سے لی اور پڑھی اور کہا "ہے تو سچ پچاس لاکھ اس کے آپ کے نام تھے - یہ کوئی نواب ہوگا"

ڈنیگلر "یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون ہے مگر اتنا جانتا ہوں کہ اسکا یورپ کے تین بڑے بنکروں کے ساتھ بلا حد حساب ہے مگر اس نے

سب پر مجھکو ترجیح دی ہے اور ایک
لاکھہ کا حساب بھی میرے ساتھہ
باقی رکھہ گیا ہے۔"
باول "خوب تو میں پھر اس کے
پاس جاؤنگا اور اس سے شفاخانہ
کیواسطے کچھہ خیرات مانگونگا۔"
ڈینگلر "بہت خوب ہے آپکو اچھی
معقول رقم ملیگی" کیونکہ اس کی خیرات
ہی کوئی بیس ہزار کے قریب ماہانہ
ہو جاتا ہے۔"
باول۔ بہت خوب میں نمونہ کے
طور پر اس کے پاس میڈیم مارسرف
اور اس کے بیٹے کا واقعہ بیان کروں
گا۔"
ڈینگلر "کونسا واقعہ"
باول "انہوں نے اپنی تمام جائداد
شفاخانہ میں دیدی ہے"
ڈینگلر "وہ کیوں"
باول "اس لئے کہ وہ ایسے برے
طور سے حاصل کی ہوئی دولت
کو پسند نہیں کرتے"
ڈینگلر "اور وہ گذارہ کسطرح
کریں گے"
باول۔ بس بیٹا لشکر میں داخل
ہو گیا ہے اور ماں اس کے ساتھہ
رہے گی"
ڈینگلر "تھا ان کے پاس کل کتنا"
باول "کچھہ بہت نہ تھا کوئی تیرا لاکھہ تھا
اچھا اب اپنی بات کرو"
ڈینگلر "کیا آپ کو اشد ضرورت
ہے"
باول "بڑی اشد ضرورت کیونکہ
کل ہماری رقومات کی پڑتال ہوگی"
ڈینگلر "کل پہلے کیوں نہیں آئے
کہا۔ ایک دن تو سو برس کے برابر ہوتا
ہے۔ پھر گھبرانیکی کونسی بات ہے اچھا
کونسے وقت پڑتال ہوگی"
باول۔ دو بجے"
ڈینگلر "اچھا بارہ بجے آیئے اور اگر
آج چاہیئے تو یہ کونٹ کی رسید لیجیئے
پانچ چھہ ہزار کا متی سکاٹا دینا پڑیگا۔
روپیہ آپ کو مل جاویگے"
باول "نہیں اتنا خسارہ نہیں اٹھاتا
کل ہی لیلونگا"
ڈینگلر "ہاں ضرور۔ باول مصافحہ
کرتے ہوئے بھلا آپ" میڈیم ولیفین
کے جنازہ پر نہیں گئے۔ مجھے وہ راستہ
میں ملا تھا"
ڈینگلر "نہیں میں اس بڈی ڈتو ولے
معاملے کے سبب کچھہ مضحکہ کی جگہ بن گیا
ہوں۔ سو میں پیچھے ہی رہتا ہوں اور
دوسروں کو کم ملتا ہوں"
باول "مگر اسمیں آپکا کیا قصور"
ڈینگلر "آپکو معلوم نہیں جس نے

کبھی بے عزتی نہ دیکھی ہو اسکی طبیعت میں حسن کچھ زیادہ ہو جاتی ہے"۔

باول "لوگوں کو آپ کے ساتھ اور خصوصًا آپکی بیٹی کیساتھ بڑی ہی ہمدردی ہے"۔

ڈینگلرس "یوجین" آپ کیا کہتے ہیں وہ تو اب مذہبی زندگی بسر کریگی" وہ اس واقعہ کے بعد یہاں ایک روز بھی نہیں ٹھیری اور ایک میرے واقف کے ہمراہ اٹلی کیطرف چلی گئی ہے"۔

باول "اوہو بڑے افسوس کی بات ہے اچھا صبر کرنا چاہیئے وہ کہہ کر چلا گیا ہے۔ ابھی وہ نکلا ہی تھا کہ ڈینگلر نے کونٹ والی رسید اپنی جیب میں ڈالی اور اپنے آپ کو کہا۔ "ہوں بیوقوف جب توبارہ بجے آئیگا تو میں خبر نہیں اس وقت کہاں کا کہاں ہونگا۔ یہ کہکر اس نے اپنی تمام ڈراز خالی کئے روپیہ پیسہ سارا جمع کیا۔ کچھ کاغذ جلا دیئے اور کچھ زمین پر پھینک دیئے۔ اور میڈیم ڈینگلر کے نام ایک خط لکھنا شروع کیا۔ خط ختم کرکے اس نے کہا میں خود اسے اسکے میز پر رکھدونگا۔ پھر اس نے ایک پروانہ راہداری نکالا اور کہا۔ "بس یہی یہ دو مہینہ اور کام دے سکتا ہے"۔

باب ایکسو چار

(پیرس لاچیس کا قبرستان)

ایم ڈی باول نے سچ مچ ویلنٹین کا جنازہ قبرستان کی طرف جاتا ہوا دیکھا۔ موسم بُرا پر شور اور طوفانی تھا ٹھنڈی تیز ہوا باقی ماندہ پتیوں کو اُڑا رہی تھی جو ابھی تک شاخوں پر قائم تھیں ایم ڈی ولفرٹ صرف پیرس لاچیس کے قبرستان کو اپنے خاندان کے آدمیوں کی لاشوں کے واسطے مناسب جگہ خیال کرتا تھا اس لئے اسجگہ ایک گنبد کمرہ خرید رکھا ہوا تھا جو قریبًا اس کے گھر کے آدمیوں سے بھر چکا تھا اس گنبد دار کمرے کی پیشانی پر ولفرٹ کی پہلی بی بی سرانی کی خواہش کے مطابق یہ الفاظ کندہ کئے ہوئے تھے سینٹ مران اور ولفرٹ کے خاندان اسجگہ آرام کر رہے ہیں" اس لئے ویلنٹین کا عظیم الشان جنازہ فابوگ ہولورگی سے اس قبرستان کیطرف روانہ ہوا شہر پیرس میں سے ہوتا ہوا یہ فابوگ سینٹ ٹمپل میں پہونچا اور

وہاں سے پھر جلدی قبرستان میں
جا پہونچا۔ جنازہ کے پیچھے بیس(۲۰) تو ماتمی
گاڑیاں تہیں اور ان کے پیچھے کوئی
پچاس کے قریب اور لوگوں کی گاڑیاں
تہیں اور ان سب گاڑیوں کے پیچھے
کوئی پانسو آدمی پیدل آرہے تھے۔
یہ پچھلے وہ لوگ تھے جن کو کہ ویلنٹین
کی موت سے حقیقی صدمہ پہونچا یا تھا
اور باوجود موسم کی سختی کے وہ چاہتے
تھے کہ اس معصوم جوان اور خوبصورت
لڑکی کا جنازہ پڑھے بغیر نہ رہیں ابھی
وہ پیرس سے نکلے ہی تھے کہ چار
گہوڑوں والی ایک گاڑی آئی۔ اسمیں
کونٹ آف مانٹی کرسٹو تھا۔ وہ فوراً
گاڑی میں سے اترا اور گروہ میں شامل
ہوگیا۔ رناڈ نے اسے دیکھ لیا اور فوراً
اپنی گاڑی چھوڑ کر اس کے ساتھ
ہو لیا کونٹ ہر طرف نظر دوڑاتا تھا
اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی کی تلاش
کر رہا ہے۔ مگر اسکی تلاش کامیاب
نہ ہوئی آخر وہ بولا "موریل کہاں
ہے کیا ان صاحبوں میں سے کسی
نے اسکو نہیں دیکھا"

سا ناڈ "ہمنے خود کئی بار یہی سوال
کیا ہے مگر اس کا کہیں پتا نہیں ملا"
کونٹ چپ ہوگیا آخر وہ قبرستان
میں پہنچے کونٹ کی تیز آنکھ نے
درختوں اور جہاڑیوں کے بیچ میں سے
دیکھنا شروع کیا۔ اور جلدی ہی اسکی
امید بر آئی کیونکہ دو درختوں کے
بیچ اسے ایک سایہ سا گذرتا ہوا
معلوم ہوا یہ موریل تھا"

پھر موریل اچی لارڈ اور ہو نور کی
قبر کے پیچھے سے گذرا اور تابوت کے
ساتہہ ہولیا اور پھر اس کے ساتہہ
ساتہہ قبر پر پہونچا ہر ایک آدمی اپنے
اپنے خیال میں محو تھا مگر کونٹ کی توجہ
اسی طرف لگی ہوئی تہی اور وہ یہہ تاڑ
رہا تھا کہ آیا موریل نے اپنے کپڑوں
کے نیچے چھپا کر کوئی ہتھیار تو نہیں رکھا
موریل نے ایک کوٹ پہنا تھا جس
کے بٹن گلے تک بند کئے ہوئے تھے۔
اسکا چہرہ سرخ تھا اور اس نے
اضطراب سے ٹوپی اپنے ہاتہہ میں پکڑی
ہوئی تہی وہ ایک ایسی جگہہ جہاں سے
کہ وہ جنازہ کی ساری کیفیت کو دیکھ
سکے ایک درخت کے ساتھ سہارا
لگائے کہڑا تھا۔

پہر ایک بات معمول کے مطابق
کی گئی۔ چند آدمیوں نے ویلنٹین کی
جوانی کی موت پر افسوس کا اظہار
کیا بعضوں نے اسبات پر تقریر
چہانٹی کہ وہ مرتی ہوئی اپنے
باپ سے التجا کر گئی ہے کہ مجرموں

پہ رحم کیا جاوے۔ آخر انہوں نے اپنی اپنی تقریریں ختم کیں مگر مانسی کرسنو نے ان تقریروں میں سے کسی میں دخل نہیں دیا تھا۔

اسکی نظر موریل سے بالکل نہیں ہٹی تھی جس کی ہیئت اور شکل کا ناظرین پہ اسوقت ایک عجیب اثر ہو رہا تھا۔ ہیوچیپ نے لیوسین کی توجہ موریل کی طرف کھینچ کر کہا دیکھو وہ اس جگہ کیا کر رہا ہے۔"

لیوسین "میں سمجھتا ہوں کہ اسے سردی لگتی ہے۔"

ہیوچیپ "بالکل نہیں میرا خیال ہے۔ کہ وہ بڑی اضطراب کیحالت میں ہے اسکی طبیعت بڑی نرم اور متاثر معلوم ہوتی ہے۔"

مرٹاڈ۔ "واہ۔ وہ تو میڈیم ولفنٹین کو جانتا ہی نہ تھا۔"

لیوسین "جانتا کیوں نہ تھا مارسرف کے گھر میں جو ناچ ہوا تھا اسمیں تین بار اس کے ساتھ ناچا تھا۔ کیوں کونٹ صاحب آپنے وہ ناچ دیکھا کہ نہیں۔"

مگر کونٹ موریل کے دیکھنے میں ایسا محو تھا کہ اسنے بالکل انکی گفتگو کو نہیں سنا تھا اس لئے اس نے اسکی اس بات کا کچھ جواب [illegible] جنازہ کی کارروائی سب ختم ہو چکی اور لوگ سب پیرس کیطرف واپس چلے گئے کونٹ اپنے ساتھیوں سے اسطرح جدا ہوا کہ کسی نے معلوم نہ کیا کہ کدہر گیا ہے۔ [illegible] کو ایک [illegible] وہاں موریل کے [illegible] لگا۔ موریل بھی آہستہ [illegible] قبر کی طرف آیا۔ مگر راستہ میں وہ ولفنٹین کی قبر کے پاس کھڑا ہو گیا اور گھٹنوں پہ گر کر بولا "ہائے ولفنٹین" کونٹ بھی اتنے میں آگے بڑہ آیا تھا۔ اور جب اس نے موریل کے منہ سے یہہ الفاظ سنے تو اسکا دل چھد گیا۔ آخر موریل کے کندھوں پہ ہاتھ رکھکر وہ بولا۔ "میرے دوست میں تمہاری تلاش کر رہا تھا۔"

کونٹ کو امید تھی کہ وہ سخت روئیگا مگر اس امید کے برخلاف وہ [illegible] سے اسکی طرف پھرا اور بولا "آپ دیکھتے ہیں کہ میں دعا کر رہا ہوں۔" کونٹ موریل کو سر سے پاؤں تک تاڑ گیا اور پھر اسکا [illegible] اور اس نے اسکو کہا "میری [illegible] گاڑی میں بیٹھ کر شہر کو چلتے ہو"

موریل "مہربانی کر میں یہیں رہنا چاہتا ہوں"

کونٹ "تم کیا چاہتے ہو"

موریل "بس مجھے دعا کرنے کے لئے چھوڑ دو" کونٹ ہٹ گیا مگر وہ چلا نہیں گیا میں نے اپنے آپکو ایک درخت موریل آخرکار اٹھا اور خاک اپنے گھٹنوں پر سے جھاڑ کر پیچھے دیکھنے کے بغیر پیرس کیطرف روانہ ہوا۔ کونٹ بھی چپ چاپ اس کے پیچھے روانہ ہوا"

تھوڑی دیر میں موریل اپنے مکان میں جا داخل ہوا اس کے پانچ منٹ بعد کونٹ بھی جا داخل ہوا۔ جولیا موریل کی بہن دروازہ پر کھڑی تھی۔ کونٹ کو دیکھکر وہ اس خوشی کے ساتھ جو اس گھر کے ہر ایک شخص کو اس کے دیکھنے پر ہوا کرتی تھی کہا آئیے کونٹ صاحب"

کونٹ "موریل ابھی واپس آیا تھا"

جولیا "میں نے اُسے ابھی گزرتے دیکھا ہے" مگر آپ المیتوئیل کے پاس جائیں"

کونٹ "نہیں مجھے موریل سے سخت ضروری کام ہے" کونٹ اندر گیا۔ وہ سیڑھیوں پر چڑھا جو کہ موریل کے کمرے کی طرف جاتی تھیں۔ چڑھ کر وہ خاموش کھڑا رہا۔ مگر اندر کمرے کے بالکل سنسانی تھی۔ کمرے کے دروازوں کو شیشے لگے تھے۔ دروازہ کو تالا لگا ہوا تھا۔ اور موریل اندر بند تھا اندر سے نظر کچھ نہ آتا تھا کیونکہ موریل نے شیشوں کے آگے ایک سرخ پردہ کھینچ دیا ہوا تھا۔ کونٹ بڑا متفکر ہوا۔ اور بولا "اب میں کیا کروں۔ کیا گھنٹہ بجاؤں۔ نہیں۔ گھنٹہ کی آواز موریل کے ارادہ کو اور بھی پورا کریگی۔ اور پھر گھنٹہ کی آواز کے بعد کوئی اور آواز سنائی دیگی سوچ سوچ کر کونٹ کو آخر ایک بات سوجھی اس نے جلدی اپنا ہاتھ مار کر ایک شیشہ توڑ دیا۔ اور دیکھا کہ موریل اپنے میز پر بیٹھا کچھ لکھ رہا ہے۔ جب اس نے کونٹ کو دیکھا تو وہ جگہ سے اچھل کر اٹھا"

کونٹ "میں ہزار ہزار معافی مانگتا ہوں۔ دیکھو میں پھسل کر گر گیا تھا اور آپ کے دروازہ کا ایک شیشہ ٹوٹ گیا ہے۔ خیر اب آپ بیٹھے رہیں میں خود ہی دروازہ کھولکر اندر آجاتا ہوں یہ کہکر اس نے اپنا ہاتھ اندر ڈالا

اور دروازہ کو کھولا۔ موریل آسے ملنے کے لئے آیا مگر اسکی نیت اس کے اندر لانے کی نہ تھی۔ بلکہ زیادہ تر باہر نکال لینے کی تھی۔"

کونٹ۔ (اپنی کہنی کو ملتے ہوئے) واہ جی۔ یہ سب آپکی سیڑھیوں کا قصور ہے۔ آدمی انپر ٹھیر نہیں سکتا یہ ایسی چکنی ہیں جیسے شیشہ۔"

موریل۔ (سرد مہری سے) "لگی تو نہیں۔"

کونٹ: "نہیں مگر آپ وہاں کیا کر رہے تھے آپکی انگلیوں کو سیاہی لگی ہے کچھ لکھ رہے تھے۔"

موریل: "میں۔ نہیں۔"

کونٹ: "وہ دیکھئے انگلیوں کو سیاہی لگی ہوئی ہے۔"

موریل: "ہاں بیشک لکھ رہا تھا میں باوجود سپاہی ہونے کے اکثر اوقات لکھا کرتا ہوں۔"

کونٹ۔ (اپنے گرد دیکھ کر) آپکے پستول بھی آپکے میز پر پڑے ہیں۔"

موریل۔ (حقارت سے) "ابھی میں ایک سفر کی تیاری میں ہوں۔"

کونٹ: "میرے دوست میرے پیارے دوست موریل دیکھو میں منت کرتا ہوں کہ جلد بازی نہ کرو۔"

موریل: "میں جلد بازی کرتا ہوں کیوں سفر میں کونسی عجیب بات ہے۔"

کونٹ: "میرے دوست اب چاہیئے کہ ہم دونوں اپنے چہروں سے پردہ اٹھا دیں کیا ضرورت ہے کہ آپ مجھے دہوکا دیں اور میں آپکو۔ سو آپکو معلوم ہوئے کہ میرا اشیشوں کو توڑنا اور اس طرح ایک تنہا بیٹھے ہوئے دوست کو بے آرام کرنا یونہی نہیں تھا بلکہ مجھے سخت اضطراب نے اور ایک تیقن نے مجبور کر دیا تھا کہ میں یہ کچھ کروں۔"

موریل: "آپکے دل میں عجیب عجیب خیال پیدا ہوتے ہیں۔"

کونٹ: "میرے دوست میں آپکو صاف صاف کہتا ہوں کہ آپ اپنے آپکو تباہ کرنے کو تیار تھے۔ اور اس بات کا ثبوت یہ ہے یہ کہکر اس نے وہ کاغذ اٹھا لیا۔ جو موریل نے لکھکر میز پر رکھا ہوا تھا۔ وہ چاہتا کہ کاغذ اس کے ہاتھ سے چھین لے مگر کونٹ نے اپنے لوہے کے ہاتھوں سے اس کی کلائی کو پکڑ لیا۔ اور کہا تم اپنے کو مارنے لگے تھے اور تمنے یہی لکھا ہے۔"

موریل۔ (اپنا چہرہ بدلکر) اچھا یونہی سہی اگر میں یہہ پستول اپنے سر میں مارنیکا ارادہ کیا۔ تو اسمیں کسی کو کیا کوئی مجھے روک سکتا ہے۔

میری امیدیں تباہ ہو گئی ہیں میرا دل ٹوٹ گیا ہے میری زندگی میرے سر پر ایک بوجھ ہے اور مجھے تمام اداسی ہی اداسی نظر آتی ہے مجھے مار ڈالو مجھ پر رحم کرنا ہے کیونکہ اگر میں زندہ رہوں تو میں دیوانہ ہو جاؤنگا اے صاحب جب میں نے آپ کو یہ سب بتا دیا تو کیا پھر آپ مجھے اب بھی روکیں گے۔ اور کہیں گے کہ میں غلطی پر ہوں"

کونٹ " ہاں ہاں میں ایسا کرونگا"

موریل ۔ (غصے اور ملامت آمیز لہجہ سے) "تم۔ تم جس نے مجھے جھوٹی امیدیں دلائیں۔ تم جس نے مجھے جھوٹے اور بیہودہ اقراروں سے دھوکا دیا۔ تم جھوٹے اور دغا باز۔ اگر تمہارے جھوٹے اقرار نہ ہوتے تو کم سے کم میں مرتے وقت تو اسکے پاس ہوتا تم دعوے کرتے ہو کہ سب کچھ جانتے ہو اور کہتے ہو کہ گویا تم ایک محافظ فرشتے ہو۔ تم اتنے دعوے کرنے والے مگر تمہیں ایک معمولی زہر کا تریاق نہ ملا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے تم سے حقارت آتی ہے اور اگر حقارت نہ آتی تو رحم آتا۔ ہاں تم نے کہا کہ ہمیں اپنے چہروں پر سے پردہ ہٹا دینا چاہیے۔ سو میں نے ہٹا دیا ہے جب قبرستان میں تم نے مجھ سے بات کی تو میں نے تمہیں جواب دیا۔ یہاں تم آئے تو میں نے تمہیں اندر آنے دیا مگر تم میرے لئے نئی نئی تکالیف پیدا کرتے ہو۔ حالانکہ میں نے خیال کیا تھا کہ اب میری تکالیف کا خاتمہ ہو گا۔ تم جھوٹے دوست اب تم اپنے دوست کی موت اور خودکشی دیکھوگے" یہ کہکر وہ دیوانہ وار پھر پستول کی طرف بڑھا"

کونٹ " میں پھر کہتا ہوں کہ تم کبھی خودکشی نہیں کر سکتے"

موریل (اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے) اچھا پھر مجھے روک لو"

کونٹ " دیکھو روکتا ہوں"

موریل "اور تم ہو کون کہ اس طرح سے مجھ پر اپنا ظالمانہ حق جتاتے ہو"

کونٹ " میں کون ہوں۔ سنو میں ہی دنیا میں ایک ایسا آدمی ہوں جو یہ کہنے کا حق رکھتا ہوں کہ موریل تمہارے باپ کا بیٹا آج اسطرح نہیں مریگا۔ یہ کہکر وہ بڑی شان سے اس کی طرف بڑھا۔ موریل اب کونٹ کی طرف سے ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اور پھر بولا" میرے باپ کا

نام درمیان میں کیوں لاتے ہو؟"

کونٹ "اس لئے کہ میں وہی ہوں جس نے تمہارے باپ کی جان بچائی تھی جبکہ وہ تمہاری طرح اپنے آپکو تباہ کرنے لگا تھا۔ میں وہ ہوں جس نے تسلی تمہاری بہن اور جہاز فرعون تمہارے بوڑھے موریل کو بھیجا تھا۔ میں اڈمنڈ ڈینٹیز ہوں جس نے اپنی گود میں تمہیں پرورش کیا تھا۔"

موریل بے دم اور بے حس ایک اور قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اسکی سب طاقت سلب ہو گئی۔ اور وہ سیدھا کونٹ کے قدموں پر گر پڑا۔ اب اسکی ساری طبیعت بدل گئی۔ اور وہ کمرے سے کودتا ہوا باہر نکلا۔ اور پکارا "جولی جولی المینوئیل المینوایل۔"

مانٹی کرسٹو نے کوشش کی کہ نکل جاوے مگر موریل نے دروازہ کے کواڑوں کو بند کر لیا۔ اور اسے نکلنے نہ دیا۔ جولی اسکا خاوند اور کئی نوکر موریل کی آواز سنکر دوڑتے ہوئے دوڑے۔ موریل نے ان کے ہاتھ پکڑ لئے اور جوش بھری آواز میں انہیں اندر کھینچ کر پکارا "سجدہ کرو۔ گھٹنوں کے بل گر جاؤ۔ یہ ہمارا مربی! مربی اور ہمارا نجات دہندہ ہے"....

وہ کہہ اٹھتا کہ یہ اڈمنڈ ڈینٹیز ہے مگر کونٹ نے اسکا بازو پکڑا اور اسے روک لیا۔ جولی نے کونٹ کے گھٹنے پکڑ لئے المینوئیل اس کے گلے چمٹ گیا۔ موریل اس کے قدموں پر گر پڑا۔ اب یہ لوہے کے دل والا آدمی نرم ہوا اسکا دل بھر آیا اس نے اپنا سر نیچے کیا اور رویا۔ جولی بچوں کی طرح رونے لگ گئی اور وہ تھیلی اٹھالائی جو ان کے نامعلوم مربی نے اپنی ڈری ملان کو دی تھی۔ المینوئیل نے کونٹ کو دلشکستہ آواز میں کہا۔ کونٹ صاحب ہم جو اتنی مدت سے آپ کے سامنے اپنے مربی کا ایسی شکرگذاری اور محبت سے ذکر کرتے تھے تو آپ نے کیوں نہ اپنے آپکو ظاہر نہ کیا۔ ہمارا تو دل تڑپتا تھا"

کونٹ "بات تو ظاہر اب بھی نہ ہوتی مگر موریل کی مہربانی ہے خیر اب وہ بھی پچھتاتا ہوگا۔ (المینوئیل کا ہاتھ پکڑ کر) "دیکھو ایک بات میں تم کو کہتا ہوں۔ ذرا موریل کو دیکھتے رہنا"

المینوئیل۔ (حیران ہو کر) "کیوں کیا ہے؟"

کونٹ "بس اتنا کہدینا ہی کافی ہے"

المینوئیل نے اتنے میں میز پر پستول

پڑی دیکھی۔ وہ سب بات سمجھ گیا اور انہیں اٹھانے کے لئے دوڑا۔

کونٹ "رہنے دو۔ کوئی ڈر نہیں ہے"

اتنے میں جولی تھیلی لے آئی۔ اور بولی یہ وہ تھیلی ہے۔ جو مجھے اپنی جان سے عزیز ہے"

کونٹ "میری اچھی۔ مہربانی کرکے مجھے یہ تھیلی دیدو۔ اب چونکہ تم نے میرا چہرہ دیکھ لیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اسکو یاد رکھیں گے"

جولی۔ (تھیلی کو سینے سے لگاکر) "نہیں نہیں آپ مہربانی کریں۔ اور اسے رہنے دیں کیونکہ شاید کسی کمبخت زور آپ ہم سے ضرور جدا ہو جاویں گے۔ کیوں ٹھیک ہے کہ نہیں"

کونٹ "تمہارا قیاس صحیح ہے شائد ایک ہفتہ میں میں اس ملک سے چلا جاؤنگا۔ چونکہ اتنے آدمی جو خدا کے انتقام کے سزاوار تھے مرے میں گڑ رہے تھے جبکہ میرا باپ بھوک اور زخم کے مارے مر گیا تھا۔ اب کونٹ نے موریل کی طرف دیکھا کہ اسکی اپنے عزیز کے جانے کے خبر بیان کرنا بھی موریل پر کچھ اثر کرتا ہے یا نہیں۔ مگر موریل ویسا ہی پتھر کی طرح پڑا رہا۔ اس نے تب ایک اور کوشش کرنی چاہی تاکہ وہ اس کو اس کے غم بہلا دے پھر جولی اور المینول کے ہاتھ پکڑ کر اس نے کہا "آپ اب جاویں اور موریل کو اور مجھکو اکیلا چھوڑ دیں"

جولی نے دیکھا کہ کونٹ اس تھیلی کو بھول گیا ہے۔ اور اب اس کے بچانے کا موقعہ ہے۔ سو اس نے اپنے خاوند کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچا اور کہا "آؤ اب ہم چلے جائیں"

کونٹ اب موریل کے ساتھ اکیلا رہ گیا۔ مگر موریل بالکل بت کی طرح بیجان تھا۔ کونٹ نے اس کے کندھے پر ہاتھ لگایا اور کہا "اٹھو۔ پھر آدمی بنتے ہو کہ نہیں"

موریل "ہاں بن گیا ہوں کیونکہ پھر مجھے رنج و غم ہونے لگے ہیں"

کونٹ (تیوڑ ہی چڑھا کر) "موریل یہ خیالات۔ اور یہ اطوار ایک سچے عیسائی کے شایاں نہیں ہیں"

موریل۔ (مسکرا کر) "او پیارے دوست اب کچھ اندیشہ نہ کرو۔ میں اب اپنی جان مارنے کی کوشش نہ کرونگا۔ اپنے غم کا علاج کرنے کے لئے تلوار اور بندوق سے بڑھکر ایک اور دوا کی سوجھی ہے"

کونٹ "افسوس۔ بھلا بتلاؤ

تو وہ کیا ہے"

موریل "بس میرا غم خود بخود اپنا علاج کرلیگا اور مجھے مار ڈالے گا"

کونٹ (اداس سا ہوکر) سنو پیارے دوست سنو۔ ایک روز ایسی ہی مایوسی کیحالت میں میں نے بھی اپنے آپ کو مار ڈالنے کی سوچی تھی۔ تمہارے باپ نے بھی ایک روز ایسا ہی کام کرنا چاہا تھا۔ اگر اسوقت جبکہ اس نے پستول اپنے سر تک اٹھایا تھا۔ اور اسوقت جبکہ قید خانہ میں وہ خوراک جو مجھے اور قیدیوں کی طرح ملی تھی میں نے ہٹادی اگر مجھکو کوئی شخص کہتا اپنی جان نہ مارو۔ وہ روز آتا ہے جبکہ تم آسودہ ہوگے اور زندگی میں خوش ہوگے۔ تو خواہ وہ کہنے والا کون ہوتا میں اور تمہارا باپ دونو حقارت سے اسکی آواز کو سنتے۔ مگر باوجود اس کے دیکھو تمہارے باپنے تمکو گلے لگا کر کتنی دفعہ زندگی کی تعریف کی ہے اور خدا کا شکریہ ادا کیا ہے اور میں نے خود"۔ . . .

موریل (بیچ میں بولکر) اجی بس آپکی صرف آزادی گئی ہے اور میرے باپ کی صرف دولت مگر میرا آپ جانتے ہیں کیا گیا ہے میری ویلنٹین گئی ہے"

کونٹ (محبت کے لہجہ میں) "موریل دیکھو۔ میری طرف دیکھو تم دیکھتے ہو کہ میری آنکھوںمیں آنسو نہیں ہیں اور میرے چہرے پر غم کے آثار ہیں تاہم میں محسوس کرتا ہوں کہ تمہیں غم ہے کیونکہ میں اپنے بچے کے برابر پیار کرتا ہوں اب اگر میں تمہیں زندہ رہنے کے لئے حکم دوں یا منت سے کہوں تو یاد رکھو کہ یہہ صرف اس تیقن سے ہے کہ کسی روز تم زندہ رہنے کے لئے میرا شکریہ ادا کروگے اور زندگی پر برکت بھیجوگے"

موریل "اللہ اللہ کونٹ کیا کہتے ہو۔ ہوش سے بولو۔ مگر تمہارا کوئی قصور نہیں تمنے کبھی عشق دیکھا نہیں"

کونٹ "ہوں۔ ابھی تم بچے ہو"

موریل "میرا یہہ مطلب ہے کہ میری مانند آپ نے کبھی عشق نہیں دیکھا۔ آپکو معلوم ہوگا کہ جیسے میں نے ہوش سنبھالا ہے میں ایک سپاہی ہوں۔ اب میری عمر انتیس برس کی ہو گئی ہے۔ اب تک میں کبھی عاشق نہیں ہوا۔ لیکن اب میں نے ویلنٹین کو دیکھا اس کی خوبصورتی اس کی نیکی اس کے حیا اب میرے

دلپر ایسی منقش ہوگئی ہیں کہ اس کے
بغیر جینا مجھے محال ہے۔ اور مجھے
دنیا ایک ویرانہ نظر آتی ہے"

کونٹ" میں نے تو تمکو کہا
ہوا ہے کہ امید کو ہاتھ سے نہ دو"

موریل" میں پھر کہتا ہوں کہ ہوش
سے بات کرو" آپ مجھے بہلانا
چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنے ارادے
میں کامیاب ہوگئے تو یقین سمجھو
کہ میں دیوانہ ہو جاؤنگا۔ کیونکہ
پھر میرے دلمیں ولینٹین کے دوبارہ
دیکھنے کی امید بہت غالب ہوجاویگی

کونٹ (مسکرا کر) امید رکھو۔

موریل" میں پھر کہتا ہوں کہ
سمجھ سوچکر بات کرو میں آپ کو
اپنے باپ کی بجائے جانتا ہوں
ایسا نہ ہو کہ کہیں بات وگرگوں
ہو جاوے اچھا میں آپکی بات
مان لیتا ہوں"

کونٹ" میں پھر کہتا ہوں کہ
امید کو ہاتھ سے نہ چھوڑو"

موریل" بدل کر" آہ آپ مجھسے
تمسخر کر رہے ہیں۔ آپ مجھے ایسا
بہلا رہے ہیں جیسے کہ مائیں جھوٹے
اقراروں سے اپنے بچوں کو خوش
کر دیتی ہیں تاکہ انکی رونے کی آواز
ان کو تکلیف نہ دیسکے"۔ اچھا اب
میں اپنے غم کو اپنے دلمیں ایسا
چھپاؤنگا کہ آپ کو پتا تک بھی نہ
لگے گا۔ اور آپ کو میرے ساتھ
ہمدردی بھی ہوگی۔ بس الوداع الوداع

کونٹ" الوداع کہاں۔ برخلاف
اس کے اب تم کو میرے ساتھ رہنا
ہوگا۔ اور ایک ہفتہ تک شائد ہم
یہاں سے کہیں دور گئے ہوئے
ہونگے"

موریل" اور تب بھی مجھے آپ
امید دلاتے جائیں گے"

کونٹ۔ میں پھر کہتا ہوں کہ امید
کرو کیونکہ میرے پاس تمہارے
علاج کا بہت عمدہ طریقہ ہے"

موریل۔ (حقارت سے) آپ سمجھتے
ہونگے کہ میرا رنج معمولی سا ہے
اور جگہ بدلنے سے جاتا رہیگا بڑے
افسوس کی بات ہے کہ آپنے مجھے
سمجھا نہیں ہے"

کونٹ" مجھے اپنے علاج پر وثوق
کامل ہے اور تمہیں اسپر وثوق ہونا
چاہئے۔

موریل" نہیں آپ میرے غم
کو اور بھی زیادہ کرنا چاہتے ہیں۔

کونٹ" معلوم ہوتا ہے کہ تم

مجھے تجربہ بھی نہیں کرنے دوگے۔ تم
نہیں جانتے کہ کونٹ آف مانٹی کرسٹو
کیا کچھ کر سکتا ہے۔ تمہیں معلوم
نہیں ہے کہ دنیا کی چیزیں اسکے اختیار
میں ہیں۔ اور وہ معجزہ بھی اگر چاہے
توکر سکتا ہے۔ پس مجھے معجزہ کے
لئے مہلت دو۔"

موریل۔ "کیا!"

کونٹ "خبردار ایسا نہ ہو کہ میں تم کو
ناشکر گذار کہہ بیٹھوں!"

موریل "کونٹ مجھپر رحم کرو۔"

کونٹ "اگر میں ایک مہینہ تک
تمہارا علاج نہ کردوں (اس وقت کو
گھنٹوں تک بیشک شمار کرتے رہو)
تو پھر میں اپنے ہاتھوں بھرے ہوئے
پستول اور قاتل زہر کا پیالہ تمہارے
سامنے رکھ دونگا۔"

موریل "اچھا پھر اقرار ہوا۔"

کونٹ "ہاں میں سچے دل سے
اقرار کرتا ہوں تم جانتے ہو کہ میں
اقرار سے پھرنے والا نہیں ہوں۔"

موریل "اچھا پھر ایک مہینہ کے
بعد میرا غم دور نہ ہوا تو پھر میں اپنی
زندگی کا آپ مالک ہونگا۔" "بہت خوب!"

کونٹ "بہت خوب آج پانچ ستمبر
ہے دقت یاد رکھو دس برس ہوئے
ہیں کہ انہی دنوں تمہارے باپ نے
خودکشی کی نیت کی تھی۔ اور میں نے
اُسے بچایا تھا۔" (موریل نے کونٹ کا
ہاتھ کو پکڑ لیا اور اسے چوم لیا) اچھا ایک
مہینہ کے بعد تمہارے سامنے
میز پر عمدہ پستول اور نہایت نفیس
زہر رکھا ہوا ہوگا۔ لیکن یہ اقرار
کرو کہ اس کے پہلے خودکشی کا ارادہ
نہ کروگے۔"

موریل "میں حلف اٹھاکر اقرار
کرتا ہوں کہ میں آپکی مرضی کے
برخلاف نہ کرونگا۔"

کونٹ (اسے گلے لگاکر) "اچھا کل
کے بعد میرے پاس آکر رہنا۔ ہیدی
والے کمرے میں میں تمہیں رکھونگا
اور میں جانونگا کہ بیٹی گئی ہے اور
بیٹا آگیا ہے۔"

موریل۔ (حیران ہوکر) کیوں ہیدی
کو کیا ہوا ہے۔"

کونٹ "وہ گذشتہ رات چلی گئی ہے"

موریل "آپکو چھوڑ گئی ہے؟"

کونٹ "میرا انتظار کرنے کے
لئے۔ اچھا اب مجھے اس گھر سے بغیر
کسی کی نظر پڑنے کے نکال دو۔ اور
کل چیمپ الی سس میں مجھے
ملو۔ موریل نے سر جھکالیا۔ اور بچوں
کی مانند اس کے حکم کی تعمیل کی۔"

باب ایکسو پانچ

البرٹ اور میڈیم مارسرف نے سینٹ
جرمین کے پاس پیرس میں ایک مکان
کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ اس مکان کا نچلا
فرش جس میں صرف ایک ہی کمرہ تھا
ایک عجیب سے شخص کو کرایہ پر دیا گیا
ہوا تھا۔ یہ ایک ایسا شخص تھا جس کا
چہرہ کبھی دربان نے بھی نہیں دیکھا تھا
سردی کے دنوں میں تو وہ اپنے منہ کو
ایک بڑے رومال سے ڈھکا رکھتا تھا
اور گرمی میں نظر بھی کم آتا تھا۔ دستور
کے برخلاف اس کے حرکات وغیرہ کی
کوئی پڑتال بھی نہ کرتا تھا کیونکہ یہ پہلے
ہی سے مشہور ہو چکا تھا۔ کہ وہ ایک
عزت دار آدمی ہے اور نہیں چاہتا
کہ کوئی اس کے افعال میں مداخلت
کرے۔ یہ شخص رات کو اس مکان
میں بہت کم رہتا تھا۔ مگر دن کے چار
بجے ضرور اس جگہ موجود رہتا تھا۔ سردی
کے موسم میں ساڑھے دس بجے باسلیقہ
نوکر آگ جلا دیا کرتا تھا اور گرمی کے
موسم میں اسی وقت میز پر برف
رکھ دیا کرتا تھا اور جیسا کہ ہم کہہ آئے
ہیں چار بجے وہ عجیب شخص آجایا
کرتا تھا۔ بیس منٹ بعد ایک گاڑی
دروازہ پر آجایا کرتی تھی اور ایک لیڈی
نیلی پوشاک پہنے ہوئے اسمیں سے
نکل کر سایہ کی طرح سیڑھیاں چڑھ
جایا کرتی تھی۔ کسی نے کبھی اس سے
نہیں پوچھا تھا۔ کہ وہ کون ہے۔ اس
لئے وہ بھی اس شخص کی طرح نامعلوم
ہی تھی۔ وہ پہلے ہی فرش کے کمرے پر
ٹھیر جایا کرتی تھی۔ اور دروازہ کھٹکھٹا
کر تھوڑی دیر کے بعد اندر داخل کر لیجاتی
تھی۔ جانے میں بھی احتیاط کیجاتی تھی۔
عورت پہلے جایا کرتی تھی۔ اور اس کے
بیس منٹ بعد آدمی بھی اپنے رومال
سے منہ کو ڈھانپے ہوئے نکل جایا
کرتا تھا۔ جس روز کہ کونٹ آف مانٹی
کرسٹو ڈینگلر کے ہاں گیا اس کے ایک دن
بعد وہ عجیب آدمی چار بجے کے بجائے
دس بجے اپنے مکان پر گیا۔ اس کے
بعد فوراً ایک گاڑی آئی اور وہ پردہ
دار عورت بھی اتر کر اس مکان کے
دروازہ پر پہونچی۔ لیکن پیشتر اس کے
کہ دروازہ کھلے وہ عورت پکار اٹھی
اولیوسین۔ او میرے دوست لیوسین
اب دربان نے پہلی بار سنا کہ اس شخص
کا نام لیوسین ہے۔ مگر چونکہ وہ ایک

جوانمرد آدمی تھا۔ اس نے اپنی بی بی کو
یہ راز نہ بتایا۔ خیر لیڈی کی اسطرح
کی آواز سنکر لیوسین بولا "ہوں کیا
بات ہے میری پیاری بتاؤ کیا بات
ہے"

عورت" لیوسین کیا میں تم پر
اعتماد کر سکتی ہوں"

لیوسین" ہاں کیوں نہیں۔ جلدی
بتاؤ مجھے زیادہ گھبراؤ مت"

عورت" لیوسین ایک بڑا عجیب
واقعہ ہوا ہے۔ ڈینگلر گذشتہ رات
کہیں چلا گیا ہے"

لیوسین۔ چلا گیا ہے۔ کہاں چلا
گیا ہے"

عورت" مجھے معلوم نہیں"

لیوسین۔ مگر کیا وہ واپس نہیں
آئیگا"

عورت" غالباً۔ کہہ تو وہ گیا ہے
کہ وہ خان ٹیس بلو کی طرف چلا ہے
ٹھیر دو میرے نام ایک خط چھوڑ گیا
ہے"

لیوسین" خط"

عورت" ہاں۔ یہ کہکر بیرولنس
نے ایک خط اپنی جیب سے نکالا
اور ڈباری کو دیا۔ ڈباری خط لیکر
پہلے کچھ سوچ میں پڑ گیا جیسے معلوم
ہوتا تھا کہ وہ اس سوچ میں ہے کہ
خط پڑھکر پھر اسے کیا کرنا چاہئے خیر
اسبات کا اپنے دلمیں فیصلہ کر کے
اس نے خط پڑھنا شروع کیا"

خط

میڈیم اور بڑی وفادار بیوی"

یہ پڑھکر ڈباری نے بیرولنس کے چہرہ
کی طرف دیکھا۔

بیرولنس سخت شرمندہ ہوئی اور اپنا
سر جھکا لیا۔

ڈباری نے پھر پڑھنا شروع کیا۔
"جب تمہیں یہ خط ملے تو سمجھ لین
کہ اب کوئی تمہارا خاوند نہیں ہے۔
ڈرو مت تمہارا اس میں بہت نقصان
نہیں ہوگا۔ بس میں اب فرانس سے
چلا جاتا ہوں اب میں تمہیں بتلاتا
ہوں کہ میری اس حرکت کا کیا باعث
ہے سنو آج صبح کو پچاس لاکھ روپیہ
آئے جو میں نے فوراً ایک قرض خواہ
کو دیدیئے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد
ایک اور پچاس لاکھ والے نے آکر
تقاضا شروع کیا۔ آج تو میں نے اس سے
منت سماجت سے پیچھا چھڑایا مگر کب
تک سو آج میرا ارادہ ہے کہ میں
یہاں سے روانہ ہو جاؤں امید ہے
کہ آپ ان باتوں کو سمجھتی ہیں اور
ضرور سمجھتی ہونگی۔ کیونکہ آپ میرے
معاملات سے میری نسبت زیادہ

واقف ہیں۔ جہانتک میرے سرمایہ کے ایک کثیر حصتہ کا مجھے پتہ نہیں ہے اور آپ کو اس کا یقیناً پتا ہے۔"

بس میرے زوال پر حیران مت ہونا مجھے تو صرف آگ دیکھی ہے مگر آپ کو اس آگ سے اُمید مجھے سونا مل گیا ہوگا بس یہی بات مجھے تسلی دیتی ہے۔ اور ایک اور بات مجھے تسلی دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تم کو بالکل آزادی ہوگی۔"

اسکو یہیں ذرا واضح کرکے بیان کردوں۔ جبتک کہ میرا خیال تھا کہ تم میرے اور میری بیٹی کی بہتری کے لیے سب کچھ کرتے ہو۔ تب تک تو میں نے خوشی سے تمہاری کارروائی پر اپنی آنکھیں بند رکھیں مگر اب اپنے میرے گھر کو برباد کرنا شروع کردیا تھا اور ایک اور گھر کی بنیاد رکھنی شروع کی تھی۔ سو اسکو میں برداشت نہ کرسکتا تھا جب میں نے تمہارے ساتھ شادی کی تو تمہارے پاس جائداد تھی۔ مگر بہت نہ تھی۔ ان پندرہ برس میں وہ جائداد بہت بڑھ گئی ہے۔ مگر اچانک ہی آپ نے اس جائیداد میں سے اپنے لئے ایک علیحدہ جائیداد بنانی شروع کردی اب مجھے یہی ایسا خیال پیدا ہوا ہے اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ تمنے مجھے بہت عمدہ نمونہ دیا ہے والسلام فقط

تمہارا محبت کرنے والا خاوند بیرن ڈینگلرس

بیرونس ڈبری کو یہ خط پڑھتے ہوئے دیکھتا رہا اور اس نے دیکھا کہ دو تین بار اس کے چہرہ کا رنگ دگرگوں ہوا ہے۔ جب اس نے خط پڑھ لیا۔ تو اسی بند کرکے پھر پہلے کی طرح متفکر صورت بنا کر بیٹھ رہا۔"

میڈیم ڈینگلر "اب بتاؤ۔"

لیوسین "کیا بتاؤں۔"

میڈیم "آپ کے دل میں اس خط نے کیا خیال پیدا کئے ہیں۔"

لیوسین "صاف بات ہے میرے دل میں تو یہی خیال پیدا ہوا ہے" کہ ڈینگلر کو تم پر شک تھا

میڈیم "یہ تو واضح ہے۔ لیکن اور کیا ہے"

لیوسین "میں تمہارا مطلب نہیں سمجھتا۔"

میڈیم "وہ چلا گیا ہے اور اب کبھی واپس نہ آئے گا۔"

لیوسین "یہ تمہارے صرف خیال

ہیں۔ آویگا کیوں نہ "

میڈیم " نہ ایسا خیال ہر گز مت کرو
وہ بڑے مضبوط ارادے کا آدمی ہے
اور کبھی بھی اب واپس نہیں آویگا۔
اگر میرے وجود سے اسکا فائدہ نکل
سکتا تو وہ مجھے ضرور ساتھ لیجاتا
لیکن اس نے دیکھا کہ میں اسے کچھ
فائدہ نہیں دیسکتی۔ اس لئے وہ مجھے
چھوڑ گیا ہے اور اب میں بالکل آزاد
ہوں یہ کہکر اس نے چہرہ کو ایسا
بنا دیا کہ گویا لیوسین سے کچھ پوچھتی ہے
مگر لیوسین نے کچھ جواب نہ دیا۔ آخر بڑی
توقف کے بعد وہ بولی۔ کیا آپ مجھے
کچھ جواب نہیں دینگے "

لیوسین "۔ میں تجھ سے ایک بات
پوچھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تم کیا
کرنیکا ارادہ رکھتی ہو "

بیرولنس۔ (دھڑکتے دل سے)
میں تم سے یہی بات پوچھنے کو تھی "

لیوسین۔ اچھا تو پھر تم میری
صلاح پوچھنا چاہتے ہو "

میڈیم " ہاں میں تمہاری صلاح
پوچھتی ہوں "

لیوسین۔ (سرد مہری سے)
اچھا اگر میری صلاح پوچھتی ہو تو
میں تمہیں سفر کرنے کی صلاح دونگا

بیرولنس (نہ میں) " سفر کرنے
کی صلاح "

لیوسین " میں تو تمہیں یہی صلاح
دونگا۔ میری رائے میں تمہارا
ان دوہری مصیبتوں کے بعد پیرس
سے چلا ہی جانا بہتر ہے پندرہ روز
تک یہاں رہ لو۔ اور لوگوں کو گویا
خبر کر لو۔ کہ تمہارا خاوند تم سے بیوفائی
کر کے تمہیں چھوڑ گیا ہے۔ پھر اسکا
گھر بار چھوڑ کر یہاں سے نکل جاؤ
لوگ خیال کریں گے کہ تم غریب ہو
اور تمہاری بے نفسی کی تعریف کرینگے

بیرولنس نے اس تقریر کو سنا مگر
اس کا رنگ اڑ گیا اور اسپر ایک وحشت
طاری ہوگئی۔ اور تھوڑی دیر کے بعد
بولی " میں چھوڑی گئی " ہاں صاحب
آپ ٹھیک فرماتے ہیں میں درحقیقت
چھوڑی گئی ہوں۔ اور اب مجھے اپنی
حالت خوب معلوم ہوگئی ہے "

لیوسین نے کچھ کاغذ نکالے
اور انہیں میز پر پھیلا کر کہا لیکن
تم دولت مند ہو۔ بڑی دولتمند
ہو "

میڈیم ڈنگلر نے ان کاغذوں کو نہ
دیکھا۔ وہ اپنے ہی خیالات میں محو
اور اپنے آنسوؤں کو جو اسکی آنکھوں
میں آنا چاہتے تھے۔ روکنے میں مصروف
تھی۔ آخر اس کا تکبر اس کے جوش

پر غالب آیا۔ اور اس نے اپنے آنسوؤں کو روک لیا۔"

ڈباری "میڈیم ہماری آشنائی چھ مہینہ سے ہے تمنے پہلے پہل ایک لاکھ سرمایہ ہم پہونچایا تھا ہماری شراکت اپریل سے شروع ہوئی مئی میں ہم نے کام شروع کیا اور اس ایک مہینہ میں ہمیں ساڑھے چار لاکھ منافع ہوا۔ جون میں ہمارا منافع نو لاکھ تک پہونچ گیا جولائی میں ہم نے سترہ لاکھ اور زیادہ کئے تمکو معلوم ہے کہ یہ ہسپانیہ کی اس تجارت کا مہینہ تھا۔ اگست کے شروع میں ہمیں تین لاکھ کا خسارہ ہوا مگر مہینہ کی تیرہ کو اس خسارہ کی کسر جبر ہوگئی اس حساب سے ہماری شراکت کے شروع سے لیکر اب تک ہمارے پاس چھبیس لاکھ بنتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کا اسطرح بارہ بارہ لاکھ حصہ آیا۔ اب میرے پاس اور اسی ہزار سود کے بھی ہیں جنمیں چالیس ہزار آپ کے حصہ کے علاوہ ازیں اس ایک لاکھ کے جس سے کام شروع کیا ابھی آپ کے میرے نام باقی ہیں۔ اس حساب سے کل آپ کے تیرہ لاکھ چالیس ہزار بنے میڈیم میں نے اس روپیہ کا بیشتر حصہ بندوبست کر رکھا ہے یہ گیارہ لاکھ کے نوٹ ہیں اور باقی میرے بنکر کے نام ہنڈوی ہے یہ لو آپ جب چاہیں وصول کر سکتی ہیں۔ میڈیم ڈینگلر نے یہ رقم اٹھا کر اپنے بیگ میں رکھ لی۔ اور پھر خشک آنکھوں مگر جوش سے بھرے ہوئے دل سے وہ لیوسین کے سامنے کوئی محبت اور شفقت کا لفظ سننے کے لئے کھڑی رہی مگر اس کی امید فضول نکلی۔"

آخر بڑے توقف کے بعد ڈباری بولا۔ "میڈیم تمہارے پاس اب ایک بڑا سرمایہ ہو گیا ہے جسکے ذریعہ سے تم ایک معقول سالانہ رقم پیدا کر سکتی ہو۔ اور اپنے دل کے تمام شوق پورے کر سکتے ہو۔ لیکن اب تمہارا سرمایہ کافی نہ ہو تو تم مجھسے قرض اٹھا سکتی ہو۔ میں بڑی خوشی سے گذشتہ کی خاطر اپنا سارا سرمایہ تمہیں بطور قرضے کے دینے کو تیار ہوں۔"

میڈیم "آپ کو خدا جزا دے مجھے اب کیا ضرورت ہے۔ آپنے جتنا مجھے دیا ہے یہی میرے جیسی کمزور عورت کے لئے ضرورت سے زیادہ ہے۔ خاص کر کے اس حالت میں جبکہ میں کچھ دیر کے لئے دنیا سے

...نارہ کرنے والی ہوں۔"
ڈباری کچھ حیران سا ہوا۔ لیکن آخر
اس نے اپنا سر ملایا اور اس سے
اسکا یہ مطلب پایا گیا کہ گویا وہ یہ
کہتا ہے کہ جو تمہاری مرضی ہے کرو
میڈیم ڈینیگلر نے اس وقت تک کچھ
امید رکھی ہوئی تھی۔ مگر اب جو اس نے
لیوسین کی سرد مہری اور بے پرواہی
کو مشاہدہ کیا تو وہ تکبر سے اٹھی اور
بغیر کچھ کہنے سننے کے سیڑھیوں پر
سے اتر گئی اور جاتے ہوئے اس
شخص کو سلام اور الوداع تک بھی
نہ کہی۔ اس طرح اس سے قطع تعلق
کیا۔ جب وہ چلی گئی تو ڈباری بولا "
واہ اب وہ فارغ اور آزاد رہے گی
اور جوا کھیلے گی۔ افسوس ہے کہ
ویلینٹی مر گئی وہ میرے خوب لائق
تھی۔ اگر زندہ ہوتی تو میں اس سے ضرور
شادی کر لیتا اس کے بعد وہ انتظار
کرتا رہا کہ بیس منٹ گزر جائیں اور
وہ روانہ ہو۔ اس کمرے کے اوپر
جس میں کہ لیوسین بیٹھا تھا۔ ایک
کمرہ تھا جس میں کہ دو شخص بیٹھے ہوئے
تھے۔ جنکا ہمارے اس قصہ میں بہت
ذکر ہوا ہے۔ یہ مرسی ڈیس اور اسکا
بیٹا البرٹ تھے مرسی ڈیس کی نہ وہ
وضع تھی نہ وہ صورت۔ اس کے

ہونٹ خشک تھے اس کے چہرہ کی
چمک اور آنکھوں کی روشنی اڑ گئی
ہوئی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے کوئی
شاہزادی بلندی اور اوج سے ایک
گڑھے میں ڈال دی جاتی ہے۔ یا کوئی
شخص جو ہمیشہ سے روشنی میں رہتا
ہو سخت تاریکی میں گرایا گیا ہو اس
کے چہرے کی مسکراہٹ اور اس کے
لباس کی خوبی بالکل نہیں رہی تھی
اور وہ اب بالکل تبدیل شدہ معلوم
ہوتی تھی جس کمرہ میں وہ بیٹھی تھی وہ
عمدہ نہ تھا۔ دیواروں پر صرف ایک
سادہ کاغذ لگا ہوا تھا۔ اور کمرے
کی باقی وضع بھی بالکل سادہ تھی۔
ہوٹل چھوڑنے کے بعد میڈیم مارسرف
بھی مکان میں رہا کرتی تھی۔ مکان
کے تنہا ہونے کے سبب وہ بہت
اداس رہا کرتی تھی۔ لیکن چونکہ
البرٹ اس کے نہانی خیالات کو
معلوم کرنے کے لئے اسکے چہرہ کی
طرف دیکھتا رہتا تھا۔ اس لئے
وہ ایک بناوٹی سی مسکراہٹ اپنے
چہرہ پر رکھا کرتی تھی یہ مسکراہٹ
سورج کی روشنی کی طرح تھی جس
میں گرمی نہ تھی۔"
البرٹ بھی کچھ بے چین رہا کرتا تھا
وہ چین اور عیش کا پلا ہوا اسلئے

رہتے ہوئے بڑا گھبراتا تھا۔ مگر چونکہ
ماں بیٹا تھے۔ دونو شریف اور دانا
ایک دوسرے کو سمجھ گئے ہوئے تھے
اور ہمیشہ سمجھ کر چلا کرتے تھے آخر انکی
یہاں تک حالت ہو گئی تھی کہ ایک
روز جب البرٹ نے کہا کہ اماں جان
اب ہمارے پاس کوئی روپیہ پیسہ
نہیں ہے تو اس کی ماں کے چہرہ
پر کچھ بھی اثر نہ ہوا۔"

حالت انکی بہت نازک ہو گئی تھی
مرسی ڈلیس نے کبھی غریبی نہ دیکھی تھی
جب وہ کیٹیلان میں ہوا کرتی
تھی تب بھی اسکی حالت اچھی تھی اور
اس نے کبھی حاجت کا منہ نہیں دیکھا
تھا۔ اب وہ دیکھتے تھے کہ کھانے
والے تو وہ دو ہیں مگر پاس کچھ نہیں
ہے۔ ایک روز مرسی ڈلیس سیڑھیاں
اتر رہی تھی کہ البرٹ نے کہا۔ اماں
جان آؤ اپنی دولت کا حساب کریں
میں سرمایہ چاہتا ہوں تا کہ گذارہ
کی صورت بن جاوے۔"

ماں "بیٹا سرمایہ کیسا!"

البرٹ "پیاری اماں تین ہزار
تھوڑا ابھی نہیں ہوتا۔ اور ان تین ہزار
پر ہم عزیزانہ زندگی بسر کر سکیں گے۔"

مرسی ڈلیس (چہرہ بدل کر) "
افسوس میرے بیٹے کیا ہمیں ہم
یہ تین ہزار قبول کرنا چاہیئے۔"

البرٹ "کیوں کیا حرج ہے
آپ کو معلوم ہے کہ وہ مارسیلز
میں الیس ڈی ملان کے مکان
میں دفن کئے ہوئے ہیں۔ بس دوسو
مارسیلز تک پہونچنے کے لئے چاہیئیں۔

ماں "ذرا سوچ لو۔"

البرٹ "کیوں اماں جان جاؤ
آپ کے وہاں تک پہونچنے کے لئے
ایک سو پورا چاہیئے۔ حساب کر لو۔"

گاڑی	۳۵
چلین سے لیونز تک	۶
لیونز سے مارسیلز تک	۷
راستہ کے اخراجات	۶۶

ماں "بس لیکن بیٹا تم کیا کرو گے!"

البرٹ "میں بس میرے لئے یہ اتنے
ہی کافی ہیں میں جوان آدمی ہوں اور
اسی پر خوب گذارہ کر سکتا ہوں۔"

ماں "لیکن یہ دوسو ہم کہاں سے لیں"

البرٹ "یہ دیکھو دوسو کی بجائے
چار سو ہے میں نے اپنی گھڑی ایک سو
پر بیچی ہے اور باقی اشیاء تین سو پر
سو ہمارے پاس دوسو کے قریب
سفر کا خرچ نکال کر بھی بچ رہیں گے۔"

اس کے بعد البرٹ نے اپنی ماں کے
دونو رخساروں پر بوسہ دیا اور کہا۔"
اماں جان آپ کو معلوم نہیں کہ ہی

کہ میں آپ کو کیسا خوبصورت خیال کرتا ہوں - درحقیقت تم دنیا میں سب سے حسین اور سب سے شریف عورت ہو"

ماں - (آنکھوں میں آنسو بھر کر) "مصیبت تو آئی ہی تھی مگر میں اس بات کو مصیبت نہیں جانونگی - کیونکہ میرا تم جیسا بیٹا ہے"

البرٹ "آہ تو آزمائش کا وقت ابھی آنے کو ہے" "اماں جان آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے کیا فیصلہ کیا ہوا ہے"

ماں "کیا فیصلہ ہوا ہے"

البرٹ "بس یہ فیصلہ ہے کہ آپ مارسیلز میں رہینگی اور میں افریقہ میں جاؤنگا - جہاں کہ میں اپنے موجودہ نام کو بڑا بنانے کی کوشش کرونگا - اور اس نام کو اپنے پیسے دور کر دونگا - جو اب تک میں نے اپنے اوپر گوارا کیا ہے" مرسی ڈیس نے ایک آہ سرد بھری -

البرٹ "اماں جان میں نے کل زمرہ سپاہیاں میں اپنا نام لکھا دیا ہے میں نے خیال کیا کہ میرا جسم میرا اپنا ہے اور میرا اختیار [illegible] ہے تو [illegible] میں نے خیال کیا ہوا تھا کہ میری قیمت کم پڑے گی - مگر [illegible] مل گئی تھی وہ ہزار مل گیا ہے - اب"

تو مرسی ڈیس کے آنسو تھمے ہوئے تھے مگر اب ان کو روک نہ سکی اور وہ اسکے رخساروں پر سے بہنے لگے - اور وہ بولی - "بچہ یہ تمہارے خون کی قیمت ہے"

البرٹ - (ہنسکر) "اگر میں مارا جاؤں - لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی حفاظت کرونگا کیونکہ اب میرا زندہ رہنے کو بڑا ہی جی چاہتا ہے" مرسی ڈیس نے آہ سرد بھری"

البرٹ - "مگر اماں جان آپ یہ کسطرح سے خیال [illegible] ہیں - کہ میں ضرور مارا ہی جاؤنگا - کیا میں مارا گیا تھا - کیا بیڈا مارا گیا تھا کیا موریل جسکو ہم جانتے ہیں مارا گیا تھا اماں جان اپنے اسوقت کی خوشی کا تصور کرو - جبکہ میں اعلےٰ درجہ کی جنگی پوشاک پہن کر آپ کے سامنے آؤنگا - دیکھنا تو پھر اس وقت میں کیسا نظر آؤنگا"

مرسی ڈیس نے پھر ایک آہ بھری کیونکہ وہ نہ چاہتی تھی کہ تمام مصیبت اسی کو [illegible] اسکے بیٹے کے پیچھے ہی لگے سر پڑے"

البرٹ - "اچھا اماں جان آپ سمجھ لیا ہے - میں آپ کو چار ہزار"

فرسا ہینک لاؤنگا۔ جتنے پر آپ دو سال
گزارہ کر سکتی ہیں۔"
ماں" دو سال کیا تم ایسا خیال
کرتے ہو۔ یہہ الفاظ کچھہ ایسے دردناک
لہجے میں بولے گئے۔ کہ البرٹ ان کے
معنوں کو فوراً سمجھہ گیا اور اپنی ماں
کا ہاتھہ اپنے ہاتھہ میں لیکر بولا"
ہاں اماں آپ جیتے رہیں گی"
ماں" اگر میں نے زندہ رہنا ہے
تو تم پھر مجھہ سے جدا نہ ہو"
البرٹ" اماں جان مجھے جانا ضروری
ہے۔ آپکی مجھہ سے محبت ایسی نہیں
ہے کہ آپ یہہ چاہیں کہ میں بے کار
بیٹھا رہوں۔ علاوہ ازیں میں نے
تحریر کر دی ہے"
ماں" اچھا اپنی مرضی کرو"
البرٹ" اپنی مرضی نہیں بلکہ عقل
کی بات اور ضرورت ہم دونوں مایوس
مخلوق ہیں۔ یہہ زندگی آپ کے لئے
کیا ہے کچھہ بھی نہیں۔ اور میرے لئے کیا
ہے۔ آپکے بغیر حقیقتاً کچھہ نہیں یقین
کرو کہ اگر آپ نہ ہوتیں تو میں اسی
روز مرجاتا جسدن میں نے اپنے
باپ کا نام چھوڑا تھا۔ مگر کروں
کیا۔ ضرورت کچھہ نہیں کرنے دیتی۔
اچھا اگر اب آپ مجھے امید دلائیں
کہ آپ آرام سے رہیں گی تو میری
طاقت دوگنی ہوجاویگی۔ میں الجزائر کے
گورنر کے پاس جاؤنگا۔ وہ ایک شاہانہ
دل کا آدمی ہے۔ اور سپاہی بنکر
اسکے پاس اپنی درد دکھہ کی کہانی
بیان کرونگا۔ اگر اس نے مہربانی
کی تو دیکھنا کہ تھوڑے کے عرصہ میں یا تو
میں افسر بن جاؤنگا۔ اگر میں افسر
بن گیا تو پھر ہم دونو کے لئے آسائش
کے سامان بہت۔ اگر میں مرگیا تو اماں
جان پھر آپنے بھی مرجانا اور تب
ہمارے مصائب کا خاتمہ ہوجائیگا
مسی ڈلیس" میرے پیارے
یہ ٹھیک بات ہے۔ ہمیں ایسا ہی
کرنا چاہیئے"
البرٹ" ہاں ہمیں فکر نہیں کرنا
چاہیئے" میں آپ کو یقین دلاتا ہوں
کہ ہم ضرور آسودہ ہووینگے۔ مجھے
نوکری پر جالینے دو۔ میں یقیناً دولتمند
ہوجاؤنگا۔ آپ ایم ڈیلنی کے گھر
میں آرام سے رہیں گے مسو اب ہمیں
کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم بشاش
اور خوش ہو ویں"
ماں" اچھا بیٹا یہی ہونا ہے تو یہی
سہی"
البرٹ" اب چاہیئے کہ ہم جدا
ہوویں"
ماں" جدا کسطرح۔ آپ کدھر

جانتے ہیں "

البرٹ "میں چند روز ابھی یہیں ٹھیرونگا۔ کیونکہ سفارشی خط لینے ہیں اور افریقہ کی بابت کچھ دریافت کرنا چاہیئے۔ بس مارسیلز میں آپ کو آملونگا

مسز ڈلیس "(اپنی پشمینہ کی چادر جو اس کے ابھی تک پاس تھی اپنے کندھوں پر ڈالکر) " اچھا چلو "

البرٹ نے اپنے کاغذات وغیرہ جمع کئے مالک مکان کو بلاکر اس کا کرایہ وغیرہ ادا کیا اور اپنی ماں کا بازو پکڑ وہ دونوں ماں بیٹا سیڑھیوں پر سے اترے۔ کوئی شخص ان کے سامنے چارہا تھا۔ اور جب اس نے کیڑوں کی سنسناہٹ سنا تو وہ پیچھے پھرا۔ البرٹ کے منہہ سے نکلا۔ ڈباری

ڈباری "تم البرٹ " اتنے میں ڈباری کی نظر البرٹ کی ماں پر پڑی اسے دیکھتے ہی وہ بولا " البرٹ مجھے معاف فرماؤ۔ میں جانتا ہوں " یہہ کہکر وہ ٹھیر گیا "

البرٹ " اس کے خیالات کو تاڑ گیا اور بولا " اماں جان یہ ڈباری ہے وہ وزیر داخلہ کا سیکرٹری ہے یہ بھی میرا دوست تھا "

ڈباری " کبھی کیسے "

البرٹ " میں ٹھیک کہتا ہوں میرا اب کوئی اور دوست نہیں ہے اور نہ اب مجھے کسی کی ضرورت ہے "

ڈباری آگے ہوا اور البرٹ کا ہاتھ دباکر بولا " پیارے البرٹ سچ جانو کہ تمہارے مصائب سے میرے دل پر بڑا رنج ہے اور اگر کسی طرح سے میں تمہارے کام آسکتا ہوں تو آپ ابھی بتاویں کیونکہ آپ میرے مالک ہیں "

البرٹ " نہیں خدا کا شکر ہے کہ باوجود غریبی کے میں پھر بھی امیر ہوں مجھے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں دوسرے روز اس نے ایک نہایت عمدہ مکان خرید اور اپنے تمام روپیہ کو بنک میں رکھوا دیا جس سے اس کو بیس تیس ہزار کی آمدنی آنے لگی۔ دوسرے روز پانچ بجے دوپہر کے بعد ماں اپنے بیٹے سے بغلگیر ہوکر گاڑی میں بیٹھی۔ گاڑی کا دروازہ بند ہوا۔ ایک آدمی انجن کے بنک بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے میڈیم مارسرف کو بھی دیکھا اور البرٹ کو بھی دیکھا۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر پھیرا اور وہ چلایا " ہائے میں وہ خوشی اور آسودگی کس طرح سے دے سکتا ہوں جان معصوم

بے گناہ شخصوں سے بیٹے چھین لی ہے
اے خدا میری مدد کر"۔

باب اکیسواں

(شیر کی غار)

قید خانہ لافورس کا ایک حصہ جس میں کہ بڑے خطرناک اور دلیر قیدی رکھے جاتے ہیں۔ کورٹ آف سینٹ برنارڈ کہلاتا ہے۔ قیدی اسے اپنی زبان میں شیر کی غار کہا کرتے ہیں۔ یہ ایک قید خانہ در قید خانہ ہے۔ اور اسکی دیواریں باقی دیواروں کی نسبت دوگنی موٹی ہیں اس حصہ کا صحن بڑی بڑی دیواروں سے گھرا ہوا ہے۔ جو سورج کی کرنوں کو اندر آنے سے روکتی ہیں۔ صحن میں ہر وقت صبح سے شام تک زرد مصیبت کے مارے ہوئے قیدی ٹہلتے نظر آتے ہیں۔ بعض اوقات وہ صحن کی دیواروں کے ساتھ لگے ہوئے ایکدوسرے سے باتیں کرتے نظر آتے ہیں۔ بعض اوقات تھوڑی دیر کے لئے دروازوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ جو کہ کبھی یار اس غرض سے کھلتا ہے کہ اس عجیب مجلس سے ایک کو باہر نکالے اور کسی اور سوسائیٹی کے متروک بدقسمت کو اندر پھینکے"۔

اس صحن میں جسکا ہم نے ذکر کیا ہے ایک جوان آدمی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ٹہل رہا تھا۔ دوسرے قیدی اس کی طرف اکثر تعجب اور حیرانی سے دیکھتے تھے اس کے کوٹ کی قطع ایسی تھی جیسے کہ شریف لوگوں کے کوٹ کی ہوا کرتی ہے چونکہ وہ پھٹا ہوا تھا اس لئے وہ کچھ پرانا معلوم ہوا کرتا تھا۔ مگر قیدی کے ہاتھ نے اسے جلدی بالکل نیا بنایا ہوا تھا۔ ابھی اس نے اپنے وارنش کے بوٹ کو بھی اپنے ریشمی رومال سے صاف کیا تھا۔ باقی قیدیوں نے اس کے کپڑے درست کرنے کو بڑی توجہ سے دیکھا۔ اور ایک چور نے دوسرے کو کہا۔ دیکھو شہزادہ اپنے آپ کو خوبصورت بنا رہا ہے"۔

دوسرا قیدی"۔ وہ قدرتاً بڑا خوبصورت ہے اور اگر اس کے پاس ایک کنگھی اور ایک شیشہ ہوتا تو وہ بڑے اچھے جنٹلمین کے برابر نظر آئیگا۔

پہلا"۔ اس کا کوٹ قریباً نیا معلوم ہوتا ہے

اور اس کے بوٹ بھی چمکیلے ہیں بڑی
خوشی کی بات ہے کہ ہمارے ایسے
سفید پوش بھائی ہیں۔ ان سپاہیوں نے
بڑی بیہودگی کی کہ اس کے نئے کوٹ
کو پھاڑ ڈالا۔"

ایک اور:" اس کی وضع ایسی ہے
کہ گویا وہ کسی رتبہ کا آدمی ہے۔ اس
کے کپڑے پہننے کی طرز تو دیکھو دیکھو
وہ جو ان کس قسم کا ہے۔"

اتنے میں وہ صاحب جنکی تعریف
ہو رہی تھی ایک کھڑکی کے پاس آئے
جہاں ایک سپاہی کھڑا تھا اور سپاہی
کو مخاطب کرکے بولے:" ارے میاں
مجھے بیس روپیہ قرضہ کے طور پر دو۔
سچ کہتا ہوں کہ تمہیں جلدی پھیر دینگے
مجھکو دینے میں تمہیں کوئی خطرہ نہیں
ہے۔ میرے رشتہ دار ہیں جنکے
پاس لاکھوں نہیں کروڑوں ہیں
لاؤ بیس روپیہ نکالو۔ تاکہ میں ایک
نیا کوٹ خرید دں ایک ہی کوٹ کا
ہونا خاندان کیول کنٹی کے شاہزادہ
کے لیئے ذرا باعث شرم معلوم
ہوتا ہے۔"

سپاہی نے یہہ باتیں سنکر اپنا سر
پھیر لیا۔ یہ باتیں اسے ایسی لغو معلوم
ہوتیں کہ انپر ہنسی بھی نہ آئی۔ اور
اس نے ایسا معلوم کروایا کہ گویا
اس نے سنا ہی کچھہ نہیں۔"

اینڈریا:" تم تو بڑے بیرحم ہو۔ دیکھو
تو تمہیں موقوف کراتا ہوں کہ نہیں۔"

اس بات کو سنکر سپاہی قہقہہ مار کر
ہنسا۔ اتنے میں قیدیوں نے آکر اینڈریا
کے گرد ایک حلقہ بنا لیا۔

اینڈریا:" میں کہتا ہوں کہ اگر دیدے
تو میں ایک کوٹ اور لے لیتا جس
میں کہ اس مشہور و معروف افسر
کے ساتھہ ملاقات کرتا جسکا ہر روز
انتظار کر رہا ہوں۔"

قیدی:" ہاں سچ کہتا ہوں۔ دیکھو
وہ اندھوں کو بھی ایک جنٹلمین نظر آتا
ہے۔"

سپاہی:" اچھا تو اسے دو۔
جو کچھہ مانگتا ہے۔ وہ تمہارا ساتھی
ہے۔"

اینڈریا:" میں ان لوگوں کا ساتھی
نہیں ہوں خبردار اس طرح سے میری
ہتک مت کرو۔"

سپاہی:" لو بھائی سن لیا ہے
پھر تو تمہاری بھی خبر لیتا ہے۔ دو اسے
جلدی روپیہ دو۔"

قیدیوں نے ایک دوسرے کی طرف
دیکھا اور منہ میں کچھہ باتیں کیں۔ بس
پھر تو ہمارے امیر قیدی کے سر پہ
ایک طوفان چڑھ آیا۔ سپاہی نے

بھی کوئی روک نہ کی کیونکہ اس سے
بدلا لینا چاہتا تھا۔ اور ساتھ ہی
چاہتا تھا کہ کچھ دل لگی ہو تاکہ لمبا
دن اچھی طرح سے کٹے"
بعضے قیدیوں نے تو یہ پکارنا شروع
کیا کہ "لاسیوسیٹی ساسیوسیٹی" یہ
ایک سزا تھی جو قیدی اپنے کسی
بے عزت ساتھی قیدی کو دیا کرتے
تھے۔ اور اسے برائی کیل دار جوتی
سے خوب مارا کرتے تھے"

بعضوں نے پکارنا شروع کیا۔
لارنیگلول لارنیگلول یہ ایک اور قسم
کی سزا تھی۔ وہ رومال کو ریت اور
کنکروں سے بھر لیتے تھے۔ اور
کمبخت مجرم کے سر پر اس رومال
کو مارتے تھے۔ بعضے بولے کہ آؤ
اس جنٹلمین کو چابکیں لگائیں۔
اینڈریا نے انکی طرف منہ کرکے
آنکھیں چند بار جھپکیں اور اپنی
زبان اپنے رخساروں کے گرد
پھیری اور کچھ اور حرکات کیں
جنکو دیکھکر سارے قیدی چپ
ہوگئے۔ یہ نشان اسی کو بینی ڈلو
نے رکھائے ہوئے تھے۔ انھوں
نے جوتی اور رومال اپنے ہاتھوں
سے چھوڑ دیئے اور چلے گئے سپاہی
اس نظارے کو دیکھکر بڑا حیران

ہوا۔ اس نے دل میں خیال کیا کہ یہ بری
نظر کی تاثیر نہیں ہوسکتی بات شاید
کچھ اور ہی ہو"
اس نے اینڈریا کے جسم کا امتحان
شروع کیا اتنے میں ایک آواز آئی
بینی ڈلو"
اینڈریا"۔ لو بھائی مجھے آواز پڑی ہے
وہی آواز"۔ والان کی طرف آؤ۔
اینڈریا" تم دیکھتے ہو کہ میرے
رتبہ کا آدمی ایسے عام آدمیوں کی
طرح سلوک نہیں کیا جائے گا۔ یہ
کہہ کر وہ روانہ ہوا اور سب کو حیرت
کے سمندر میں غرق چھوڑ گیا اینڈریا
اصل میں بڑا مطمئن تھا۔ وہ اپنے
دل میں یہ خیال رکھتا تھا کہ میں
کسی طاقتور آدمی کے زیر سایہ
ہوں۔ میرے راستہ سے تمام روکیں
دور ہوگئی تھیں ہر قسم کے آرام میسر
ہوگئے تھے۔ سونا مجھپر مینہ کی طرح
برستا تھا مجھے ایک شاہانہ کام
ملگیا تھا۔ اور ایک بڑے امیر کے
گھر میرا رشتہ ہوگیا تھا۔ بات یہ ہے
کہ یہ صرف ایک اتفاق ہوگیا ہے
کہ میں اس حالت میں پڑگیا ہوں
اور جب میرے محافظ کو اس
سب واقعہ کی خبر ملی وہ ضرور پھر
میری دستگیری کریگا۔ اور یا تو

مجھے قیدخانہ سے بھگالیجاے گا۔
اور یا جج کو رشوت دیکر مجھے چھوڑا دیگا
اچھا میں فیصلہ نہیں کرتا جبتک کہ
مجھے ہر بات کا یقین نہ آجاوے“۔
اس امید میں کہ یہہ ملاقات کرنیوالا
وہی ہوگا۔جسکی اسے امید تھی وہ
دالان میں گیا۔مگر وہ سخت حیران
ہوا جبکہ سلاخوں کے پیچھے سے اس
نے بٹروشیو کا تاریک اور ڈراونا
چہرہ دیکھا“
بٹروشیو“ گڈ مارننگ مسٹر
بنی ڈلو گڈ مارننگ“
اینڈریا۔(ڈرتے ہوئے اپنے
رو دیکھکر) ہائے تم“
بٹروشیو“ کمبخت بچے کیا تم
مجھے پہچانتے نہیں“
اینڈریا“ خاموش۔دیواریں کان
رکھتی ہیں۔خدا کے لئے اتنا اونچی نہ
بولو“
بٹروشیو نے ایک سپاہی کو بلاکر
ایک کاغذ دکھایا“
اینڈریا“ یہ کیا ہے“
بٹروشیو“ یہ ایک حکمنامہ ہے
جس کا مضمون یہ ہے کہ“مجھے تم سے
بات کرنے کے لئے ایک علیحدہ کمرے
میں جانے کی اجازت دیجاوے“
اینڈریا اس بات کو سنکر بڑا
خوش ہوا۔اس نے سمجھا کہ میرے
محافظ نے ابھی مجھو فراموش نہیں
کیا۔اور بٹروشیو کو اس نے بھیجا ہے
ورنہ اکیلے بات کرنے کا کیا معنے۔سپاہی
نے ایک اعلٰے افسر کی اجازت لیکر
علیحدہ کمرہ انہیں دیدیا“
بٹروشیو تو کرسی پر بیٹھ گیا اور
اینڈریا بستر پر لیٹ گیا سپاہی چلا
گیا“
بٹروشیو“ اچھا بولو۔تمنے مجھے
کیا کہنا ہے“
اینڈریا“ تم پہلے بولو“
بٹروشیو“ نہ تم“
اینڈریا“ نہ تم۔کیونکہ تم چلکر مجھے
دیکھنے آئے ہو“
بٹروشیو۔سنو تم نے اپنی حرامزدگی
کو نہ چھوڑا۔تم نے چوری کی تم نے
خون کیا“
اینڈریا“ واہ یہ باتیں میں پہلے
سے جانتا ہوں۔اگر اسیواسطے مجھے
بلانا تھا تو پھر تکلیف نہی کرتے
اگر بولتا ہے تو وہ باتیں بولو۔جو میں
نہیں جانتا پہلے یہ تو بتاؤ کہ تمہیں
بھیجا کس نے ہے“
بٹروشیو“ سنتے جاؤ۔سب ہی
جلدی آجاتے ہیں“
اینڈریا“ ان اچھا پھر تمہیں

کس نے بھیجا ہے"

برٹوشیو" کسی نے بھی نہیں"

اینڈریا" پھر تم مجھکو کیسے جانتے ہو"

برٹوشیو" میں نے اکثر تمہیں جمیپ الی سس میں گھوڑے پر سوار دیکھا تھا"

اینڈریا" اچھا یہ بتاؤ کہ میرا باپ کون ہے"

برٹوشیو" خوب تو میں کون ہوں

اینڈریا۔ تم میرے اصلی باپ کہاں تم نے ہی ایک لاکھ روپیہ مجھے دیدیا تھا۔ جو میں نے چند مہینوں میں خرچ کر ڈالا تھا۔ کیا تم نے ایٹل میں میری دعوت کی تھی۔ چنانچہ پیرس کے بڑے بڑے ممتاز اشخاص کی صحبت میں میں نے کھانا کھایا تھا۔ انہی اشخاص میں ایک منصف تھا۔ کاش کہ میں نے اس کے ساتھ دوستی پیدا کی ہوتی تاکہ وہ اسوقت میرے کام آتا۔ کیوں بھی کیا تم ہی تھے۔ جو میری اتنی خاطر کرتے تھے بولو"

برٹوشیو" میں کیا کہہ رہا تھا"

اینڈریا۔ تم جمیپ الی سس کا ذکر کر رہے تھے"

برٹوشیو" ہاں ہی"

اینڈریا" اسجگہ ایک امیر آدمی رہتا ہے"

برٹوشیو" جس کے مکان پر تمنے خون کیا تھا"

اینڈریا" ہاں۔ تو کیا میں اسکے نگاہگیر ہوؤں اور اسکو باپ کہوں

برٹوشیو" بیٹی ڈھونڈ تمسخر کرو۔ اور اس نام کو ذرا ہوش سے بولو۔ کیونکہ اسپر خدا کا بڑا فضل ہے اور وہ تمہارے جیسے حرامیوں کا باپ نہیں ہوسکتا"

اینڈریا" واہ یہہ تو عجیب الفاظ ہیں"

برٹوشیو" ایسی بیہودگی کروگے تو تمہارے ساتھ کام بھی عجیب کئے جاویں گے"

اینڈریا" دھمکیوں سے تو میں نہیں ڈرتا"

برٹوشیو" (متانت سے) دیکھو جانتے ہو کس کے ساتھ باتیں کر رہے ہو۔ میں انجان نہیں ہوں میرے ساتھ ہوش سے باتیں کرو۔ تم خدا کے قہر کے نیچے آئے ہوئے ہو۔ ذرا سنبھل کر چلو۔ اور اپنے گھر کو چھوڑ دو"

اینڈریا۔ مگر میرے باپ کا پتا کیونکر تمہیں لگا تھا خود کچھ کیوں نہ ہو جاؤ

ہیں تو اسکا پتہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکتا ۔"

مسٹر وشیو "لو - میں یہی بتانے کے لیے تو آیا ہوں ۔"

اینڈریا کی آنکھیں اس بات کو سنکر خوشی کے مارے چمک اٹھیں - مگر اتنے میں دروازہ کھلا اور ایک سپاہی نے اندر آکر کہا "قید خانہ کا داروغہ قیدی کو بلاتا ہے ۔"

اینڈریا "بس ہماری ملاقات ختم ہو گئی ۔"

مسٹر وشیو "میں کل پھر آؤنگا ۔"

اینڈریا - مگر مجھے چند روپیہ دیجانا مجھے کچھ ضرورت ہے ۔"

مسٹر وشیو - (روپیہ اسکی طرف پھینک کر) یہ لو میں جاتا ہوں ۔"

اینڈریا - (دل میں) "کیا مجھے دہوکا لگتا ہے - اچھا کل معلوم ہو جاویگا

(مسٹر وشیو سے) اچھا پھر کل ۔"

باب اکتیسواں

(مصنف)

ہم کہہ آئے ہیں - کہ ایلی لیولی اکیلا نوئیر کے پاس ویلنٹین کے کمرے میں رہا تھا - نوئیر کو حالانکہ ویلنٹین کے ساتھ بڑی الفت تھی مگر وہ بالکل باحوصلہ اور مطمئن تھا - کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اسے یہ حوصلہ کیوں تھا آیا ایلی کی تسلی بخش کلام کا نتیجہ تھا - یا کسی اور سبب کا مگر اب اس کو اداسی وغیرہ کوئی نہ تھی - ایم ڈی ولفرٹ سوت کی صبح سے اپنے باپ کے پاس نہیں آیا تھا - گھر کا تمام انتظام بدل گیا ہوا تھا - ولفرٹ نے اپنے لئے ایک علیحدہ بہرہ رکھا تھا اور میڈیم ولفرٹ کے واسطے اور دو عورتیں رکھی تھیں - مقدموں کے دن قریب آگئے ہوئے تھے - اور ولفرٹ گیس پارڈ کے قتل کی مثل مرتب کرنے کے لئے اپنی کوٹھری میں بند رہتا تھا - قاتل کے برخلاف کسی قسم کا قانونی ثبوت نہیں تھا کیونکہ مقدمہ کی ساری بنا گیس پارڈ کی تحریر پر تھی اور یہ ممکن تھا اس نے یہ اس لئے لکھدی ہوگی اسکو اپنے ساتھی سے عداوت ہوگی مگر مصنف کا ارادہ مصمم ہو چکا تھا کیونکہ اس کو یقین ہو گیا ہوا تھا کہ مسٹر ڈو ضرور قاتل ہے ۔"

ولفرٹ نے اس کے بعد اپنے باپ کو صرف ایکدفعہ دیکھا اور یہ اسوقت تھا جبکہ مسٹر نشیو سے مع

سے دوبارہ ملاقات کی مجسٹریٹ تھک
کر اور کوفتہ ہو کر اپنے مکان کے باغ
میں اترا۔ اور وہاں اس نے ٹہلنا شروع
کیا اس نے اپنے بیٹے کی اپنی ماں کے
ساتھ کھیلتے ہوئے آواز سنی اور دل
میں اس کے بڑی خوشی حاصل ہوئی
اس اثنا میں اُسکی نظر سکان کیطرف
گئی تو کیا دیکھتا ہے کہ نوئیر ایک
طاقی میں بیٹھا ہوا بے تاب رہا ہے
اور اس کی آنکھیں ایک طرف لگی
ہوئی ہیں۔ اور اسکی آنکھیں اس
قدر غضب ناک اور حقارت اور تنفر
سے بھری ہوئی ہیں۔ کہ ولفرٹ نے
بے اختیار دھیان کیا کہ وہ کدھر کو دیکھ
رہا ہے۔ کیا دیکھتا ہے کہ میڈیم ولفرٹ
درختوں کے نیچے بیٹھی ایک کتاب پڑھ
رہی ہے اور اس کے پاس اسکا بیٹا
ہے جس کو وہ کبھی کبھی کتاب چھوڑ کر گود
میں لیتی ہے۔ اور اس کے چہرہ پر بوسہ
دیتی ہے ولفرٹ کا رنگ اڑ گیا اس
نے بوڑھے آدمی کا مطلب سمجھ لیا۔"
نوئیر میڈیم ولفرٹ کی طرف دیکھتا
رہا۔ مگر اچانک اسکی نظر ولفرٹ پر
جا پڑی۔ ولفرٹ اسکی غضب اور
دھمکی والی طرز کو برداشت نہ کر سکا
اور اس نے آنکھیں نیچے کر لیں
مگر بوڑھے کی نظر میں اس وقت کوئی
ایسی کشش تھی کہ وہ بے اختیار سکان
کی طرف کھچا آیا۔ نوئیر کی آنکھ اسپر سے
نہ ہٹی۔ جب ولفرٹ قریب آیا۔ نوئیر
نے اپنی آنکھ آسمان کیطرف اٹھائیں
گویا کہ وہ ولفرٹ کو اسکی فراموش شدہ
قسم یاد دلاتا ہے۔"

ولفرٹ "اچھا صاحب اچھا۔ ایک
روز اور صبر کرو۔ جو کچھ میں نے کہا ہے
ضرور پورا کرونگا۔"

نوئیر کے ان الفاظ سے تسلی ہو گئی
اور اس نے آنکھیں بے پرواہی سے
دوسری طرف پھیر لیں۔ ولفرٹ سخت
اضطراب کی حالت میں اپنے ماتھے
پر ہاتھ پھیرتا ہوا اپنے مطالعہ خانہ
کیطرف گیا۔"

رات پڑ گئی۔ سارے گھر کے آدمی
سو گئے۔ مگر ولفرٹ جاگتا رہا۔ اور صبح
کے پانچ بجے تک کام کرتا رہا۔"
اس نے مقدمہ وغیرہ کی ساری مثلیں
وغیرہ تیار کیں۔ اور بینی ڈٹو کے
مقدمہ کے لئے ایک سپیچ مرتب
کی جیسی شاید اس نے آگے کبھی
نہ کی تھی۔

دوسرے روز پیر کا دن تھا۔ اور
عدالت کی پہلی نشست ہونی تھی
صبح ہوئی سو ولفرٹ کچھ تھوڑی ہی دیر
سویا تھا کہ لمپ کی ٹمٹماہٹ نے اسی

بیدار کر دیا۔ اس نے دیکھا کہ اسکی
انگلیاں ایسی تر اور سرخ ہیں گویا
کہ وہ لہو میں ڈوبی ہوئی ہیں۔"
ولفرٹ نے کھڑکی کھولی۔ صبح سہاونی
تھی سورج کی زرد ترچھی کرنیں کمرے
کے اندر آکر دیواروں کو روشن کر رہی
تھیں باہر ممولے آسمان کیطرف اڑکر
جا رہے تھے اور اپنے میٹھے راگ سے
ہوا کو بھر رہے تھے باہر کی ٹھنڈی ہوا
نے ولفرٹ کے حافظہ کو تر و تازہ کیا
اور اس نے اپنے دل میں کہا آج وہ
شخص جس کے ہاتھ میں عدالت کا
چاقو ہے اسے ہر طرف چلائیگا۔ وہ
دریغ نہیں کریگا۔ خواہ کون آگے آجاوے
بے اختیار اسکی آنکھیں تو سیر کے کمرے
کی طرف گئیں یہ وہ اس کھڑکی پہ گرا
ہوا تھا۔ جس میں سے اس نے گزشتہ
رات اپنے باپ کو دیکھا۔ تاہم اس
کے باپ کی صورت اس کے دل میں
ایسی تازہ تھی کہ گویا اس کے سامنے
بیٹھا ہے اور اس نے اس طاق کیطرف
[illegible] کرکے کہا۔ "تسلی رکھو۔ تسلی رکھو
اس خیال پہ اسکا سر [illegible] گیا اور
وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اور پلنگ
پہ معہ کپڑوں کے لیٹ گیا مگر سونے
کے لئے نہیں بلکہ اپنے [illegible] کو ذرا
آرام دینے کے لئے رفتہ رفتہ گھر کے تمام
لوگ جاگے اس نے کھڑکیوں کا کھلنا
میڈیم ولفرٹ کا اپنے [illegible] کو [illegible]
بچے کا شور کرنا سب کچھ سنا۔ پھر
اس نے اپنے بیرہ کو بلایا۔ بیرہ اس کے
کاغذات اور ایک پیالہ چاء کا لیکر حاضر
ہوا۔"

ولفرٹ: "یہہ کیا لائے ہو؟"
نوکر: "حضور چاء کا پیالہ ہے۔"
ولفرٹ: "میں نے تو یہ نہیں مانگا
تھا۔ کس نے مہربانی کی ہے؟"
نوکر: "حضور میری آقا میڈیم ولفرٹ
نے وہ فرماتی تھیں کہ چونکہ آج مقدمہ
قتل کے سبب کام بہت ہے اسلئے یہہ
اچھا ہے۔ ذرا تر و تازہ رکھتی ہے
یہہ کہکر اس نے پیالہ میز پر رکھدیا اور
چلا گیا۔ ولفرٹ نے پیالہ اٹھا کر فوراً
پی لیا۔ معلوم نہیں کہ شائد یہ چاء اسے
لگتی ہی اچھی تھی یا شد وہ سمجھتا تھا کہ
اسمیں زہر ہے جو ہر رنج و غم سے
مجھے نجات دیدیگا۔ خیر پی کر وہ اٹھا
اور کمرے میں وہ ٹہلنے لگا۔ زہر
وغیرہ کچھ ثابت [illegible]
[illegible] مسٹر ولفرٹ
دسترخوان پہ نہ گیا نوکر پھر آگیا۔
نوکر: حضور میڈیم صاحبہ فرماتی
ہیں کہ [illegible]
کے وقت میں صرف ایک گھنٹہ باقی

…یا ہے"

…لفرٹ" پھر کیا"

…کر" میڈیم صاحبہ نے پوشاک

…یرہ پہن لی ہے اور وہ پوچھتی ہیں کہ

…ا وہ آپ کے ہمراہ کچہری میں جا سکتے

…ں"

…لفرٹ" کیا کرنے کے لئے"

…کر" میرے آقا کی بڑی خواہش

…ہ کہ مقدمہ کو دیکھے"

…لفرٹ" (چونک کر) ہوں۔ کیا

…ں کی یہ بڑی خواہش ہے"

…کر" ایک قدم پیچھے ہٹ کر حضور

…ر اکیلے ہی جانا چاہتے ہیں تو میں

…گران سے عرض کر دیتا ہوں"

…لفرٹ" (کچھ دیر متفکر ہو کر)

…یڈیم کو کہو کہ میں اس سے کچھ بات

…نی چاہتا ہوں۔ اپنے کمرے میں

…ا انتظار کرے"

…وکر" بہت خوب"

…لفرٹ" پھر آ کر میری حجامت

…رو اور مجھے پوشاک پہناؤ"

…وکر پھر آ گیا۔ اور اسکی حجامت

…غیرہ میں مشغول ہوا۔ ختم کر کے

…س نے کہا" حضور انہوں نے

…ریافت کیا تھا کہ وہ انتظار میں ہیں حضور

…لد ہی تشریف لیجا دیں"

…لفرٹ اپنے کاغذات بغل میں

…بعد اپنی ٹوپی ہاتھ میں لئے اپنی بی بی

کے کمرے کی طرف گیا دروازہ پردہ

لینہ پہونچنے کے لئے کچھ دیر ٹھہرا

پھر داخل ہوا میڈیم ولفرٹ ایک

تکیہ پر بیٹھی ہوئی اخبار ہیں پڑھ رہی

تھی وہ باہر جانے کے لئے تیار ہوئی

ہوئی تھی۔ اور اس کی ٹوپی اس کے

پاس کرسی پر پڑی تھی۔ دستانے وغیرہ

بھی اس نے پہنے ہوئے تھے۔ جب

اس نے اپنے خاوند کو دیکھا تو وہ

اپنی سنجیدہ آواز میں بولی۔ آپ تشریف

لے آئے ہیں۔ مگر یہ آپکا رنگ کیسا

زرد سا ہے۔ شائد آپ پھر کام کرتے

رہے ہیں۔ پھر آپ کھانا کھانے

بھی نہیں آئے مجھے آپ اپنے ساتھ

لیچلیں گے۔ یا میں خود اڈورڈ کو ہی

ساتھ لیجاؤں"

میڈیم ولفرٹ نے اتنے سوال لگاتار

کئے کہ شائد کسی ایک کا جواب ملجاوے

مگر ولفرٹ دیوار کی طرح گنگ و

ساکن کھڑا رہا۔ آخر بچے سے مخاطب

ہو کر وہ بولا" بیٹا اڈورڈ۔ جاؤ باہر

کھیلو۔ میں تمہاری اماں سے بات

کرنی چاہتا ہوں۔ میڈیم ولفرٹ

اس عجیب و غریب تمہید اور ولفرٹ

کے ترش چہرہ اور سخت آواز سے کچھ

گھبرا سی گئی۔ اڈورڈ نے اپنی ماں

ں طرف دیکھا۔ اور چونکہ اس طرف
سے اسکے باپ کے حکم کی تصدیق
معلوم نہ ہوئی۔ وہ اخبار یں پھاڑنے
یں لگا رہا "

ولفرٹ ۔ (سخت آواز سے) اُدور! تُم
سنتے نہیں جلدی جاؤ نکلو "
اُدور ڈ نے کبھی پہلے ایسا سلوک
نہیں دیکھا تھا سو وہ گھبرا کر اٹھا اور
ہر گیا۔ میڈیم ولفرٹ حیران و پریشان
ہ اس کے پیچھے دروازہ بند کر آئی۔ انہو
پنے خاوند کے چہرہ کو بہتیرا تاڑا کہ بات
معلوم کرے مگر ولفرٹ ویسا ہی
ے حس رہا آخر جب وہ دروازہ کو بند
کے آئی اور اپنی جگہ پر بیٹھی تو ولفرٹ
ں کے اور دروازہ کے درمیان کھڑا
و گیا۔ اور بغیر کسی تمہید کے بولا۔
یڈیم وہ زہر کہاں رکھا ہے جو تم
ر استعمال کیا کرتی ہو۔ میڈیم
لفرٹ کی تو ایسی حالت ہو گئی جیسی
ں پرندے کی ہو جاتی ہے جو دیکھتا
ہ کہ میرے پاؤں دام صیاد میں
ھ گئے ہیں۔ اس کے منہ سے ایک
یب آواز نکلی جو نہ آہ کہی جا سکتی
۔ نہ چیخ اس کا رنگ مٹی کی طرح
و ہو گیا اور بولی " میں آپکی بات
نہیں سمجھتی " یہ کہہ کر وہ زمین پر
بیٹھ گئی "

ولفرٹ ۔ (ویسی ہی آواز میں) پوچھتا
ہوں کہ وہ زہر کہاں ہے۔ جس کی مدد
سے تمنے میرے سسر سینٹ مران
اسکی بی بی بیرولس اور میری بیٹی ویلنٹین
کو مارا ہے "

میڈیم ۔ (ہاتھ ملتے ہوئے) صاحب
یہ آپ کیا فرماتے ہیں "

ولفرٹ " تمہارا کام پوچھنا
نہیں۔ جواب دو "

میڈیم " آیا میں جج سے بول
رہی ہوں یا خاوند سے "

ولفرٹ " جج سے جج سے میڈیم
ولفرٹ کا چہرہ دیکھنے سے اسوقت
وحشت آتی تھی۔ اس کا تمام جسم
کانپ رہا تھا۔ اور وہ آخر بولی کہ
ہائے ہمارے لیے بس اتنا کافی ہے "

ولفرٹ مسکرایا۔ مگر اس کا مسکرانا
اس کے غصے سے بھی زیادہ وحشت
ناک تھا۔ اور بولا خوب تم مانتے ہو
تو انکار نہیں کرتے میری محبت
نے مجھے اندھا کر دیا تھا۔ اور میں تمہاری
شرارتوں کو نہ دیکھ سکا۔
میڈیم مران کی موت سے مجھے معلوم
تھا کہ کوئی زہر دینے والا میرے
گھر میں ہے۔ آور گنی نے بھی مجھے
اطلاع دیدی تھی۔ بیرولس کی
موت پر مجھے ایک فرشتہ پر شک

ہوا۔ وہ جس پر شک کرنا بھی گناہ ہو۔
مگر ولیلنٹین کی موت کے بعد مجھے
یقین ہوگیا ہے۔ اور اور بھی بہتوں
کو یقین ہوگیا ہے۔ اس طرح
تمہارا جرم اب ظاہر ہونیوالا ہے
اور میں نے پہلے ہی کہدیا ہے کہ میں
اب تمہارا جج ہوں خاوند نہیں
ہوں۔" جوان عورت نے اپنا چہرہ
اپنے ہاتھوں میں چھپایا اور چلائی
جناب ظاہری باتوں پر یقین نہ کریں

ولفرٹ "بزدل بنتی ہو۔ مگر
زہر دینے والے ہمیشہ بزدل ہوا کرتے
ہیں۔ مگر تم بزدل کیسے ہوسکتی ہو۔
جس میں اتنا حوصلہ تھا کہ چار موتیں
اپنے ہاتھ کی کی ہوئی دیکھے اور چار
معصوم آدمیوں کی جان کندن
کے منٹ گنے۔ افسوس تم نے اپنی
تجاویز تو بڑی پکی سوچیں تھیں مگر
تمہیں اتنی سوجھ نہ آئی کہ اگر تمہارا
جرم ظاہر ہوگیا تو کیا نتیجہ ہوگا۔
امید ہے کہ ایسے موقعے کے واسطے
تم نے شاید اپنے لئے بھی ضرور
کوئی نہ کوئی تیز زہر رکھا ہوا ہوگا
ضرور رکھا ہوگا۔ کیونکہ تم غیرت
مند عورت ہو"

میڈیم ولفرٹ نے ہاتھ پھیلائے
اور سجدہ میں گر گئی۔

ولفرٹ "ہاں اب تم سمجھ گئی ہو
مگر اس ماننے کا کچھ فائدہ نہیں تم
جج کے سامنے مان رہی ہو۔ اب
سزا کم نہیں ہوسکتی"

میڈیم ولفرٹ "سزا" "سزا"
آپ نے یہ لفظ دو دفعہ بولا ہے"

ولفرٹ "خوب کیا ابھی تم کو بچنے
کی امید ہے" ہرگز نہیں تم جانتی
ہو کہ میں کون ہوں۔ ہرگز نہیں۔
لمبی پھانسی زہر دینے والے کے لئے
تیار ہے ہاں ایک صورت سے پھانسی
سے بچ سکتی ہے کہ اس نے اپنے لئے
بھی زہر رکھ لیا ہو۔ جو اس نے
دوسروں کو دیا ہے۔ میڈیم ولفرٹ
کے چہرہ کا رنگ عجیب ہوگیا۔ اور وہ
زمین پر گر پڑی"

ولفرٹ "اور پھانسی سے نہ ڈرو
میں نے یہ غلط کہا ہے کیونکہ اسمیں
میری اپنی بے عزتی ہے" "آپ پھانسی
پر نہیں مریں گی۔ آپ کے لئے زہر
اچھا ہوگا اور میں آپ کا شکریہ ادا
کرونگا"

میڈیم "کس بات کے لئے میرا
شکریہ ادا کرینگے!"

ولفرٹ۔ اسی بات کے لئے
جو میں نے پہلی کہی ہے"

میڈیم "اور میرا دماغ آگ ہوگیا ہے"

میں کچھ نہیں سمجھتی۔ آپ پھر کہیں۔"

ولفرٹ "بس وہ زہر کہاں کہا ہوا ہے جو دوسرونکو دیتی ہو"

میڈیم ولفرٹ نے اپنے بازو آسمان کی طرف اٹھائے اور وحشت سے کہا "نہیں نہیں آپ کی یہ مرضی نہیں ہوسکتی"

ولفرٹ "میری صرف یہ مرضی نہیں کہ تم پھانسی پر مرد - میں چاہتا ہوں کہ عزت سے مرو"

میڈیم "رحم رحم"

ولفرٹ "نہیں - انصاف کی حد نہیں توڑ یجاویگی" میں دنیا میں سزا دینے کے لئے ہوں اگر کوئی اور عورت ہوتی تو خواہ وہ ملکہ ہی کیوں نہ ہوتی میں اسکو پھانسی پر بھیجتا مگر تم پر یہ رحم کرتا ہوں کہ خودکشی کرو۔

میڈیم "مگر حضور مجھے معاف فرمائیں اور مجھے جان سے نہ گنوائیں"

ولفرٹ "کیا تم اسقدر بزدل ہو"

میڈیم "بزدل! میں تو تمہاری بی بی ہوں"

ولفرٹ "تم زہر دینے والی ہو"

میڈیم "خدا کے واسطے"

ولفرٹ "نہیں"

میڈیم "اس محبت کیواسطے جو نہیں تمہیں مجھ سے تھی"

ولفرٹ "نہیں"

میڈیم - میرے بچے کی خاطر"

ولفرٹ "نہیں نہیں - اگر میں تمہیں زندہ رہنے دوں تو شاید تم کسی روز اسکو بھی زہر سے ہلاک کروگی"

میڈیم "میں اپنے بچے کو ماروں ہیں اپنے بچے کو ہا - ہا - آخری جملہ سنا نہ گیا - اور وہ ایک دیو کی مانند قہقہہ مار کر ہنسی - اور اپنے خاوند کے قدموں پر گرپڑی"

ولفرٹ - (اس کے کان میں) "میڈیم یاد رکھو اگر میرے آنے تک تم زندہ رہیں تو میں خود اپنے ہاتھ سے تمہیں عدالت میں گرفتار کراؤنگا سمجھیں - میں ایک اور قاتل کو سزا دینے چلا ہوں"

میڈیم ولفرٹ کے پیچھے کچھ کہے اس کی آنکھیں پھٹنے کے قریب ہوگئیں - اور وہ سید ہوگئی ایسا معلوم ہوا کہ ولفرٹ کے دل میں کچھ رحم آیا اور اسکے قریب ہوکر بولا "میڈیم بس الوداع" یہ لفظ میڈیم ولفرٹ کے دل پر تیر کی طرح لگا - اور وہ بیہوش ہوگئی ولفرٹ پھر دروازہ کو دوہرا تالا لگا کر باہر چلا گیا"

باب ایکسو آٹھ

(عدالت)

بنی ڈو کے معاملے نے پیرس میں بڑا شور مچایا ہوا تھا اخباروں میں اس کی پہلی اسیری اور اس کے موجودہ قتل کے بڑے بڑے قصے چھپے۔ بہت سے لوگ جو کہ اینڈریا کیولکنٹی کے دوست بنے ہوئے تھے خیال کرتے تھے۔ کہ عدالت کو سخت دھوکا لگا ہے۔ کہ انہوں نے خواہ مخواہ ایک شریف آدمی کو پکڑ لیا ہے۔ اکثر ان کا یہ خیال تھا کہ اینڈریا کے حاسدوں نے یہ سب تجویز گانٹھی ہے۔ کئی کہتے تھے کہ اسکا باپ اپنے مظلوم بیٹے کو چھڑانے کے لئے خود عدالت میں حاضر ہوگا۔ ان وجوہات سے لوگ چاہتے تھے کہ عدالت میں جاویں اور مقدمہ دیکھیں۔ صبح کے آٹھ بجے کے پہلے ہی ایک بڑا مجمع جمع ہوگیا تھا۔ ان میں سے بعض آدمی ایسے تھے جو اکیلے نہیں بیٹھ سکتے پس وہ ایک دوسرے کے پاس جا بیٹھے اور باتیں کرنے لگے۔

ہمارا مشہور اخبار نویس بیوچیمپ بھی ادھر ادھر تاڑ رہا تھا۔ کہ کوئی شخص نظر آوے تو اس سے بات چیت کرے۔ آخر اس نے رناڈ اور لیوسین ڈباری کو دیکھا اور انہوں نے اس کی طرف آنے کا اشارہ کیا وہ اپنی جگہ کو ایک دوست کے سپرد کر کے بیوچیمپ کے پاس آگئے۔

بیوچیمپ "لو بھائی آج تو بڑی دیر کے بعد ہم اپنے دوست کو دیکھیں گے"

ڈباری "ہاں شہزادہ صاحب کو۔ خدا ان اٹلی کے شہزادوں کو غارت کرے"

رناڈ۔ وہ تو اپنی نسبت ڈیٹی سے ملاتا تھا۔ واہ بے دغاباز! امارت تو خوب رنگ لائی"

ڈباری۔ "بیوچیمپ سے" سزا موت ہی ہوگی"

بیوچیمپ "ان باتوں کو تم ہم سے زیادہ جانتے ہو"

ڈباری "لوگ ایسے کہتے تھے کہ وہ شاہزادہ ہے۔ مگر میں تو پہلے ہی سے جانتا تھا کہ وہ ایک بدمعاش

ہے۔ گو میں نے کسی پر ظاہر نہیں کیا۔"
بیوچمپ: "بھائی شاہزادہ بن کر
تو اس نے خوب دکھلایا اور تم شاید
معلوم کر گئے ہو گے۔ مگر ہم تو دھوکا
کھا گئے تھے۔"

ڈباری: "مگر تم سفف کے ہاں
گئے ہو گے تم کو کچھ خبر نہیں۔"

بیوچمپ: "گذشتہ ہفتہ ولفرٹ
بالکل اکیلا ہی رہا ہے وجہ صرف یہ
ہے کہ اسپر بڑی بڑی عجیب قسم کی خانگی
آفتیں آئی ہیں۔ مگر سب سے عجیب یہ
اسکی بیٹی کی موت۔"

ڈباری: "بیوچمپ عجیب کس طرح
ہے۔"

بیوچمپ (عینک چڑھاکر) "کیونکہ
یہ باتیں وزیر کے گھر معلوم ہوئی ہیں۔"

ڈباری: "یہ عینک کدھر لگائی ہے"

بیوچمپ: "ٹھیرو یہ دھوکا تو نہیں
ہے"

ڈباری: "کیا ہے۔"

بیوچمپ: "وہی ہے۔"

ڈباری: "کون ہے۔"

بیوچمپ: "وہ نہیں، بیٹے جاتا
جین ہے۔"

ڈباری: "اسے تو گئے ہوئے
دو روز گذر گئے ہیں۔ شاید اسکی
ماں ہو۔"

ڈباری اس بات کو سنکر کچھ شرمندہ
سا ہوا اور اسکی طرف دیکھکر بولا "
یہ تو کوئی پردہ دار عورت ہے۔ کوئی
شاہزادی ہے۔ شاید شاہزادہ
کیول کنٹی کی ماں ہو۔"

رناڈ: "مگر بیوچمپ تم کیا سنانے
لگے تھے۔"

بیوچمپ: "میں ویلفنٹین کی عجیب موت
کی بابت کہنے لگا تھا مگر آج میڈیم
ولفرٹ نظر نہیں آتی۔"

ڈباری: "وہ کہیں شفاخانوں کے
مریضوں کے لئے دوائی تیار کر رہی
ہوگی۔ بڑی نیک عورت ہے میں تو
تو اسے بڑا پسند کرتا ہوں۔ کوئی دو
تین ہزار سال میں اس کام پر خرچ
کرتی ہے۔"

رناڈ: "میں تو اس سے سخت
نفرت کرتا ہوں۔"

ڈباری: "وہ کیوں۔"

رناڈ: "مجھے معلوم نہیں۔ مجھی کچھ
قدرتاً اس سے نفرت ہے۔"

ڈباری: "شاید ایسا ہی ہو مگر
بیوچمپ وہ بات تو کرو۔"

بیوچمپ: "اس بات کا سبب کہ
ولفرٹ کے گھر میں لوگ اتنے جلدی
مرجاتے ہیں یہ ہے کہ اس گھر میں
کوئی قاتل ہے۔"

اس بات پر دو نوجوان آدمی کانپ
اُٹھے۔ کیونکہ ان کو پہلے بھی اکثر
یہ بات سوجھی تھی۔ آخر رناڈ بولا "
بس یہ سب اڈورڈ کا کام ہے لوگ
جو سن رہے تھے ہنس پڑے مگر رناڈ
نے کچھ خیال نہ کیا۔ اور پھر کہا۔ ہاں
اڈورڈ ہے۔ وہ مارنے کے فن میں
بڑا ماہر ہے"

ڈباری " تم تمسخر کر رہے ہو"

رناڈ " نہیں سچ کہتا ہوں یعنی
یہ سب معاملہ ولفرڈ کے ایک
نوکر سے دریافت کیا ہے۔ وہ ولفرڈ
کو چھوڑ کر میرے پاس آیا تھا۔ مگر چونکہ
وہ حد سے زیادہ کہتا ہے۔ اسلئے میں
اس کو جلدی نکال دونگا۔ اس سے
دریافت ہوا ہے کہ اڈورڈ کو کہیں
سے ایک بوتل مل گئی ہے جس میں
کچھ دوائی ہے۔ بس جو اسکو ناراض
کرتا ہے اسکو وہ دوائی دیدیتا ہے
پہلے سینٹ مران اور اس کی بی بی نے
اس کو ناراض کیا۔ سو اس نے اس
اکسیر کے تین ہی قطرے دیئے۔ اور
بس وہ بیچارے اگلے جہاں پہنچے
پھر اس سے نوکر کا کام تمام کیا۔ پھر
ڈیلنٹین کی باری آئی۔ اس سے اس
کو حسد تھا۔ سو اس کا بھی کام تمام کیا"

ڈباری " ارے! کیا بیہودہ کہانی
سنا رہے ہو"

بوچمپ " سچ مچ بڑی لغو
معلوم ہوتی ہے۔

رناڈ " خیر تم نہ مانو۔ مگر بات ایسی
ہی سنی جاتی ہے

بوچمپ " یہ اکسیر اڈورڈ نے
لیا کہاں سے ہے"

رناڈ " اپنی ماں کے کیمیا خانے
سے"

بوچمپ " تو پھر اس کی ماں
اپنے گھر زہر ہی رکھا کرتی ہے"

رناڈ " مجھے کیا معلوم تم تو مجھسے
اسطرح پوچھتے ہو جیسے کوئی مخبر سے
پوچھتا ہے"

بوچمپ " بات ماننے میں آنے
والی نہیں"

رناڈ " ماننے میں کوئی حرج نہیں
تم نے پچھلے سال وہ چھوٹا لڑکا
دیکھا تھا کہ نہیں جو اپنی بہنوں اور
بھائیوں کو کان میں سوئیاں چبھونے
سے مار دیا کرتا تھا۔ بھائی صاحب آئندہ
اپنے بہت ہوشیار رہیں۔ ہمارا تمہارا
زمانہ اب گذرا"

بوچمپ " کہیں کونٹ آف
مانٹی کرسٹو نظر نہیں آتے"

رناڈ " وہ پیرس سے سیر ہو گیا
یہ علاوہ ازیں اب وہ منہ نہیں

نہیں دکھا سکتا۔ اس جعلی شہزادہ
نے اسکو جھوٹے خط دکھائے تھے۔ اور
اس سے ایک لاکھ روپیہ اڑا لیا تھا
اب اگر وہ باہر آئے تو لوگ اس
کو بیوقوف کہیں گے۔ یہی وجہ ہے
کہ وہ باہر نہیں نکلتا۔ مگر بھائی سوریل
کا کیا حال ہے؟"

ہوجمپ:" میں تین دفعہ اس
کے گھر گیا ہوں۔ مگر وہ ملا نہیں۔ اس
کی بہن کہتی تھی کہ وہ گو گھر نہیں آتا
لیکن ہے بخیر۔"

ڈماری:" او لو بھائی وہ دیکھا ہے
وہ اس مقتول کیس پیروی کرتی ہے۔
وہ میز پر پڑی ہوئی ہے اور خون سے
بھری ہوئی ہے۔ اس سے خط نکلا
تھا جو کہ بینی ڈو کے جرم کی شہادت
میں پیش ہوا تھا۔ یہ کرپی کو نٹ
آف مانٹی کرسٹو کے گھر سے نکلی تھی
معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی گواہی پر آویگا

ہوجمپ:" ٹھیک ہے۔"

رناڈ۔ بس خاموش۔ عدالت شروع
ہونے کو ہے۔ چلو اپنی اپنی جگہ پر چلیں"

دربان:" بس۔ صاحبان۔ عدالت
شروع ہے۔ بس۔"

باب ایک سو نو

(فرد جرم)

ہر طرف خاموشی ہوگئی۔ جج اپنی
اپنی جگہ آ گئے۔ جیوری بھی بیٹھ گئی
ایم ڈی ولفرٹ جسکی طرف ہر ایک
کی جرات اور تعریف بھری توجہ لگی
ہوئی تھی۔ ایک ارام چوکی میں آ بیٹھا
اور اس نے اپنے گرد سنجیدہ نگاہ
ڈالی۔

پریزیڈنٹ:" سپاہیو قیدی کو
اندر لاؤ۔"

ان الفاظ پر عام توجہ اس دروازہ
پر لگ گئی جس میں سے کہ بینی ڈیٹو نے
اندر آنا تھا۔ دروازہ جلدی کھلا اور
مجرم داخل ہوا اس کے دیکھنے سے
ناظرین پر ایک ہی قسم کا اثر ہوا۔
اس کے چہرہ پر کسی قسم کے گھبراہٹ
کے آثار نہ تھے۔ اس کی آنکھیں
برابر پہلے کیطرح روشن تھیں۔ اسکا
ایک ہاتھ اپنی ٹوپی پر تھا۔ ایک اور
اپنی واسکٹ کی جیب میں اور یہ
ہاتھ ذرا کانپ نہیں رہے تھے۔
جونہی کہ وہ اندر آیا اس نے تمام
لوگوں اور مجسٹریٹوں پر ایک نگاہ

ڈالی - اسکی نظر پریزیڈنٹ پر بہت
زیادہ ٹھیری رہی اور ولفرٹ پر اس
سے بھی زیادہ - ٹھیری رہی اور ولفرٹ
پر اس سے بھی زیادہ - اینڈریا کے
پاس وہ وکیل کھڑا تھا جسکو عدالت
نے اسکی طرف سے بولنے کے لئے
مقرر کیا - وہ جوان آدمی تھا - اسکے
بال بھورے تھے - اور اسکے چہرہ پر خوشی
تھا - فرد جرم کی کاپی مانگی - ہمیں معلوم
ہے - کہ اسکو ولفرٹ کی ہوشیار قلم نے
مرتب کیا تھا - اس کے پڑھا جانے کے
اثنا میں عام توجہ سب اینڈریا کیطرف
لگی تھی جسکو خبر بھی نہیں تھی کہ کیا
ہو رہا ہے - ولفرٹ نے یہہ تحریر بڑی
فصاحت و بلاغت کے رنگوں سے
تحریر کی ہوئی تھی جرم اور مجرم سبکی
زندہ تصویر بنائی ہوئی تھی - مجرم کی
گذشتہ زندگی اسکی یکلخت تبدیلی
اسکی زندگی کے دوسرے حالات اس
طرز سے بیان کئے گئے تھے کہ بس
ہی کردی تھی - اس طرح سے فتویٰ
سنائے جانے سے پہلے ہی بینی ڈٹو کو
لوگ حقارت سے دیکھنے لگ گئے
اینڈریا نے ان تمام الزامات کی کوئی
پرواہ کی جو اسپر لگائے گئے - ایم ڈولفرٹ
نے اسپر بہتیری گہری نگاہ سے دیکھا
کہ کسی طرح اس کی آنکھیں نیچے

ہوں مگر ولیسا ہی بے باکانہ نگاہ سے
وہ دیکھتا رہا - آخرکار تحریر ختم ہوئی
پریزیڈنٹ "تمہارا نام وغیرہ
کیا ہے"
مجرم "(وحشت زدہ آواز میں) حضور
معاف فرماویں - مگر میں دیکھتا ہوں
کہ آپ ایسی طرح کے سوال کرنے لگے
ہیں جنکا اس طرح جواب دینا میرے
واسطے مشکل ہے - آپ دیکھیں گے
کہ میں اس معمولی طرز میں جواب
نہیں دونگا - سو آپ مجھے اجازت
دیں کہ میں اور ترتیب سے جواب دوں
ورنہ میں جواب بالکل ہی نہیں دونگا"
تمام حاضرین نے ایک دوسرے کی
طرف حیرت سے دیکھا مگر اینڈریا
پر کچھہ اضطراب کا نشان ظاہر نہوا
پریزیڈنٹ "تمہاری عمر"
مجرم - حضور میں سب کا جواب دونگا
مگر باری باری"
پریزیڈنٹ "(دوبارہ) تمہاری عمر"
ملزم - میں اب چند روز میں اکیس
سال کا ہونگا - کیونکہ ستمبر کی ستائیس
کو پیدا ہوا تھا"
ایم ڈی ولفرٹ نے جو کہ کچھہ لکھنے
میں مشغول تھا - اس تاریخ کے سننے
پر سر اٹھایا -
پریزیڈنٹ "تم کہاں پیدا ہوئے

تھے "

ملزم - پیرش کے نزدیک آئیل میں "
ایم ولفرٹ نے پھر اپنا سر اٹھایا اور
ملزم کی طرف دیکھا - اس کا رنگ سرخ
ہوگیا - جب کہ ملزم نے نخرے سے
پنے ہونٹ ایک ریشمی رومال سے
پونچھے "

پریزیڈنٹ " تمہارا پیشہ "

ملزم " پہلے میں جعل سے روٹی کھایا
کرتا تھا - پھر میں چور بنا - اس کے بعد
خونی کے عہدہ پر پہنچا " کیا لوگ اور
کیا جج - ان باتوں کو سنکر آگ ہو گئے
انہوں نے دیکھا کہ ایک انسان کا بچہ
کیسی بے شرمی اور دلیری سے اپنی
بدیاں ظاہر کر رہا ہے گویا کہ وہ ہنر
ہیں - ایم ڈی ولفرٹ کا چہرہ سرخی
سے زردی مائل ہوگیا تھا - اس نے
اپنے گرد دیکھا اس طرح سے کہ گویا
وہ حواس باختہ ہو گیا ہے "

بلینی ڈلو " منصف صاحب کیا تلاش
کر رہے ہیں یہ بات ملزم نے بڑی
ایک عجیب طرح کی ہنسی کے ساتھ
ایم ولفرٹ نے کچھ جواب نہ دیا مگر اس
نے اپنے تئیں ایک کرسی میں ڈالدیا "

پریزیڈنٹ " کیوں جی اب نام بھی
بتاؤ گے کہ نہیں عدالت چاہتی کہ انسانیت
اور اخلاق دونوں کی خاطر ایک ایسے

مجرم سے کچھ سختی کرے جو اپنے جرائم
کو اپنی عزت کی بنا خیال کرتا ہو معلوم
ہوتا ہے کہ تم چاہتے تھے کہ تمہارے
نام کے ساتھ یہ سب خطاب لگ
جاویں تو تب تم اپنا نام بولو "

بلینی ڈلو - (ویسی ہی متانت سے)
پریزیڈنٹ صاحب حیرت کی بات
ہے کہ آپ نے میرے دل کی بات
پوچھی ہے - تبھی تو میں کہتا تھا کہ سوالات
کی ترتیب بدل دی جاوے "

ان باتوں کے سننے سے لوگوں کا
غضب حد تک پہنچ گیا - اور قریب
تھا کہ وہ ایک طوفان کی طرح اس
پر ٹوٹ پڑیں "

پریزیڈنٹ " اچھا تمہارا نام "

ملزم " مجھے اپنا نام تو یاد نہیں - مگر
اپنے باپ کا یاد ہے - اگر کہو تو بول
دوں "

پریزیڈنٹ " اچھا باپ کا ہی
بولو - ہر ایک انتظار میں ٹھہرا تھا کہ وہ
حرامی کیا بولتا ہے "

اینڈریا - (آہستہ سے) میرا باپ
ایم ڈی ولفرٹ ہے "

پریزیڈنٹ ہکا بکا رہ گیا - اور وہ حیرانی
سے بولا ہیں ! منصف منصف "

لوگ جواب تک بت بنے ہوئے
تھے - زیادہ صبر نہ کر سکے - ان کے

خیال میں عدالت کی ہتک حد تک
بڑھ گئی تھی جج بھی نہ چاہتے تھے"
کہ لوگوں کو روکتے سو کچہری میں ایک
ہنگامہ برپا ہو گیا۔ کوئی اینڈریا کو
گالی دیتا تھا۔ کوئی اس پر لعنت بھیجتا
تھا۔ کوئی اس کے مارنے کے واسطے
دوڑتا تھا۔ مگر اس سب شور و غوغا
نے اینڈریا پر ذرا اثر نہیں کیا وہ ایسا
کھڑا تھا جیسے ایک بادشاہ کھڑا ہوتا
ہے۔ آخر پانچ منٹ کے بعد یہہ
شور رفع ہوا۔"

پریزیڈنٹ" ملزم عدالت سے
تمسخر کر کے دوسرے لوگوں کو بھی
فساد کے لئے نمونہ دیتے ہو۔ یہہ
اچھا نہیں ہے" اتنے میں بہت
سے لوگ ولفرٹ کے پاس پہونچے
جو کہ قریباً اپنی کرسی میں دب گیا
ہوا تھا۔ سب نے اس سے ہمدردی
کا اظہار کیا اور اس کو تسلی دی۔
اینڈریا نے پریزیڈنٹ کا سوال
سنکر اپنے آپ کو سیدھا کھڑا کیا۔ اور
بڑی متانت سے بولا" صاحبان"
میں سچ کہتا ہوں کہ میرا ہرگز منشا
نہیں کہ عدالت کی ہتک کروں
آپنے میری عمر پوچھی۔ میں نے بتائی
پھر میری پیدائش کی جگہ پوچھی
میں نے بتائی۔ [illegible]

پوچھا گیا۔ سو چونکہ مجھے
تھا۔ اس لئے میں نے ا
بتا دیا۔ اور میں اب
اور ثابت کرنے کو تیار
باپ کا نام ولفرٹ ہے
کے بولنے سے کچھ اخلاص
پائی گئی۔ اس لئے شور
ہو گیا۔ اور تمام آنکھیں
کی طرف لگ گئیں۔ جو
پر ایک لاش کی طرح بیٹھ
ملزم۔ صاحبان میں نے ا
ثبوت دینا ہے۔ لو سنو"
پریزیڈنٹ" (خفا ہو
اپنا کہا ہوا نام بینی ڈیٹو
نے خود کہا ہے کہ تم
رہنے والے ہو"
ملزم" خیر اور جگہ جو میر
ہوئی میں نے کہا۔ اب میں
سکتا ہوں۔ کہ میں
کو اٹیل میں پیدا ہوا تھا۔
ولفرٹ کا بیٹا ہوں اگر
معلوم کرنا چاہو تو سن لو
نمبر ۲۸ لا فان ٹین میں ایک
میں پیدا ہوا تھا جسکی دیوار
کپڑا لگا تھا۔ میرے باپ
[illegible]
[illegible]

میں زندہ دفن کر دیا۔ حاضرین ان بیانات کو سنکر کانپ اٹھے اور اب انہیں ملزم کی باتوں پر کچھہ یقین آنے لگا۔ ولفرٹ بیچارے کا رنگ فق ہوتا جاتا تھا۔“

پریزیڈنٹ ”مگر یہہ سب باتیں تمہیں کسطرح معلوم ہوگئیں؟“

ملزم ”یہہ بھی سن لو۔ ایک شخص نے میرے باپ سے انتقام لینے کی سخت قسم اٹھائی ہوئی تھی۔ اور وہ ہمیشہ موقعہ کا منتظر رہتا تھا۔ جس روز کہ میں پیدا ہوا اس دن وہ کسی طرح سے اس باغ میں گھس گیا ہوا تھا۔ اور وہ ایک جھاڑی کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ کہ اس نے میرے باپ کو زمین میں کچھہ دفن کرتے دیکھا اس نے اس کو چھرے سے زخمی کیا اور یہ خیال کر کے کہ دفینہ کچھہ قیمتی چیز ہوگی اس نے زمین کو کھودا اور مجھے زندہ پایا۔ وہ شخص مجھے شفاخانہ میں لے گیا۔ جہانکہ میرا نام نمبر ۵۷ کے نیچے داخل کر لیا گیا۔ تین مہینہ بعد ایک عورت ساولگی انیو سے پیرس میں آئی اور مجھے اپنا بچہ کر کے شفاخانہ سے چھڑا کر لے گئی۔ اسطرح آپ دیکھتے ہیں کہ اگرچہ میں پیرس میں پیدا ہوا تھا مگر میری پرورش کارسیکا میں ہوئی تھی؟“

کچھہ دیر خاموشی سی ہو گئی۔ پھر پریزیڈنٹ نے کہا ”اچھا چلو؟“

ملزم ”میں ان اچھے لوگوں کے درمیان جو ایک طرح سے میری پرستش کرتے تھے۔ بہت آسودہ رہتا مگر میری شریر اور ضدی طبیعت ان تمام نیکیوں پر غالب آ گئی۔ میرا سوتیلا باپ تو مجھکو نیکی سکھانا چاہتا تھا۔ گو میں شرارت میں ترقی کرتا گیا یہانتک کہ میں نے جرم کرنے شروع کر دیئے۔ ایک دن جبکہ میں خدا کو اس بنا پر گالی دے رہا تھا کہ اس نے مجھے شریر کیوں بنایا ہے تو میرے باپ نے مجھے کہا۔ او! کم بخت لڑکے کیوں بکتا ہے۔ خدا کا کوئی ذمہ نہیں۔ مگر گناہ ہے۔ تو تیرے باپ کا ہے۔ سو اسی پر لعنت بھیج۔“ اس وقت سے میں نے خدا کو گالی دینی چھوڑ دیں۔ اور اپنے باپ پر لعنت بھیجنی شروع کی میری پہلی گفتگو نے تم لوگوں پر بہت برا اثر کیا ہوگا۔ لیکن اگر اس میں میرا قصور ہو تو مجھے لعنت کرو۔ لیکن اگر میرا نہ ہو میرے ظالم باپ کا ہو تو مجھ پر رحم کرو۔ کیونکہ میں رحم کا مستحق ہوں۔“

پریزیڈنٹ " لیکن تمہاری ماں کون ہے "

ملزم " میری ماں نے مجھے مردہ خیال کیا تھا۔ اس لئے اس کا کوئی جرم نہیں ہے اور نہ ہی مجھے اسکا نام معلوم ہے "

اتنے میں عورتوں کے گروہ میں سے کسی عورت کے چیخنے کی آواز آئی یہ عورت بینی ڈلو کی ولادت کا حال سنتے ہی بیہوش ہوگئی تھی لوگ اسے اٹھا کر باہر لے گئے اس کا موقعہ برقعہ اس کے منہ پر سے ہٹ گیا اور بیچ میں سے سیڈیم ڈینگلرس کا چہرہ ظاہر ہوا۔ ولفرٹ دیوانہ وار اٹھا اور اسکی طرف گیا "

پریزیڈنٹ " ثبوت ثبوت اس قسم کی وحشتناک باتیں بغیر ثبوت نہیں مانی جاوینگی "

بینی ڈلو (قہقہہ مار کر) " ثبوت ابھی کچھہ ثبوت باقی ہیں "

پریزیڈنٹ " ہاں "

بینی ڈلو " اچھا پہلے ولفرٹ کی طرف دیکھو اور پھر مجھہ سے ثبوت مانگنا۔ ہر ایک نظر اب ولفرٹ کی طرف لگی وہ لڑکھڑاتا ہوا بال سر کے بکھرے ہوئے اور چہرہ بگڑا ہوا کچہری کے درمیان گیا "

بینی ڈلو۔ اسکی طرف مخاطب ہوکر بولا " باپ یہہ مجھسے ثبوت مانگتے ہیں۔ آپ کچھہ بولیئے "

ولفرٹ۔ (وحشت بھری آواز میں) " نہیں کوئی ضرورت نہیں۔ بس کوئی ضرورت نہیں "

پریزیڈنٹ " کیوں ضرورت نہیں۔ آپ کیا کہتے ہیں "

ولفرٹ " اس لئے کہ میں صاف دیکھتا ہوں کہ میں ایک منتقم فرشتہ کے ہاتھہ میں پڑا ہوں۔ جو کچھہ اس شخص نے کہا ہے۔ سب سچ ہے زیادہ ثبوت کی کوئی ضرورت نہیں "

لوگ تو اس بات کو سنکر سخت متعجب ہوئے اور پریزیڈنٹ بڑے اضطراب میں بولا۔ ہیں! ولفرٹ آپکو کیا ہوگیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس الزام کے سننے سے آپ حواس باختہ ہوگئے ہوش سنبھالو۔

ولفرٹ نے اپنا سر جھکا لیا۔ اس کا رنگ پہلے ہی سے فق تھا۔ آخر بڑی کوشش سے وہ بولا " نہیں صاحب میرے حواس بالکل بحال ہیں جو الزام مجھپر لگایا گیا ہے وہ سب حق ہے۔ میں مجرم ہوں اور جواب میری جگہ منصفی پر آوے

وہ ابھی مجھے گرفتار کرلے۔ یہہ باتیں کہہ کر وہ دروازہ کیطرف گیا۔ دربان نے دروازہ کھولدیا۔ اور وہ باہر نکل گیا۔ تمام لوگ حیرت سے گونگے ہوگئے۔ انھوں نے امید کچھہ کی ہوئی تھی۔ اور نکل کچھہ آیا۔"

بیو چیمپ "واقعی یہ ناٹک خوب ہوا ہے"

رنالڈ۔ "بس اب تو کونٹ ارسرف کی طرح بندوق کی گولی اسکے لیئے بھی بڑی اچھی دوا ہے"

پریزیڈنٹ "صاحبان آجکا اجلاس پھر ملتوی کردیا گیا ہے دوسرے اجلاس میں اور تحقیقات کیجاویگی"

اینڈریا کے چہرہ پر ان تمام واقعات نے ذرا بھی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ سپاہی اس کو حوالات کی طرف لے گئے اور یہہ سب ہنگامہ ختم ہوا"

باب ایک سو ۱۰

(کفارہ)

اگرچہ لوگوں کا جھنڈ بڑا کثیر تھا تاہم ولفرٹ کو گذرنے کے لئے رستہ مل گیا۔ بڑے بڑے مصائب کی حالت میں کوئی چیز ایسی درد کو اکسانے والی اور ہمدردی پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ کہ خواہ مخواہ مصیبت زدہ آدمی کے ساتھہ ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے۔ لوگ ولفرٹ کو اسی ہمدردی کی نگاہ سے دیکھتے تھے

ولفرٹ لوگوں کے گروہ میں سے ہوتا ہوا کچہری سے نکل گیا۔ اس کی رگیں پھولی ہوئی تھیں اس کا چہرہ بالکل سرخ ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھیں پھٹنے کو تیار تھیں۔ اس کا دل منہ کو آرہا تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ اس کے دماغ میں کچھہ فتور سا ہوگیا ہے۔ عادتاً وہ رستہ کو طے کرتا گیا۔ اس نے اپنے مجسٹریٹ کے لباس کو اتار کر پھینک دیا کیونکہ وہ اب اس کا ذرا بھی برداشت نہیں کرسکتا تھا۔ وہ سواری کی

سر افق بمشکل سے پہونچا۔ وہاں
اس نے اپنی گاڑی دیکھی خود ہی
دروازہ کہول کر وہ اندر داخل ہوا۔
اور اس نے میت کی طرح اپنے آپکو
ایک تکیہ پر ڈال دیا پھر نوکر کو
اٹھکر سینٹ ڈھولٹوری کیطرف
اشارہ کیا گاڑی روانہ ہوئی اب
ولفریڈ کو سب نتائج نظر آرہے
تھے۔ وہ اس معاملے کو ایک معمولی
قاتل کی بے پرواہی سے نہیں دیکھ
سکتا تھا۔ اسے صاف نظر آگیا
کہ اس ساری کارروائی میں خدا
کا نہ غلطی کرنیوالا ہاتھ ہے گاڑی
سرپٹ جارہی تھی۔ اور ولفریڈ
اندر ادہر اُدہر ایک پہلو سے دوسرے
پہلو پر ہو رہا تھا کہ اس نے اپنے نیچے
کوئی چیز چھپی ہوئی معلوم کی۔ اس نے
اُسے اُٹھایا۔ اور دیکھا کہ وہ ایک پنکھا
ہے جو میڈیم ولفریڈ نے گاڑی میں
رکھا تھا۔ اسکو دیکھکر گویا اس کے
دماغ میں ایک تیر لگ گیا۔ اسے
اپنی بی بی کا خیال آگیا۔ اس کے
دل میں گویا گرم لوہے کے برچھے
لگنے لگے پہلے تو اسکو صرف اپنے ہی
جرم کا دہیان تھا۔ اب ایک واقعہ
اس کے سامنے آگیا اس نے خیال
کیا کہ میں نے اپنی عورت پر کوئی رحم
نہ کیا میں نے اسکو موت کا فتوی دیا۔
اور اب وہ غریب کمزور عورت اپنے
رنج کے بوجھ سے دب کر اپنی پریشانی
اور غم سے عاجز آکر شاید مرنے کو
تیار ہو رہی ہو گی۔ شاید وہ مجھ سے
معافی مانگنے کے لئے اب میرے
نام آخری خط لکھ رہی ہو گی۔ (یہاں
پر پھر اس نے ایک چیخ ماری) ہائے
یہہ عورت صرف میری محبت سے
مجرد تھی ہے۔ میں ہی یہہ مرض اپنے
ساتھہ لے گیا اور مجھ سے یہہ اسکو
ہیضہ یا بخار کی مانند لگ گئی ہے
باوجود اس کے میں نے اسکو سزا دی
میں نے اسکو مرنے کے لئے کہا مگر
نہیں وہ نہیں مرے گی۔ وہ میرے
ساتھہ رہے گی۔ ہم یہاں سے
بہاگ جاویں گے۔ اور زمین کے
کسی دور دراز کونے میں چھپ کر رہینگے
میں نے اس کو پھانسی کی دہمکی دی
مگر میں اس بات کو بہول گیا تھا کہ
یہ پیش ہی آتی نہیں۔ ہاں ہم بہاگ
جاویں گے۔ میں اپنی تمام واردات
اس کے روبرو بیان کر دونگا اور
شیر اور سانپ کا کیا ہی جوڑا ہوگا
ایسا خاوند اور اسکی ایسی بی بی
یہہ کہتے ہوئے اس نے کہڑکی کو
زور سے لات ماری اور کہا۔ جلدی

جلدی" کوچوان اور گھوڑے اس بات کو سنکر ڈر گئے اور گاڑی پہلے سے بھی زیادہ چلنے لگی۔

ولفرٹ پھر اپنے دل میں "ہاں وہ زندہ رہے گی۔ وہ توبہ کرے گی۔ اور میرے بچے کو جو کہ میرے سارے خاندان کا بقیہ ہے تربیت کرے گی وہ اسے پیار کرتی ہے۔ اور اسی کی خاطر اس نے اتنے جرم کئے ہیں وہ توبہ کرلے گی۔ اور کسی کو معلوم نہ ہوگا کہ وہ مجرم ہے۔ اگرچہ یہ واردات بہت سخت سی ہے۔ لیکن یہ لوگوں کو جلدی بھول جاویگی۔ اور اگر کوئی دشمن انہیں یاد بھی رکھے گا تو میں انہیں اپنے ہی ذمہ لے لوں گا۔ اس طرح میری عورت اور میرا بیٹا اس بدنامی سے بچ جاویں گے۔ وہ خزانہ اپنے ساتھ ہی لیجاوینگے اور خوشحال زندگی بسر کریں گے۔ یہہ میری طرف سے ایک نیک کام ہوگا۔ اور اس سے میرا دل ہلکا ہوگا یہ خیال کرکے ولفرٹ کی طبعیت کچھ ہلکی ہوگئی"۔

گاڑی ہوٹل کے دروازہ پر ٹھہری ولفرٹ اترا اس نے اپنے نوکروں کو دیکھا کہ وہ گویا اس کے جلدی چلا آنے پر حیرانی ظاہر کرتے ہیں خیر وہ چلا گیا جب وہ لوٹیر کے کمرے کے پاس سے گذرا تو اس نے اس کمرے میں دو اشخاص دیکھے۔ اس نے انکی طرف کچھ دہیان نہ کیا۔ اور آگے چلا جب وہ اپنی بی بی کے کمرے کی سیڑہیوں کے پاس پہونچا تو اس نے دیکھا کہ ہر چیز بحالت سابقہ ہے اس نے کمرے کی ڈیوڑہی کا دروازہ بند کیا اس خیال سے کہ کوئی اور نہ آوے اور وہ اپنی بی بی کے ساتھہ اکیلا ہی بات کرے اس نے دروازہ کے قریب ہوکر اسکو کھولا اور چھوٹے کمرے میں داخل ہوا چہانکہ اڈورڈ سویا کرتا تھا۔ مگر اس نے دیکھا کہ نہ وہاں اڈورڈ ہے۔ نہ اس کی ماں اس نے فوراً تاڑ لیا کہ وہ وہاں نہیں ہے اس پر اس نے قیاس کیا کہ وہ کسی دوسرے کمرے میں ہوگی۔ وہ اس لئے خوابگاہ کی طرف گیا۔ اس نے دیکھا کہ دروازہ کو تالا لگا ہوا ہے وہ کانپتا ہوا پکارا"۔

میڈیم ولفرٹ اندر سے اس کی بی بی کی آواز آئی "کون ہے" مگر یہ آواز بڑی کمزور تہی"۔

ولفرٹ" دروازہ کھولو۔ میں ہوں مگر باوجود اس درخواست کے اور باوجود اس دردناک لہجہ کے جسمیں یہ درخواست کی گئی دروازہ بند ہی رہا۔ ولفرٹ نے

اُسے توڑ کر کھول لیا۔ کیا دیکھتا ہے
کہ میڈیم ولفرٹ دروازے کے پاس
کھڑی ہے۔" اس کا رنگ اڑا ہوا ہے
اس کی رگیں پھولی ہوئی ہیں۔ اور اس
کا چہرہ بگڑا ہوا ہے۔ وہ اس کی اس
خوفناک حالت کو دیکھ کر پکارا "کیوں
کیا بات ہے۔ کیا بات" جوان عورت
نے اپنا کانپتا ہوا سیدھا ہاتھ اس کی طرف
پھیلایا۔ اور کہا "بس فیصلہ ہو گیا ہے
اب اور آپ کیا چاہتے ہیں یہ کہکر
وہ چت فرش پر گر پڑی۔ ولفرٹ دہشت
زدہ اس کی طرف دوڑا گیا۔ دیکھتا
ہے کہ اس کے ہاتھ میں ایک سفید
بوتل ہے۔ جسکا سنہری ڈھکنا ہے
بس اب سب واضح ہو گیا۔ میڈیم
ولفرٹ مردہ تھی۔ ولفرٹ خوف
سے دیوانہ ہو کر پھر دروازہ کی طرف دوڑا
اور یہ چلاتے ہوئے نکلا۔ کہ میرا بیٹا
اڈورڈ کہاں ہے۔ اڈورڈ۔ اڈورڈ۔

نوکر "جناب ماسٹر اڈورڈ نیچے تو
نہیں ہے"

ولفرٹ "وہ باغ میں کھیل رہا
ہوگا۔ جاؤ اور دیکھو"

نوکر "نہیں اس جگہ بھی نہیں
ہے۔ میڈیم ولفرٹ نے اسے اپنے
کمرے میں بلوایا تھا۔ اور تب سے
اسے باہر نکلتے نہیں دیکھا"

ولفرٹ کی پیشانی سے سرد پسینہ
پھوٹ نکلا اس کی ٹانگیں لڑکھڑانے
لگیں۔ اور وہ دیوانہ وار بولا"
میڈیم ولفرٹ کے کمرے میں" کمرے
میں جاتے ہوئے اُسے پھر اپنی بی بی
کی لاش نظر پڑی تھی جسکا خیال ہی
اسے دیوانہ کر دینے کے لئے کافی تھا
خیر وہ حوصلہ کر کے اندر گیا۔ راستہ
میں میڈیم ولفرٹ کی لاش فرش
پر چت پڑی ہوئی کمرے کی رکھوالی
کر رہی تھی۔ وہ اس کے اوپر سے
گذر کر پاس کے کمرے میں گیا۔ وہاں
اس نے دیکھا کہ اڈورڈ ایک پلنگ
پر لیٹا ہے۔ ولفرٹ کے تاریک
اور مایوس دل میں امید کی ایک
کرن جاتی ہوئی معلوم ہوئی۔ بس
اس نے دو قدم جا کر اپنے بیٹے کو اٹھایا
اور وہاں سے بھاگ نکلنا تھا۔
ولفرٹ اب اصل میں آدمی نہ رہا تھا
وہ ایک ایسے چیتے کی مانند ہو گیا تھا
جسکو کہ مہلک زخم لگ گیا ہو اور
جس کے آخری جان کندن کے وقت
دانت ٹوٹ گئے ہوں۔ وہ اپنی بی بی
کی لاش پر سے ایسے گذرا جیسے کوئی
آگ کی بھٹی سے گذرتا ہے خیر اس
نے جاکر اپنے بچے کو اٹھایا۔ اسے
دبایا بلایا اس کے منہ پر بوسہ دیا۔ مگر

بچہ نے کوئی حرکت نہ کی اور نہ ہی کچھ جواب دیا۔ اس کے ہونٹ اسے برف کی مانند سرد معلوم ہوئے۔ اس نے اپنا ہاتھ اس کے دل پر رکھا۔ مگر وہاں بھی اسے کوئی حرکت نہ معلوم ہوئی۔ لڑکا مردہ تھا۔ ولفرٹ لبس اب زمین پر گر پڑا بچہ بھی اس کے بازو میں سے گر کر اپنی ماں کے پاس جا پڑا۔ اور اس کے کپڑے میں سے ایک کاغذ نکلا۔ اس نے کاغذ اٹھا لیا یہ اسکی بی بی کے ہاتھ کا لکھا تھا۔ اس نے اسے جلدی سے پڑھا اس کا مضمون مفصلہ ذیل تھا

"آپ جانتے ہیں کہ میں ایک اچھی ماں تھی۔ کیونکہ آپ نے دیکھا ہے کہ جو کچھ میں نے کیا ہے اپنے بچے ہی کی خاطر کیا ہے۔ سو واضح ہو کہ ایک نیک ماں اپنے بچے سے جدا نہیں رہ سکتی"

ولفرٹ اپنی آنکھوں پر اپنی عقل پر یقین نہ کر سکتا تھا۔ وہ مشکل سے اڈورڈ کی لاش کے پاس گیا اور اسے جا کر خوب غور سے دیکھا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ مردہ ہے تو اس کے منہ سے ایک چھید دینے والی چیخ نکلی اور چلا یا "ابھی تک خدا کا ہاتھ ہے" اسوقت تک تو اسکو غصے کی گرمی اور امید کے جوش نے سنبھالے رکھا تھا۔ مگر اب کچھ سرد ہو گیا اس کا سر غم سے نیچے جھک گیا۔ تنہائی سے اسے وحشت آنے لگی اور وہ چاہتا تھا۔ کہ میرے پاس کوئی ہو جس کے پاس اپنا دکھڑا پھولوں۔ اور خوب روؤں۔ آخر اس نے اپنے باپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا۔ تا کہ اس کے پاس جا کر اپنا رنج والم بیان کرے اور اس سے کچھ تسلی پاوے۔ وہ نوئیر کے کمرے میں داخل ہوا بوڑھا آدمی بڑی توجہ سے ابی لبسوٹی کی باتیں سن رہا تھا ولفرٹ نے ابی کو دیکھ کر ہاتھ اپنے منہ پر پھیرا۔ اور بولا "کیوں جی آپ موت ہی کیساتھ ساتھ رہتے ہیں"

لبسوٹی نے آنکھ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اس نے خیال کیا کہ لفافے والا معاملہ طے ہو گیا۔ اس کے بعد کا حال اسے کچھ معلوم نہ تھا۔ وہ بولا "میں اسجگہ آپکی بی بی کے واسطے دعا مانگنے کے لئے آیا تھا"

ولفرٹ "اب تمہارا یہاں کیا کام ہے"

ابی "میں تمہیں یہ بتانے کے لئے آیا ہوں کہ تم نے اپنا قرضہ اب اچھی طرح سے ادا کر دیا ہے۔ اور اسوقت سے میں خود بھی تمہیں معاف کرتا ہوں اور خدا سے بھی دعا کرتا ہوں کہ وہ

ہیں معاف کرے۔"

لفرٹ - (پیچھے ہٹ کر) "یا الٰہی
ابی لبسونی کی آواز تو نہیں ہے"
ی لبسونی نے اپنی جعلی پوشاک اتار
پھینکی۔ اس کے نیچے بال نکل آئے
درمیان میں سے کونٹ آف مانٹی
کرسٹو کا چہرہ نمودار ہوا"

لفرٹ "یہ تو کونٹ آف مانٹی
کرسٹو کا چہرہ ہے"

ونٹ "تم ذرا ٹھیک نہیں ہو
پہ تھوڑا سا اور پیچھے جاؤ"

لفرٹ "اوہ- یہ تو کونٹ کی آواز
نہیں ہے۔ میں نے اسے پہلے پہل
ب اور کہاں سنا تھا"

ونٹ "تیس برس گزر گئے ہیں
تم نے اسے پہلے پہل مارسیلز میں
ں روز سنا تھا۔ جس روز کہ تم نے
ڈیم سینٹ میران کی بیٹی سے
شادی کی تھی اپنے کاغذات دیکھو"

لفرٹ - تم ابی لبسونی ہو نہ کونٹ
کوئی مخفی لگ جانی دشمن ہو۔ میں نے
کو مارسیلز میں کہیں ستایا ہوگا
ے خدا میرا کیا حال ہوگا"

ونٹ "ہاں ہاں تم نے سچ کہا ہے
وچو۔ سوچو"

لفرٹ "(دلیرانہ وار) ہاں
ں بتلاؤ کہ میں نے تم کو کیا کیا تھا"

کونٹ "تم نے مجھ پر ایک بڑی بری
قسم کی موت کا فتویٰ لگایا تم نے میرے
باپ کو مار ڈالا تم نے میری آزادی
میری راحت اور میری محبت مجھ
سے چھین لی"

ولفرٹ "مگر تم ہو کون۔ جلدی
بتاؤ کہ تم کون ہو"

کونٹ - میں وہ ہوں جس کو تم نے
سینٹ ڈی اف کے جیل خانہ میں
ڈالا تھا۔ مجھے خدا نے وہاں سے چھڑایا
اور دولت سے مالا مال کر کے پھر تمہارے
پاس بدلا لینے کے واسطے بھیجا"

ولفرٹ "آہ میں تمہیں پہچانتا ہوں
تم ......"

کونٹ - میں اڈمنڈ ڈینٹیز ہوں"

ولفرٹ "تم اڈمنڈ ڈینٹیز ہو۔ اچھا
ادھر آؤ۔ یہ کہکر اس نے کونٹ کو پکڑا
اور اسے اپنی بی بی کے کمرے میں لے
گیا۔ اور بولا "دیکھو ڈینٹیز دیکھو
کیا تمہارا انتقام لیا گیا ہے کہ نہیں"

کونٹ اس دل ہلا دینے والے نظارہ
کو دیکھ کر بہت غمگین ہوا" اس نے
بچے کو پکڑا اس کا منہ کھولا۔ اس کی
نبض دیکھی اور پھر اسے اٹھا کر
ویلنٹین کے کمرے میں لے گیا اور
جاکر دروازہ بند کر لیا۔

ولفرٹ "او ظالم میرے بچے

کی لاش کو لے گیا۔ او ظالم بے رحم
یہ تو دیکھ۔ یہہ کہہ کر اس نے کونٹ
کے پیچھے جانے کی کوشش کی مگر وہ
اپنی جگہ پر گر رہا۔ اس کی رگیں پھول
گئیں اسکی آنکھیں پھوٹ نکلنے کے
قریب ہو گئیں۔ اس نے اپنے سینے
کا گوشت اپنے ناخنوں سے نوچ
لیا۔ یہہ حالت کئی منٹ تک رہی۔
یہانتک کہ اسکی عقل کی بنا بالکل
اکھڑ گئی اور وہ کامل دیوانہ ہو گیا اسنے
ایک سخت چیخ ماری۔ اور ایک قہقہہ
مار کر وہ سیڑھیوں سے نیچے کی طرف
دوڑ گیا"

کوئی پندرہ منٹ بعد ویلنٹین کے کمرے
کا دروازہ کھلا۔ اور کونٹ باہر نکلا
اس نے اپنی بغل میں بچے کو اٹھایا ہوا
تھا۔ جس کو کوئی ہزار دوائی پھر زندہ
نہ کر سکے۔ اس کا چہرہ غم سے مرجھا
گیا تھا۔ اور اسکی آنکھیں پیراشک
ہو گئیں تھیں ایک گھنٹہ بھر بیٹھ کر
اس نے بچے کو ماں کی گود میں دیدیا
اور پھر ایک نوکر سے پوچھا کہ ولفرٹ
کہاں ہے"

نوکر نے جواب دینے کی بجائے باغ
کی طرف اشارہ کیا۔ کونٹ باغ کی
طرف گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ولفرٹ
کے گرد اس کے نوکروں نے حلقہ
باندھا ہوا ہے۔ اور وہ ایک کدال
سے زمین کھود رہا ہے۔ اور چلا رہا
ہے "یہاں نہیں ہے" یہاں بھی
نہیں ہے" یہ کہکر وہ اور آگے بڑھ
جاتا ہے۔ اور کھودتے ہوئے وہی
الفاظ بولتا جاتا ہے۔ کونٹ نے
اس کے نزدیک جا کر آہستہ آواز
میں کہا۔ دیکھا تمہارا بیٹا تو جاتا رہا
ہے۔ مگر"........

مگر ولفرٹ نے اسکی آواز نہ سنی
اور کہا۔ میں اسے نکال کر چھوڑونگا تم
بیشک کہو کہ یہاں نہیں ہے۔ مگر میں
اسے ضرور ضرور نکالوں گا۔ چاہے
میں آہستہ آہستہ نہ کھودتا جاؤں"

کونٹ اس بات کو سنکر پیچھے ہٹ گیا
اور بولا" بس دیوانہ ہو گیا ہے" اسنے
سمجھا کہ گویا گھر کی دیواریں اسپر آگریں گی
اور وہ گلی میں نکل گیا۔ اور اس نے
اپنے دل میں کہا۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔
آؤ اب ایک کو تو بچا دیں۔ پھر اپنے گھر
میں داخل ہونے پر وہ موریل سے
ملا۔ جو کہ ایک مردے کی روح کی
طرح پھر رہا تھا۔ اس نے اسکو کہا
موریل تیار ہو جاؤ۔ ہم کل یہاں
سے جاویں گے"

موریل" بس اب یہاں آپکا اور
کوئی کام نہیں ہے"

کونٹ "نہیں میں نے بہت زیادہ کرلیا ہے۔ اور ڈر ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ گیا ہو"

دوسرے روز وہ روانہ ہوئے اور اس کے ساتھ صرف بیپسٹن تھا۔ ہیڈی کا علی کو لے گئی تھی اور سیٹروشیو نوٹیر کے پاس رہا"

باب ایکسو گیارہ

(روانگی)

ان واقعات کا جو ہم نے گذشتہ باب میں بیان کئے ہیں پیرس میں بڑا چرچا ہوا۔ گھر گھر میں انہیں کا ذکر تھا سب لوگ حیران ہوتے تھے۔ کہ قسمت کیسے کیسے انقلاب پیدا کرتی ہے۔ اور کس طرح ایک مغرور امیر کو حقیر اور ذلیل اور مفلسی کے مزے چکھاتی ہے۔ جولی اور اس کا المینوئیل بھی اپنے گھر بیٹھے ہوئے ڈینگلر مارسرف اور ولفرٹ کی تباہی کی بابت گفتگو کر رہے تھے موریل جو انکی ملاقات کے لئے آیا ہوا تھا۔ انکی باتیں بڑی غور سے سن رہا تھا"

جولی "یہ لوگ اپنی دولت اور شان کی بلندی میں بھول گئے تھے کہ خداوند اور بنی آدم کے حقوق کیا ہیں۔ جانتے نہ تھے کہ دولت اور عزت ہمیشہ کسی کی یار نہیں ہوتی حقیقت میں یہ سب ان کی غفلت کا بدلہ ہے"

المینوئیل "اگر یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے تو پھر صاف ظاہر ہے کہ ان اشخاص کی گذشتہ زندگی میں کوئی نیک بات ان سے سرزد نہ ہوئی۔ جو خدا کی نظر میں انکی سزا کی سختی کو کم کر سکتی"

جولی "اچھا خدا سے ڈرنا چاہیے ہر ایک کے پیچھے شیطان لگا ہوا ہے"

جولی نے ابھی اپنی بات ختم نہ کرنے پائی تھی کہ گھنٹہ بجا اور نوکر نے آواز دی کہ کوئی صاحب ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں۔ تھوڑی دیر میں دروازہ کھلا۔ اور کونٹ آف مانٹی کرسٹو آگیا"

میاں بی بی نے اسکو دیکھکر ایک خوشی کا نعرہ بلند کیا۔ موریل نے بھی اپنا سر اٹھایا۔ مگر پھر نیچے جھکا دیا"

کونٹ۔ (موریل سے) "موریل میں تمہاری تلاش میں آیا ہوں"

موریل (گویا کہ وہ خواب میں

جا لگا ہے) میری تلاش ہی ہے۔"

کونٹ "ہاں کیا تم میں اور مجھ میں مقرر نہیں ہو چکا کہ میں تم کو ہمراہ لیجاؤں گا۔ اور کیا کل میں نے تمہیں تیار ہونے کے لئے نہیں کہا تھا۔"

موریل "میں تیار ہوں۔ میں ان کو الوداع کہنے کے لئے آیا تھا۔"

جولی "کونٹ آپ کدہر جاتے ہیں۔"

کونٹ ۔ "ہاں میڈیم پہلے تو میں مارسیلز کو جاؤنگا۔"

جولی "مارسیلز کو۔"

کونٹ "ہاں تمہارا بھائی بھی میرے ساتھ جائیگا۔"

جولی "برائے خدا اس کی اداسی کا علاج کرو اور پھر جلدی اسے ہمارے پاس بھیجو۔"

موریل "نے اپنی غمناک سی صورت چھپائی۔"

کونٹ "اچھا میں اسے تسلی دونگا۔"

موریل "چلیں صاحب میں آپ کے ساتھ جاتا ہوں۔ جولی الوداع المینوئیل رخصت سکو رخصت۔"

جولی "ہیں۔ اتنی جلدی رخصت نہ تیاری کی ہے۔ نہ پرواہ راہداری لیا ہے۔ ابھی سے رخصت۔"

کونٹ "فضول دیر سے رنج جدائی زیادہ ہوتا ہے۔ موریل نے سب طرح سے تیاری کرلی ہوئی ہے۔"

موریل۔ (غمگین لہجہ میں) میرا سب کچھ تیار ہے۔ اور تیاری کیا کرتی ہے۔"

کونٹ "ہاں سپاہی آدمی ہے اس کی تیاری بڑی لمبی چوڑی نہ ہوگی۔"

جولی "کونٹ صاحب ایسے اچانک ہم سے جدا ہوتے ہیں۔ آپ نے ہمیں ایک گھنٹہ پہلے اطلاع نہیں دی۔"

کونٹ "میری گاڑی دروازہ پہ ہے؟ اور مجھے پانچ روز میں روم جانا ہے۔"

المینوئیل "ہیں۔ کیا موریل بھی روم کو جائیگا۔"

موریل۔ (غمگین مسکراہٹ سے) جہاں کونٹ کی مرضی ہے مجھے لیجائے اگلے مہینہ تک میں اس کا غلام ہوں۔

کونٹ ۔ موریل۔ میرے ہمراہ جاتا ہے۔ اس لئے کسی کو اس کے لئے کوئی فکر نہیں کرنا چاہئے۔"

موریل" بہن صاحبہ یہ ایک
بار الوداع کہتا ہوں بس رخصت"
جولی" اس کی یہہ روش اور یہ
وضع تو مجھے بڑا دکھہ دیتی ہے موریل
دہم سے ضرور کچھہ چھپائے ہوئے
ہے"
کونٹ" کچھہ فکر نہ کرو- تم دیکھو گے
۔ وہ تمہارے پاس خوش اور بشاش
ہے گا"
موریل نے کونٹ کیطرف حقارت
ور غصے سے دیکھا-
کونٹ" اچھا پھر ہم چلتے ہیں
جولی" کونٹ بیشتر اس کے کہ آپ
ہم سے جدا ہو دیں کیا آپ ہمیں اجازت
دیتے ہیں" کہ ہم . . . . . .
کونٹ" (اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر)
قدیم جو بات آپ اپنی باتوں سے
ظاہر کرنا چاہتی ہیں وہ آپکی آنکھوں
سے عیاں ہے - میری آنکھیں تمہارے
دل کے خیلات کو پڑھ رہی ہیں-
نے تمہارے ساتھہ نیکی کی ہے
اس لئے میں نہیں چاہتا کہ میں تمہارے
سے اپنی تعریف سنوں - مگر میں
کہہ دیتا ہوں کہ پیارے دوستو
مجھے بھول نہ جانا کیونکہ شاید پھر
مجھے نہ دیکھو گے"
جولی کی آنکھوں سے تو آنسو ٹپک
پڑے- اور المیبنوئیل بولا" میں اب
آپکو کبھی نہ دیکھونگا- تو پھر گویا
آپ فرشتے ہیں جو نیکی کرنے آئے
تھے- اور اب پھر آسمان کی طرف
چلے جانے کو ہیں-
کونٹ" ایسا ہرگز نہ کہو فرشتہ
پاک وجود ہیں- ان سے غلطی نہیں
ہوتی- وہ مصیبت کی زد سے باہر
ہوتے ہیں میں تو ایک عاجز انسان
ہوں - تمہارا مجھے فرشتہ کہنا فرشتہ
کے پاکی نام کی بے ادبی کرنا ہے"
یہہ کہکر اس نے جولی کے ہاتھوں
کو بوسہ دیا اور موریل کو چلنے کا
اشارہ کیا - موریل نے ایک مطیع
حیوان کی طرح اس کے اشارے
کی پیروی کی"
جولی (کونٹ کے کان میں) میرے
بھائی کو کسی طرح سے تسلی دینا"
کونٹ" تمہیں سند باد ملاح کی
بات پر یقین ہے کہ نہیں"
جولی" کیوں نہیں"
کونٹ" بس پھر آرام کرو- اور
خدا پر توکل رکھو"
گاڑی تیار کھڑی تھی- چار مضبوط
گھوڑے اپنے پاؤں سے زمین کو
مار رہے تھے" علی ان کے پاس کھڑا
ان کے عیالوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا نئی

پیشانی پر پسینہ کے قطرے جمع تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی کام سے آیا ہے۔"

کونٹ - (عربی میں) "بوڑھے آدمی کے پاس سے ہو آئے؟"

علی - (اشارے سے) "ہاں"

کونٹ "اور وہ خط میرے کہنے کے مطابق اس کے پاس رکھدیا تھا؟"

علی - (ادب سے) "ہاں"

کونٹ "اس نے کیا کہا تھا؟"

علی درشنی میں ہوگیا تاکہ کونٹ اسے دیکھ سکے پھر اس نے اپنی آنکھ بند کرلی - اسمیں اس نے نوٹیر کی نقل کی - جوکہ اپنی آنکھ بند کرکے "ہاں" کہا کرتا تھا۔

کونٹ "خوب وہ قبول کرتا ہے چلو اب چلیں۔"

یہ لفظ کونٹ کے منہ سے نکلتے ہی گاڑی چلی - گھوڑے ہوا کی طرح اڑے اور ان کی پاؤں کی چوٹ کے سبب فرش کے پتھروں سے چنگاریاں نکلنے لگیں - موریل چپ چاپ ایک گوشہ میں بیٹھ گیا - آدھ گھنٹہ گذرا ہوگا کہ گاڑی اچانک ٹھیر گئی - کونٹ کے پہلے علی نے اتر کر دروازہ کھولا - آسمان ستاروں سے بھرا ہوا تھا - اور رات کی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی گاڑی ولی جیف کی پہاڑی پر ٹھیری تھی - جہاں سے کہ پیرس اچھی طرح سے نظر آرہا تھا - اسکے چراغ اور لیمپ ہزاروں کرمہائے شب تاب کی مانند معلوم ہوتے تھے - اور آدمیوں کی آواز بھی کچھ کچھ سنائی دیتی تھی کونٹ وہیں کھڑا رہا اور اس کے اشارہ کرنے پر گاڑی کچھ قدم آگے چلی گئی

جب اس نے اپنی آنکھیں اس جدید بابل کیطرف لگائیں - تو وہ اپنے دل میں بولا "اے عظیم الشان شہر چھ مہینہ کے قریب گذرے ہیں جب میں نے اپنا قدم تیرے اندر رکھا تھا میں یقین کرتا ہوں کہ خدا کی روح مجھے یہاں لائی تھی اور اب وہی مجھے یہاں سے فتحیاب لیجاتی ہے - تیرے یہاں آنیکا اصلی اور پوشیدہ راز تو میں نے صرف اسی کو بتایا ہے جو میرے دل کا حال جاننے کی طاقت رکھتا ہے صرف خدا جانتا ہے کہ میں جب تجھ سے جدا ہوتا ہوں تو کسی قسم کے غرور کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ بہت سے افسوس اور رنج اپنے ہمراہ لئے جاتا ہوں - صرف وہی جانتا ہے کہ وہ طاقت جو اس نے

مجھے دی تھی میں نے اسے کسی نفسانی غرض
کی پیروی میں استعمال نہیں کیا میں نے
اپنا کام کیا میں نے تیرے اندر سے بدی
کو نکالا ہے روڈی پیرس اب جب
کہ میرا کام ختم ہوگیا ہے میں تجھ سے
بغیر کسی شکایت کے جدا ہوتا ہے۔
الوداع اے پیرس الوداع"
اس نے ایک لمبی نگاہ شہر کی
طرف پر ڈالی۔ اور پھر اپنے منہ
پر ہاتھ پھیر کر گاڑی میں ہو بیٹھا"
اور گاڑی گرد وغبار کی ایک دیوار
کو چیرتے ہوئے روانہ ہوئی۔

باب ایک سو بارہ

دا ایلس ڈی ملان کا گھر،

کوئی دو گھنٹہ بالکل ذرا بات چیت نہ
ہوئی۔ موریل خوابیں دیکھتا رہا اور
کونٹ خواب دیکھنے والے کیطرف
دیکھتا رہا"
آخر کونٹ نے موریل کو جگایا اور
پوچھا" موریل کیا تم میرے ساتھ
آنے سے پچھتا رہے ہو؟"
موریل" نہیں پچھتانا کیا ہے؟"

لیکن پیرس کو چھوڑتا" ......
کونٹ" موریل اگر مجھے یقین ہوتا
کہ پیرس میں تم آسودہ رہو گے تو
میں تمہیں وہیں رہنے دیتا"
موریل" ویلنٹین پیرس کی
دیواروں کے اندر آرام کر رہی ہے
اور پیرس سے جدا ہونا گویا اس
سے دوسری بار جدا ہوتا ہے"
کونٹ" موریل وہ دوست جس
سے کہ ہم محبت رکھتے ہیں زمین میں دفن
نہیں ہوتے بلکہ ہمارے دل کی
تہ میں دفن ہوتے ہیں۔ میرے بھی
دو دوست تھے ایک وہ جس کی
طفیل میں دنیا میں آیا دوسرا
وہ جسکی طفیل میں نے علم اور عقل
سیکھی۔ لیکن اب وہ مجھے غائب
نہیں ہیں میں جو کام کرتا ہوں
اپنے صلاح سے کرتا ہوں۔ اس
طرح موریل تم بھی اپنے دل سے
پوچھو کہ کیا تمہیں میرے سامنے
اداس رہنا چاہیئے۔
موریل" میرے دوست۔
میرے دل کی آواز بہت غمگین
ہے۔ اور آئیندہ کی بڑی غمناک
تصویر میرے سامنے کھینچ رہی
ہے"
کونٹ" کمزور دلوں کو ہر بات

بُری ہی نظر آتی ہے۔ اصل میں یہہ تمہارے دل کی کمزوری ہے جو تمہارے آئندہ زمانہ کی ایسی بری تصویر تمہارے سامنے کھینچتی ہے"

موریل "شاید یہہ سچ ہو" یہ کہکر وہ اداس ہوگیا گاڑی اپنی بجلی کی طرح تیزی سے چل رہی تھی۔ شہر اور قصبہ سایہ کی طرح اس کے پاس سے گذرتے جاتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ درخت گاڑی کا مقابلہ کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ لیکن جب ان کے پاس پہونچتی ہے تو پھر دم دبا کر بھاگ جاتے ہیں۔ دوسری صبح وہ چیلین میں پہونچے کونٹ کا جہاز وہاں انتظار میں ٹھیرا تھا۔ بغیر ذرا بھی دیر لگانے کے گاڑی جہاز پر رکھی گئی۔ اور دونو مسافر جہاز پر ہو بیٹھے جہاز کی پیٹھ پرندوں کے پروں کی طرح اڑی یہ جوں جوں ان کی منزل مقصود نزدیک آتی جاتی تھی کونٹ کا چہرہ بشاشت سے کھلتا جاتا تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ موریل کے چہرہ پر سے بھی رنج و غم کے بادل دور ہورہے ہیں۔ اتنے میں مارسیلز ۔۔ مارسیلز جو کہ بحیرہ روم کا بادشاہ ہے۔ اور تخت تجارت پر کا ٹیرا اور کارتھیج کا خلیفہ ہے۔ نمودار ہوا۔ دونو کے دلوں میں پرانی یادداشتیں تازہ ہوگئیں پتھروں کے گھاٹ اور قلعہ سینٹ نکولاس کے مینار نے خبر نہیں کیا کچھ ان کو یاد دلایا۔ ایک جہاز الجزائر کی طرف جانے کے لئے تیار کھڑا تھا اور اسپر روانگی کا شور دغل ہو رہا تھا۔ مسافروں کے دوست اور رشتہ دار سب جہاز پر جمع تھے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں سے رخصت ہو رہے تھے۔ بعضے رو رو کر گلے ملتے تھے بعضے ان کی سلامتی سے واپسی کی دعائیں مانگتے تھے۔

کونٹ اور موریل اپنے جہاز پر سے اتر گھاٹ کے چبوترے پر کھڑے ہوئے اور یہہ نظارہ دیکھنے لگے جو ہر ایک بے تعلق آدمی کے دل کو بھی موثر کر دیتا ہے۔ مگر موریل پر اس نے کچھ اثر نہ کیا کیونکہ اس کے خیالات بگڑے ہوئے تھے آخر تھوڑی دیر کے بعد وہ بولا یہہ وہ جگہ تھی جہاں کہ میرا باپ کھڑا تھا جبکہ جہاز فرعون بندرگاہ میں داخل ہوا تھا۔ تمہیں آپنے

اس بوڑھے آدمی کو ذلت اور موت
سے بچایا تھا۔ یہیں پھر آکر وہ میرے
گلے لگا تھا میں ابھی تک اپنے
ہاتھے پر اس کے آنسوؤں کی گرمی کو معلوم
کر رہا ہوں۔"
کونٹ (مسکرا کر) میں اس وقت
اس جگہ گلی میں کھڑا تھا۔"
جس طرف اس نے اشارہ کیا
اس طرف سے ایک چیخ سنائی دی
ور ایک عورت نظر آئی جو اپنے
ہاتھ ہلا ہلا کر ایک مسافر کو جو جہاز
میں جانیوالا تھا الوداع کہتی تھی
ونٹ نے اس عورت کی طرف
بڑی غور سے دیکھا اور اس کے
ل میں ایک اثر سا ہوا جو موریل
معلوم ہو جاتا اگر وہ خود جہاز
طرف نہ دیکھتا ہوتا۔"
موریل "خدا کی قسم میری نظر
نے دھوکہ نہیں کھایا وہ جوان
دمی جس نے لفٹننٹ کی وردی
نی ہے۔ اور جو اپنی ٹوپی ہلا رہا
ہے۔ البرٹ مارسرف ہے۔"
کونٹ "ہاں میں نے بھی اس
شناخت کیا ہے۔"
موریل "وہ یہاں کیا کرتا
ہے۔"
کونٹ مسکرایا۔ کیونکہ جب

وہ جواب نہ دینا چاہتا تھا تو عموماً
مسکرایا کرتا تھا۔ پھر اپنی آنکھیں
اس پردہ دار عورت کی طرف لگائیں
جو جلدی گلی کے کونے سے پیچھے غائب
ہو گئی۔ پھر اپنے دوست کی طرف
مخاطب ہو کر اس نے پوچھا۔ میرے
دوست تمہارا اس ملک میں کوئی
کام ہے کیونکہ مجھے کچھ ضروری کام
ہے۔
موریل "اچھا جاؤ مگر میرا وہاں
انتظار کرو۔ اور میں تمہیں آملونگا
کونٹ "آپ کہاں جاتے ہو۔"
موریل "میں نے بھی کسی ایسے
ہی کام جانا ہے۔"
موریل کونٹ سے مصافحہ کرکے
شہر کی مشرقی طرف چلا۔ کونٹ
وہیں کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ موریل
نظر سے اوجھل ہو گیا۔ تب وہ
اس کرو ملاں کی طرف ایک گھر کی
تلاش میں چلا۔ جسکو ہمارے پڑھنے
والے شاید جانتے ہونگے۔ اس
گھر کے دو پتھر کے زینے تھے جن پر
چڑھ کر دروازہ میں داخل ہوتا ہوتا
تھا۔ دروازہ یونہی سیدھے سادھے
تختوں کا بنا تھا جن کے نیچے موسم
گرما میں بہت سا فاصلہ ہو جاتا تھا
اور موسم برسات میں کیچڑ مل جاتا

تھا۔

یہ گھر اگرچہ پرانا تھا تاہم اس کی دیواروں پر خوشی اور بشاشت برستی تھی یہ وہی تھا جسمیں کے پہلے بورنا ڈیونٹز رہا کرتا تھا"

وہ عورت جسکو کہ کونٹ نے جہاز کے پاس سے آتے دیکھا تھا اب اس گھر میں داخل ہوئی اس نے ابھی دروازہ بند بھی نہیں کیا تھا کہ کونٹ گلی کے پرلے سرے سے نکلا۔ پس اس نے ایک ہی لحظہ میں اسے دیکھ بھی لیا۔ اور وہ اس سے غائب بھی ہو گئی۔ کونٹ گھر سے خوب واقف تھا وہ بغیر دستک دینے اور بغیر اطلاع کرنے کے اندر داخل ہوا۔ ایک فرش کئے ہوئے راستہ کے سرے پر ایک چھوٹا سا باغ تھا۔ اس باغ میں مرسی ڈلیس نے وہ رقم پائی تھی جو کہ کونٹ نے اسے بتایا تھا۔ کہ اس نے اس کے واسطے وہاں رکھی تھی۔ کونٹ نے گھر میں داخل ہوتے وقت ایک آہ سنی اس نے اس طرف دیکھا جہاں سے یہ آتی ہوئی معلوم ہوئی۔ اور وہاں ایک درخت کے نیچے اسے مرسی ڈلیس بیٹھی ہوئی نظر آئی اس کا سر نیچے جھکا ہوا تھا۔ اور وہ زار و قطار رو رہی تھی۔ اس نے اپنا پردہ اٹھایا ہوا تھا۔ اور اپنے منہ کے آگے ہاتھ رکھ کر آنسوؤں کے سیلاب بہا رہی تھی۔ جن کو کہ اس کے بیٹے کی موجودگی نے روک رکھا تھا"

کونٹ بس چند قدم آگے بڑھا تھی کہ قدموں کی آواز سنائی دی۔ مرسی ڈلیس نے اپنا سر اٹھایا اور ایک آدمی کو اپنے سامنے دیکھ کر دہشت بھری چیخ ماری۔

کونٹ" میڈیم اب میرے بس میں نہیں ہے کہ میں تمہیکی مدد کر سکوں۔ اتنا کر سکتا ہوں کہ تمہیں تسلی دوں۔ سو امید ہے کہ ایک دوست کی تسلی کو قبول کرو گی"

مرسی ڈلیس" ہائے میں بڑی ہی بدبخت ہوں میرا صرف ایک ہی بیٹا تھا۔ اور وہ بھی مجھے چھوڑ گیا ہے"

کونٹ" میڈیم وہ ایک شریف جوان ہے۔ اور اس نے اچھا کام کیا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہر ایک شخص کے سر پر اسکے ملک کی طرف سے کچھ قرضہ ہوتا ہے بعض

ـہ کو اپنے علم اور محبت
رتے ہیں مگر بعض دوسرے
ن سے ۔ اگر وہ تمہارے
تا تو وہ تمہارے رنجوں
ریک نہ ہو سکتا لیکن اس
اسیر ایک بار گراں ضرور
جوں جوں وہ سختی کے ساتھ
یگا ۔ توں توں اس کی
یادہ زیادہ چمکیگی ۔ سوائے
دو کہ وہ اپنی قسمت کی
و خود بنائے اور خدا اس
ے پاس صحیح وسلامت

ڈلیس "نہیں اب
رائی سے مجھے کوئی فائدہ
ہیں اب مرنے کے قریب
نے بہت اچھا کیا کہ آپ
مجھے وہ جگہہ دی جہاں کہ
پنی خوشی کے دن کاٹے
را جی چاہتا تھا کہ یہاں
ں "۔۔۔

" ہائے تمہاری باتیں
دل کو نشتر کی طرح لگتی
ارے پاس ہے مجھے
ے اور مجھے الزام لگانے
ت کرنے کی ہر ایک وجہ
ہ ہیں ہی اصل میں تمہارے

تمام مصائب کا باعث ہوا ہوں "
مرسی ڈلیس ۔ تمہیں ملامت!
تم سے حقارت! تم سے! اڈمنڈ
ڈینیٹیز تم سے! جس نے میرے
بیٹے کی دوبار جان بچائی میری
طرف دیکھو ۔ تمہیں میری آنکھوں
میں کیا نظر آتا ہے ۔ کیا ان سے
ملامت نمایاں ہے ہرگز نہیں
(یہ کہہ کر اس نے اس کی طرف
ہاتھ پھیلائے) ہائے میری طرف
دیکھو ۔ میری آنکھوں میں اب
وہ چمک نہیں ہے ۔ جو کبھی ہوا
کرتی تھی ۔ اب وہ وقت گئے جب
کہ تم اس جبار سے میری
طرف مسکرا کر دیکھا کرتے تھے
غم والم کے برسوں نے ان باتوں
کو تہ دل سے فراموش نہیں کیا
اس لئے اس کا رنج دوروزیادہ
ہے ۔ میں نہ تمہیں ملامت کرتی
ہوں اور نہ تم سے نفرت کرتی
ہوں ۔ پیارے اڈمنڈ میں اپنے
آپ کو الزام دیتی ہوں ۔ اور اپنے
ہی آپ سے نفرت ہی کرتی ہوں
(آسمان کی طرف آنکھیں اٹھا کر)
ہائے مجھے کیا ہو گیا مجھ میں کبھی
عصمت پرہیزگاری اور محبت ہوا
کرتی تھی ۔ جو آسودگی اور راحت کا

لازمہ ہوتی ہے۔ لیکن اب میں کیا
ہوں"
کونٹ نے نزدیک ہو کر اس کا ہاتھ
پکڑا۔ اس نے ہاتھ چھڑا کر کہا" او ہو
مجھے ہاتھ نہ لگاؤ۔ جن جن نے تمہارے
انتقام کا مزا چکھا ہے ان سب سے
زیادہ مجرم میں تھی ان پر تو حرص یا
دشمنی وغیرہ غالب تھیں مگر میں کمینہ
اور ادنےٰ طبیعت تھی۔ کیونکہ میں
نے اپنی ضمیر کے برخلاف عمل کیا
اور بزدل تھی اڈمنڈ میرے ہاتھ
کو نہ دباؤ۔ تم کوئی مشفقانہ بات
سوچ رہے ہو۔ اور تمہاری منشا
ہے کہ مجھ کو تسلی دو۔ مگر نہ مجھ پر کوئی
شفقت کرو۔ کیونکہ میں مہربانی کے
لائق نہیں ہوں۔ (اپنا سر اور چہرہ
ننگا کر کے) دیکھو مصائب نے میرے
بال سفید کر دیئے ہیں۔ میری آنکھوں
نے اتنے آنسو بہائے ہیں کہ وہ سفید
ہونے کے قریب ہو گئے ہیں۔ اور
میری پیشانی پر شکنیں پڑ گئی ہیں۔ مگر
برخلاف اس کے اڈمنڈ تم ابھی
جوان ہو۔ تم ابھی خوبصورت اور وجیہ
ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ تم نے کبھی
خدا کے رحم پر شک نہیں کیا۔ اور
اس نے تمہیں تمہارے مصائب
میں سہارا دکھایا"

یہ کہہ کر مرسی ڈیس کی آنکھوں سے
آنسوؤں کی تار بندھ گئی۔ مگر کونٹ
نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس پر ایک بوسہ
دیا۔ اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے
چھڑا اور بولی" یہ اکثر ہوتا ہے کہ ایک
گناہ سے تمام زندگی کی امیدیں برباد
ہو جاتی ہیں۔ میں نے تم کو مرگیا ہوا
خیال کیا تھا۔ اور یہ سب کچھ اس کا
نتیجہ ہے ہوتے میں اب تک زندہ کیوں
رہی"
میں مدتوں سے دل میں تمہارا ماتم کرتی
رہی مگر اس کا فائدہ کیا ہوا صرف
یہ ایک چھوٹی عمر کی عورت بوڑھی معلوم
ہونے لگی۔ میں نے اپنے بیٹے کو تمہارے
ہاتھ سے چھڑا لیا۔ بھلا میں نے اپنے
خاوند کے چھڑانے کے واسطے ایسی
کوشش کیوں نہ کی۔ حالانکہ اس کے
فریب اور اس کے تمام گناہ سب
میرے تھے اور اب میں نے اپنے
بیٹے کو ساتھ لانے سے کیا فائدہ دیکھا
ہے۔ جبکہ میں نے اس کو افریقہ جیسے
گندے ملک میں جانے کی اجازت
دیدی ہے۔ اور میں کمینی اور بزدل
ہوں میری محبت کی گرمی ٹھنڈی
ہو گئی ہے اور اب مجھے ہر ایک کو سوائے
رنج کے اور کچھ حاصل نہیں۔
کونٹ ۔ نہیں مرسی ڈیس نہیں

تم ایک شریف عورت ہو یہ باتیں
جو تم نے کہیں ہیں انمیں میرا ذمہ
کوئی نہیں۔ میں اپنے آپ کو خدا کے
ہاتھ میں ایک آلہ خیال کرتا ہوں
خدا نے مجھے اس لئے چنا کر میں اس
کے دشمنوں سے اس کا انتقام لوں
میرے مرنے میں کوئی کسر باقی نہ
رہی تھی مجھے سب دوستوں نے
چھوڑ دیا تھا اور سب دشمن میرے
تباہ کرنے کے درپے ہو رہے تھے
مگر خدا نے مجھے کسی غرض کے واسطے
زندہ رکھنا تھا۔ سو اس نے مجھے مالدار
کیا اور اتنی دولت دی کہ اگر بادشاہ
بھی دیکھیں تو حیران ہو جاویں۔ ایسی
خستہ حالت سے اس عروج پر
پہونچ جانے سے مجھے معلوم ہو گیا کہ
میرے وجود کے ساتھ الٰہی کوئی
خاص غرض وابستہ ہے اسوقت
سے میں اس غرض کے پورا کرنے
کے واسطے تیار ہوا ہوں اسوقت
سے عذاب اپنی جان پر پڑنے اٹھائے
اپنے آپکو بڑے بڑے خطروں میں
ڈالا۔ اپنی آنکھوں کو قتل اور خون
کے دیکھنے کا عادی بنایا اور اپنے
آپ کو بڑی بڑی سخت آفتوں پر
مسکرانے کی عادت ڈالی۔ اس
طرح تیار ہوکر میں نکلا اور تم نے

دیکھ لیا ہے کہ جس کام کے واسطے
میں تیار ہوا تھا وہ کام میں نے
کر دیا ہے

مرسی ڈیس۔ ایس اڈمنڈ بس
بس تم کو خوب پہچانتی ہوں اور یہ
تمہاری پہچان ہے میرے لئے زیادہ
رنج کا باعث ہے۔ میں جانتی ہوں
کہ تم بنی آدم سے بالکل نرالے ہو۔
تمہاری نیکی اور قابلیت دوسروں
سے بہت بڑی ہوئی ہے اور اس
بات کا خیال شاید مجھے کبھی چین
نہ لینے دیگا۔ اچھا ہم اب جدا ہوتے
ہیں ''

کونٹ '' جدا ہونے سے پہلے اگر مجھ
سے تم نے کچھ درخواست کرنی ہو
تو بیشک کرو۔ میں دل و جان سے
جان حاضر ہوں ''

مرسی ڈیس '' دنیا میں میری
صرف ایک ہی خواہش ہے اور وہ
یہ ہے کہ میرا بیٹا کسی طرح سے آسودہ
ہو جاوے ''

کونٹ '' دعا کرو کہ اس کی جان سلامت
رہے میں آگے اسکو خوش اور آسودہ
کرنے کا ذمہ لیتا ہوں ''

مرسی ڈیس '' خدا تمہیں جزا دے
خدا تمہیں جزا دے ''

کونٹ '' اپنے واسطے بھی کچھ

مانگو"

مرسی ڈیلیس " مجھے کوئی حاجت
نہیں رلیس مجھے اپنے بیٹے کا ہی زیادہ
خیال ہے "

کونٹ " تمہارا بیٹا خدا کے فضل
سے آسودہ ہوگا "

مرسی ڈیلیس " تو بس پھر میں
ایسی ہی خوش ہو جاؤنگی - جتنا کہ
یہ دنیا خوش کر سکتی ہے "

کونٹ " مگر تمہارا اب ارادہ کیا
ہے گزارہ کیسے کرو گی "

مرسی ڈیلیس " کام تو مجھ سے
ہو نہیں سکتا جیسے کہ میں آگے
یہاں کیا کرتی تھی - بس اس رقم
قلیل پر گزارہ کرونگی - جو تم نے دبا
رکھی تھی اور جو تیرے تمہارے بتانے
کے مطابق لیلی ہے "

کونٹ " میرا خیال ہے کہ تم نے
سخت غلطی کی کہ اپنی تمام جائداد
چھوڑ دی - اس میں آدھی پر تو تمہارا
حق تھا کیونکہ تم نے اپنی کفائت شعاری
اور اپنی لیاقت خانہ داری سے اس
اس کی حفاظت کی ہوئی تھی -

مرسی ڈیلیس " جو کچھ تم مجھے پیش
کرنا چاہتے ہو میں نے معلوم کر لیا
مگر میں کچھ نہیں کر سکتی جبتک کہ میں
اپنے بیٹے کی مرضی نہ لیلوں "

کونٹ " [illegible]
میں راضی ہوں کہ جو البرٹ کی رائے
ہو اس کے مطابق عمل کیا جاوے
لیکن اگر وہ راضی ہوگیا تو پھر تمہاری
کیا صلاح "

مرسی ڈیلیس " تم جانتے ہو کہ
میں اب کوئی صلاح دینی یا اپنی
مرضی بتانے کے قابل نہیں ہوں میں
تو اب ایک بیجان چیز کی مانند ہوگئی
ہوں جو اپنے میں کچھ فیصلہ کی قوت
نہ رکھتی ہو - خیر جو کچھ مجھے مدد کے
طور پر دیا جاویگا مجھے اس کے
قبول کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا "

کونٹ - اچھا پھر یہی ہمارا کبھی میل
ہوگا کہ نہیں "

مرسی ڈیلیس - (آسمان کی طرف
اشارہ کرکے) کیوں نہیں - ہم ضرور
ملیں گے - یہ میں اس واسطے کہتی
ہوں کہ مجھے ابھی تک امید ہے -
یہ کہکر اس نے کونٹ کے ہاتھ کو
دبایا اور بڑی جلدی سے سیڑھیاں
چڑھکر غائب ہوگئی - کونٹ آہستہ
سے نکلا اور گھاٹ کی طرف روانہ
ہوا - مرسی ڈیلیس نے اسے نکلتے ہوئے
نہ دیکھا اس کی آنکھیں سمندر کی
طرف لگیں تھیں تاکہ اس جہاز کو
ایک دفعہ پھر دیکھے جبکہ اس کے

کے بیٹے کو سمندر پر لیجا رہا تھا۔ مگر اس کے منہ سے آہستہ آہستہ یہ آواز نکلتی تھی۔ "اڈمنڈ! اڈمنڈ!"

باب ایک سو نبرہ

(واقعات ماضیہ)

جیسے کہ کونٹ اس گھر سے نکلا تھا۔ جبھی کہ وہ مرسی ڈیلس سے جدا ہوا تھا۔ اس کا دل بہت غمگین ہو گیا تھا ساتھ ہی اس کے اڈورڈ کی موت نے کونٹ کے دل میں ایک بڑا تغیر پیدا کر دیا تھا۔ ایک تاریک اور دشوار گزار راستہ سے اپنے وہ انتقام کی چوٹی پر پہونچ کر اسے اس پہاڑ کی دوسری جانب صرف شک ہی شک نظر آتا تھا سب سے بڑھ کر مرسی ڈیلس کی گفتگو نے اس کے دل میں کئی پرانے واقعات تازہ کر دیئے تھے جنہوں نے اس کو اور بھی اداس کر دیا مگر کونٹ کی طبیعت کا آدمی کب تک اس اداس اور غمگین حالت میں رہ سکتا ہے اس نے اپنے دل میں کہا کہ میں نے اپنے اندازہ اور حساب میں غلطی کی ہوگی ورنہ مجھے اپنے پر الزام لگانے کا کوئی موقعہ نہیں ہے میں اپنے آپ کو دہوکا نہیں دے سکتا میں زمانہ گذشتہ کو تاریک اور روشنی میں دیکھتا ہوں یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ میں اب تک غلط راستہ پر ہی چلتا ہوں۔ اور میں ہرگز ایسا خیال نہیں کر سکتا اس سے تو میری ساری امیدوں کا خون ہوتا ہے اور میں اس سے دیوانہ ہو جاؤنگا۔" اس بات کا سبب کہ میں ان باتوں کو کیوں خوشی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ صرف یہی ہے کہ مجھے زمانہ گذشتہ کا ٹھیک حال یاد نہیں رہا۔ میں ایک ایسے شخص کی مانند ہوں جسے خواب میں زخم لگا ہو۔ وہ اتنا تو محسوس کرتا ہے کہ اسے زخم لگا ہے مگر زخم لگنے کے وقت اور جگہ کو معلوم نہیں کر سکتا کثیر دولت۔ لاتعداد ہیرے جواہرات اور بے حد طاقت نے مجھے میرے گذشتہ زمانے کے واقعات بھلا دیئے ہیں سو میں اب ان پردوں کو اتار دیتا ہوں اور کونٹ آف مانٹی کرسٹو سے خیال کو ہٹا کر غریب اڈمنڈ کو دیکھتا ہوں۔ بہر نہ یہ دولت رہتی ہے نہ ہیرے

نہ طاقت بلکہ ان سب کی بجائے۔ قید ذلت مفلسی اور بیماری نظر آتی ہے۔"

اپنے دل میں اس طرح خیال کرتے وہ رووڈی لاکیبری کے بیچ میں سے گزرا یہ وہی کوچہ تھا جس میں سے کہ چوبیس سال پیشتر وہ گزرا تھا مگر کس حالت میں ؟ پہرہ میں! آج گھر مسکراتے نظر آتے تھے مگر اسی رات اُنکی دیواروں پر اداسی چھائی ہوئی تھی۔ مگر مجھے وہ وہی وجہ صرف یہ تھی کہ اس وقت دن تھا اور اسوقت رات تھی۔"

وہ گھاٹ کی طرف گیا۔ آگے ایک سیر کی کشتی کھڑی تھی اس نے ملاح کو بلایا۔ ملاح کشتی کو اسکی طرف لایا کیونکہ کونٹ کی وضع سے اس کو امید ہوگئی کہ کچھ ملیگا۔ موسم بڑا عجیب تھا سورج اپنی سرخ ٹکیا کو پانی میں ڈوبنے کے قریب تھا۔ سمندر بلور کی طرح شفاف تھا مگر کبھی کبھی مچھلیاں اچھل اچھل کر اسکی صاف سطح کو لہر دار کر دیتی تھیں افق کے قریب اور بہت کشتیاں نظر آرہی تھیں جن میں کہ شاید ماہی گیر مچھلیاں پکڑ رہے تھے باوجود اس عجیب و غریب سماں کے کونٹ کے دل میں اپنے پہلے سفر کا خیال تھا کہ کس طرح کشتی کی لالٹین میں چراغ جل رہے تھے۔ اور کس طرح سینٹ ڈی آف کے قید خانہ کو دیکھا جس میں کہ وہ لے لے جا رہے تھے۔ کس طرح اس نے اپنے آپ کو سمندر میں گرا دینے کو تیار کیا۔ اور پھر سپاہیوں سے مقابلہ کیا اور کسطرح مغلوب ہوکر اس نے بندوق کے ٹھنڈے سرے کو اپنی پیشانی کے ساتھ لگتے ہوئے معلوم کیا۔ یہ سارے خیالات تازہ ہوکر کونٹ کے حافظ کے سامنے آئے اب پھر آسمان اس کی آنکھوں کے سامنے تاریک ہوگیا اور سینٹ ڈی آف کا دیو نظر آنے لگا جو اس کو گویا نگل جانے کے لئے آگے کھڑا ہے۔"

جب کشتی کنارے کے پاس پہونچی کونٹ کشتی میں ایک کونے کے ساتھ لگ گیا۔ کشتی والے نے بڑی میٹھی آواز میں کہا "جناب کنارہ آگیا ہے۔"

کونٹ کو یاد آگیا کہ عین اس جگہ پر گاردو نے اسے بیٹھے رہنے کے لئے مجبور کیا تھا۔ مگر حالانکہ اس وقت سفر بڑا لمبا معلوم ہوا تھا

اب ویسا ہی چھوٹا معلوم ہوا جو لائی کے نقلاب کے بعد سے سینٹ ڈی اف میں کوئی قیدی رکھے جاتے تھے اس میں صرف ایک گارد رہتی تھی جس کی غرض یہہ کہ اشیاء کے محصول کے بغیر چوری لانے کی روک کریں"

دروازہ پر ایک دربان بیٹھا رہتا کہ دیکھنے والوں کو اندر لے جاوے - کونٹ نے پوچھا کہ آیا پہلے محافظان جیل میں سے اب بھی وہاں کوئی ہے لیکن اس کو معلوم ہوا کہ ان میں سے کچھ پنشن پاکر چلے گئے ہیں - اور باقی مر گئے ہیں - وہ دربان جو اسے اندر لے گیا سنہ ۱۸۳۰ء سے وہاں تھا"

اب اس نے اپنی کوٹھری کا ملاحظہ کیا اس کی تاریکی سب ویسی ہی تھی سورج کی روشنی وہاں اب بھی نہیں جا سکتی تھی - بستر کے پیچھے نئے پتھر اس شگاف کو دکھا رہے تھے - جو ابی فیریا نے کیا تھا کونٹ کا جسم کانپ گیا اور وہ ایک لکڑی کے تختے پر بیٹھ گیا اور اس نے دربان سے پوچھا "کیا اس جیل خانہ کے متعلق کوئی واقعات نہیں پائے ہیں"

دربان "ہاں حضور - ایڈمان داروغہ جیل نے اس خیال کے متعلق مجھے ایک کہانی سنائی تھی"

کونٹ کانپ اٹھا - ایڈمان ہی اسکا واقف داروغہ جیل تھا جب اس نے اس کا نام سنا تو اس کو اس کی سب شکل یاد آ گئی کونٹ بے اختیار پیچھے مڑا اور اس نے خیال کیا کہ گویا وہ اب بھی اس کو مشعل لئے ہوئے دیکھ رہا ہے"

دربان "کیوں صاحب آپ کہانی سننا چاہتے ہیں"

کونٹ - (خیال کر کے کہ شاید اسکی اپنی ہی کہانی ہوگی) ہاں بیان کرو"

دربان" اس جیل میں ایک دفعہ ایک قیدی رہا کرتا تھا جو کہ بڑا خطرناک تھا - اور اس کا خطرہ اور بھی زیادہ اس وجہ سے تھا کہ وہ بڑا محنتی تھا" انہیں دنوں میں یہاں ایک قیدی ہوا کرتا تھا مگر وہ شریر نہیں تھا وہ ایک غریب پاگل راہب تھا"

کونٹ " پاگل اس کا پگلا پن کیا تھا"

دربان" وہ اپنی آزادی کے واسطے کروڑوں دینے کو تیار ہو جاتا تھا"

کونٹ ۔ (آسمان کو دیکھ کر) ”کیا وہ قیدی ایک دوسرے سے مل سکتے تھے“

دربان ”جی نہیں سخت محافظت تھی مگر وہ قیدی محافظوں کی آنکھ بچا کر ایک دوسرے سے مل لیتے تھے انہوں نے کوٹھریوں کے درمیان راستہ بنا لیا ہوا تھا“

کونٹ ”اچھا یہہ راستہ کس نے بنایا“

دربان ”لیو اس وقت کسی قیدی نے بنایا ہوگا کیونکہ وہ جوان اور طاقت ور تھا ۔ اور راہب تو بیچارہ بوڑھا اور سخت کم ہمت آدمی تھا“

کونٹ (منہہ میں) بیوقوف اندھے“

دربان ”خیر یہ معلوم نہیں کہ اس نے کس طرح سے راستہ بنایا مگر اتنا یقین ہے کہ اس نے بنا لیا چنانچہ وہ دیکھو اس کا نشان ابھی تک موجود ہے ۔ یہہ کہکر اس نے مشعل دیوار کی طرف کی“

کونٹ (جوش بھری آواز سے) آہ ٹھیک ہے“

دربان ”نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دونو شخص ایک دوسرے سے ملتے رہے مگر یہہ معلوم نہیں کہ کتنی مدت ایک روز بوڑھا بیمار ہو گیا اور مر گیا اب قیاس کر لو کہ جوان نے کیا کیا“

کونٹ ”نہ تم ہی بتاؤ“

دربان ”اس نے لاش کو اٹھا کر اپنے بستر میں رکھدیا اور اپنے تئیں اس کپڑے میں لپیٹ دیا ۔ جسمیں کہ لاش تھی اس کا خیال تھا کہ قیدیوں کو دفن کر دیتے ہیں (کونٹ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ٹھنڈا سینہ اسکی پیشانی سے چھوٹا) اور قیاس کر کے کہ کون قیدی کی قبر گہری کھودنے کی محنت اٹھائیگا ۔ اس نے قیاس کیا کہ اس طرح وہ قبر سے نکل کر بچ جائیگا ۔ مگر اس میں اسکو مایوسی ہوئی ۔ اسے معلوم ہوا کہ ہم مردہ کے پاؤں کے ساتھہ ایک بھاری توپ کا گولہ باندھ کر سمندر میں ڈالدیتے ہیں یہی کیا گیا ۔ جوان آدمی اس طرح سمندر میں ڈالا گیا“

دوسرے روز بستر میں لاش پائی گئی اور تمام بات کھل گئی اس کی تصدیق ایک اور بات نے بھی کر دی اور وہ یہ تھی کہ سمندر میں ڈالنے والے سپاہیوں نے لاش کو پانی میں گراتے وقت ایک چیخ سنی تھی جسکا ذکر کرنے کی انہیں پہلے جرات نہ ہوئی تھی“

کونٹ نے کہا ان باتوں کے سننے سے

دم رک گیا اس کی پیشانی سے پسینہ
چھوٹ پڑا اور اس کا دل درد سے
بھر گیا وہ منہ میں بولا "او میرے
شکوک صرف اس واسطے تھے
کہ مجھے اپنی کہانی فراموش ہو گئی
تھی۔ مگر اب تو پھر بدلا لینے کو جی
چاہتا ہے پھر اس نے دربان سے
پوچھا "کیوں بھائی اس قیدی
کا تو پھر کبھی کچھ حال معلوم نہیں
ہوا"

دربان "نہیں مگر بات صاف
ہے اگر وہ چت گرا تھا تو صرف
پانی کے ساتھ لگنے کی ضرب نے
اس کا کام تمام کر دیا ہوگا۔ اور اگر
وہ پاؤں کے بل گرا تھا تو اسکا بوجھ
اسے تہ تک لے گیا ہوگا۔ اور وہیں
وہ غریب کہیں مچھلیوں کا شکار
ہو گیا ہوگا"

کونٹ "ہائے تو تم کو پھر اس پر رحم
آتا ہے"

دربان "کیوں نہیں۔ اگر وہ
نیچے پانی میں چلا گیا"

کونٹ "پھر کیا"

دربان "سنا جاتا تھا کہ وہ
ایک بحری افسر تھا جو کہ نپولین
کی حمایت کے سبب قید کیا گیا تھا"

کونٹ "کیا اس کا نام تمہیں معلوم ہے"

دربان "ہاں اسے صرف نمبر ۳۴
کہا کرتے تھے"

کونٹ (منہ میں) "اوہ ولفرٹ ولفرٹ
یہ نظارے ہمیشہ تیری خوابوں میں
تیرے سامنے آتے ہوں گے"

دربان "کیوں جی کچھ اور بھی
آپ دیکھنا چاہتے ہیں"

کونٹ "ہاں خاص کر کے اس غریب
راہب کے کمرے کو میں ضرور دیکھ
چاہتا ہوں"

دربان "ہاں نمبر ۲۷ مگر ٹھیرو۔
مجھے اس کمرے کی چابی
ہی بھول گئی ہے"

کونٹ "جاؤ اور لے آؤ"

دربان "یہ میری مشعل آپ
رکھیں"

کونٹ "نہیں لیجاؤ میں تاریکی میں
دیکھ سکتا ہوں"

دربان "نمبر ۳۴ کی بابت بھی
لوگ کہتے تھے کہ اگر کہیں تاریک
کونے میں کوئی سوئی پڑی ہوئی
تھی تو وہ دیکھتا تھا"

کونٹ "ہاں اس نے چودہ برس
میں یہ طاقت حاصل کی تھی"

کونٹ نے سچ کہا تھا۔ مشعل کے
جانے کے چند ہی سیکنڈ بعد کونٹ
کو ساری چیزیں صاف صاف

نظر آنے لگ گئیں۔ اور وہ بولا "ہاں
وہ پتھر ہے جس پر کہ میں بیٹھا کرتا تھا
وہ دیوار کے ساتھ میرے کندھوں
کا نشان ہے۔ وہ خون کا نشان بھی
لگ گیا تھا جب میں نے دیوار کے
ساتھ اپنا سر پھوڑنے کی کوشش
کی تھی" اسیر اس کے دل میں کئی ایک
اور باتیں یاد آگئیں جنکو یاد کر کے
اس نے خدا کا شکریہ ادا کیا"
مشعل والا اتنے میں آگیا کونٹ
اسے ملنے کیواسطے بڑھا"
دربان آیئے میرے پیچھے آئیے۔
دربان ایک زمین دوز راستہ میں
سے اسے ایک کمرہ کی طرف لیگیا
وہاں پھر ایڈمنڈ کرسٹو کے دل میں خیالات
کا ایک جھنڈ تازہ ہوا پہلا خیال
جو اس کے دل میں آیا شکرگذاری
کا خیال تھا اور اس کی آنکھوں
سے آنسو ٹپکے"
دربان۔(اشارے سے) یہاں
وہ پاگل راہب سوتا تھا۔ اور اس
جگہ سے جوان آدمی داخل ہوا کرتا
تھا۔ ایک شخص نے پتھر کے دیکھنے
سے اندازہ لگایا تھا کہ وہ دس سال
سے اس سوراخ کے اندر سے آتا
رہا تھا غریب بیکس بیچارے دس سال
اس جگہ ملتے رہے تھے۔ ڈینلیشر

نے کچھ روپیہ اپنی جیب سے نکالے اور
اس شخص کو دیئے جسکو ان پر
اسیر رحم آگیا تھا۔ دربان نے خیال
کیا کہ پیسے ہونگے مگر چراغ کی روشنی
پڑنے سے معلوم ہوا کہ وہ روپیہ تھے۔
دربان "آپکو مجھے انعام دینے
میں شاید غلطی لگی ہے۔
کونٹ۔ نہیں غلطی نہیں میں نے روپیہ
ہی دیئے ہیں"
دربان۔(حیرانی سے) حضور میں
آپکی فیاضی کو نہیں سمجھ سکتا۔
کونٹ " اس کا سمجھنا کوئی مشکل نہیں
ہے۔ میں خود ملاح تھا اور اس لیئے
تمہارے قصے نے مجھپر بہت اثر کیا
ہے"
دربان " اچھا چونکہ آپ ایسے
فیاض ہیں چاہیئے کہ میں بھی آپ
کے کچھ پیش کروں"
کونٹ " کیا ہے"
دربان "اس کہانی کے متعلق کچھ
باتیں ہیں"
کونٹ " اچھا مہربانی کر کے انہیں
بیان کرو۔
دربان " سنو۔ میرے دل میں
خیال آیا کہ پندرہ برس وہ قیدی
جو اس جگہ رہے ہیں تو خدا جانے
کوئی نہ کوئی چیز یہاں باقی رہ گئی

ہو گی۔ تلاش کرتے ہوئے بیٹے بستر
کے سرے کے پاس ایک کھوکھلی آواز
معلوم کی۔ میں نے پتھر اٹھائے
اور دیکھا کہ ....

کونٹ "ایک رسہ اور کچھہ اوزار
پڑے ہیں"

دربان "آپکو یہہ کیسے معلوم
ہے"

کونٹ "میں نے صرف ایسا قیاس
کیا ہے"

دربان۔ ہاں ایک رسہ اور کچھہ
اوزار"

کونٹ۔ کیا وہ ابھی تک تمہارے
پاس ہیں"

دربان "نہیں میں نے ان کو فروخت
کر دیا تھا۔ مگر میرے پاس ایک اور
چیز باقی ہے"

کونٹ "کیا ہے"

دربان "ایک قسم کی کتاب ہے
جو کپڑے کے ٹکڑوں پر لکھی ہوئی
ہے"

کونٹ "جاؤ اور اسے جلدی لاؤ
اگر یہہ میری امید کے مطابق نکلے
تو میں تمہیں خوش کرونگا۔ دربان
باہر نکلا جب وہ چلا گیا تو کونٹ
بستر کے پاس سجدے میں گر پڑا
اور بولا "اے میرے دوست
باپ اے شریف دل جس کے
ذریعہ سے مجھے علم ملا۔ آزادی ملی
اور دولت ملی۔ اے اعلیٰ درجہ کی
مخلوق اگر انسان کا مرنے کے بعد
کچھہ بقیہ رہ جاتا ہے جو قبر سے
نکل کر بھی زندوں کے ساتھہ
کچھہ تعلق رکھتا ہے۔ تو شریف
دل میں تجھے پدرانہ محبت کی قسم
دیتا ہوں جو تجھہ کو مجھہ سے تھی
کہ مجھے کچھہ نشان دکھلا میرے دل
سے وہ شک دور کر جو اگر مبدل
بیقین نہیں ہو سکتا تو رنج کی
صورت تو ضرور پکڑ لیگا"

پیچھے سے ایک آواز "لو صاحب یہہ
ہے۔ دربان نے وہ کتاب کونٹ
کے ہاتھہ میں دی جس پر ابی فیریا نے
اپنے دل کے خزانہ پھیلائے ہوئے
تھے یہہ ایک کتاب تھی جو اس نے
مملکت اٹلی پر لکھی تھی کونٹ نے جلدی
سے اس کتاب کے سرنامہ پر نظر ڈالی
وہاں اس کو یہ لکھا ہوا نظر پڑا "تو
اژدہاؤں کے دانت نکالیگا تو شیر ببر کو
پاؤں کے نیچے روندیگا۔ میرا خداوند
یوں ہی فرماتا ہے"

کونٹ "بس بس باپ بس میرا
جواب مل گیا ہے اس نے اپنی
جیب سے ایک پاکٹ بک

نکالی جسمیں دس ہزار کے نوٹ تھے اور اس کو دربان کے ہاتھ میں دیا

دربان " یہ آپ مجھے دیتے ہیں "

کونٹ " ہاں مگر اس شرط پر کہ جب تک میں چلا نہ جاؤں اسے کھولو مت " یہ کہکر اس نے وہ خزانہ جو بڑے بڑے قیمتی جواہر سے بھی زیادہ قیمتی تھا اپنی جیب میں ڈالا اور دوڑ کر باہر نکلا ۔ اور اپنی کشتی میں بیٹھ کر دیکا را مارسیلز کو دوسرے دن رات پر پہونچکر وہ فوراً قبرستان کیطرف روانہ ہوا جہاں جانیکا اس نے موریل سے وعدہ کیا ہوا تھا قبرستان میں پہونچکر اس نے دیکھا کہ موریل اپنی ماں اور باپ کی قبر کے پاس کھڑا ہے مگر وہ ایسی اداس حالت میں ہے کہ اسکو کونٹ کے آنیکا پتا ہی نہیں لگا ۔ موریل قبرونکی طرف بڑی توجہ سے دیکھ رہا تھا ۔ کونٹ نے اسے اس حالت میں دیکھکر کہا ۔

موریل تمہیں وہاں نہ دیکھنا چاہیئے "

موریل " مردے ہر جگہ موجود ہیں کیا تم نے پیرس سے نکلتے وقت خود ہی مجھے نہیں کہا تھا "

کونٹ " موریل تم نے مارسیلز میں چند روز ٹھیرنے کی خواہش کی تھی کیا تم یہاں رہنا چاہتے ہو "

موریل میری کوئی مرضی اور خواہش نہیں ہے ۔ ہاں اگر یہاں رہوں تو رنج کم ہوگا "

کونٹ " بہت خوب ہے میں اب تم کو چھوڑتا ہوں مگر یاد رکھو تمہارا اقرار میرے ساتھ چلنے کا ہے "

موریل " میں اس اقرار کو بہت جلد بھول جاؤنگا "

کونٹ " نہیں تم نہیں بھولوگے ۔ تم نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہوئی ہے اور اب تم ایک اور قسم کھاؤگے

موریل " او کونٹ مجھپر رحم کریں میں بڑا بدقسمت ہوں "

کونٹ ۔ میں نے تم سے ایک زیادہ بدقسمت آدمی کو دیکھا ہے "

موریل " ناممکن ناممکن ۔

کونٹ ۔ افسوس یہہ ہماری فطرت کی کمزوری ہے کہ ہم اپنے آپ کو سب سے زیادہ بدقسمت خیال کرتے ہیں "

موریل " اس شخص سے زیادہ بدقسمت کون ہوسکتا ہے جس سے اپنا محبوب جدا ہوجاوے "

کونٹ " موریل جو کچھ میں کہتا ہوں غور سے سنو ۔ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس نے تمہاری طرح اپنی تمام

امید میں ایک عورت پر باندھی
ہوئی تھیں وہ جوان تھا اس کا
ایک بوڑھا باپ تھا۔ اس کی ایک
محبوبہ تھی جس کے ساتھ اس کو
بڑا پیار تھا وہ اس محبوبہ کے ساتھ
شادی کرنے کے قریب تھا کہ قسمت
کے ایک پھیر سے اس کی محبوبہ اس
سے چھین گئی اور وہ خود ایک قید خانہ
میں پڑ گیا۔"

موریل ۔ قید سے تو آدمی ایک
مہینہ میں نہیں دو مہینہ میں چھوٹ
سکتا ہے ۔ مگر" ......

کونٹ ۔ وہ وہاں چودہ سال رہا
موریل یہ بات سنکر کانپ گیا
اور دھیمے بولا چودہ سال"

کونٹ" چودہ سال اس لمبے عرصہ
میں اسیر کئی بار مایوس طاری ہوئی
وہ بھی تمہاری طرح اپنے آپ کو
تمام آدمیوں سے زیادہ بدقسمت
جانا کرتا تھا ۔

موریل" اچھا"

کونٹ ۔ بس اسکی مایوسی کی انتہا
کے وقت خدا نے انسانی ذریعہ سے
اس کی مدد کی تو پہلے اسکو خدا کے
رحم پر یقین ہی نہیں آتا تھا مگر خدا نے
آخر اسکی مدد کی اس دن وہ اپنے
قید خانہ سے نکل کر دولت مند اور
طاقت مند ہو کر نکلا۔ اس نے اپنے
باپ کی قبر تلاش کی مگر اسے نہ ملی"

موریل ۔ میرا باپ بھی مرگیا تھا"

کونٹ ۔ تمہارا باپ خوشحال اور
آسودہ اپنی اولاد کی گود میں مرا اور
اس کا باپ غریب اور مایوس اللہ
تعالےٰ کے رحم کا انکاری ہو کر مرا
اور جب اس کے بیٹے نے اس کے
دس برس کے بعد قبر تلاش کی تو اس
کو اس کے باپ کی قبر نہ ملی وہ اسے
اتنا پیار کیا کرتا تھا"

موریل" او افسوس"

کونٹ" کیوں وہ تم سے زیادہ
بدنصیب تھا کہ نہ کیوں کہ اس کو
اپنے باپ کی قبر بھی نہ ملی"

موریل" مگر وہ عورت تو رہی ہوگی
جس کو وہ محبت کرتا تھا

کونٹ" نہیں"

موریل" مرگئی تھی"

کونٹ" اس سے بھی بدتر ہوگئی تھی۔ اس نے
عاشق کے ستانیوالوں میں سے ایک
کے ساتھ شادی کر لی تھی بس تم دیکھتے
ہو کہ وہ تم سے بھی زیادہ بدقسمت
ہے"

موریل ۔ کیا وہ خوش ہوگیا"

کونٹ" بس وہ امید میں ہے"

موریل" اچھا میں اقرار کرتا ہوں

مگر یاد رکھو۔" بس پانچویں اکتوبر کو میں
جزیرہ مانٹی کرسٹو میں تمہارا انتظار
کرونگا۔ چین بٹا کے بندر پر چوتھی کو ایک
کشتی تیار رہوگی۔ تم نے اس کے
کپتان کو میرا نام بتانا وہ تمہیں میرے
پاس پہونچاوے گا۔"

مونیل "مگر کونٹ تمہیں معلوم
ہے کہ پانچویں اکتوبر"

کونٹ "تم بچے ہو۔ آدمی کی بات
کی تمہیں قدر نہیں ہے میں نے جو
کہدیا ہے کہ اس دن اگر تم مرنا چاہو
تو میں تمہاری امداد کروں گا بس خدا
حافظ۔"

موریل "بس آپ جاتے ہیں"

کونٹ "ہاں مجھے اٹلی میں کام ہے
میں تمہاری امید اور بدقسمتی کے ساتھ
تمہیں چھوڑتا ہوں"

موریل "کب روانہ ہوگے"

کونٹ "بس ایک گھنٹہ میں میں کہیں
ہونگا۔ جہاز بالکل تیار ہے۔ اور
بندر تک میرے ساتھ چلتے ہو"

موریل "میں تمہارا مملوک ہوں"

وہ دونوں بندرگاہ میں پہونچے جہاز تیار
تھا۔ ایک گھنٹہ بس جیسا کہ کونٹ
نے کہا تھا۔ جہاز کہیں کا کہیں پہونچ
گیا اور موریل وہیں ٹھیرا رہا۔

باب ایک سو چودہ

(پینو)

جس وقت کہ جہاز۔ اس مارگیو کے پیچھے
غائب ہوا قریباً اسی وقت ایک شخص
جو کہ گاڑی میں سفر کر رہا تھا قصبہ
اکوئی پنڈنٹ کے پاس سے گذرا اس
شخص نے ایک بڑا خفتان پہنا ہوا تھا
جس نے اس کے سارے بدن کو چھپایا
ہوا تھا۔" تاہم لیجین آف آنر کا تمغہ جو
ابھی چمکیلا اور تازہ معلوم ہوتا تھا۔
اس کے بیچ میں سے کچھ کچھ نظر آتا
تھا نہ صرف اس نشان سے بلکہ اس
لہجے میں جس میں کہ بولتا تھا۔ گاڑی والے
کو معلوم ہوگیا کہ وہ فرانسیسی ہے
ایک اور ثبوت کہ وہ فرانس کا رہنے
والا تھا یہ تہا کہ وہ اٹلی کی زبان کا
ایک لفظ بھی نہیں بول سکتا تھا۔
جب گاڑی فلسپورنا میں پہونچی جہاں
سے کہ روم صاف صاف نظر آتا ہی
تو مسافر نے کسی طرح کا وہ جوش
ظاہر نہیں کیا جو کہ موماً مسافر سینٹ
پیٹر کے گرجے کے گنبد کو دیکھ کر ظاہر
کیا کرتے ہیں۔ بس اس نے صرف
ایک پاکٹ بک کھولی اور اس میں سے

ایک کاغذ نکالا اور اسے غور سے
دیکھ بھالکر بڑے ادب سے کہا۔"
کہ خوب یہی ہے" گاڑی پورٹو ڈولن
پالو کے راستہ شہر میں داخل
ہوئی تو وہاں سے بائیں طرف مڑکر
ہوٹل اسپین کے آگے ٹھیری میٹر
پیرینی ہمارا پرانا آشنا مسافر کا
استقبال کرنے کے لئے ٹوپی ہاتھ
میں پکڑے دروازہ پر آیا مسافر نے
اترکر اچھا کھانا تیار کرنیکا حکم دیا پھر
اس سے ٹامس اور فریچ کا پتا پوچھا
جو اسے فوراً بتایا گیا انکا مکان
وایا ڈی بانچی میں واقع تھا۔ روم
میں جیسا کہ اور شہروں میں گاڑی کا
پہونچنا گویا ایک بڑا واقع ہوتا ہے
بیسیوں آوارہ گرد ننگے پاؤں اور
ننگے سر گاڑی کے گرد آجمع ہوئے
اور مسافر اور گھوڑوں پر گھورنے
لگے یہ لوگ اور زبانوں کے علاوہ
فرانس کی زبان کو بہت اچھی طرح سے
سمجھتے ہیں۔ انہوں نے سنا کہ مسافر
نے ایک عمدہ کھانے کے لئے حکم دیا
ہے۔ اور ٹامسن اور فریچ کے مکان
کا پتا دریافت کیا ہے اس کا نتیجہ
یہ ہوا کہ جب مسافر ہوٹل کے دربان
کے ساتھ باہر چلا تو اس آوارہ گردوں
کے گروہ سے ایک شخص جدا ہوکر
اس کے پیچھے ہولیا فرانسیسی ٹامسن
اور فریچ کے مکان پر پہونچنے کے لئے
ایسا بیتاب ہو رہا تھا کہ اس نے حکم
دیدیا کہ گاڑی یا تو مجھے سڑک پر آلے
اور یا ساہوکاروں کے مکان کے
سامنے میرا انتظار کرے خیر وہ گاڑی کا
پہونچنے سے پہلے ہی اپنے ساہوکاروں
کے مکان پر پہونچ گیا۔ دربان کو
تو اس نے ڈیوڑھی میں چھوڑا اور
خود آگے چلا۔ اس کے ساتھ ہی وہ
آدمی بھی جو اس کے ساتھ ہی"۔۔
اس کے پیچھے ہولیا تھا روانہ ہوا۔
فرانسیسی اندرونی دروازہ کھولکر
پہلے کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے
ساتھ ہی پیچھے آنیوالے نے بھی ویسا ہی
کیا۔

مسافر "میرا نام بیرن ڈینگلرس
ہے" اس کو دربان نے کہا کہ میرے
پیچھے پیچھے آؤ ایک دروازہ کھلا
جس میں سے کہ ڈینگلر اور دربان
گذر گئے وہ شخص جو ڈینگلر کے پیچھے
آیا تھا ایک بینچ پر بیٹھ گیا کلارک
اور پانچ منٹ تک لکھنے میں مصروف
رہا۔ وہ شخص بھی خاموش بغیر
بولنے کے بیٹھا رہا۔ پھر کلارک
کی قلم چلتی ٹھیر گئی۔ اور وہ اس
شخص کی طرف دیکھکر بولا" واہ

مسٹر پینو آ گئے ہو"
پینو ۔ (مختصراً) ہاں
کلارک "تم نے معلوم کر لیا ہے کہ یہ جنٹلمین ایک معقول شکار ہے"
پینو "اس میں میرا کوئی ہنر نہیں ہے ۔ اس کی ہمیں کسی نے اطلاع دی تھی"
کلارک "پھر تم جانتے ہو کہ وہ یہاں کیا کرنے آیا ہے"
پینو "میں اتنا تو جانتا ہوں کہ وہ روپیہ لینے آیا ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ کتنا"
کلارک "یہ بھی معلوم ہو جائے گا ۔ ذرا ٹھیرو"
پینو "اچھا مگر دیکھو جھوٹی خبر نہ دینا ۔ جیسا کہ تم نے اس روز دی تھی"
کلارک "ہیں ۔ کس کا ذکر کرتے ہو" "اس انگریز کا جو تین ہزار کی رقم اس روز یہاں سے لے گیا تھا"
پینو "نہیں اس سے تو ہمیں تین ہزار ہی مل گیا تھا ۔ وہ اس دوسری روسی شاہزادی کا ذکر کرتا ہوں جس کے پاس سے صرف بائیس ہزار برآمد ہوئے حالانکہ تم نے کہا تھا کہ تیس ہزار ہیں ۔
کلارک ۔ تم نے تلاش کرنے میں غلطی کی ہوگی"

پینو "لونگی وامپائر نے خود تلاش کی تھی"
کلارک "اچھا مجھے دیکھنے دو ایسا نہ ہو کہ فرانسیسی کام کر کے نکل جاوے"
پینو "اچھا جاؤ" یہ کہکر اس نے ایک تسبیح نکالی اور منہ میں کچھ پڑھنا شروع کیا ۔
کلارک اسی دروازہ میں سے اندر چلا گیا ۔ جس میں سے کرڈینگل اندر دربان گئے تھے ۔ دس منٹ کے بعد کلارک ہشاش بشاش واپس آیا"
پینو "سناؤ بھائی کیا حال ہے"
کلارک "خوش ہو خوش بڑا مال ہے پچاس یا ساٹھ لاکھ سے کم نہیں"
پینو "تم ایسی اچھی طرح سے کس طرح معلوم کر آئے ہو"
کلارک ۔ "اگر ایسی اچھی طرح سے معلوم نہ کر سکوں تو پھر تم مجھ سے پوچھو کیوں"
اتنے میں پاؤں کی آہٹ سے معلوم ہوا کہ ڈینگل نکلنے کو ہے کلارک نے تو لکھنا شروع کر دیا اور پینو نے منہ مارنا شروع کیا ۔ دروازہ کھلا اور ڈینگل خوشی کے مارے پھولا ہوا بنک سے باہر نکلا

بینو اسکے پیچھے ہولیا گاڑی حکم
کے مطابق دروازہ پر منتظر کھڑی
تھی۔ ڈینگلر ایک بیس برس کے جوان
کی طرح گاڑی میں کود کر بیٹھ گیا۔
دربان نے دروازہ بند کیا۔ اور
گاڑی بان کے ساتھ ہو بیٹھا۔
بینو بھی گاڑی کے پیچھے بیٹھ گیا۔
گاڑیبان "کیا گرجا سینٹ
پطرس کو دیکھنا چاہتے ہیں"
ڈینگلر "میں روم میں دیکھنے کے
لئے نہیں آیا۔ کام کرنے میں روانہ"
گاڑیبان "تو پھر آپ ہوٹل کیطرف
تشریف لیجاتے ہیں"
ڈینگلر "ہاں" اس کے دس منٹ
کے بعد ڈینگلر اپنے کمرے میں داخل
ہوا۔ بینو ہوٹل کے دروازہ کے آگے
ایک بنچ پر بیٹھ گیا اور اس نے ایک
اپنے ساتھی آوارہ گرد کو کچھ کان
میں کہا۔ جو دوڑتا ہوا اسی ہوٹل
کی طرف گیا"

ڈینگلر تھکا ہوا تھا اور اسے
نیند آئی ہوئی تھی۔ وہ اپنی پاکٹ
بک اپنے سرہانہ رکھکر سو گیا۔
بینو کو یہ فرصت کا وقت ملا۔
سو وہ جاکر جوا کھیلنے لگ گیا جتنے
ٹکے اس کے پاس تھے اس نے تھوڑی
دیر میں ہار دیئے۔ اور پھر اپنے آپ
کو تسلی دینے کے لئے ایک بوتل
شراب پی کر مست ہوکر بیٹھ رہا
چونکہ ڈینگلر پانچ چھ رات سے
اچھی طرح سویا نہ تھا۔ اس لئے
اس کو خوب نیند پڑی۔ وہ بہت دن
چڑھے جاگا۔ اس نے خوب پیٹ
بھر کر کھانا کھایا۔ اور چونکہ اسے
شہر کے سیر کرنے کی چنداں پرواہ
نہ تھی اس نے دوپہر کے قریب گاڑی
تیار کرنیکا حکم دیا گاڑی کو تیار ہوتے
اور پروانہ راہداری حاصل کرتے کوئی
تین بج گئے تھے۔ ان سب تیاریوں
کو دیکھکر ہوٹل کے دروازہ کے آگے
آوارہ گرد چھوکروں کا ایک بڑا گروہ جمع ہوگیا
یہ اسے کچھ بخشش کے واسطے
شاہزادہ کرکے پکارنے لگے ڈینگلر اس
سے خوش ہوگیا اور اس نے انہیں
چند ٹکے تقسیم کئے۔ پھر اس گروہ
کو بڑے شان شکوہ سے چیرتا ہوا
نکلا اور گاڑی میں سوار ہوا۔ گاڑیبان
نے پوچھا کہ کس طرف روانہ ہوں
ڈینگلر نے اینکونا کی سڑک کی
طرف اشارہ کیا۔ پیپرینی نے یہ
گفتگو سب سنی اور گھوڑے چلے
ڈینگلر کا ارادہ تھا کہ وینس میں جاوے
اور وہاں سے اپنی رقمیں وصول
کرکے وائنا میں جاوے اور اسجگہ

سے اپنے روپیہ لیکر وہیں اقامت
کرے وہ روم سے ابھی تین کوس
نہیں گیا تھا کہ تاریکی کے آثار نمایاں
ہونے لگے۔ ڈینگلر کو خیال ڈر رہا تھا
ورنہ وہ اتنی دیر سے روانہ ہوتا۔
خیر اب اس نے گاڑی سے سر نکال
کر گاڑیبان سے پوچھا کہ وہ دوسرا
قصبہ کا کتنا فاصلہ ہے۔ گاڑیبان
نے جواب دیا کہ ابھی دور ہے ڈینگلر
نے جواب کو سنکر کچھہ نہ کہا مگر اپنے
دل میں خیال کیا کہ دوسرے پڑاؤ
پر ٹھیر جاؤں گا۔ ڈینگلر کے دل پر یہی
تسلی تھی جو کہ پہلے شام تھی۔ وہ ایک
لطیف گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا جس
کے آگے چار عظیم الجثہ گھوڑے جتے
ہوئے تھے۔" اسے خیال تھا کہ سات
کوس کے فاصلہ پر منزل آئیگی اور
وہاں آرام کرونگا۔"

پھر اس کے خیال اور طرف چلے
کوئی دس منٹ اس نے بیٹی کا
خیال کیا جو میڈیم آرمیلی کے ہمراہ
سفر کر رہی تھی اتنے ہی منٹ اپنے
قرضدار و نیز اس نے خرچ کیا پھر
جب سوچ بچار کے سارے مضمون
ختم ہو گئے تو اس نے اپنی آنکھیں
بند کر لیں اور سو گیا۔"
کبھی کبھی اسکو ایک دھکا لگتا تھا

تو اسکی آنکھ کھلتی تھی اور وہ معلوم
کرتا تھا کہ ابھی تک منزل نہیں
پہونچی۔ اور گاڑی جا رہی ہے رات
سرد اور طوفانی تھی۔ مینھہ پڑ رہا تھا
اور ہوا بڑی تاسر و چل رہی تھی ڈینگلر
خوب گرم سمٹا ہوا تھا اور اسے
یہ خیال نہ آیا کہ گاڑی سے سر نکالے
اور سڑک وغیرہ کا حال معلوم کرے
اس لئے وہ اطمینان کے ساتھ
سویا رہا صرف اس خیال میں کہ
جب منزل آئیگی تو وہ جاگ پڑیگا
گاڑی آخر ٹھیری ڈینگلر نے خیال
کیا کہ "پڑاؤ آگیا ہے" اس نے
اٹھکر کھڑکی میں سے دیکھا۔ مگر کوئی
قصبہ یا شہر دیکھنے کے بجائے وہ
کیا دیکھتا ہے کہ ایک اجاڑ بیابان
جگہ ہے۔ جہانکہ چار یا پانچ آدمی
سایوں کی طرح ادھر ادھر پھر
رہے ہیں۔ ڈینگلر نے کچھہ دیر انتظار
کیا کہ گاڑیبان آکر ابھی اس سے
مزدوری مانگیگا" اور اسی سے وہ
دوسری گاڑی والے کا حال معلوم
کریگا۔ مگر کوئی اس سے مزدوری
مانگنے نہ آیا۔ دوسرے گھوڑے
گاڑی کے آگے لگائے گئے اور گاڑی
چلنے کے لئے پھر تیار ہو گئی ڈینگلر
نے حیران ہو کر دروازہ کھولا اور

باہر نکلنے لگا۔ لیکن ایک مضبوط ہاتھ نے اسے اندر دھکیل دیا۔ اور گاڑی روانہ ہوگئی۔ ڈینگلر کے تو اس واقعہ سے کان کھڑے ہوگئے اور اس نے گاڑیبان کو آواز دیکر اسکا سبب پوچھا مگر گاڑیبان نے کوئی جواب نہ دیا۔

ڈینگلر نے طاق میں سے ہاتھ نکالکر گاڑیبان کا بازو پکڑا اور کہا "دوست ذرا ٹھہرو تو کدھر جارہے ہو" مگر کسی شخص نے کرخت اور تند آواز سے جواب دیا "کہ خاموش ہوکر بیٹھے رہو"۔ اب تو ڈینگلر کی آنکھیں کھلیں اور وہ اپنی حالت پر سوچنے لگا۔ اسکی نیند اڑ گئی اور قسم قسم کے خیالات اس کے دل میں آنے لگے۔ اس نے پھر جو باہر نظر کی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک سوار گاڑی کے ساتھ ساتھ جارہا ہے۔ وہ ڈر گیا اور اس نے خیال کیا کہ شاید یہ کوئی سپاہی ہے جو میری گرفتاری کے واسطے آیا ہے۔ شاید پیچھے سے میری گرفتاری کے واسطے تار آئی ہے اور یہ حاکموں کا آدمی ہے آخر ٹھیک حال معلوم کرنیکے واسطے آیا ہے۔ شاید مجھے سے میری گرفتاری کے واسطے تار آئی ہے اور یہ حاکموں کا آدمی ہے آخر ٹھیک حال معلوم کرنے کے واسطے اس نے پھر گاڑی والے سے پوچھا کیوں بھئی تم کدھر جارہے ہو۔ پھر اسی آواز نے ایک دھمکی دینے والے لہجہ میں جواب دیا "تمکو جو کہا ہے کہ خاموش ہوکر بیٹھے رہو" ڈینگلر نے گاڑی کی دوسری طرف نظر کی وہاں بھی اسے ایک سوار ساتھ ساتھ دوڑتا ہوا دکھائی دیا۔ بس اب تو اس کو یقین ہوگیا کہ وہ سپاہی ہیں اور اس کے پکڑا جانے میں کوئی شک نہیں۔ بس اب اس نے اپنے تئیں پیچھے ڈالدیا اتنے میں چاند نکل آیا اس نے دیکھا کہ ٹیلے جو پہلے اس کی دائیں جانب تھے اب اس کے بائیں طرف ہیں اب اس کے شک کی تصدیق ہوگئی اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ اسے روم کی طرف واپس لیجا رہے ہیں۔ اور اسے شاید فوراً ہی جیل میں ڈالدینگے گاڑی اسی ہی تیزی سے چلتی رہی آخر اس نے اپنے سامنے ایک بڑا ڈھیر دیکھا اس نے خیال کیا کہ گاڑی اس ڈھیر سے ٹکر کھانے لگی۔ لیکن یہ اس کے پاس سے

پھر گئی۔ اب اسکا خیال بدلنے
لگا۔ اور نئے نئے ڈر اس کے دل
میں پیدا ہونے لگے آخر اس نے
اپنے دل میں سوچا "یہ سپاہی نہیں
ہیں جو میرے دشمن بنے ہوئے
ہیں شاید یہ اسی خیال پر اس کے
رونگٹے کھڑے ہوگئے۔
اس کے دل میں وہ عجیب و غریب قصے
آگئے جو پیرس میں وہ روحی راہزنوں
کی بابت سنا کرتا تھا اور جنکو وہ مانا
نہ کرتا تھا پھر اس کو البرٹ کی کہانی
یاد آگئی جو اس نے ڈینگلر کے مکان
پر ایک دفعہ بیان کی تھی اس قصہ نے
اس کے شکوک کو اور بھی پختہ کر دیا
اور وہ منہ میں بولا "یہ شاید راہزن
ہیں۔ اس نے پھر سر نکالکر سڑک
پر دیکھا تو اس کی نظر عجیب قسم کی
عمارات پر پڑی۔ اب اسکو پھر البرٹ
والا قصہ یاد آیا کیونکہ البرٹ نے
یہ سب حالات بیان کئے تھے۔
اچانک اس شخص نے جو گاڑی
کے پاس جا رہا تھا آواز دی اور گاڑی
ٹھیر گئی۔ اسیوقت دروازہ کھلا
اور ایک سخت آواز نے پکارا "اترو"
ڈینگلر فوراً اترا اگرچہ وہ اٹلی کی زبان
بول نہیں سکتا تھا۔ مگر وہ اسکو سمجھ
خوب سکتا تھا۔ اس نے دیوانہ وار
اپنے گرد کو دیکھا۔ چار آدمی اور ایک
گاڑی والا اسے گھیرے کھڑے تھے
تھوڑی دیر کے بعد ایک آدمی نے
ڈینگلر کو کہا کہ میرے پیچھے آؤ۔ ڈینگلر
بغیر مخالفت کرنے کے اس کے
پیچھے ہولیا اور اُسے کوئی پتہ نہ ہوا
کہ آیا وہ دوسرے تین اس کے پیچھے
آرہے ہیں یا نہیں۔ مگر اتنا اس
نے کسی طرح سے معلوم کر لیا کہ
وہ برابر برابر فاصلو نپر سنتریوں
کی طرح کھڑے ہوگئے ہیں کوئی دس
منٹ چلنے کے بعد ڈینگلر اور اسکا
ساتھی ایک مکان پر پہنچے جو ایک
ٹیلے اور درختوں کے ایک جھنڈ کے
درمیان واقع تھا اس نے بولنے
کی کوشش کی مگر اسکی زبان نہ
چل سکی۔
اب اسے کامل یقین ہوگیا کہ وہ
روحی راہزنوں کے قبضہ میں ہے
اس کا رہنما جو کہ ہمارا دوست پیپنو
تھا ایک راستہ میں سے ہو کر درختوں
اور جھاڑیوں کے بیچ میں سے جاتا
تھا ایک کھڑے کے سر پر پہنچا اور
اس میں سے ہوکر آگے روانہ ہوا۔
ایک اور شخص نے پیچھے سے ڈینگلر
کو دھکا دیا اور ڈینگلر بیچارہ بھی
اسی راستہ چلا۔ پیپنو کو اب تو شناخت

ہو جانے کی کچھ پرواہ ہی نہ تھی۔ سو
اس نے ایک مشعل جلائی دو آدمی
ڈینگر کے پیچھے پیچھے آتے تھے اور
جہاں کہیں وہ ٹھیر جاتا تھا وہ اس
کو دھکا دیکر آگے کرتے تھے حتی کہ وہ
ایک سڑک پر پہونچے جسکے گرد سب
قبریں تھیں ایک سپاہی اپنے دائیں
کاندھے پر بندوق لٹکائے کھڑا تھا
اور جب اس نے آدمیوں کو دیکھا
تو وہ بولا "کون جاتا ہے"

پیلینو "دوست لیکن یہ تو بتاؤ
کہ کپتان کہاں ہے سپاہی نے اپنے
ہاتھ سے ایک بڑے ہال کی طرف
اشارہ کیا جو کہ ایک ٹیلے میں سے
کاٹ کر بنایا گیا تھا اور کہا "اس
ہال میں" پیلینو اس حال میں داخل
ہوا اور ڈینگر کو گلے سے پکڑ کر اس
نے اندر دھکیلا اور کہا "کپتان صاحب
بڑا اچھا شکار ہے"

کپتان جو کہ سکندر کی سوانح عمری
پڑھ رہا تھا بولا "یہی شخص ہے!"

پیلینو "ہاں یہی ہے!"

کپتان "اسے مجھے دکھاؤ"

پیلینو نے مشعل اٹھا کر ڈینگر کے
چہرے کے پاس کی ڈینگر پیچھے
ہٹ گیا۔ ایسا نہ ہو کہ اسکی ابرو جل
جائیں۔ کپتان نے اس کا چہرہ دیکھ
جسپر وحشت چھائی ہوئی تھی۔ اور کہا
یہ صاحب تھک گئے ہیں انہیں بستر
پر لیجاؤ"

ڈینگر نے دل میں کہا کہ بس بستر
میرا میری قبر ہوگی اور میری نیند
موت ہوگی شاید ابھی تھوڑی دیر
میں آنیوالی ہے"

ڈینگر نے ایک آہ بھری اور اپنے
راہنما کے پیچھے ہو لیا نہ اس نے
منت سماجت کی اور نہ گریہ زاری
کیونکہ نہ اس میں طاقت رہی
نہ قوت فیصلہ بلکہ وہ ایک بیجان
لکڑی کی مانند ہو گیا چلتے چلتے وہ
ایک چھوٹے سے زینہ کے پاس
پہونچا۔ پانچ چھ سیڑھیاں چڑھ کر
اس کے سامنے ایک دروازہ آیا
اس دروازہ کو کھولکر وہ ایک چھوٹے
تنگ کمرے میں جو چٹان سے کاٹ
کر بنایا گیا تھا۔ داخل ہوا۔ اس حجرہ
میں بچھا ہوا تو کچھ نہ تھا مگر یوں صاف
تھا اور اگرچہ یہ سطح زمین سے
کہیں نیچے تھا لیکن خشک تھا۔ راہنما
نے ڈینگر کو اندر دھکیل کر دروازہ
کو بند کر لیا۔ ڈینگر صاحب اب
قیدی بن گئے ڈینگر نے اب اس
راہزن کو شناخت کر لیا جسکی بات
کا وہ قائل نہیں ہوا تھا جبکہ البرٹ

نے اسے پیرس میں ذکر کیا تھا اس نے
اس البرٹ والے حجرے کا بھی اب
پورا پورا یقین کرلیا اور اس نے
سمجھا کہ یہ حجرہ مسافروں کی رہائش
کے لئے ہے چونکہ راہزنوں نے اسے
فوراً قتل نہیں کر ڈالا تھا اس لئے
اس نے خیال کیا کہ شائد وہ مجھے
بالکل نہیں مارینگے اس نے مجھے صرف
لوٹنے کی غرض سے پکڑا ہے۔ اسلئے
وہ مجھ سے کچھ ہدیہ لیکر مجھے چھوڑ دینگے
اسے یاد آیا کہ البرٹ کا زرفدیہ چار
ہزار مقرر ہوا تھا۔ سو چونکہ وہ اپنے
آپ کو البرٹ سے بہت بڑا گنتا تھا
اس لئے اس نے خیال میں ہی اپنی
قیمت آٹھ ہزار مقرر کی یہ رقم نکال کر
پھر بھی اس کو تسلی تھی کہ میرے پاس
کافی بچ رہے گا جس کے ذریعہ سے
میں ہر ایک قسم کی تکلیف سے بچ
سکونگا۔ ان خیالات سے اسے کچھ
تسلی ہوگئی اور وہ لیٹ گیا۔ چند
بار کروٹ بدلنے کے بعد اسے اسطرح
سے نیند پڑ گئی جیسے اس شخص کو
پڑ جاتی ہے جو اپنے رشتہ داروں
کے درمیان اپنے گھر میں بڑے
مکلف بسترے پر سویا ہوا ہو۔

باب الکیوپندرہ

(لوئیگی وامپا کے کرایہ کے بل)

ہم ہر ایک نیند سے بجز اس ایک
کے جسکا ڈینگلر کو ڈر تھا جاگ اٹھتے
ہیں۔ وہ جاگا ایک پیرس کے رہنے
والے کی نظر میں جو کہ ایسی دیواروں
کے دیکھنے کا عادی تھا جن پر سنہری
اور طلائی پردے لٹکتے ہوں۔ اور
ایسی خوشبوئیں سونگھنے کا عادی تھا
جو دماغ کو معطر کردیں اس پتھر کے
کمرے کی مٹیالی سی دیواریں ایک
خواب پریشان معلوم ہوئیں لیکن
ایسی حالت میں ایک لحظہ بھر میں
سخت سے سخت شک تبدیل بہ
یقین ہو جاتا ہے سو اس نے اپنے
دل میں کہا "ہاں میں یقیناً انہیں
راہزنوں کے ہاتھ میں ہوں جنکی
بابت البرٹ مارسرف نے قصہ
سنایا تھا۔ پھر اس نے اپنے
ہاتھ اپنی جیب میں ڈالے۔ اس
پر کہ شائد وہ اس کا مال نکالکر
لے گئے ہوں مگر اس کا مال بالکل
ہلا بھی نہیں تھا۔ اسکا تین سو نقد

جو اس نے سفر خرچ کے لئے رکھا
تھا اسکی پتلون کی جیب میں صحیح
وسلامت پڑا ہوا تھا۔ اور اس
کے سارے پچاس لاکھ کی ہنڈوی
اس کی واسکٹ کی جیب میں پڑی
ہوئی تھی وہ بولا! واہ یہ تو عجیب
چور ہیں۔ نہ انہیں میرے جسم کی
پرواہ ہے اور نہ میری نقدی کی
بس میرا خیال ٹھیک ہے وہ فدیہ
پر مجھے رہا کریں گے۔ یہ میری
گھڑی بھی یہیں ہے پہلا دیکھوں
تو وقت کیا ہے"
ڈینگلر کی گھڑی میں جس کو اس نے
پہلی رات اچھی طرح سے چابی دی
ہوئی تھی۔ ساڑھے پانچ بجے
تھے۔ اس کے بغیر اس کو وقت
کا ہرگز پتا نہ لگتا تھا کیونکہ دن کی
روشنی وہاں بالکل نہیں جا سکتی
تھی۔ اب اس نے سوچا کہ آیا میں
خود ہی راہزنوں سے انکی اصل
کارروائی کا حال دریافت کروں
یا خاموش رہوں تاکہ وہی مجھ سے
پہلے کوئی سوال کریں۔ پچھلی بات اسے
زیادہ تر اچھی معلوم ہوئی۔ اس لئے
اس نے بارہ بجے تک انتظار کیا
اس تمام اثنا میں ایک سنتری اس
کے دروازہ کے آگے پہرا دیتا رہا
ڈینگلر کے دلمیں اچانک ایک خیال
پیدا ہوا کہ اس پہرے والے کو دیکھے
وہ دروازہ کے پاس آیا۔ اس وقت
سنتری کچھ برانڈی پی رہا تھا اور
چونکہ وہ چمڑے کی بوتل میں رکھی
تھی۔ اسکو اسکی اسقدر بدبو آئی کہ
وہ اپنے حجرے کے دوسرے کونے
کے ساتھ لگ گیا اور چلایا "فوہ فوہ"
بارہ بجے اس سنتری کی بجائے ایک
اور سنتری آیا ڈینگلر اسکو دیکھنے
کے لئے پھر دروازہ کے قریب آیا
وہ سنتری ایک بڑا قوی ہیکل آدمی
تھا۔ اسکی آنکھیں بڑی بڑی تھیں
اسکے ہونٹ بڑے موٹے تھے اور
ناک چپٹی تھی اور اس کے سرخ
بال سرخ سانپوں کی طرح اس
کے کندھوں پر لہرا رہے تھے۔ ڈینگلر
کو اتنا اطمینان تھا کہ وہ تمسخر کر سکتا
تھا۔ اور اس نے اپنے دلمیں کہا
ہائے۔ یہ شخص تو کوئی دیو ہے۔ جو
آدمی کو فوراً ہی چٹ کر جاوے
مگر میں بوڑھا ہوں مجھے وہ کیا کھائے
گا" اتنے میں اس سنتری نے
اپنے تھیلے میں سے کچھ روٹی اور
لہسن اور پنیر نکالا اور خوب
اشتہا سے کھانے لگا۔ ڈینگلر نے
اسے دیکھکر اپنے دل میں کہا کہ

لوگ کسطرح کہانے پر گناہ کر سکتے ہیں
اسے برانڈی کی بو یاد آگئی ۔ اور وہ پھر
کمرے کی دوسرے کونے کے ساتھ آ گیا
لیکن قدرت کے بھید نرالے ہیں بعض
اوقات جب معدہ خالی ہوتا ہے
تو بُری سے بری غذا بھی ایک نعمت
غیر مترقبہ خیال کی جاتی ہے ۔ ڈینگلر
کا بھی یہی حال ہونے لگا تھا ۔ رفتہ رفتہ
وہ شخص کم بدصورت معلوم ہونے لگا
روٹی سفید اور خوبصورت معلوم ہونے لگی
پنیر تازہ دکھائی دینے لگا اور لقوم
نے اسے کئی چٹنیاں یاد دلا دیں ۔ جو کہ
اسکا باورچی نہایت عمدہ طرح سے
تیار کیا کرتا تھا ۔ بھوک نے اب زور
کیا ۔ اور اس نے اٹھ کر دروازہ کو کھٹکھٹایا
راہزن نے پوچھا " کون ہے کیا کہتا
ہے "

ڈینگلر " کیوں جی کیا مجھے کھانے
کے واسطے کچھ نہیں دینا ۔ میں سچ کہتا ہوں
مجھے سخت بھوک لگی ہے " مگر شاید
اس نے اس کی بات نہ سمجھی یا شاید
اس کو اسکی روٹی دینے کی بابت کچھ
حکم نہ ملا تھا وہ پھر روٹی کھانے میں
مشغول ہوگیا ۔ اور ڈینگلر کی طرف
اس نے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا
ڈینگلر کے دل کو اس سے چوٹ لگی
وہ پیچھے ہٹ کر اپنے بستر پہ لیٹ گیا
اور پھر اس وحشی کیساتھ اس نے
کوئی بات نہ کی ۔ چار گھنٹہ گذر گئے
اس کے بعد ایک راہزن آیا اور
آواز دینے لگا ۔ ڈینگلر کے معدے
میں تو اب بھوک کے مارے چھریاں
لگنے لگ گئی تھیں ۔ سو وہ اٹھا اور
دروازہ کی طرف جا کر اس نے سوراخ
میں دیکھا اسے معلوم ہوا کہ یہ
سنتری کا وہی اسکا پہلا راہنما ہے
ہاں یہ پینو ہی تھا ۔ اسے آتے ہی
پہلے کھانے کی فکر ہوئی تھیلے میں سے
اس نے ایک بوتل شراب کی نکالی
ایک برتن نکالا جس میں کہ بھونا ہوا
گوشت تھا ۔ اور ایک طشتری جس میں
اٹلی کے اعلیٰ درجہ کے انگور تھے
ڈینگلر نے جو یہ تیاریاں دیکھیں
تو منہ میں پانی بھر آیا ۔ اس خیال
سے کہ شاید یہ پہلے سے کچھ نرم
مزاج ہو اس نے دروازہ کھٹکھٹایا
پینو فوراً دروازہ کے پاس آیا کیونکہ
فرانسیسی خوب سمجھتا تھا ڈینگلر جانتا
تھا کہ اسی بدمعاش نے سب خرابیاں
ڈالی ہیں ۔ مگر یہ جھگڑنے کا وقت
نہ تھا سو پرلے درجہ کے حلم اور
بردباری سے وہ بولا " معاف فرمانا
مگر اتنا تو بتا دو کہ مجھے کھانے کو کچھ
ملے گا یا نہیں "

پیلنو "آہا حضور کو بھوک لگی ہوئی ہے" ڈنیگلر (منہ میں) واہ کیا خوب چومیں گھنٹے مجھے کھانا کھانے کو ہوگئے ہیں اور تم پوچھتے ہو کہ مجھ بھوک لگی ہے "(اسی آواز سے) ہاں صاحب مجھے سخت بھوک لگی ہے۔ پیلنو "اچھا پھر حضور کیا کھائیں گے" "حکم دیجئے"

ڈنیگلر "کیا یہاں کوئی باورچیخانہ ہے۔

پیلنو "کیوں نہیں ہر طرح کا"

ڈنیگلر "باورچی بھی"

پیلنو "نہایت عمدہ"

ڈنیگلر "اچھا چاہے مرغا لے آؤ چاہے مچھلی۔ یا کچھ ہو۔ کھانے سے غرض ہے۔

پیلنو "اپنے مرغا کھاتا ہے بہت بہتر" یہ کہکر وہ بلند آواز سے پکارا "حضور کیواسطے ایک مرغا" ابھی اس بلند آواز کو سمجھ ہی رہے تھے کہ ایک لڑکا اپنے سر پہ ایک چاندی کا تھال اٹھائے ہوئے آگیا جسمیں کہ ایک بریاں مرغا تھا۔ ڈنیگلر نے منہ میں کہا کہ پھر تو پیرس کی کوئی اعلےٰ درجہ کی سرائے ہے چوروں کا مکان پھر کیسے ہو سکتا ہے۔

پیلنو نے مرغ لڑکے کے سر پر سے اتارا اور ایک چھوٹی سی میز پر رکھ کر کہا "لیجئے حضور نوش فرمائیے"

ڈنیگلر نے چھری اور کانٹا مانگا تو پیلنو نے ایک کند سی چھری اور ایک توتا کانٹا اس کے ہاتھ میں دیا۔

ڈنیگلر کھانے کو تیار ہوا۔ مگر ابھی اس نے ایک نوالہ ہی نہیں لیا تھا کہ پیلنو بولا حضور ذرا توقف کریں اسجگہ کھانا قیمت پر ملا کرتا ہے۔ ڈنیگلر نے خیال کیا کہ شائد یہ اسطرح سے مجھ لوٹنا چاہتے ہیں پھر اس نے پیلنو کی طرف خطاب کر کے اور ایک روپیہ زمین پہ پھینک کر کہا۔ یہ لو اٹلی میں تو مرغ بہت سستے ہوتے ہیں یہ چار گنا قیمت سے بھی زیادہ ہے پیلنو نے روپیہ اٹھا لیا اور کہا حضور ذرا توقف کریں۔ ابھی آپ نے کچھ اور بھی دینا ہے۔ ڈنیگلر (دلمیں) میں نے کہا کہ وہ مجھے اسطرح لوٹینگے مگر خیر دیکھوں تو کیا کرتے ہیں (اونچی آواز سے) بھلا بتاؤ ابھی تمہارا اور کیا نکلتا ہے۔

پیلنو "آپ کا ایک روپیہ تو پہنچ گیا ہے ابھی حضور کے تمام چار ہزار نوسو ننانوے روپیہ باقی ہیں"

ڈنیگلر نے یہ بھاری ٹھٹھہ سنکر اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھولیں اور کہا "بس یار تمسخر تو ہوا اب کھانے دو مجھے سخت بھوک لگی ہے یہ لو ایک ا

ایک اور روپیہ لے لو"

پینو "اچھا پھر چار ہزار نو سو اٹھانوے روپئے ... وقت پر ... وصول ہو جاوینگے

ڈنیگلر (غصّے میں آ کر) خاک تمہارے سر پر۔ جہنم میں جاؤ۔ مجھ سے کیا لینا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں کون ہوں پینو نے اشارہ کیا اور لڑکے نے مرغ ڈنیگلر کے آگے سے اٹھا لیا۔ ڈنیگلر پھر اپنے بستر پر جا لیٹا پینو نے اپنا کھانا شروع کر دیا"

اگرچہ ڈنیگلر پینو کو دیکھ نہ سکتا تھا لیکن اس کے دانتوں کی آواز اسکو خوب آ رہی تھی سو وہ بولا "وحشی بے ایمان" مگر پینو نے کچھ پرواہ نہ کی۔ اور کھانے میں لگا رہا۔ ڈنیگلر کا معدہ ایسا خالی ہو گیا تھا۔ کہ اس سے دم بھی نہیں لیا جاتا تھا۔ مگر اس میں اتنا صبر تھا کہ ایک آدھ گھنٹہ اور انتظار کرے۔ یہ آدھ گھنٹہ اسے ایک صدی کی مانند گذرا آخر وہ اٹھا اور پھر دروازہ کیطرف جا کر بولا "ارے میاں مجھے کیوں بھوک سے ہلاک کرتے ہو۔ بتاؤ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں"

پینو "نہیں حضور آپ بتائیں کہ آپ ہمسے کیا مانگتے ہیں آپکا حکم چاہیئے۔ ہم پورا کرنے کو تیار ہیں"

ڈنیگلر "اچھا دروازہ کھولو"

پینو نے فوراً دروازہ کھولا۔

ڈنیگلر "... مجھے کچھ کھانے کو ... میں سخت بھوکا ہوں"

پینو "آپ بھوکے ہیں۔ اچھا فرمائیے کیا لاویں"

ڈنیگلر "مرغ تو حد سے زیادہ گراں ہیں۔ سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا لے آؤ"

پینو پکارا "کچھ روٹی۔" وہی لڑکا ایک روٹی لے آیا۔

ڈنیگلر "اس کی کیا قیمت ہے"

پینو "چار ہزار نو سو اٹھانوے روپیہ"

ڈنیگلر "یہیں مرغ کی بھی یہی قیمت اور روٹی کی بھی وہی"

پینو "یہاں سب چیزوں کی ایک ہی قیمت ہے۔ خواہ آپ مرغ کھائیں خواہ روٹی۔ خواہ آپ سب ... کھائیں خواہ ایک قیمت سب کی ایک ہی لیجاویگی"

ڈنیگلر "بڑی بیہودگی ہے واہیات تمسخر ہیں۔ یوں کیوں نہیں کہدیتے کہ مجھے بھوک سے مارنا چاہتے ہو"

پینو۔ "نہیں حضور ہمارا تو ہرگز ایسا خیال نہیں۔ ہاں آپ خودکشی کر لیں تو اور بات ہے۔ قیمت

دیں اور روٹی کھاویں"۔
ڈنیگلر "(غضب میں آکر) وحشی
سور۔ بدمعاش کیا چار ہزار روپیہ
میری جیب میں رکھے ہیں"۔
پینیو "حضور کے جیب میں تو
ساڑھے پچاس لاکھ روپیہ ہیں
اس سے تو کئی مرغیاں خریدی
جاسکتی ہیں"۔ ڈنیگلر اس بات کو سنکر
کانپ گیا۔ اسپر سب حقیقت کھل
گئی۔ اور اس نے کہا "اچھا میں اگر
چار ہزار ادا کر دونگا۔ تو پھر مجھے آرام
سے کھانے دوگے یا نہیں"؟
پینیو "ہاں کیوں نہیں"۔
ڈنیگلر "مگر کس طرح سے ادا کروں"
پینیو "بڑی آسان بات ہے۔
مسٹر ڈاسن اور فرنچ کے نام چار ہزار
کے بل دیدو ہمارے بنکر ان سے
وصول کرلیں گے"۔ ڈنیگلر نے مناسب
سمجھا کہ جیسا کہ وہ کہے ویسا ہی
کرے۔ سو اس نے اس کے کہنے
کے مطابق ایک درشنی ہنڈوی
لکھدی اور پینیو کے ہاتھ میں دیکر
کہا۔ "یہہ لو چار ہزار کی درشنی
ہنڈوی ہے"۔
پینیو "یہہ لو اپنی روٹی"۔ ڈنیگلر
نے روٹی لی۔ مگر ایک آہ سرد بھری
کیونکہ یہہ اسے بہت گراں معلوم
ہوئی۔ پینیو نے ہنڈوی لیکر پڑھی
اور جیب میں ڈالکر پھر کھانا کھانا
شروع کردیا۔

باب اکیسولہ

(معافی)

ڈنیگلر کو دوسرے روز بھوک لگی اب
اس نے پہلے سے بندوبست کر لیا ہوا
تھا۔ اور پہلے روز کچھ روٹی اور ایک
ٹکڑا مرغی کا حجرہ کے ایک گوشے
میں چھپا رکھا ہوا تھا۔ سو اسے
کھاکر اس نے بھوک سے نجات پائی
اور خیال کیا کہ آج کے چار ہزار تو
بچے ہیں مگر تھوڑی دیر میں اسے پیاس
معلوم ہوئی۔ اس نے اسے بہتیرا
دبایا اور روکا مگر کب تک۔ آخر اس
نے آواز دی۔ سنتری نے دروازہ
کھولا۔ مگر یہ پینیو نہ تھا۔ ڈنیگلر نے
سمجھا کہ پینیو کے ساتھ سودا کرنے میں
آسانی ہوگی سو اس نے اسی کو بلوایا
پینیو مسکراتا ہوا آیا۔ اور بولا "حضور
کیا حکم ہے"؟ ڈنیگلر "کچھ پینے کو چاہیے
حضور کو معلوم ہے کہ روم میں شراب
کیسی گراں ہے"؟

ڈینگلر" اچھا تو پھر مجھے پانی ہی دو"

پینیو" حضور پانی تو شراب سے بھی مہنگا بکتا ہے۔ بارش بڑی مدت سے نہیں ہوئی"

ڈینگلر سمجھ گیا کہ وہی پہلے والا معاملہ ہے۔ اسکی پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ آگیا۔ مگر وہ مسکرا کر بولا" اچھا لاؤ شراب ہی کا ایک گلاس لاؤ"

پینیو" حضور ہم تھوڑا تھوڑا نہیں بیچا کرتے"

ڈینگلر" اچھا سب سے ارزاں ایک بوتل لا دو۔ پینیو سب کی قیمت یکساں ہے"

ڈینگلر" فی بوتل کیا قیمت ہے"

پینیو" ایک ہزار روپیہ۔

ڈینگلر" لے سارا ایک ہی بار کیوں نہیں لے لیتے۔ اس طرح سے لینے کا کیا فائدہ"

پینیو" جیسے ہمارے مالک کی مرضی

ڈینگلر" تمہارا مالک۔ وہ کون ہے

پینیو" وہی جس کے پاس کل حضور کو لے گئے تھے۔

ڈینگلر" میں ذرا اسکو دیکھنا چاہتا ہوں"

پینیو" بہت خوب۔ دو منٹ کے بعد لوئگی وامپا حجرے کے آگے موجود ہوا۔ اور قیدی سے بولا آپ نے مجھے بلا بھیجا ہے"۔

ڈینگلر" کیا تم ان لوگوں کے سردار ہو جو مجھے یہاں لائے ہیں"

وامپا" ہاں پھر کیا"

ڈینگلر" میرا کتنا فدیہ لوگے"

وامپا" تیس پچاس لاکھ جو آپکے پاس ہے" ڈینگلر کے دل میں یہ بات خنجر کی طرح لگی اور وہ بولا۔ میرے کروڑوں میں سے صرف یہی میرے پاس بچا ہے۔ اگر یہ سب تم نے لے لینا ہے۔ تو میری جان بھی ساتھ ہی لے لو"

وامپا" ہمیں حکم نہیں ہے کہ تمہاری جان لیں"

ڈینگلر" کس کا حکم ہے"

وامپا" ہمارے سردار کا۔

ڈینگلر" یہ لوگ تو تمہیں اپنا سردار کہتے ہیں"۔

وامپا" ہاں انکا سردار میں ہی ہوں مگر میرے اوپر ایک اور بھی ہے"

ڈینگلر" اور کیا تمہارے سردار کا حکم ہے کہ میرے ساتھ ایسا سلوک کیا جاوے"

وامپا" ہاں"

ڈینگلر" [illegible] لیلو۔

وامپا" نہیں"

ڈینگلر" اچھا تیس لاکھ چلو چالیس لاکھ لیلو۔ اور مجھے جانے دو"

وامپا" مگر پچاس لاکھ کی چیز چالیس لاکھ پر کیوں جانے دیں۔ یہ عجیب سودا ہے۔ سجوش میں بہت آ تو بھوک زیادہ لگ گئی۔ اور خرچ جلد ختم ہوجاوے گا"

ڈینگلر" لیکن جب میرے پاس کچھ نہ رہے گا۔ تو پھر میں کہاں سے دونگا۔

وامپا" پھر بھوکے رہنا"

ڈینگلر" میں بھوکا رہوں"

وامپا (بے پرواہی سے) خیال تو ایسا ہی ہے۔

ڈینگلر" مگر تم نے تو کہا ہے کہ ہم تمہیں مارنا نہیں چاہتے۔ پھر یہ بات ہے کہ بھوک سے میرا کام تمام کر دوگے"

وامپا" اور یہ اور بات ہے"

ڈینگلر" (غصے میں) اچھا ظالم میں مرنے کو قبول کر لونگا لیکن دوسری دفعہ میں اپنا مہر نہ دونگا پھر تو میرا کیا کرتے ہو۔

وامپا (دروازہ بند کر کے) اچھا جیسے حضور کی مرضی"

ڈینگلر" ولیں یہ فدیہ لیکر چھوڑ دیتے ہیں مگر مجھے نہیں چھوڑتے اچھا ان بے

رحم ظالموں کے پنجہ سے مر کر نجات حاصل کر لونگا۔ لیکن انکو روپیہ نہیں لینے دونگا" یہ پہلی دفعہ تھی جب ڈینگلر کو موت کا خیال آیا وہ اس خیال سے کانپ گیا۔ مگر تاہم اسکے دلمیں اسکی خواہش بھی تھی۔ پھر اس کے دل میں سوجھی کہ کسی طرح سے وہاں سے بھاگے۔ دیواریں چٹان کی تھیں اور دروازہ پر بندوق لیئے ہوئے آدمی کھڑا تھا اس نے مصمم ارادہ کیا ہوا تھا کہ روپیہ نہیں دینا مگر اسکا یہ ارادہ صرف دو روز تک قایم رہا آخر اس نے دس لاکھ دیا اور انہوں نے اس کے پاس نہایت پرتکلف کھانا بھیجا اسوقت اسکی طبیعت لگی اور اس نے سوچا کہ ضرورت کے مطابق عمل کرنا بہتر ہے بارہ روز وہ مزیدار کھانا کھاتا رہا اس کے بعد اس نے حساب گنا تو اسکو معلوم ہوا کہ صرف پچاس ہزار باقی رہگئے ہیں۔ اب پھر اسکی طبیعت گھبرائی اس نے سوچا کہ ان پچاس ہزار کو بچانے کے واسطے پچاس لاکھ خرچ کئے ہیں سو اب انہیں رکھنا چاہیئے۔ اب پہلی دفعہ اسے خداجس کو مدتوں سے بھولا ہوا تھا۔ یاد آیا۔ اور اسنے دعا کی کہ اسکے

پچاس ہزار بچ رہیں۔ تاکہ جب کبھی
باہر نکلے تو وہ بھوکا نہ مرے۔ یہ دعا
کرکے وہ زار زار رویا تین روز اس
نے اس طرح گذارے۔ چوتھے روز وہ
بالکل ایک مردہ آدمی کی مانند ہوگیا
اس نے تمام ٹکڑے روٹی کے جو کہیں
کہیں فرش پر گرے تھے اٹھائے
مگر کیا ہوتا تھا۔ پھر اس نے پینو
کی منت سماجت کی اور اسکو ایک
نوالے کے بدلے ایک ہزار پیش کیا
مگر پینو نے ایک نہ دیا۔ پانچویں
روز وہ کھسک کر دروازہ کے پاس
آیا اور بولا "کیا تم عیسائی ہو۔ کیا
تمہیں خدا کا خوف نہیں آتا کہ ایک
آدمی کو جو خدا کی نظر میں تمہارا
بھائی ہے ہلاک کر رہے ہو۔ ہائے
میرے پچھلے دوستو۔ ہائے پچھلے دوستو
اس نے یہ کہا اور منہ کے بل گر پڑا
پھر ایک قسم کی مایوسی کی حالت میں
اٹھ کر وہ پکارا "سردار سردار۔
وامپا۔ (فوراً) "حاضر ہوں فرماؤ
کیا چاہتے ہیں"
ڈینگلر "جو کچھ میرے پاس ہے
مجھ سے لیلو۔ مگر مجھے مارو نہ خواہ
مجھے رکھو بھی نہیں لیکن میری جان
نہ لو"
وامپا "پھر تم بہت تکلیف میں ہو"
ڈینگلر "سخت تکلیف میں ہوں"
وامپا "بہت سے آدمی گذرے
ہیں جنہوں نے تم سے زیادہ تکلیف
اٹھائی ہے"
ڈینگلر "میں تو خیال کرتا ہوں
کوئی بھی ایسا نہیں ہوا"
وامپا "کیوں نہیں کئی ایک بھوک
سے مر بھی گئے ہیں"
ڈینگلر نے اپنا سر زمین پر پٹکا اور
کہا "ہاں ایسے ہوئے ہیں۔ مگر وہ
شہید ہوگئے ہیں" ایک بلند
اور سنجیدہ آواز پیچھے سے آئی۔ کیا تم
توبہ کرتے ہو"
ڈینگلر "میں کس بات سے توبہ
کروں"
وہی آواز "اس بدی سے جو تو نے
کی ہے۔ ڈینگلر (سینہ پیٹ کر) اچھا
میں توبہ کرتا ہوں" وہی آواز "پھر
میں تمہیں معاف کرتا ہوں"
ڈینگلر "تم کونٹ آف مانٹی کرسٹو"
کونٹ "تم کو غلطی لگتی ہے میں
کونٹ آف مانٹی کرسٹو نہیں ہوں"
ڈینگلر "پھر تم کون ہو"
کونٹ "میں وہ ہوں جسکو تم نے
بیچا جسکو تم نے ذلیل کیا میں وہ
ہوں جس کی محبوبہ کو تم نے
خراب کیا جس کو تم نے پاؤں

کے نیچے دبا یا تھا۔ کہ تم دولت کی
بلندی پر چڑھ جاؤ۔ میں وہ ہوں
جس کو تم نے بھوکا رکھا اور جواب
تمہیں اس اُمید پہ معاف کرتا ہے
کہ شاید اسے بھی خدا معاف کرے
میں اڈمنڈ ڈینٹیز ہوں۔ ڈینگلر نے
ایک چیخ ماری اور منہ کے بل گر پڑا۔
کونٹ نے "اٹھو۔ تمہاری جان محفوظ
ہے تمہارے ساتھی تمہاری طرح
خوش نصیب نہیں ہیں۔ ایک نے
تو خودکشی کی ہے اور دوسرا دیوانہ
ہو گیا ہے۔ پچاس ہزار رہا ہے وہ رکھو
وہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ وہ پچاس
لاکھ جو تم شفا خانوں کا مار لائے تھے
وہ ایک نامعلوم ہاتھ نے انہیں
پہونچا دیا ہے۔ اب کھاؤ اور سو
میں آج تمہاری دعوت کرونگا
وامپا جب اس شخص کی تسلی
ہو جاوے تو اُسے آزاد کر دو"
ڈینگلر زمین پر پڑا رہا اور کونٹ
چلا گیا۔ جب اٹھا اس نے ایک سایہ
سا دیکھا جس کے آگے راہزن
جھکتے تھے!! کونٹ کی ہدایت کے
موافق وامپا نے ڈینگلر کی بڑی
خاطر مدارات کی۔ اس نے اسے
نہایت عمدہ شراب پینے کو دیا
اور نہایت عمدہ پھل کھانے کو دیا
پھر اسے باہر لیجا کر اس کی گاڑی
کے پاس چھوڑ دیا۔ ڈینگلر تمام
رات وہاں رہا۔ جب دن چڑھا تو
وہ پاس ایک ندی پر پانی پینے کو گیا
جب اس کی پانی میں اپنے بت پر
نظر پڑی تو اس نے دیکھا کہ اس کے
بال سب سفید ہو گئے ہیں"

باب ایک سو سترہ

(پانچویں اکتوبر)

قریباً چھ بجے شام کا وقت ہے
سمندر کے اوپر سورج کی زرد زرد
کرنیں پڑ رہی ہیں۔ گرمی کم ہو گئی
ہے اور ایک ہلکی سی ٹھنڈی ہوا
چلنے لگ گئی ہے گویا کہ قدرت
دوپہر کی نیند سے جاگ کر دم لینے
لگی ہے بحیرہ روم کے کنارے نسیم
ہوا چل رہی ہے۔ جو پھولوں کی
خوشبو اور سمندر کی تازہ بو سے
بھری ہوئی ہے۔ ایک ہلکی اور
خوبصورت وضع کی کشتی اس
عظیم الشان جھیل کے اوپر تیر رہی

تھے۔ جوکہ جبل طارق سے
ڈارڈینیز تک اور نولش سے
ویلنس تک پھیلتی ہے۔ اسکی حرکت
ایک راج ہنس کی حرکت سے مشابہ
ہے جو اپنے پر پھیلائے ہوئے
اور اپنا خوبصورت سینہ دبائے
جلاہ و جلال سے تیر رہا ہو۔"
سورج مغرب میں ڈوب گیا ہے
اور تمام سمندر پر تاریکی چھا گئی ہے
کشتی تیز حرکت میں لگی ہے اسکے
اگلے حصہ پر ایک لمبے قد کا بھورے
رنگ کا آدمی کھڑا ہے جو جوش بھری
آنکھوں سے ایک بڑے تودے
کی طرف دیکھ رہا ہے۔ جس کی طرف
کہ کشتی جا رہی ہے۔ اور جو کہ سمندر
کے بیچ میں سے ایسا اٹھا
ہوا ہے۔ جیسے کہ کسی معبد کا مینار
یا کسی ترکمان کی ٹوپی۔ مسافر نے
جبکی کہ یہ کشتی گویا زیر فرمان تھی
پوچھا کیا یہی بانی کرسٹو ہے"
کپتان" ہاں جناب یہی ہے اب
ہم پہونچ گئے ہیں"
مسافر۔ (بڑی اداسی سے) "ہاں
پہونچ گئے ہیں۔ وہ بندر ہے یہ کہکر
وہ پھر اپنے خیالات کے سمندر میں
غوطہ زن ہوگیا۔ چند منٹ بعد روشنی
کی ایک جھلک دیکھی گئی۔ جو فوراً ہی
بجھ گئی۔ اور پھر بندوقوں کے چلنے
کی آواز کشتی میں پہونچی۔
کپتان" حضور یہ جزیرہ کی طرف
سے نشان تھا۔ کیا اس کا جواب
میں ہی دیدوں یا آپ دینگے۔
مسافر" کیسا نشان کپتان نے
جزیرہ کی طرف اشارہ کیا جس پر
سے ایک دھوئیں کا غبار اٹھتا ہوا
دکھائی دیا۔ مسافر ایسا جیسے کوئی
خواب سے بیدار ہوا بولا" ہاں مجھے
بندوق دو" کپتان نے اسے ایک
بھری ہوئی بندوق دی۔ مسافر
نے اُسے ہاتھ سے ہوا میں اٹھایا
اور چلایا" کوئی دس منٹ اس کے
بعد انہوں نے بندرگاہ سے سو قدم
کے فاصلہ پر لنگر ڈالا۔ بندرگاہ سے
ایک چھوٹی کشتی مسافر لینے کیواسطے
بڑھی اسمیں ایک ملاح چار چلانے
والے تھے مسافر اسمیں اتر گیا مگر
بیٹھنے کی بجائے وہ سینہ پر ہاتھ باندھے
ہوئے کھڑا رہا حالانکہ بیٹھنے کا اسکے
واسطے بڑا پر تکلف سامان کیا گیا
تھا۔ چلانیوالے انتظار کر رہے تھے
کہ کب حکم ملے اور کشتی چلائیں
آخر مسافر نے اسکو چلنے کا حکم دیا
ایک لحظہ میں چپے پانی میں کھینے
لگے اور فوراً کشتی بندرگاہ میں جا لگی

ملاح" کیا حضور ان آدمیوں میں
سے ایک کے کندھے پر نہیں بیٹھ جاتے
کہ وہ حضور کو کنارے پر پہونچا دے"
مسافر نے اسکی اس بات کو حقارت
آمیز بے پرواہی سے سنا اور پانی
میں کود پڑا۔ پانی اس کی کمر تک
آیا اور وہ ایک ملاح کے پیچھے ہولیا
ملاح نے جب یہ دیکھا تو پکارا
واہ جناب حضور نے یہ کیا کیا ہے
ہمارا آقا ہمیں سخت تنبیہ کریگا
جوان نے کچھ پرواہ نہ کی اور ایک
دو منٹ میں کنارہ پر جا قدم رکھا
وہ وہاں کھڑا ہو کر اپنے پاؤں
جھاڑ رہا تھا کہ اس کے کندھے پر
ایک ہاتھ پڑا۔ اور ایک آواز
جس نے اسکو کپکپا دیا بولی "لگڑ انیگ
موریل تم تو وقت کے بڑے پابند
ہو۔ آؤ تشریف لاؤ۔

موریل۔ (بڑی خوشی سے) "آہ
کونٹ صاحب آپ بھی یہیں ہیں
یہ کہکر اس نے کونٹ کا ہاتھ پکڑا
اور بڑے زور سے دبایا"

کونٹ" ہاں میں تمہاری طرح
وقت کا پابند ہوں۔ مگر تم تو بھیگے
ہوئے ہو۔ آؤ کپڑے تبدیل
کرو۔ تمہاری خاطر مکان تیار
ہے۔ جہانکہ تمہیں لگان اور

سردی سب بھول جائیگی۔ کونٹ
نے دیکھا کہ موریل مڑ کر کچھ دیکھا
درحقیقت موریل ملاحوں کو دیکھ
رہا تھا کہ وہ کدھر گئے ہیں۔ حالانکہ
وہ کرایہ وغیرہ کچھ بھی نہیں لے گئے
کونٹ نے اس کی حیرانی دیکھکر
کہا" کیوں ملاحوں کو دیکھ رہے
ہو۔

موریل۔ ہاں میں نے ان کو دیا
کچھ بھی نہیں اور وہ چلدیئے ہیں"
کونٹ" اسکی کچھ پرواہ نہ کرو میں
محکمہ بحری کیساتھ معاہدہ کرلیا ہے
کہ جو میرے جزیرے میں آوے
وہ مفت آوے"

موریل نے کونٹ کی طرف
حیرانی سے دیکھا۔ اور کہا"
کونٹ آپ وہ معلوم نہیں ہوتے
جو آپ پیرس میں تھے"
کونٹ" کس طرح سے"
موریل" اسلئے کہ آپ ہنستے ہیں
کونٹ" (پھر اداس ہو کر) آپ
نے اچھا کیا کہ مجھے یاد کرا دیا اصل
میں میں آپ کو دیکھ کر بہت خوش
ہوا تھا۔ اور اسوقت بھول گیا کہ تمام
خوشی چند منٹ کیلئے ہوتی ہے"
موریل۔ (کونٹ کا ہاتھ پکڑ کر)
او نہیں نہیں ہنسو اور کھیلو اور

ے سے مجھپر ثابت کرو کہ زندگی
. دوں کیواسطے بھی قابل برداشت
ے آپ کیسے نیک مہربان اور
یا کہ مجھے خوش کرنے کی خاطر
عادت چھوڑ دی"
نہیں موریل۔ ایسا نہیں
درحقیقت خوش تھا۔
پھر تمنے مجھے فراموش کردیا گا
ب"
وہ کیسے" موریل "کیوں
ی آپ کو یاد ہوتا تو آپ خوش
تے تھے"
(حیران ہوکر) اچھا تو پھر
تک تسلی نہیں ہوئی" موریل
آمیز ملامت سی)" آپ غضب
خیال کر سکتے ہیں کہ میری
ممکن ہے"
سنو اور میرے الفاظ پر غور کرو۔ آنا
ہیں معمولی آدمی نہیں ہوں
ب کہتا ہوں ہمیشہ [illegible]
جب میں تمسے پوچھتا ہوں
تسلی ہوگئی ہے تو میں اس
بیت سے پوچھتا ہوں جس
کے بھید مخفی نہیں ہو سکتے
اب تمہارے دل کی تہوں
ریں۔ کیا تم اب بھی ویسی ہی
م کرتے ہو جس کے سبب

تم کبھی ایک زخمی شیر کی مانند ہوگئے
تھے کیا ابھی تک تمکو وہ پیاس ہے جو صرف
قبر میں بجھ سکتی ہے۔ کیا تمکو ابھی تک وہی
افسوس ہے جو انسان سے خودکشی کراتا
ہے یا یہ آپکا یخ صرف تکان اور دریدہ
امید کا یخ ہے۔ اور پیارے دوست اگر
تمہارا بھروسہ خدا پر ہے اگر تمہارے دل میں
کچھ زندگی ہے تو تسلی پاؤ اور شکایت نہ کرو
موریل (زور سے) کونٹ میری بات
کو سن۔ میں یہاں اسلئے آیا ہوں کہ
ایک دوست کی گود میں مروں دنیا میں
ایسی ہیں جنکو میں محبت کرتا ہوں۔ مجھے
اپنی بہن جولیا سے محبت ہے۔ مگر میں
چاہتا تھا کہ کوئی مضبوط دل ہو جو
میری موت کے وقت مسکرائے میری
بہن میری موت دیکھکر نڈھال ہوجاتی اور
میں نہیں چاہتا تھا کہ اسے اس حالت میں
دیکھوں اس کا خاوند ہتھیار کو میرے ہاتھ سے
چھین لیتا۔ مگر کونٹ آپ عام انسانوں
سے زیادہ ہیں اور میرا پختہ خیال ہے کہ آپ
مجھے موت کا کوئی آسان طریقہ بتاوینگے
کونٹ میرے دوست تیرے دل میں ابھی ایک
شک باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ تم ایسے
کمزور ہو کہ اپنی مصیبت پر نازاں ہو
موریل "نہیں یہ آپ کا شک
ہے۔ بات یہ ہے کہ ایک مہینہ ہوا کہ
آپنے مجھکو کہا تھا کہ انتظار کرو۔ اور

امید رکھو آپ کے فرمان کے مطابق
میں نے ایسا کیا اور انتظار اور امید یا یوں
کہو کہ مصیبت کا مہینہ گزارا۔ اس کے
بعد اب مجھے ثابت ہو گیا ہے کہ میرے
لئے کوئی امید نہیں ہے یہ آدھ گھنٹہ
جو آپ نے میرے ساتھ باتیں کی ہیں یہ
گویا آپ نے بے جانے میرے جگر پر چھریاں
ماری ہیں۔ بس اب میری زندگی رنج
و غم کی زندگی ہے۔ اور میرے لئے
امید عنقا کا حکم رکھتی ہے اب میرے
لئے آرام کی جگہ صرف موت کی گود
ہے۔ لو مجھے مرنے دو" یہ الفاظ
اس نے ایسے استقلال سے بولے کہ
کونٹ کانپ گیا"

پھر کچھ توقف کے بعد موریل بولا "
میرے دوست آپ نے پانچویں اکتوبر
تک مہلت مانگی تھی۔ آج پانچویں
اکتوبر ہے۔ اب نو بجے ہیں۔ بس مجھے
تین گھنٹہ اور زندہ رہنا ہے۔

کونٹ " اچھا ایسا ہی سہی۔ یہ کہکر
کونٹ اسے ایک بارہ دری کیطرف
لیگیا۔ موریل نہ چاہتا تھا کہ جائے
مگر کونٹ اسکو گھسیٹ کر لیگیا۔ اور
اس نے کہا " میرے دوست کیا
حرج ہے کہ اپنی زندگی کے تین گھنٹہ
یہاں اہل روحی لوگوں کیطرح گزارو جو
موت کا فتویٰ سنکر زہریلے پیالوں کے

گرد بیٹھ جاتے تھے۔ اور انہیں پھولوں
کی خوشبو سے جان بحق ہو جاتے تھے

موریل۔ (مسکرا کر) اچھا جیسے آپ
کی مرضی"

اب وہ دونوں اس کمرے میں بیٹھ
گئے جو ہم نے پہلے بیان کر دیا ہوا ہے
کونٹ موریل کے مقابل میں بیٹھا
وہ باتیں کرنے لگے"

موریل " کونٹ آؤ کچھ دیر اچھی
سے باتیں کریں۔ کونٹ " اچھا چلو"

موریل " کونٹ تم انسانی علوم کا
ہو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم
دنیا کی مخلوق میں سے نہیں ہو۔ بلکہ
اور دنیا سے آئے ہو۔ جہاں کی مخلو
اس جگہ کی مخلوق سے اعلے اور افضل
ہوتی ہے"

کونٹ " (مسکرا کر) جو کچھ تم نے کہا
اس میں کچھ سچ بھی ہے میں ایک
انتراسوں جسکا نام ہے"

موریل " جو کچھ آپ کہتے ہیں مجھے اسی لئے
آتا ہے آپنے مجھے انتظار کرنے کیلئے کہا
ایسا کیا آپنے مجھے امید رکھنے کیلئے کہا میں
ایسا کیا اب میں پوچھتا ہوں کہ آپ
بتاویں کہ مرنے میں کچھ تکلیف ہو

کونٹ " ہاں اگر تم چاقو اپنے پیٹ میں
گھونپ دو۔ یا گولی اپنے دماغ میں
تو تکلیف تو ضرور ہوگی اور پھر تم

اس اپنے بُرے فعل سے توبہ کرو۔"

موریل: "میں سمجھتا ہوں کہ موت بھی دو ہی قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تکلیف کی اور دوسری آرام کی بات صرف سمجھنے کی ہے۔"

کونٹ: "تم نے بہت سچ کہا ہے۔ موت یا تو ایک دوست ہوتی ہے جو دائیہ کی طرح ہمیں آرام سے جھولتی رہتی ہے یا ایک دشمن ہوتی ہے جو روح کو کھینچکر بڑی تکلیف کے ساتھ جسم سے نکالتی ہے کسی روز جبکہ آدمیوں کو موت کے تمام راز معلوم ہو جائینگے اسوقت شائد موت ایک پیاری اور مزیدار نیند کی مانند معلوم ہونے لگے تو البتہ کچھ تعجب نہیں"

موریل۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ مجھے اس اجاڑ جزیرے میں کیوں لائے ہیں۔ اسلئے کہ آپ مجھے پیار کرتے ہیں اور اس لئے مجھے کوئی ایسا عمدہ طریقہ موت کا بتائیں کہ میں ویلنٹین کا نام لیتا ہوا اور آپکا ہاتھ پکڑے ہوا جان بحق ہو جاؤں گا۔ آپکو تو موت کے ایسے بھید خوب یاد ہیں۔"

کونٹ: "ہاں تمہارا خیال بالکل صحیح ہے"

موریل۔ میں آپکا بڑا شکریہ ادا کرتا ہوں اس خیال کہ آج میری مصیبتوں کا خاتمہ ہو جائیگا مجھے بڑا مزا دے رہا ہے۔ کونٹ: "اچھا تمہیں کسی بات کا افسوس تو نہیں ہے" موریل نہیں۔

کونٹ: "میں کیا میرا بھی افسوس نہیں ہے" یہ بات سنکر موریل کی آنکھیں غبار آلودہ ہو گئیں اور کچھ اس کے آنسو بہنے لگے۔۔۔ اور وہ بولا

کونٹ: "میری مصیبت کو دراز مت کرو" کونٹ نے خیال کیا کہ وہ کمزور پڑتا جاتا ہے۔ اور پھر اس کے دل میں وہ وحشتناک خیال آیا جو پہلے بھی آیا تھا اور اسنے سوچا کہ میں اس شخص کو آسودہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ میں اس کام کو ایسے سمجھتا ہوں کہ گویا یہ میری بدیوں کا کفارہ ہے۔ لیکن اگر یہ شخص حقیقی مصیبت زدہ نہ ہوا تو پھر کیا۔ اگر یہ خوشی حاصل کرنیکے قابل اور مستحق ہوا تو پھر کیا ہے پھر میرا کیا ہوگا۔ جو کہ اپنی بدیوں کا صرف نیکی کرنے سے کفارہ کر سکتا ہوں۔"

پھر اس نے کہا "سنو موریل میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا رنج بہت بڑا ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ تم اپنی روح کو ضائع کرنا نہیں چاہتے۔"

موریل: "کونٹ میں قسم کھاکر کہتا ہوں کہ میری روح اپنی نہیں ہے۔" کونٹ "تم جانتے ہو کہ میں تمکو ہمیشہ اپنا بیٹا جانتا ہوں سو تمہاری جان بچانے کی خاطر میں صرف اپنی جان دیدونگا بلکہ اپنا تمام مال اسباب بھی دیدوں گا۔"

—— "میرا یہ مطلب ہے کہ تم زندگی کو اس لئے چاہتے ہو کہ تم نے دولت کی خوشیوں کا تجربہ نہیں کیا۔ موریل میرے پاس قریباً دس کروڑ روپیہ ہوگا۔ میں یہ سب تمہیں دیدونگا۔ اور امید ہے کہ اس سے تمہاری سب خواہشیں پوری ہو جائینگی [illegible]

ضرورت ہے پوری کرو۔ خواہ گناہ بھی کرو لیکن زندہ رہو۔ جان نہ دو"

موریل۔ "گھڑی نکالکر" میں نے آپکی باتیں سن لی ہیں یہ لو ساڑھے گیارہ بج گئے ہیں"

کونٹ "موریل دیکھو تم میرے گھر میں میرا لکھو کے سامنے کیا کرنے لگے ہو" موریل "اچھا تو مجھے جانے دو۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری محبت مجھ سے میری خاطر نہیں ہے بلکہ اپنی کسی غرض پر مبنی ہے۔ یہ کہکر وہ اٹھ کھڑا ہوا"

کونٹ کا چہرہ چمک اٹھا اور وہ بولا "خوب موریل تمہاری یہی مرضی ہے۔ اچھا تم بدبخت ہو اور اپنی بات تمہیں یاد نہیں آتے۔ ہاں جیسا کہ تم کہا کرتے تھے معجزہ ہی تمہارا علاج کریگا۔ بیٹھو اور انتظار کرو"

یہ کہکر کونٹ نے ایک الماری کھولی اور اسمیں سے ایک زر نگار اور چاندی کی ڈبیا نکالی۔ اس ڈبیا کو اس نے میز پر رکھدیا اور اسمیں سے ایک اور چھوٹی ڈبیا نکالی جو ہیروں اور جواہرات سے جگ مگ کر رہی تھی۔ اس ڈبیا میں سے اس نے ایک سنہری چمچی کے ساتھ کچھ چیز نکالی جس کا رنگ جواہرات کی چمک کے سبب پہچانا نہیں جاتا تھا۔ یہ چیز اس نے موریل کو دی اور اس کے چہرہ پر ایک تاک لگائے۔ معلوم ہوا کہ اس کا رنگ سبز تھا یہ موریل کو دیکر اسنے کہا کہ یہ ہے جس کا میں نے تم سے اقرار کیا تھا

موریل "میں آپکا بڑا مشکور ہوں۔ میں ویلنٹین کو جاکر بتاؤں گا۔ کہ آپنے میرے واسطے کیا کچھ کیا ہے"

کونٹ نے ایک اور چمچی بھری۔ موریل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہا "یہ کیا کرنے لگے ہو"

کونٹ "میں بھی زندگی سے بیزار ہوں اور چونکہ اب موقعہ ہے اس لئے"

موریل "تم کیوں محبت کرتے ہو تمسے محبت کیجاتی ہے تمکو امید ہے اگر تم ایسا کروگے تو یہ جرم اور گناہ ہوگا۔ میرے پیارے اور فیاض دوست سلام الوداع میں اب جاتا ہوں"

یہ کہکر اس نے وہ عجیب قسم کی دوا نگل لی۔ پھر وہ دونو خاموش ہو گئے علی کافی اور حقہ لایا اور رکھکر پھر غائب ہوگیا"

رفتہ رفتہ موریل کی حواس کی طاقت کم ہونے لگی۔ لمپ مدہم ہونے لگے اس کے ہاتھوں کی سکت جاتی رہی چیزیں کمرے کی غائب ہونے لگیں اس حالت پر پہنچ کر وہ پکارا دوست میں مر رہا ہوں۔ میں آپکا بڑا مشکور ہوں اس نے اپنا ہاتھ کونٹ کی طرف پھیلانے کی کوشش کی مگر یہ اس کے پہلو میں بے حس ہوکر گر پڑا۔ اسے معلوم ہوا کہ کونٹ مسکراتا ہے مگر اس طرز سے

ں جیسے وہ پہلے مسکرایا کرتا تھا۔
ایک باپ یا کسی مہربان دوست کی
قت سے۔ اسیوقت کونٹ قد میں
ہوتا معلوم ہوا۔ اس کا قد پہلے
، دگنا ہوگیا۔ اور اس کے بال تنگے
ہو نیچے گرے ہوئے وہ ایک ڈرانے
ے فرشتہ کی صورت میں نظر آنے لگا
ں کی آنکھوں میں بیہوشی زیادہ زیادہ
اری ہونے لگی۔ اور اس نے سمجھا
یہ بیہوشی موت کا پیش خیمہ ہے۔ وہ
لکل بیرونی چیزوں سے بے خبر ہوگیا
ں نے چاہا کہ کونٹ کا ہاتھ پکڑے
اسکا اپنا ہاتھ نہ ہل سکا۔ اس نے
ا کہ کونٹ کو آخری الوداع کہے مگر
ں سے نہ بولا گیا۔ رفتہ رفتہ اسکی
کھیں بالکل کھلی تھیں، اور وہی فرشتہ
شکل اس کے سامنے پھر رہی تھی"
نٹ نے یہہ حالت دیکھکر ایک دروازہ
ھولا۔ فوراً ایک پاس کے کمرہ یا محل سے
یک تیز اور خوبصورت۔ روشنی اس کمرے
ں آئی۔ پھر موریل نے ایک نہایت ہی
بصورت عورت اس دروازے کی دہلیز
ں دیکھی جو دونوں کمروں کے درمیان
تھا۔ وہ زرد تھی اور اس کی خوبصورتی حور
ہشتی کی طرح تھی۔ وہ ایسی کھڑی تھی جیسے
دی تسلی دینے والا فرشتہ کسی غم زدہ
دمی کے سر پر کھڑا ہو مسکراتے ہوئے

آدمی نے خیال کیا۔ کہ کیا یہ بہشت ہے
جو میری آنکھوں کے سامنے آگیا ہے
یہہ فرشتہ تو وہی معلوم ہوتا ہے جو میرے
ہاتھ سے جاتا رہا ہے۔ کونٹ نے اس
عورت کی طرف اشارہ کیا، وہ مسکراتے
ہوئے موریل کی طرف بڑھی۔
موریل دل ہی میں بولا " ویلنٹین ویلنٹین
مگر اس کے ہونٹوں سے آواز نہ نکلی اور
گویا کہ اس کے دل کی تمام توجہ اس
تصویر ہی کیطرف لگی ہوئی تھی اسنے
ایک آہ بھری اور آنکھیں بند کرلیں"
کونٹ وہ تمہیں بلا رہا ہے۔ اب اسکی
اور تمہاری باہم وابستہ ہوگئی ہیں۔ اس
دنیا میں اب تم علیحدہ نہ ہوگے تمنے خدا کے
فضل سے موت کو شکست دیدی ہو
دیکھو ویلنٹین وہ تمہارے ملنے کی خاطر
موت کے دریا میں کودا۔ سو تم خوش
ہو۔ کہ وہ وفادار ہے۔ اگر میں نہ ہوتا
تو تم دونوں مرجاتے۔ اے خدا تو میری
قربانی کو قبول کر۔ ویلنٹین نے کونٹ
کا ہاتھ پکڑا۔ اور خوشی کے مارے اس پر
بوسہ دیا"
کونٹ پھر میرا شکریہ ادا کرو۔ پھر ادا کرو
مجھے بتاتے جاؤ۔ ٹھیک کہ تم تیک شہ جاؤ
میں نے تم کو آسودہ کیا ہے۔ مجھے یقین
دلا دو کیونکہ مجھے اس یقین کی سخت
ضرورت ہے"

ویلنٹین ۔ میں آپ کا دل سے شکریہ
ادا کرتی ہوں ۔ اور اگر آپ کو اس
کا یقین نہ ہو تو میری بہن ہیڈی سے
پوچھ لو کہ میں اسکے پاس اسی بات کا
ذکر کر رہی ہوں یا نہیں ۔

کونٹ ۔ اچھا تم نے ہیڈی کو بہن کہا ہے
تو شاید تم اسے پیار کرتی ہو گی

ویلنٹین ۔ اپنے سارے دل سے
میں اسے پیار کرتی ہوں ۔

کونٹ (رنج بھی وہ چھپا نہ سکا) اچھا
تو پھر تم نے اسکی حفاظت کرنی اور اسکی
خاطر مدارت کرنی ۔ کیونکہ اب سے آگے
دنیا میں وہ اکیلی رہے گی" پیچھے سے
ایک آواز آئی "نہیں اکیلی رہے گی اور
کیوں ۔ کیوں کیا سبب ۔ کونٹ پیچھے
مڑا ۔ کیا دیکھتا ہے کہ ہیڈی زرد اور
بے حرکت پیچھے کھڑی ہے ۔ اور وحشت
بھری نظر سے کونٹ کی طرف دیکھ رہی
ہے ...نٹ" اس لئے کہ کل ہیڈی تم آزاد
ہو گی ۔ تم سوسائیٹی میں ملو گی ۔ میں نہیں
چاہتا کہ تم میرے سایہ کے نیچے دبی
رہو ۔ تم ایک بادشاہ کی بیٹی ہو ۔ سو آج
سے آگے میں تم کو تمہارے باپ کی
دولت اور اس کا نام دیتا ہوں"

ہیڈی زرد ہو گئی ۔ اور اپنے ہاتھ آسمان
کی طرف اٹھا کر اور آنکھوں میں آنسو
بھر کر بولی "میرے آقا پھر آپ مجھے
چھوڑتے ہیں

کونٹ "ہیڈی ہیڈی ۔ تم جوان اور خوبصورت
ہو ۔ سو میرے نام کو بھی بھول جاؤ ۔ اور
خوشی سے زندگی بسر کرو"

ہیڈی ۔ بہتر میرے آقا ۔ آپکا حکم مانا
جاویگا ۔ میں آپکا نام بھول جاؤنگی اور
خوشی سے زندگی بسر کرونگی ۔ یہ کہکر وہ
جانے کو تیار ہوئی ۔

ویلنٹین ۔ برائے خدا آپ دیکھتے نہیں کہ
وہ کیسی زرد ہے ۔ خدا کے لئے دیکھو
اسے کیسا رنج ہو رہا ہے"

ہیڈی نے اس بات کو سنکر ایک ایسی
بات کی جسکو سن کر دل پھٹ جاتا ہے
وہ بولی میری بہن یہ کیوں دیکھو وہ میرا
مالک ہے ۔ میں اسکی غلام ہوں ۔ اسکا
حق ہے کہ وہ میری طرف توجہ نہ کرے ۔

کونٹ اسکی بات اور اسکے لہجہ کو سن کر
کانپ گیا ۔ اس کی آنکھیں اس جوان
باہوش کی آنکھوں سے ملیں وہ ان
کی چمک کی برداشت نہ کر سکا اور چلایا
خدایا کیا میرا خیال سچا ہے ۔ ہیڈی کیا تمہارا
دل چاہتا ہے کہ میں تمہیں نہ چھوڑوں"

ہیڈی ۔ میں جوان ہوں ۔ میں اس زندگی
کو پیار کرتی ہوں ۔ جو آپنے بچائی ہے
اور مجھے مرنے سے افسوس آتا ہے کونٹ ۔ پھر
تمہارا یہ مطلب ہے کہ اگر میں تم کو چھوڑ دونگا
تو تم" ہیڈی ۔ "ہاں میرے آقا میں ضرور مر جاؤنگی

کونٹ "تو پھر مجھ سے محبت رکھتی ہو؟"
ھیڈی "خدایا وہ پوچھتا ہے۔ کہ میں اسکو محبت کرتی ہوں؟"
ویلنٹین تم اسے بتاؤ۔ کہ آیا تم مورل سے محبت کرتی ہو؟ کونٹ کا دل اس بات کے سننے سے پگل گیا۔ اس نے اپنی بازو کھولے اور ہیڈی روکر اس کی بغل میں آگئی۔ اور پکارے ہاں۔ میں آپکو محبت کرتی ہوں میں آپ سے ایسی محبت کرتی ہوں جیسی کوئی باپ سے رکھے یا بھائی سے۔ یا خاوند سے میں آپ کو اپنی زندگی سے زیادہ پیار کرتی ہوں کیونکہ آپ زندہ انسانوں میں سب سے زیادہ شریف اور فیاض ہو"

کونٹ "بہت خوب۔ پیاری ہیڈی ایسا ہی ہو میرا خیال تھا کہ میں اپنے گناہوں کے واسطے ریاضت کروں۔ مگر اس نے میرے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ سو زندہ رہو۔ ہیڈی۔ شاید تیرے ہی ذریعے سے مجھے وہ باتیں بھول جاویں۔ جن کو میں یاد نہیں رکھنا چاہتا۔"
ھیڈی۔ "اس سے آپکا کیا مطلب ہے"
کونٹ "میرا یہ مطلب ہے کہ اب تم سے ہی میری خوشی ہوگی۔ اور تم ہی سے میرا رنج ہوگا۔ کیونکہ دنیا میں تمہارے سوا میرا کوئی نہیں ہے"
ھیڈی "ویلنٹین سنتی ہو کیا کہتے ہیں کہتے ہیں کہ میرے ذریعہ سے ان کو رنج ہوگا۔ میرے ہی ذریعے سے جسکی زندگی ان کے قدموں پر نثار ہے"
کونٹ "(کچھ توقف کے بعد) میں نے حق کو پا لیا۔ اچھا بہت خوب ہیڈی آؤ" یہ کہہ کر اس نے اس لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور ویلنٹین کا ہاتھ دبا کر غائب ہو گیا ایک گھنٹہ قریباً گزر گیا۔ اور ویلنٹین مورل کے چہرہ کی طرف دیکھتی رہی۔ آخر اس نے محسوس کیا۔ کہ اسکو دم آنے لگا ہے اسکی آنکھیں کھلیں مگر ابھی ان میں دیکھنے کی قوت نہ تھی۔ آخر اسکی [illegible] بحال ہو گئی۔ اور اسکے ساتھ ہی اسکا غم [illegible] عود کر آیا پھر وہ مایوسی کے لہجہ میں چلایا "ہائے کونٹ نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ ابھی زندہ ہوں" [illegible] کر اس نے میز کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اور ایک چا[illegible]
ویلنٹین (جلدی سے) "پیارے اٹھو اور میرے چہرہ دیکھو۔" مورل نے ایک سو دائیوں کی سی [illegible] ماری۔ اور نہ سمجھ کر کہ کیا بات ہے وہ اس [illegible]

دوسری صبح مورل اور ویلنٹین ہاتھ میں ہاتھ [illegible] ہوئے سمندر کے کنارے پر سیر کر رہے تھے۔ ویلنٹین بیان کیا کہ کسطرح کونٹ میرے کمرے میں آیا [illegible] کسطرح اس نے سب کچھ ظاہر کیا۔ اور کسطرح [illegible] اس نے مجھے عارضی مار کر میری جان بچائی [illegible] وہ گھومتے گھومتے بارہ دری کیطرف آئے تو [illegible] نے ایک آدمی کو ایک چٹان پر بیٹھے دیکھا [illegible] ان کے ہی انتظار میں تھا۔ مورل نے اسے ویلنٹین کو دکھایا جس نے کہا "یہ تو جیکوپو جہا[illegible] کا کپتان ہے" اور اس نے اسے اپنی طرف بلایا [illegible] وہ آیا تو مورل نے پوچھا "ہم سے کچھ کہنا چاہتے [illegible]"
جیکوپو "میں کونٹ کیطرف سے آپکے نام ایک خط لایا ہوں" (دونوں بیبیاں بولیں) "کونٹ سے" جیکوپو "[illegible] پڑھ لیجئے" مورل نے خط کھولا۔ اور پڑھنا شروع کیا۔

خط

میرے پیارے موریل!
تمہارے لئے ایک کشتی تیار کھڑی ہے جیکوپو
تمہیں لگ ہارن میں پہونچا دیگا۔ جہاں کہ
نوئیرٹیئر اپنی پوتی کا انتظار کر رہا ہے۔ اور جس کو
وہ برکت دینا چاہتا ہے بیشتر اسکے کہ تم اسے
گرجے میں لیجاؤ۔ یہ تمام جو یہاں ہے اور میرا
جمپ کی سلس الا مکان اور میرا دوسرا
مکان جو ٹری پاٹ میں ہے۔ یہ تمام تحفہ
ہیں جو تمہارے دوست اڈمنڈ ڈینٹیز
نے اپنے آقا کے بیٹے کو دیئے ہیں۔ میڈیم
ویلنٹیئن اس میں تمہارے ساتھ شریک
ہے۔ کیونکہ میں یہ خواہش رکھتا ہوں
کہ ویلنٹیئن وہ روپیہ جو اسے اپنے باپ کیطرف
سے ملیگا۔ غریبوں کو دیدے۔ اسکا باپ تو پاگل ہو گیا
اور اسکا بھائی اپنی ماں کے ہمراہ ملک عدم کا
راہی ہو گیا ہے۔ موریل کبھی کبھی شیطان
کی مانند اپنے تئیں خدا کے برابر سمجھا لیکن
اب جو کہ بڑے عجز و انکسار سے اقرار کرتا ہوں
کہ طاقت اور بزرگی صرف خدا ہی کے ہاتھ
میں ہے۔ شاید تمہاری دعائیں اس شخص کے
حق میں مفید ہوں۔ اور میرا حال پوچھتے
ہو تو سن لو کہ دنیا میں خوشی یا رنج
صرف ایک حالت کا دوسری کے ساتھ مقابلہ
ہے وہ جس نے کہ سخت رنج برداشت کیا خوشی کے
مزے بھی وہی اچھی طرح سے اٹھا سکتا ہے
سو میرے پیارے بچو زندہ رہو۔ اور خوش رہو
اور کبھی نہ بھولو کہ جب تک خدا دنیا قایم ہے ساری
انسانی دانائی انہیں دو لفظوں میں بھری ہوئی ہے
کہ امید رکھو اور انتظار کرو!

آپکا دوست اڈمنڈ ڈینٹیز کونٹ آف مانٹی کرسٹو

اس خط کے پڑھنے سے پہلی دفعہ ویلنٹیئن کو
معلوم ہوا کہ اسکا باپ دیوانہ ہو گیا ہے۔ اور
اس کا بھائی مر گیا ہے۔ اس کا رنگ زرد ہو گیا
ایک بڑی آہ سرد اس کے منہ سے نکلی اور
آنسو اس کے آنکھوں سے ٹپک پڑے
آسودگی تو اسے ملی مگر بڑی مہنگی۔
موریل نے اپنے گرد بے چینی سے دیکھا
اور کہا کہ کونٹ کی فیاضی حد سے بڑھ گئی
ہے۔ ویلنٹیئن میری قلیل جائداد پر راضی
ہو جاویگی۔ دوست کونٹ کدھر ہے
مجھے اس کے پاس لے جاؤ!
جیکوپو نے افق کیطرح اشارہ کیا۔ ویلنٹیئن
نے پوچھا اس اشارے سے تمہارا کیا مطلب
ہے۔ کونٹ کہاں ہے۔ ہیڈی کہاں ہے
جیکوپو۔ دیکھو! دونوں نے اس طرف دیکھا
جدھر ملاح نے اشارہ کیا تھا۔ اور افق
پر انہوں نے ایک بادبان دیکھا۔ موریل نے
اسے دیکھکر ایک آہ سرد بھری۔ اور کہا وہ چلا
گیا ہے میرا دوست چلا گیا۔ الوداع میرے دوست!
الوداع میرے باپ! موریل اور ویلنٹیئن اٹھ
کر خبر نہیں پھر انکا دیکھنا نصیب ہوگا یا نہیں! او
ویلنٹیئن میرے دوست کیا کونٹ نے ابھی نہیں بتا دیا کہ
انسانی دانائی دو لفظوں میں بھری ہوئی ہے
امید رکھو اور انتظار کرو۔

هسٹوریکل

ماڈل اور موشل

از

منشی غلام قادر صاحب فصیح

مسٹریز آف دی کورٹ آف بیرس دربار بیرس کے اسرار	پہلا سلسلہ ظریف چکیا قیمت ے دوسرا سلسلہ خفیہ الیس کا تماشا ہے تیسرا سلسلہ تین ندو گجی ۸ / ے
قیمت کامل عہ سات روپے آٹھ آنے ۔	
مسٹریز آف دی کورٹ آف رشیہ دربار روس کے اسرار	دو جلدیں قیمت عاً ۸ /
کونٹ آف مانٹی کرسٹو موتیوں کا جزیرہ	چار جلدیں قیمت فی جلد عہ ۸ /
قیمت کامل صہ / پانچ روپے	
عمر پاشا۔ فاتحہ کیریمیا روس و روم کی خونریز لڑائی	دو جلدیں قیمت عاً ۸ /

سو لہ منیجر تاریخ اسلام و فصیح ناول سیریز لاہور